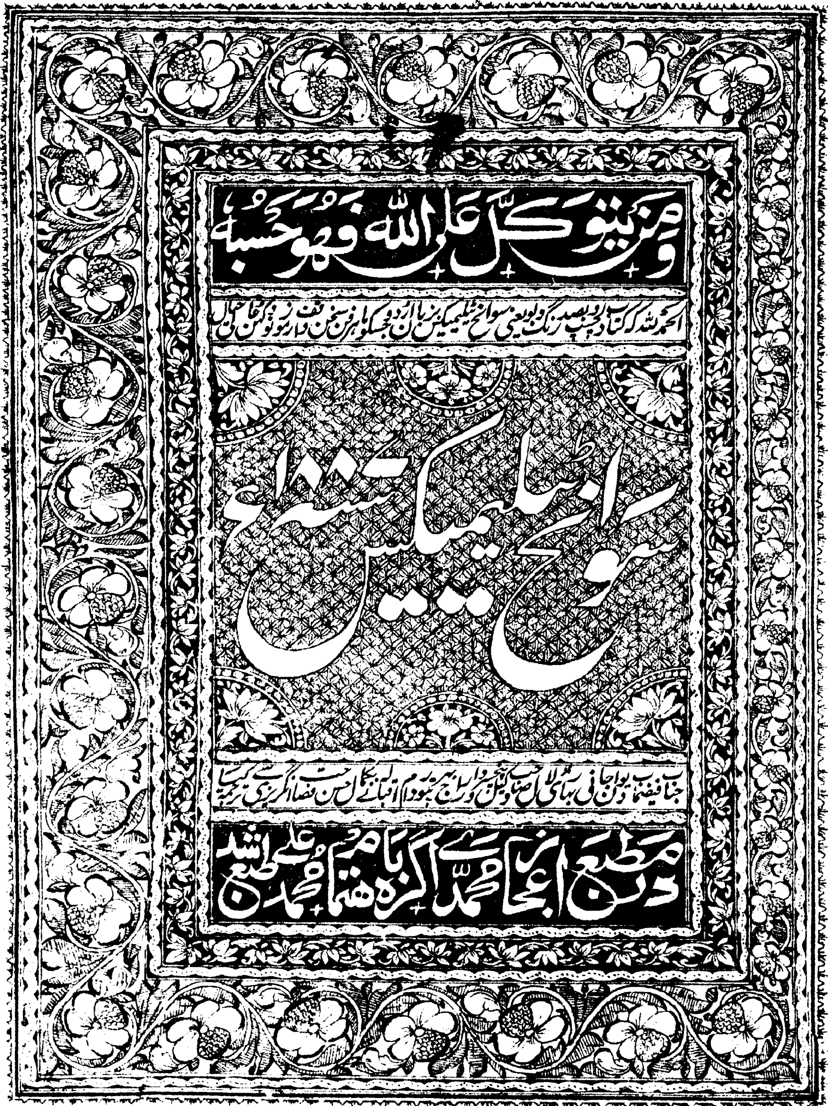
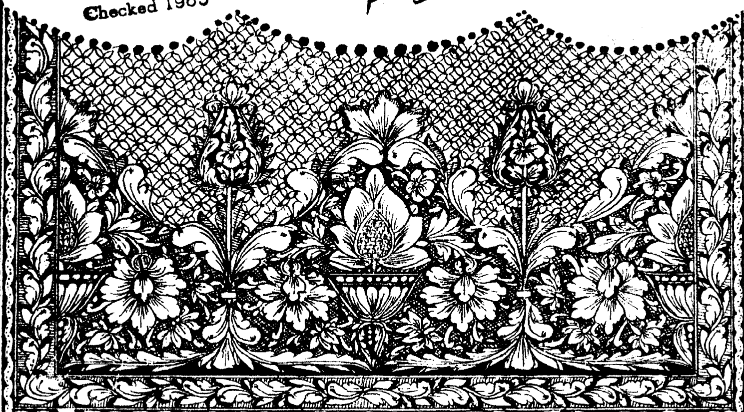


وَمَن یَتَوَکَّل عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسبُہٗ
سوانح ٹلیمیکس
در مطبع اعجاز محمدی آگرہ باہتمام محمد علی طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد بیحد جو آفریدگار عالم ہی اور آمرزگار بنی آدم دلراے ظاہر و باطن ہی اور یاراے سایر و ساکن سب مین ظاہر ہی اور سب سے باہر یعنی وجود ہی بے نمود اور نمود ہی بے وجود **شعر**

جو ہی سو ہی اُسکی قدرت جو نہین ہی سو ہی وہ	اُسکی ہستی اُسکی قدرت سے ہین ہی جو ہی وہ

ہزار ہزار زبان سے اپنے آقاے نامدار مشہور نزدیک و دور جناب مہاراجہ دھراج مہاراجہ برجیندر سوائی **جسونت سنگہ** صاحب بہادر بہادر جنگ والی بھرتپور کا شکرگذار رہون اور ہزار ہزار جان سے انکی ترقی عمر و دولت و زیادتی شان و شوکت کا لیل و نہار درگاہ قادر ذوالاقتدار سے خواستگار چالیس سال سے اُنکی خدمت کی برکت سے یہہ افتخار حاصل ہی کہ راجپوتانہ کے جناب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے دربار مین بار حاصل ہی اس سے راجپوتانہ کے سب صغار و کبار قدردان ہین اور سب خیرخواہی اپنا خیرخواہ سمجھکر مہربان اس قدردانی اور مہربانی کا عوض اگر ہو سکے مناسب ہی اسلیے **سوانح ٹیلیمکس** کا ترجمہ انگریزی سے اُردو مین عین واجب ہی کیونکہ سوانح ٹیلیمکس ایک یونانی داستان ہی نصایح شاہانہ سے فی الحقیقت اتالیق شاہزادگان ہی۔

ٹیلیمکس یونان کے شہر ایتھاکہ کا شاہزادہ تھا اُسکے والد یولیسیز کو اپنی خاندانی دیبی منروا کا اعتقاد زیادہ تھا اسلیے وہ اُسکے حال پر نہایت مہربان تھی اور اُسکی غیرحاضری مین اُسکے بیٹے کی منیٹر کی صورت

टैलीमेकस
टैलीमेकस
टैलीमकस
पट्टूथाका
यूलीसीज़
मिनर्वा
मेन्टर

مین نگہبان جب ٹراے کا شاہزادہ پیرس یونان کے ایک بادشاہ مینیلاس کی بیگم ہیلن کو جو بہت خوبصورت
تھی اُڑا لیگیا اور تمام یونانیونکی پیشانی پر یہہ داغ بیعزتی کا دے گیا تب وہانکے سب بادشاہ اُسکے
مددگار اور یاور ہوئے اور متفق ہوکر ٹراے پر حملہ آور اُنمین اتیھاکہ کا بادشاہ یولیسیز بھی تھا یہہ جیسا
صاحب شجاعت و شہامت تھا ویسا صاحب عقل و تمیز بھی تھا دس برس تک ٹراے کا محاصرہ کیا اور
بہادرانہ دشمن کا مقابلہ آخر فتح پائی ہیلن پھر ہاتھہ آئی وقت واپسی طوفان نے تقاضہ کیا جہازونکو
لہرونکا تماشہ کیا کہین سے کہین پہنچے منزل مقصود کو نہین پہنچے اتیھاکہ مین دوسرے یولیسیز کی بیگم
پینیلوپ کے خواستگار ہوئے اور یولیسیز کو مردہ ظاہر کرکے اُس سے نکاح کے امیدوار۔

یہہ حال دیکھکر ٹیلیمیکس ڈرا اور اپنے باپ کی تلاش مین چلا اس حالت مین صرف مینٹر اُسکا ہمراہ ہوا
اور ہر ایک آفت و مخافت مین اُسکا غمگسار تجربۃً جو طریقے بادشاہونکو زیب دیتے ہین دکھائے اور
حکمۃً جو سلیقے دادخواہونکو شکیب دیتے ہین سکھائے اِسطرح اُسکو جہان کے نشیب و فراز مین پکا کیا
اور زمان کے ناز و نیاز مین یکّا آخر اُسکو اتیھاکہ کے نزدیک آکے اپنا جلوہ دکھایا اور اُسکو بخیر و عافیت
وہان پہنچا کے اُسکے باپ سے ملایا۔

پس یے نصایح یونان کی دیبی منروا کی تعلیم ہین سب یونانیونکو اور اُنکی عقل کے معتقدون
کو واجب التعظیم ہین اثر مین بے ضرر ہین اور ضرر مین بے اثر سبحان اللہ کیا کتاب ہی گویا حکمت
و تجربت کا انتخاب ہی جو نوجوان اِسکو شوق دل سے عاملانہ پڑھتے ہین سو بیشک سر بزرگی تسہیل
مشکل سے کاملانہ پڑھتے ہین یہہ آرچ بشپ آف کیمبرے کی تصنیف ہی اور اہل یوروپ کے نزدیک باعث
تشریف کہ سب نے اِسکا ترجمہ اپنی اپنی زبان مین کیا ہی اور اِسکو زیب ترویج اپنی اپنی دبستان
مین دیا ہی انگلستان مین اِسکا ترجمہ پانچ بار کیا ہی مگر چھٹی بار مسٹر جان ہاکسورتھہ صاحب نے اِسکو یہہ
افتخار دیا ہی کہ فصاحت پُر بلاغت ہی اور بلاغت پُر فصاحت کتب اخلاق مین اسکا درجہ بلند ہی اور
ہر ایک صاحب اخلاق کی پسند۔

اسلئے مین نے اُردو مین اِسکا ترجمہ فقرہ فقرہ کا کیا ہی اور کسی فقرے کو مقدور بھر محاورے
سے نہین گرنے دیا تاکہ رؤسازادگان بلند وقار اور امرازادگان دلپسند شعار اس سے استفادہ
کرین اور آئین ملک ستانی اور قوانین حکمرانی سے واقف ہوکر جو حاصل ہی اُسکو زیادہ اور اطفال عام

ट्राय. पैरिस
मेनीलास. हैलन
ट्राय. अइथाका
यूलीसीज़
ट्राय
हैलन
अइथाका
यूलीसीज़
पैनीलोप
यूलीसीज़
टैली मेकस
मेन्टर
अइथाका
मिनर्वा
कैम्ब्रे
यूरोप
हाकस्वर्थ

انکی تقلید سے خود کو کامیاب کرین اور اپنی تقلید سے انکو نامیاب اور شائقین جو قسمت فرصت دے
اسکی سیر سے دلکو شاد فرمائین اور ہمت رخصت دے تو دعا خیر سے مجھکو یاد فاضلون سے یہہ رجا ہی
اور کاملون سے یہہ التجا کہ جہان سہو و خطا نظر فرمائین وہان عفو و عطا اثر پر لائین کیونکہ جو دانا
ہی اسکا جانا ہی اور جسکا جانا ہی اسکا مانا ہی **شعر**

جو مصنف ہی سو نشانہ ہی	اور منصف ہی سو یگانہ ہی

اس قصّے کا آغاز درمیان سے ہی یعنی جزیرہ کیلپسو مین ٹیلیمیکس کی واردی کے زمان سے کैलिप्सो टैलीमकस
پچھلا آگے بیان ہی اور اگلا آگے عیان والسلام بعجز تمام فقط

الراقم آثم

دیوان جانی بہاری لال پنجہ دار و وکیل راج بھرتپور متعینہ
محکمۂ اجنٹی راجستان مقام آبو۔
محررہ یکم نومبر ۱۸۸۶ء



टेलीमेकस



بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

टेली मेकस
मेन्टर
कैलिप्सो
यूलीसीज़

پैलास
लैसीडीमन
सिसिली
ऐन्कीसीज़
मेन्टर
ऐसिस्टीज़
मेन्टर
टिरियाई

ٹیلیمیکس کا منروا کے ساتھہ جو مینٹر کے بھیس مین تھی جانا اور جہاز کی تباہی اوٹھانا اور کیلپسو دیبی کے جزیرے کے کنارے پر جو تب تک یولیسیز کے چلے جانے کے رنج مین مبتلا تھی پہونچنا اور اوس دیبی کا اوسکے ساتھہ مہربانی سے پیش آنا اور اوس پر عاشق ہونا اور اوسکو حیات جاودانی دیا چاہنا اور اوسکی سرگذشت پوچھنا اور اوسکا ظاہر کرنا اپنا پیلاس اور لیسیڈیمن کو جانا اور سسلی کے ساحل پر جہاز کی تباہی اوٹھانا اور اینکیسیز کی قبر پر بطور صدقہ اپنا اور مینٹر کا چڑھائے جانے کی آفت مین آنا اور جنگلیون کے ساتھہ مقابلہ مین ایسٹیز کو مینٹر کا اور اپنا مدد کرنا اور اُس بادشاہ کا شاکرانہ اون کو اونکے وطن مین پہونچانے کے واسطے ایک دریائی جہاز دینا ✤

यूलीसीज़, कैलिप्सो

یولیسیز کے چلے جانے کے رنج سے کیلپسو کسیطرح کل نہین پاتی تھی اور اپنی عمر جاودانی پر افسوس کھاتی تھی کہ اِس سے صرف تکلیف کی دائمی اور نا امیدی سے تشویش کی قائمی ہی اوسکا مکان اوسکی صدا کی اداسے شل سابق

نہ گونجتا تھا اور اوسکی پریان ڈر سے دور اور چپ چاپ رہتی تھین وہ اکثر اپنے جزیرے کی اطراف مین پھرا کرتی

تھی جہان سدا بہار کی کثرت تھی لیکن یہہ بہار جو اوسکے آس پاس نمودار تھی اوسکے رنج کو نہ گھٹاتی تھی بلکہ یولیسیز — यूलीसीज़

کے خیال کو اوسکے دل پر زیادہ جماتی تھی کیونکہ وہ اکثر وقتِ سیر اوسکے ساتھ رہا کرتا تھا کبھی ساحل دریا پر بحیرت

کھڑی ہوجاتی تھی اور جب اوسکی نظر اُفق کے اوس جانب کو جاتی تھی جہان سے اوس بہادر کا جہاز روان آخر کار

غایب ہوا تھا تو بے اختیار آنکھون سے آنسو نکل آتے تھے ایک روز وہ یہان پر ایک جہاز کی ناگہانی تباہی

دیکھکر بہت متحیر ہوئی کہ اوسکے ٹوٹے تختے اور ڈانڑ ریتہ پر ادہر اودہر پڑے تھے اور ایک پتوار اور ایک مستول

اور کچھہ رسّے متصل ساحل تر رہے تھے اوسنے تھوڑے عرصہ کے بعد کچھہ فاصلے پر دو آدمی دیکھے اونمین سے ایک

دیرینہ معلوم ہوتا تھا اور دوسرا اگرچہ جوان تھا یولیسیز کی بہت سی شباہت رکھتا تھا اوسکی صورت سے ویسی — यूलीसीज़

ہی نیکی اور بزرگی پائی جاتی تھی قامت ویسا ہی بلند تھا اور رفتار ویسی ہی ارجمند تھی دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہہ

ٹیلیمیکس ہی لیکن اپنی فراست قادرانہ کی رسائی پر بھی نہین پہچانا کہ اوسکا ہمراہی کون تھا کیونکہ بڑے دیوتاؤن — टेलीमेकस

کو یہہ اقتدار حاصل ہی کہ جو چاہتے ہین سو چھوٹے دیوتاؤن سے چھپا سکتے ہین اور منروا کی جو مینٹر کی صورت مین — मिनर्वा, मैन्टर

ٹیلیمیکس کے ہمراہ تھی یہہ خوشی تہی کہ کیلیپسو سے پوشیدہ رہے مگر کیلیپسو اس جہاز کی تباہی مبارک سے خوش ہوئی — टेलीमेकस कैलिप्सो / कैलिप्सो

کیونکہ اسکے سبب سے یولیسیز اپنے بیٹے کی صورت پر اوس سے پھر دوچار ہوا وہ اوسکی ملاقات کے واسطے آگے بڑہی — यूली सीज़

اور اوس سے ناواقف بنکر پوچھنے لگی کہ تونے اس جزیرے پر اوترنے کی کیونکر جرأت کی کیا تو نہین جانتا ہے کہ جو

کوئی اس جزیرہ مین بے اجازت آتا ہے سو بے سزا پائے نہین جاتا اس دہمکی سے وہ اوس خوشی کو چھپایا چاہتی تھی

جو اوسکے سینہ مین پیدا ہوئی تہی اور جسکو اپنے چہرے پر عیان ہونے سے نہین روک سکتی تھی ٹیلیمیکس نے کہا کہ تو کوئی حقیقت — टेलीमेकस

کوئی دیبی ہی یا سب طرح صورت قادرہ رکھنے پر بھی کوئی آدمی ہی خیر تو کوئی ہی لیکن ایسے لڑکے کے مصائب پر رحم نہین

لا سکتی جسنے اپنے باپ کی تلاش مین اپنی جان کو ہواؤن اور موجون کی طمع پر تصدق کیا ہی اور ان چٹانون پر

جہاز کی تباہی اوٹھائی ہی اوس دیبی نے پوچھا کہ وہ تیرا باپ کون ہی جسکو تو تلاش کرتا ہی ٹیلیمیکس نے جواب دیا — टेलीमेकस

کہ وہ اون مددگار بادشاہون مین سے ایک بادشاہ ہی جسنے دس برس کے محاصرہ کے بعد ٹرائے کو خاک — ट्राय

مین ملایا ہی اور جسکا نام یولیسیز ہی یہہ نام اوسنے اپنی طاقت سے بلکہ زیادہ تر اپنی کیاست سے صرف تمام یونان مین — यूलीसीज़

نہین بلکہ ایشیا کی دور دور اطراف مین مشہور کیا ہے یہہ توانا اور دانا یولیسیز اب دریا پر آوارہ ہی اور ایسے — एशिया / यूलीसीज़

طوفانون کا تماشہ ہی جنکو کوئی طاقت دفع نہین کرسکتی اور ایسے خطرون کا شکار ہی جنکو کوئی کیاست رفع نہین کرسکتی

पैनीलोप
इथाका
टैलीमेकस
यूलीसीज़
कैलिप्सो
टैलीमेकस
मैन्टर
टैलीमेकस
टैलीमेकस

اوسکا ملک اوسکے آگے بھاگتا نظر آتا ہی اوسکی بیگم پینیلوپ شہر ائیتھاکہ مین اوسکی مراجعت کی منتظر ہی اور مین بھی اگرچہ ویسا ہی مایوس ہون تاہم جو بلائین اوسنے اوٹھائی ہین اون سب مین اوسکا متعاقب اور ہر ایک ساحل پر اوسکا طالب ہو کر ڈہونڈہتا ہون مگر افسوس ہی کہ شاید سمندر نے ہمیشہ کے لئے اوسکو اپنے اندر چھپا لیا ہی ای دیبی ہماری تکلیفون پر رحم کر اور اگر قسمت کا لکھا جانتی ہی تو اوسکے بیٹے ٹیلیمیکس کو بتا کہ یولیسیز زندہ ہی یا مُردہ۔

فصاحت کی ایسی طاقت اور فراست کی ایسی بلاغت اور جوانی کی ایسی بدایت نے کیلپسو کے دلکو تعجب اور ترحم سے بہر دیا اوسکی طرف غور سے دیکھا مگر تاہم اوسکی آنکھین سیر نہوئین اور وہ کچھ دیر تک خاموش رہی عاقبت اوسنے کہا کہ مین تجھکو تیرے باپ کے سوانح سناؤنگی مگر یہہ قصہ بہت طول ہی اور اب وہ وقت ہی کہ تو اپنی طاقت کو جو آلام سے زائل ہوئی ہی آرام سے پھر حاصل کرے مین تجھکو اپنے مکان مین مثل اپنے فرزند کے رکھونگی اور تجھکو اپنی تنہائی مین باعث تسلی سمجھونگی اگر تو بالطبیعت تباہ ہوا نہین چاہتا ہی تو مین تیرے لئے موجب راحت ہونگی۔

ٹیلیمیکس اوس دیبی کے پیچھے پیچھے چلا جو نوجوان پریون کے درمیان تھی اونکے درمیان وہ اپنے قد کی بلندی سے ایسی معلوم ہوتی تھی جیسی درخت بلند بلوط کی شاخہاے بلند جنگل مین آس پاس کے درختون پر معلوم ہوتی ہین وہ اوسکے حسن کا جلوہ اور لمبے اور ہلتے ہوئے لباس کے دامن زرین کی جھلک اور اوسکے بال جو خوشنما سادگی کے ساتھ پیچھے بندہے ہوئے تھے اور اوسکی آنکھونکی ملی ہوئی تیزی اور نرمی دیکھکر متحیر ہوا مینٹر شرم سے چپکا اور نیچے دیکھتا ہوا ٹیلیمیکس کے پیچھے روان ہوا جب وے اوس مکان کے دروازے پر پہونچے تب ٹیلیمیکس وہ خوبی جو دہقانی سادگی مین نظر کو تسخیر کر سکتی تھی دیکھکر متعجب ہوا فی الحقیقت وہان نہ سونا تھا نہ چاندی نہ سنگ مرمر نہ ستونہاے منقش نہ تصویرین نہ صورتین لیکن وہ ایک مکان تھا جو چٹان مین درجہ بدرجہ کئی محرابین کاٹ کر بنایا تھا اوسکی چھت مین سیپی اور سنکھہ لگے تھے اور جالی کے بدلے انگور کے درخت تازہ کی کثرت تھی جنکی شاخین ہر طرف کو برابر پھیل رہی تھین یہان پر آفتاب کی حرارت ہواے سرد کی طراوت سے معتدل تھی چشمہاے آب باصداے دلآسا گلہاے بنفشہ وہمیشہ بہار کے ملے ہوئے مرغزارین جاتے تھے اور بلور سے صاف وشفاف حوضہاے بیشمار بناتے تھے فرش سبز رنگ جو اوس مکان کے گرداگرد فراش قدرت نے بچھایا تھا ہزارہا قسم کے پھولون سے آراستہ تھا اور قریب ہی ایک جنگل اون درختون کا تھا جو ہر موسم مین ایسے نئے شگوفہ لاتے ہین جنسے خوشبوے فرح افزا انتشار پاتی ہے اور جو پکنے پر اثمار طلائی بن جاتے ہین اس جنگل مین جو آفتاب کی شعاعون کو دشوار گذار تھا اور دہوپ اور سایہ کے موافق مقابلہ سے پاس کے مرغزار کی خوبی کو بڑہاتا تھا کچھ سنائی نہ پڑتا تھا سوا طائرون

کی نوا اور پانی گرنے کی صدا کے یہہ پانی چٹان کے اوپر سے آتا تھا اور نیچے گر کر جھاگ سے اوٹھاتا تھا اور چھوٹی سی نہر بنکر اوس مرغزار مین جاتا تھا۔

کیلپسو کا مکان ایک پہاڑ کی ڈہال پر واقع تھا اور دریا اوسکے نیچے تھا سو کبھی صاف و بیحرکت و شفاف تھا اور کبھی پہاڑون سا پھولتا او غصہ بیفائدہ کے ساتھہ اوس ساحل سے ٹکراتا تھا پھر نگاہ کی تو ایک دریا نظر آیا جسمین بہت سے ٹاپو تھے اونکے آس پاس لیمون کے درخت تھے سو پھولون سے لدے تھے اور چنار کے درخت تھے جنکے سر بادلون سے لگے تھے جن نہرون سے یہہ ٹاپو بنے تھے سو کھیتون مین بہتی ہوئی جاتی تھین بعض چمکتی ہوئی لہرین بنکر پر شور سرعت کے ساتھہ لڑہکتی تھین بعض نامعلوم حرکت کے ساتھہ چپ چاپ سرکتی تھین اور بعض بڑا چکر دینے کے بعد پھر لوٹتی تھین گویا اپنے سرچشمہ سے پھر نکلا چاہتی ہین اور اوس بہشت کو چھوڑا نہین چاہتی ہین جسمین ہو کر آئی تھین دور کی پہاڑی اور پہاڑون کی چوٹیان نیلے بخارات مین پنہان تھین جو اونکے اوپر چھارہے تھے اور اُفق کو ابری صورتون سے جو برابر خوشنما اور دلربا نظر آتی تھین رنگا رنگ بنا رہے تھی جو پہاڑ کم دور تھے اونپر انگور کے درخت چھارہے تھے جنکی ڈالیان باہم پیچان اور حلقہ دار آویزان تھین انگور جو چمک مین عمدہ زردوزی سے بڑہکر تھے اس کثرت سے تھے کہ پتون کے اندر چھپ نہ سکتے تھے بلکہ اونکی ڈالیان اونکے بار سے جھکی جاتی تھین انجیر زیتون انار اور دوسرے اشجار بیشمار میدان پر چھارہے تھے ایسا کہ کل ملک ایک رنگ برنگ کے بے انتہا باغ کی صورت نظر آتا تھا۔

اوس دیبی نے ٹیلیمیکس کو خوبی کی یہہ زیادتی دکھلا کر رخصت دی اور کہا کہ اب جا اور آرام پا اور اپنا لباس بدل جو بھیگ رہا ہی مین تجھہ سے پھر ملونگی اور ایسی باتین کہونگی کہ صرف تیرے کان کو ہی خوش نہ لگین گی بلکہ تیرے دل پر بھی اثر کرینگی پھر اوسکو اور اوسکے دوست کو اپنے مکان سے ملا ہوا جو ایک دوسرا مکان تھا اوسکے ایک نہایت پوشیدہ کمرے مین بھجا یہان پیشتر سے اوسکی پریون نے صنوبر کی لکڑیون سے آگ جلا رکھی تھی جس سے مکان خوشبودار ہو رہا تھا اور مہمانون کے لئے تبدیل کیواسطے لباس بھی رکھا تھا ٹیلیمیکس وہان ایک کرتہ بہت عمدہ برف سے بھی زیادہ تر سفید اُون کا اور ایک زردوزی چوغہ اچھے طلائی حاشیہ کا اپنے واسطے رکھا ہوا دیکھکر اوس لباس کی خوبی پر ایسی خوشی سے خیال کرنے لگا جیسی خوشی اکثر نوجوانون کے دلونکو بھکاتی ہی

مینٹر نے اوسکی رائے کی کمزوری دیکھکر ملامت کی کہ اے ٹیلیمیکس یہہ خیالات ایسے نہین جیسے یولیسیز کے بیٹے کو زیبا ہین اپنے باپ کی پیروی کر اور بخت کی برخلافی پر غالب ہو جوان عورت کیطرح اپنے جسم کو آراستہ

کैलिप्सो

टैलीमेकस

टैलीमेकस

मैन्टर टैलीमेकस यूलीसीज़

کیا چاہتا ہی سو عقلندی و بزرگی دو نون کا دعوی چھوڑتا ہی بزرگی صرف اونکو لایق ہی جو مصیبت اوٹھاتے ہین
اور خوشی کو اپنے پانوون کے تلے دباتے ہین۔

टैलीमेकस, यूलीसीज़

ٹیلیمیکس نے آہ کھینچی اور کہا یا خدا مجھے تباہ کر لیکن عیّاشانہ نزاکت کا بندہ نہونے دے نہین نہین یولیسیز
کا بیٹا زور گھٹانیوالی اور بدنامی لانیوالی آسایشون کے فریبون مین کبھی نہین آنیکا لیکن آسمان کیسا
مہربان ہی کہ ہم سے بیکسون اور جہاز کی تباہی اوٹھائے ہوؤن کو ایسی دیبی یا بی بی کے پاس پہونچایا

मैन्टर

ہی جسنے ہمکو ایسے فواید بخشے ہین مینٹر نے جواب دیا خوش نہو بلکہ شاید اسکے فریب تجھکو تباہی مین ڈالین
اون چٹانون کی نسبت جنپر تیرا جہاز تباہ ہوا ہی اسکے فریب آمیز نازون سے زیادہ اندیشہ کر کیونکہ
تباہی جہاز سے اور موت سے اتنا خوف نہین ہی جتنا اِن خوشیون سے جو نیکی کو دباتی ہین جو باتین وہ
کہے اونپر اعتبار نہ لا مغرور جوانی جانتا ہی کہ سب باتین میری ذات سے ہین اور کیسا ہی ناتوان ہو
تاہم یقین کرتا ہی کہ مجھکو ہر ایک واقع کا اختیار ہی خطرہ کے اندر رفاہ سوچتا ہی مکر کو بلاشک مان لیتا ہی

कैलिप्सो

کیلپسو کی دلربا فصاحت مین شرارت چھپی ہوئی ہی جسطرح پھولون مین سانپ اوسکے پُر اثر زہر سے ڈر
اپنا اعتبار نکر لیکن میری صلاح پر بیچون وچرا یقین لا۔

कैलिप्सो

پھر وے کیلپسو کے پاس آئے وہ اونکی منتظر تھی اوسکی پریون نے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھین اور بالون
کا جوڑا پیچھے باندہے ہوئے اونکے آگے کھانا رکھا سو اگرچہ سادہ تھا اور صرف ایسے شکار سے بنایا تھا جو اونہون
نے خود اپنے جال سے پکڑا تھا یا ہاتھہ سے مارا تھا تاہم بہت لذیذ تھا اور بڑی نفاست سے چُنا تھا شراب
آب حیات سے زیادہ مزہ دار سو نقرہ صراحیون سے پھول لپٹے ہوئے طلائی پیالون مین تابان تھی اور
ایسے سب طرح کے میوہ جات کی جو بہار مین لگتے اور خزان مین پکتے ہین بھری ہوئی ڈالیان بکثرت رکھی تھین
اس عرصہ مین چار حاضر باش پریون نے گانا شروع کیا پہلے اونہون نے فرشتون اور دیوون کی لڑائی

जूपीटर
सिमैली, बैकस
सिलीनस, ऐटैलैन्टा
हिपोमिनीज़ हैस्पीरीडीज़
ट्राय

گائی پھر جوپیٹر اور سیمیلی کا عشق بیکس کا تولد ہونا اور سیلینس نامی پیر سے اوسکی تربیت اور ایٹیلینٹا کی نسل
ہپومینیز سے جسکو اوسنے طلائی سیبون سے مغلوب کیا تھا جو ہیسپیریڈیز کے باغون سے توڑے تھے آخر کو ٹراے

यूलीसीज़

کی لڑائی اور یولیسیز کی طاقتوری اور عقلندی کو تعریف کے تمام مبالغہ کے ساتھہ طول دیا اور خاص پری نے

ल्यूकोथोई
टैलीमेकस
कैलिप्सो

جسکا نام لیوکوتھوئی تھا اوس مجمع کے الحان کے ساتھہ اپنے بربط کی آواز کو ملایا جسوقت ٹیلیمیکس نے اپنے باپ
کا نام سُنا تو اشک اوسکے رخسارون پر بہہ آئے اور اوسکے حسن کی رونق تازہ کے باعث ہوئے لیکن کیلپسو نے

دیکھا کہ اوسنے متاثر ہوکے کہانا چھوڑ دیا ہی تو اپنی پریون کو اشارہ کیا اور اونہون نے اوس مضمون کو
سینٹارس اور لیپیتھی کی لڑائی کے اور دوزخ سے یوریڈس کو واپس لانے کے واسطے آرفیئس کے
نیچے آنیکے ساتھہ بدل دیا۔

جب کھانا بڑھایا تب کیلپسو ٹیلیمیکس کو ایک طرف لیگئی اور اسطرح بولی کہ اے بڑے یولیسیز کے بیٹے تو
دیکھتا ہی کہ مینے کیسی مہربانی کے ساتھہ تیرا استقبال کیا ہی جان کہ مین لافانی دیبی ہون کوئی انسان اس
ٹاپو کو بے سزا پائے اپنے قدمون سے ناپاک نہین کرسکتا اگر میرے دلپر تیری مصیبت سے بھی کوئی بات زیادہ
موثر نہین ہوتی تو یہہ تیرے جہاز کی تباہی بھی میرے غصہ کو جو تجھپر تھا کم نہین کرسکتی تیرا باپ بھی میری ایسی
ہی مہربانی سے ممتاز تھا لیکن افسوس کہ اوسنے اس فائدہ کا زیادہ کرنا نہ جانا مین نے اوسکو اس بہشت مین
بہت ٹھہرایا اور یہان وہ لافانیت کی حالت مین ہمیشہ رہ سکتا مگر اپنے کم بخت ٹاپو کو لوٹنے کے شوق نے اوسپر
غالب ہوکر اوسکو عمدہ تر آرام کی امید سے اندھا بنایا تو دیکھتا ہی کہ اوسنے اتھاکہ کے واسطے جس ملک کو وہ
ہرگز الٹا نہین جاسکتا کیا نقصان اوٹھایا ہی اوسنے مجھے چھوڑنا چاہا اور چلدیا لیکن ایک طوفان نے اس
ہتک کا بدلہ لیا اور وہ جہاز جسپر وہ سوار تھا بہت عرصہ تک آندھی کا کھلونہ بنکر آخر دریا کا نوالہ ہوگیا اس
مثال سے عبرت لے تیری سب امیدین اپنے باپ کو پھر دیکھنے کی اور اوسکے تخت پر بیٹھنے کی اب آخر ہین لیکن
اس نقصان کے واسطے بہت افسوس نہ کھا کیونکہ تو نے ایک دیبی پائی ہی جو تجھے حکومت عالی اور زیادہ تر راحت
پائدار دیتی ہی اس اظہار کے بعد کیلپسو نے اپنی تمام فصاحت کو اوس آسایش کے اظہار مین خرچ کیا جو اوسنے
یولیسیز کو دی تھی اوسکا پالیفیمی اور سکلاپ اور لیسٹریگونیز کے بادشاہ اینٹیفیٹیز کے ملک کو جانا بھی بیان
کیا اور سرسی دختر آفتاب کے ٹاپو مین جو کچھہ اوسپر گذرا تھا اور سلا اور چیربڈس کے درمیان کی راہ
مین جو کچھہ پیش آیا تھا سو بھی عیان کیا اور اپنے یہان سے جانے کے بعد نیپٹیون یعنی ملک البحر نے جو پچھلا طوفان
اوسکے برخلاف برپا کیا تھا سو بھی ظاہر کیا اور اوسکا فیئشیہ والون کے ٹاپو مین پہونچ جانا چھپاکے یہہ کہا کہ
وہ اس طوفان مین مارا گیا ٹیلیمیکس نے جو کیلپسو کی بخشش کا بہت جلد شاکر ہوا تھا اب اوسکی نیت کی بدی اور
جو صلاح مینٹر نے اوسکو ابہی دی تھی اوسکی خوبی معلوم کی اسلیے اوسنے اوسکو یہہ مختصر جواب دیا کہ اے دیبی یہہ رنج
ناخواستہ معاف فرما میرا دل اب صرف پشیمانی قبول کرتا ہی لیکن شاید پھر آیندہ آرام پاسکے اب مجھے کم سے کم
تھوڑے اشک اپنے باپ کی یاد مین بہانے دے کیونکہ تو مجھہ سے بہتر جانتی ہی کہ وہ اس نذرانہ کا کیسا مستحق ہی

सेन्टार्स, लैपिथी
यूरीडिस, आर्फ़ीयस
कैलिप्सो
टैलीमेकस
यूलीसीज़
इथाका
कैलिप्सो
यूलीसीज़, पाली फ़ीमी
सिक्लाप, लेस्ट्रीगोनीज़
एन्टी फ़ैटीज़
सिर्सी, सिला
चैरिब्डिस
नैप्च्यून
फ़ीएशिया
टैलीमेकस, कैलिप्सो
मैन्टर

کیلپسو نے دیکھا کہ اب اُسکو زیادہ دبانے مین فائدہ نہین ہی تو قریب سے اُسکے غم کی شریک ہوئی اور یولیسیز کے حال پر غم کھانے لگی لیکن اُسکی محبت حاصل کرنیکے وسیلون کی پوری واقفیت پیدا کرنیکے واسطے اُسنے اُسکے جہاز کی تباہی کے حالات اور اپنے ٹاپو کے کنارے پر پہنچنے کے اتفاقات دریافت کئے ٹیلیمیکس نے کہا میرے مصائب کی داستان بہت طول ہی کیلپسو نے کہا کیسی ہی طول ہو مین اُسکو سننے کی مشتاق ہون اسلئے بلا توقف مہربانی فرما ٹیلیمیکس نے بارہا انکار کیا لیکن وہ اپنے اصرار سے باز نہ آئی آخرکار اُسنے قبول کیا اور کہا مین اِیتھاکہ سے ٹرائے کے محاصرے سے جو بادشاہ لوٹے تھے اُنہین سے اپنے والد یولیسیز کی تلاش مین روانہ ہوا میری والدہ پینیلوپ کے امیدوار میری روانگی سے حیران ہوئے کیونکہ اُنکو مین بیوفا جانتا تھا اسلئے مینے اُن سے اپنا ارادہ پوشیدہ رکھا تھا لیکن نہ نیسٹر جسکو مینے پیلاس مین دیکھا تھا اور نہ مینیلاس جو لیسیڈیمن مین میرے ساتھ محبت سے پیش آیا تھا جانتے تھے کہ میرا باپ زندون مین ہی یا مردون مین آخرکار ہمیشہ کی بے تحقیقی اور بے یقینی سے گھبرایا اور اسواسطے سسلی مین جانے کا ارادہ کیا یہان کہتے تھے کہ میرا والد ہوا مخالف سے گیا ہی لیکن مینٹر کی دانائی نے جو مہربان میری مصیبتون مین میرا ساتھی ہی یہہ جتاکے کہ اُدھر سکلاپ سے جو بڑے مردم خوار ہین خطرہ ہی اور اِدھر اینہ اور ٹرائے کے بیڑون سے جو اُن ساحلون پر پھرتے ہین خوف ہی ایسے بے سوچے ارادے کی تعمیل سے باز رکھا اُسنے کہا کہ ٹرائے والے سب یونانیون سے ناراض ہین بلکہ سب سے زیادہ یولیسیز سے اسلئے اُسکے بیٹے کو ہلاک کرنے سے خوش ہونگے پس اِیتھاکہ کو لوٹ شاید تیرا باپ جو دیوتاؤن کا پیارا ہی آگیا ہو مگر اُسکا مرگ اگر منظور خدا ہی اور اُسکے مقسوم مین اِیتھاکہ کا دیکھنا نہین بدا ہی تو مناسب ہی کہ تو لوٹ کر اُسکا انتقام لے اور اپنی ماکو آزادی دے اور سب اقوام منتظر کو اپنی کیاست ظاہر کر اور سب یونان کو خود مین ایسا بادشاہ دکھا جو تخت کے لایق یولیسیز سے کم نہو یہہ صلاح مقتضاے دانش تھی مینے نہ مانی اور صرف اپنی طبیعت کی تجویز پر عمل کیا الا میرے دوست کی شفقت میرے حال پر ایسی تھی کہ وہ میرے ساتھ اس سفر مین ہمراہ ہوا جو مینے نادانی کے زعم مین اُسکی صلاح کے برخلاف اختیار کیا اور شاید خدا نے بھی یہہ قصور مجھہ سے ہونے دیا تاکہ جو آفت اُس سے آنیوالی تھی سو مجھکو عقل سکھائے۔

جب ٹیلیمیکس یہہ بیان کر رہا تھا کیلپسو نے غور سے مینٹر کو دیکھا اور یکبیک حیرت سے سرد ہوئی دیکھا کہ اُس مین کوئی چیز انسانیت سے زیادہ ہی مگر اپنے خیالات کی پیچیدگی سے ممکن الحصول نتیجہ نہ نکال سکی پر اس دریافت نہوسکنے والے شخص کی موجودگی سے اُسکا دل شک اور خوف سے بیقرار رہا لیکن اپنے دل کا انتشار ظاہر ہوجانیکے

कैलिप्सो
यूलीसीज़
टैलीमेकस
कैलिप्सो
टैलीमेकस
इथाका. ट्राय
यूलीसीज़
पेनीलोप
नैस्टर. पैल्लास
मैनीलास. लेसीडीमन
सिसिली
मैन्टर
सिक्लाप
एना. ट्राय
ट्राय
यूलीसीज़
इथाका
यूलीसीज़
टैलीमेकस
कैलिप्सो
मैन्टर

خوف سے اُسنے ٹیلیمیکس کو کہا کہ میرا اشتیاق پورا کرنے کے لئے آگے بڑھ اور مطابق اُسکے ٹیلیمیکس اپنی
داستان بیان کرنے لگا -

ہمنے کچھ عرصہ تک موافق ہوا چلنے سے سسلی کیطرف اپنا جہاز روانہ کیا لیکن آخر ایک آندھی اُٹھی اُسنے
آسمان ڈھانپ لیا اور ہمکو یکایک اندھیرے مین گھیر لیا بجلی کی ناپائدار چمک سے ہمنے دوسرے جہاز دیکھے
وے بھی اُسی خطرے مین پڑے تھے اور جلد دریافت ہوا کہ وے ٹرائے والے بیڑے کا ایک حصہ تھے جو پایاب
آب اور چٹانون سے ہمارے واسطے کم ہیبت ناک نتھے تب اگرچہ وقت نزہا تھا تو بھی جو بات پہلے جوانی کی خوشی
نے مجھے غور کافی کے ساتھ سمجھنے ندی تھی مینے اچھی طرح سمجھی اِس خوفناک آفت مین مینٹر صرف بیخوف اور
پُر تسکین ہی نتھا بلکہ معمول سے زیادہ مسرور تھا اُسنے مجھے امید کیواسطے تقویت دی اور جیون ہی اُسنے یہہ
کلام کیا تو مضبوطی نامغلوب نے میرے دلکو ہمت کا الہام دیا جب وہ نہایت طمانیت کے ساتھ جہاز رانی کی
ہدایت کر رہا تھا اور ملاح ڈرا اور خوف سے گھبرا رہا تھا تب مینے کہا ای میرے پیارے مینٹر مینے تیری صلاح
کیون نہین مانی اِس سے زیادہ تر بلا میرے اوپر کیا آنی ہی کہ ایسی عمر مین جسمین تجویز مستقبل نہین کر سکتے
اور تجربہ ماضی نہین پا سکتے اور استعمال حال نہین جانتے مین نے اپنی عقل پر اعتبار کیا اگر ایسے طوفان سے
بچین گے تو مین آپکو اپنا خطرناک دشمن سمجھکر اپنا اعتبار نکرونگا اور مینٹر پر دوست سمجھکر اعتماد رکھونگا مینٹر
نے مسکراکے جواب دیا کہ مین نہین چاہتا تھا کہ جو قصور تونے کیا ہی اُسکے واسطے تجھے ملامت کرون اگر تجھکو
اُسکا اتنا خیال ہی تو مین خوش ہون کہ یہہ خیال تجھکو آگے تیری خواہش کی تندی روکنے مین کام آئیگا
لیکن شاید جب یہہ خطرہ جاتا رہیگا تب وہی غرور پھر آئیگا مگر اب صرف ہمت سے بچ سکتے ہین پہلے اس سے
کہ خطرے مین پڑین ہمکو چاہئے کہ اُسکو مہیب مانین لیکن جب موجود ہو تب چاہئے کہ اُسکو حقیر جانین مینٹر کی صفائی
اور توانائی نے مجھے بہت فرحت بخشی لیکن جس فریب سے اُسنے ہمکو بچایا اُس سے مجھکو تعجب اور سرور ہوا جب بادل
پھٹنے قریب تھا کہ تھوڑے عرصہ مین ٹرائے والے جو بہت نزدیک تھے ہمکو روشنی سے پہچان لین مگر مینٹر نے دیکھا کہ انکے
جہازون مین ایک جہاز ہمارے جہاز سے بہت ملتا ہوا تھا صرف اتنا فرق تھا کہ اُسکا پچھلا حصہ پھول کے ہارون
سے آراستہ تھا سو آندھی مین اور جہازون سے علیحدہ ہو گیا تھا اسلئے اُسنے ویسے ہی ہار ہمارے جہاز کے
پچھلے حصہ پر رکھے اور ویسے ہی رنگ کے بندون سے بندھوائے جیسے رنگ کے ٹرائے والونکے تھے ڈانڈ چلانے
والون سے کہا کہ اپنی جگہہ پر اتنے نیچے جھک جاؤ جتنے جھک سکو تاکہ ہمارے دشمن نہ پہچانین کہ ہم یونانی ہین

टेलीमेकस
टेलीमेकस
सिसिली
ट्राय
मेन्टर
मेन्टर
मेन्टर
मेन्टर
मेन्टर
ट्राय
मेन्टर
ट्राय

اسطرح اونکے بحیر کے درمیان ہوکر چلے اور ٹرائے والون نے ہمارے جہاز کو اپنا بچھڑا ہوا جہاز سمجھکر آوازہ
فرحت بلند کیا تھوڑے عرصہ تک مجبوراً اونکے ساتھہ رہنا پڑا لیکن آخر موقع پاکر پیچھے رہگئے وے ہوا کی تیزی سے
آفریکہ کیطرف گئے اور ہم نے اپنے ڈانڑون پر محنت کی اور سسلی کے متصل اوترنے کی کوشش کی حقیقت مین
ہماری کوشش اور محنت کام آئی لیکن جس بندر پر ہم پہونچے سوا وس بحیر سے جس سے بچنے کی کوشش کی تھی
کم خوفناک نہ تھا کیونکہ سسلی کے ساحل پر ٹرائے کے دوسرے پناہ پذیر نظر آئے وے ایسٹیز کی حکومت مین
آکر آباد ہوئے تھے اور وہ خود ٹرائے والون کی نسل سے تھا ہم اوسپر اوترے ہی تھے کہ اون لوگون نے
یہہ سمجھکے کہ ہم اوس ٹاپو کے دوسرے حصہ کے رہنے والے تھے اور اونپر حملہ آور ہوئے تھے یا یہہ کہ ہم اونکے
بیرونی غنیم تھے اور اونکے ملک پر چڑہکر آئے تھے اس غصہ کے اول اشتعال مین ہمارا جہاز جلا دیا اور ہمارے
سب رفیقون کو تہ تیغ کیا صرف مینٹر کو اور مجھے بچایا اسواسطے کہ ہمکو ایسٹیز کے روبرو پیش کرین اور وہ ہم
سے دریافت کرے کہ ہمارے کیا ارادے تھے اور ہم کہان سے آئے تھے ہم شہر مین گئے ہمارے ہاتھہ پشت
پر بندہے ہوئے تھے اس بچاؤ سے کچھہ امید نہ تھی سوا اسکے کہ جب ہمارا یونانی ہونا اونکو ظاہر ہوجائے تو ہمارا
مرگ اون ظالمون کے لئے تماشہ بنے ہمکو ایسٹیز کے روبرو حاضر کیا وہ سونے کی چھڑی ہاتھہ مین لئے ہوئے بیٹھا
ہوا اپنے لوگون کا انصاف اور ایک پاک قربانی کی تیاری کرتا تھا اوسنے ہم سے تیز آواز سے ہمارے ملک کا نام
اور ہمارے سفر کا مرام دریافت کیا مینٹر نے فی الفور جواب دیا کہ ہم بڑے ہیسپیریہ کے کنارے سے آئے ہین اور
وہان سے ہمارا ملک دور نہین ہے اس بیان سے اوسنے ہمارا اہل یونان ہونا چھپایا تھا لیکن ایسٹیز نے
زیادہ کچھہ نہین سنا اور یہہ سوچکر کہ ہم پردیسی ہین اور کچھہ ارادہ تباہ رکھتے ہین سو چھپایا چاہتے ہین حکم دیا
کہ انکو قریب کے جنگل مین جو غلام میری مویشی چراتے ہین اونمین بھیجدو اس حالت مین جینا مجھکو مرنے سے کم پسند
نتھا اسلیئے بول اوٹھا اے بادشاہ ہمکو ہلاک کر مگر بعزت نہ کر جان کہ مین ٹیلیمیکس ایتھاکہ کے بادشاہ یولیسیز کا
بیٹا ہون اپنے باپ کی تلاش مین ہر ایک ساحل پر پھرا ہون لیکن اس تلاش مین اگر کامیاب نہین ہونا اور اپنے
ملک کو نہین پھرنا یا غلام ہونے کے سوا زیادہ نہین جینا ہے تو میری زندگی کو آخر کر اور مجھکو اس بار سے آزاد ہی دے
جسکا مین متحمل نہین ہوسکتا اس بیان نے لوگونکو اشتعالک دی اونہون نے فوراً دعوی کیا کہ یولیسیز کی ظالمانہ
عادت سے ٹرائے تباہ ہوا ہے اسلیئے اوسکے بیٹے کو قتل کیا چاہیئے تب ایسٹیز نے میری طرف متوجہ ہوکر کہا اے
یولیسیز کے بیٹے جن ٹرائے والون سے تیرے باپ نے ایکیرن کے کنارے بھرے ہین اونکی ارواح کو تیرا خون

ट्राय
ऐकीका सिसली
सिसिली, ट्राय ऐसिस्टीज़
ट्राय
मेन्टर ऐसिस्टीज़
ऐसिस्टीज़
मेन्टर हैस्पिरिया
ऐसिस्टीज़
टेलीमेकस इथाका यूलीसीज़
यूलीसीज़
ट्राय ऐसिस्टीज़
यूलीसीज़ ट्राय ऐकीरन

چڑہانے سے مین انکار نہین کرسکتا تو مارا جائیگا اور تیرے ساتھہ تیرا رہنما بھی مریگا اس اثنا مین ایک پیرمرد نے
بادشاہ سے کہا کہ انکو اینکیسیز کی قبر پر قربان کیا جاہیے ایسا کرنے سے اوس بہادر کی روح خوش ہوگی اور
بڑا اینا اس بھی جب ایسی قربانی کا حال سنیگا تب مطلب عظیمہ کے واسطے تیرا شوق دیکھکر بہت راضی ہوگا یہہ
تجویز سبنے صداے آفرین کے ساتھہ پسند کی اور فوراً اوسکی تعمیل شروع کی ہمکو اینکیسیز کی قبر پر لیگئے جہان دو
محراب تیار کی تھین اور آتش پاک جل رہی تھی اور قربانی کی چھری ہمارے آگے رکھی تھی ہمکو قربانی کے جانورون
کی طرح پھولون کے ہار پہنائے مذہبی شوق کے غلبہ سے درخواست رحم پست تھی لیکن اس خوفناک آفت کے
وقت مین مینٹر نے آرام کی سی دلجمعی کے ساتھہ بادشاہ کے دربار مین بار چاہا اور ایسا کہا اے ایسسٹیز اگر ٹیلیمیکس
کے مصائب پر جو ابھی نوجوان ہی اور جسنے ٹراے پر کبھی ہتھیار نہین اوٹھائے تیرے دلکو رحم نہین آتا تو تو
اپنے ہی خطرے سے دلکو بیدار کر مین نے پیشگوئی کا جو علم حاصل کیا ہی جس سے دیوتاؤن کی مرضی پائی جاتی
ہی اوسکی روسے کہتا ہون کہ تین روز کے اندر ایک جنگلی قوم پہاڑون سے تیرے اوپر ٹوٹیگی تیرے شہر
کو لوٹیگی اور تیرے ملک کو برباد کریگی اسلیے جلد اس طوفان کو روک اپنے لوگون کو مسلح کر اور جو کچھہ میدان
مین قیمتی چیز ہی اوسکو شہر پناہ کے اندر لا اگر تین روز گذر جانے کے بعد میری پیشگوئی غلط معلوم ہو تو ہمارے
خون سے اون محرابون کو آلودہ کر لیکن اگر برخلاف ثابت ہو تو یاد رکھہ کہ تجھکو اونکی جان نہ لینی چاہیے جنکا تو
خود اپنی جان کے لیے قرضدار ہوگا یہہ کلام خیال کے اعتبار سے نہ کہے تھے بلکہ علم کی ضمانت داری سے کہے تھے
ایسسٹیز سنکر متعجب ہوا اور بولا اے مسافر مین دیکھتا ہون کہ جن دیوتاؤن نے تجھکو نصیب کا اتنا چھوٹا حصہ
بخشا ہی اونہون نے تجھکو عقل کا زیادہ ذخیرہ دیا ہی پھر اوسنے اوس قربانی کی تیاری کے التوا کا حکم دیا
اور جھٹ پٹ اوس حملہ کے مقابلہ کی تیاریکی جو مینٹر نے پیشگوئی سے ظاہر کیا تھا ہزارہا عورتین جو خوف سے
لرزان اور ہزارہا مرد عمر سے خمیدہ بچون کے ساتھہ جو اس الہام سے ڈرتے اور روتے تھے ہر طرف سے شہر مین
گھستے ہوئے نظر آتے تھے بھیڑی اور مویشی چراگاہ سے اس کثرت سے دوڑے آئے کہ اونکو راستون مین بیستا
کھڑا رہنا پڑا اور جو لوگ بیقرینہ اور بے شناخت پکار کے ساتھہ ایک دوسرے کو دھکیاتے تھے اور غیر کو اپنا
سمجھتے تھے اور اگرچہ نہین جانتے تھے کہ کہان جاتے ہین تو بھی نہایت شوق سے آگے بڑہتے تھے خاص شہری
جو حقیقت مین آپکو دوسرون سے زیادہ عقلمند مانتے تھے مینٹر کو مکار جانتے تھے کہتے تھے کہ اپنی زندگی
بڑہانے کے واسطے بات بناتا ہی لیکن تیسرا دن آخر ہونیکے پہلے جب وے اپنی دوراندیشی کی تعریف کر رہے تھے

ऐन्कीसीज़
इनिपास
ऐन्कीसीज़
मेन्टर, ऐसिस्टीज़
टेलीमेकस
ट्राय
ऐसिस्टीज़
मेन्टर
मेन्टर

کہ ایک غبار کا بادل پاس کے پہاڑون کی ڈھال پر نظر آیا اور تھوڑی دیر کے بعد بیشمار جنگلی آدمیون کی جماعت دیکھنے مین آئی یہہ ہیمیریہ والے اور دوسرے جنگلی تھے جو نبروڈیہ کے پہاڑون پر اور ایگریگاس کی چوٹی پر بستے ہین یہہ وے ملک ہین جہان جاڑے کی شدت نسیم بہاران سے کبھی کم نہین ہوتی جو لوگ مینٹر کی پیشین گوئی پر ہنستے تھے اونکو اب یہہ سزا ملی کہ اپنے غلامون اور مویشیون کا نقصان اوٹھایا اور بادشاہ نے ایسا فرمایا کہ اب سے آگے مین بھول جاتا ہون کہ تم یونان والے ہو کیونکہ اب تم دشمن نہین ہو دوست ہو اور چونکہ تمکو دیوتاؤن نے ہماری مخلصی کے واسطے بھیجا ہی جیسی مدد مین نے تمہاری عقلمندی سے پائی ہی ویسی ہی امید تمہاری بہادری سے رکھتا ہون اسلئے دیر نکرو اور ہمکو اپنی مدد دو۔

हिमीर्या, निब्रोडिया
ऐग्रीगास
मैन्टर

اسوقت مینٹر کی آنکھون مین ایسا کچھ نظر آیا جسنے شیرون کو بزدلہ کیا اور مغرورون کو ڈرایا اوس نے ایک ڈھال اور خود چمکتا ہوا پہنا اور ایک تلوار کمر سے باندہی اور ایک برچھی ہاتھ مین لی اور ایسسٹیز کے سپاہیون کی صف بنا کر دشمنون کی طرف بڑھا ایسسٹیز جسکی ہمت تب بھی بلند تھی لیکن بدن عمر سے کمزور ہو گیا تھا صرف کچھ دور اوسکے پیچھے جا سکا لیکن مین اوسکے بدن کی برابر گیا مگر اوسکی طاقت کے برابر نہین لڑائی کے وقت اوسکا جوشن منروا کی ڈھال سا معلوم ہوتا تھا اور اجل اوسکی تلوار کا اشارہ چاہتی ہوئی صف بصف اوسکے ہمراہ جاتی تھی جیسے نیومڈیہ کا شیر جسکو بھوکھ زیادہ بہادر کر دیتی ہی گلہ پر گرتا ہی اور بے روک ٹوک مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہی اور گلہ بان اپنی بھیڑیون کو بچانے کے بدلے اپنی جان بچانے کو خوف اور ہراس سے بھاگتے ہین۔

मैन्टर
ऐसिस्रीज़
ऐसिस्रीज़
मिनर्वा
न्यूमिडिया

جنگلی لوگ جو شہر کو گھیرا چاہتے تھے آپ ہی گھبرا گئے اور ایسسٹیز کی رعایا نے مینٹر کی مثال اور مقال سے جان پاکے ایسی طاقت دکھائی کہ اونکے خیال سے باہر تھی بادشاہ کا لڑکا جو حملہ آورون کا حاکم تھا میرے ہاتھ سے کام آیا عمر مین برابر تھا لیکن قد مین مجھ سے بہت زیادہ تھا کیونکہ یہہ جنگلی دیوون کی نسل سے ہین جنکی اصل ویسی ہی ہی جیسی سکلاپ کی ہی مین نے دیکھا کہ وہ مجھکو حقیر سمجھتا ہی لیکن اوسکی سختی اور طاقت کی زیادتی پر خیال نکرکے مین نے برچھی اوسکی چھاتی پر ماری سو بہت گہری گھسگئی اوسکے مُنہہ سے خون بہا اور مر گیا لیکن جب وہ گرا تو مجھکو خوف ہوا کہ اوسکے بوجھ کے تلے دب نجاؤن اوسکی زرہ کی آواز سے دور کے پہاڑ گونج اوٹھے اوسکے بدن کا اسباب لوٹ کر مین ایسسٹیز کے پاس گیا اور مینٹر نے دشمنون کا انتشار پورا کیا جنہون نے مقابلہ کیا اونکو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور مفرورون کا جنگل تک پیچھا لیا۔

ऐसिस्रीज़, मैन्टर
सिक्लाप
ऐसिस्रीज़
मैन्टर

اس نتیجے سے جس سے تھوڑی دیر پیشتر سب نا امید تھے سب کی آنکھین مینٹر کی طرف متوجہ ہوئین کہ یہہ دیوتاؤن کا پیارا ہی اور الہام الٰہی سے ممتاز ایسسٹیز نے اپنی مخلصی سے ممنون ہوکر ہم سے کہا کہ اگر اینیاس کا بحر سسلی کو لوٹ آویگا تو پھر تمہارا بچانا میرے اختیار مین نرہیگا اور اسلیئے ہمکو ایک جہاز دیا کہ ہم اپنے ملک کو واپس جائین اور ہمکو بہت تحائف دیکر جھٹ پٹ روانہ ہونیکی تاکید کی کہ سرف اسی وسیلہ سے آتی ہوئی بلائین سکتی تھی مگر اوسنے ہمکو اپنی رعایا سے کوئی ڈانڈ ہلانے والا یا ملاح نہین دیا کیونکہ یونان والون کا اعتبار نہ ہونے سے اونکو یونان کے ساحل پر بھیجنا نہین چاہتا تھا لیکن اوسنے فینیشیائی سوداگر ہمارے ساتھ کیئے جو چونکہ سوداگری پیشہ ہین اور ہر ایک بندر مین آتے جاتے ہین وہان جانے مین کچھ خوف نہین رکھتے تھے یہہ لوگ ہمکو ائیتھاکہ کے کنارہ پر پہونچا کر ایسسٹیز کے پاس واپس آنیوالے تھے لیکن دیوتاؤن نے جو آدمیون کے ارادون کے ساتھ کھیلتے ہین ہمکو دوسری بلائین ڈالا ؞

باب دوم

ٹیلیمیکس کا بیان کرنا سیزاسٹرس کے بحر مین اپنا ٹریائی جہاز پر گرفتار ہونا اور مصر کو جانا اور ملک کی خوبی اور خوشنمائی اور اس بادشاہ کی عاقلانہ فرمانروائی اور مینٹر کا بطور غلام ایتھیوپیہ کو بھیجا جانا اور اوسکے صحرا مین اپنا بھیڑیان چرانا اور اس حالت مین ٹرموفرس کا اوسکو تسلی دینا جو اپالو کا پوجاری تھا اور اوس دیوتا کی پیروی سکھانا جو ایک بار اڈمیٹس کا چوپان بنا تھا اور آخر کو سیزاسٹرس کا اوس اثر کو سہنا جو اوسکی تاثیر و تقلید سے چوپایون مین پیدا ہوا تھا اور اوسکی ملاقات چاہنا اور اوسکی بیگناہی سے واقف ہوکر اوس سے ائیتھاکہ پہونچانے کا اقرار کرنا لیکن سیزاسٹرس کی وفات سے اوسکا آفت تازہ مین مبتلا ہونا اور ایک برج مین جو دریا پر واقع تھا قید رہنا اور وہان سے نئے بادشاہ بوکورس کو ایک جنگ اپنی رعایا کے ہاتھ سے جو باغی ہوگئی تھی اور جس نے ٹریا والون کو اپنی مدد پر بلایا تھا مارا جاتے ہوئے دیکھنا ؞

سیزاسٹرس مصر کا بادشاہ ٹرائے والون کے غرور سے ناخوش تھا اوسنے بہت سی ریاستین فتح کرکے اپنی حدود بڑہائی تھین ٹرائے والے اوس دولت کے سبب جو تجارت سے پیدا کی تھی اور اوس شہر کے جو دریا کے درمیان واقع تھا دشوار گذار ہونے سے ایسے گستاخ اور مغرور ہوگئے کہ اونہون نے جو

मैन्टर
ऐसिसटीज़ इनियास सिसिली
फ़िनीशियाई
अइथाका ऐसिसटीज़
टैलीमिकस सीज़ास्ट्रिस ट्रायाई मिस्र मैन्टर इथिओपिया
टर्मोफिरिस
ऐपालो ऐडीटस
सीज़ास्ट्रिस
अइथाका
सिज़ास्ट्रिस
बोकोरिस
टिरिया
सीज़ास्ट्रिस ट्राय
ट्राय

सीज़ास्ट्रिस

خراج سیز اسٹرس نے مصر کو واپس آتے ہوئے اونپر لگایا تھا ادا کرنے سے انکار کیا اور اوسکے بھائی کی کمک
کے واسطے فوج بھیجی جو واپس آنیکی خوشی کی ضیافت کے اندر اوسکو مارا چاہتا تھا ۔

सीज़ास्ट्रिस

سیز اسٹرس نے اونکی تجارت روکنے سے اونکو دبانا چاہا اور اسلیے بہت سے مسلح جہاز روانہ کیے اور

फ़िनीशियाई सिसिली

حکم دیا کہ جہان کہین فینیشیائی جہاز ملین پکڑ لو یا ڈوبا دو جیون ہی سسلی ہماری نظر سے غایب ہوا ہم
مصریون کے بیڑے سے مقابل ہوئے بندر اور زمین ہمارے پیچھے جاتے ہوئے اور خود کو بادلون مین چھپاتے

फ़िनीशिया

ہوئے نظر آتے تھے یہہ بیڑہ تیرتے ہوئے شہر سا ہماری طرف چلا آتا تھا فینیشیہ والون نے فوراً اپنا خطرہ
دیکھا اور بچنا چاہا لیکن وقت نرہا تھا مصری جہاز ہمارے جہاز سے اچھے چلتے تھے ہوا اونکے موافق تھی
اور اونکے پاس ڈانڑ چلانے والے بھی زیادہ تھے اونہون نے تختے لگائے اور بلا مزاحمت ہمکو پکڑ لیا

फ़िनीशिया मैन्टर

اور اسیر کرکے مصر کو لیگئے فی الحقیقت مین نے اون سے کہا کہ نہ مین فینیشیہ کا رہنے والا ہون نہ مینٹر ہے

फ़िनीशिया

مگر اونہون نے حقارت سے میری بات پر گوش نہ دیا اور ہمکو غلام سمجھکر کیونکہ فینیشیہ والے بردہ فروشی
کا پیشہ رکھتے تھے صرف بڑے فائدے کے ساتھ بیچنے کا خیال کیا اسی عرصہ مین ہمنے دیکھا کہ آب نیل سے دریا

फ़ेरास

سفید ہوتا ہی اور ساحل مصر اُفق مین ابر سا معلوم دیتا ہی اور نو شہر کے پاس فیراس کے ٹاپو مین پہونچے وہان

मैम्फ़िस

سے نیل کے اوپر کیطرف میمفس کو گئے ۔

اگر رنج اسیری ہمکو خوشی سے بیہوش نکرتا تو ہم اس سیراب ملک کے معاینہ سے ضرور خوش ہوتے یہہ
ملک ایک وسیع باغ کی صورت رکھتا تھا اور بیشمار نالون سے شاداب تھا دریا کی ہر ایک جانب پر مالدار
شہر اور فرحت افزا قصبے تھے اور کشت زار تھے جو ہر سال فصل طلائی پیدا کرتے تھے اور سبزہ زار جنپر گلہ
چرتے تھے زمین زمیندارونکو اتنے میوے دیتی تھی کہ وے اونکے بوجھہ سے جھکے جاتے تھے اور صدائے صدا

मैन्टर

خوش ہو کر گلہ بانون کے دیہاتی راگ کا جواب دیتی تھی مینٹر نے کہا وے لوگ خوش نصیب ہین جو ایسا بادشاہ
عاقل اپنا حاکم رکھتے ہین وے فرحت پائدار مین رہتے ہین اور جس سے وہ فرحت حاصل ہی اوسکو چاہتے ہین

टैलीमेकस

اے ٹیلیمیکس آخر کار دیوتا تجھے تیرے باپ کے تخت پر سرافرازی دین تو ایسے ہی تجھے اپنی حکومت مین اپنی
رعایا کی حفاظت رکھنی چاہیے اپنی رعایا کو مثل اپنے فرزندون کے پیار کر اور اونکے پیار سے جو تیرے
ساتھ رکھتے ہین وہ خوشی حاصل کرنی سیکھہ جو باپ کو ہوتی ہی اور اونکو اپنے بادشاہ کی خوشی کے خیال
کے ساتھ اپنی خوشی کا خیال شامل کرنا سکھلا تاکہ جب کبھی آرام کی برکتون سے خوش ہون تو اپنے محسن کو یاد

رکھین اور اپنی شکرگذاری کے نذرانہ سے تجھکو معزز کرین جو ظالم اپنا رعب پیدا کیا چاہتے ہین اور اپنی رعایا
کو ظلم سے عاجزی سکھاتے ہین سو آدم زاد کے واسطے آفت ہین حقیقت ہین وے باعث خوف ہین مگر باعث
کراہت اور حقارت بھی ہین اتنا خوف رعایا کو اون سے نہین ہے جتنا اونکو رعایا سے ہے۔

مینے جواب دیا افسوس اب ہمکو حکومت کی نصیحتون سے کیا کام ہے ہمکو اب اتنیتھا کہ مین نہین جانا نہ اب پینیلوپ
کو دیکھنا ہے نہ اپنے ملک کو کیسے ہی جاہ کے ساتھہ یولیسیز آخر کار واپس آئے مگر وہ اپنے بیٹے کی ملاقات کا مزہ
کبھی نہین چکھنے کا اور حکمرانی سیکھنے تک اوسکی اطاعت کرنیکی خوشی مجھے کبھی نصیب نہین ہونیکی اے عزیز مینٹر
اب ہمکو مرنا ہی موت کے سوا سب خیالات واہیات ہین آمرین کیونکہ دیوتاؤن نے ہمپر رحم کرنا چھوڑ دیا
ہی مین افسوس سے ایسا مجبور تھا کہ میری تقریر باربار کی آہ سے رکنے کے سبب سمجھہ مین آنیکے قابل نہ تھی
لیکن مینٹر اگرچہ آنیوالی بلاؤن پر مغرور نتھا تو بھی بلاے حال مین بیخوف تھا مجھہ سے بولا کہ اے بڑے
یولیسیز کے نالایق بیٹے تو بلا مزاحمت مصیبت کی اطاعت کرتا ہی جان کہ وہ دن نزدیک آتا ہی جسدن
تو اپنی والدہ اور اپنے ملک کو پھر دیکھیگا اور تو اوسکو یعنی مغلوب نہ ہوسکنے والے یولیسیز کو جسکو تونے
ابتک نہین پہچانا اوسکی بزرگی کی بلندی پر دیکھیگا جسکو تقدیر کبھی نہین مغلوب کرسکتی اور جسکی مثال تیری
جیسی مصیبت سے بہی زیادہ ترمہیب مصیبت مین کبھی نا امید نہونا سکھلا سکتی ہی اگر وہ اون دور و دراز
ملکون مین جنہین اوسکو ہواے ناموافق لیگئی ہی سُنیگا کہ میرا لڑکا نہ میرا سا صبر رکھتا ہی نہ میری سی طاقت
تو اس خبر وحشت اثر سے گھبرا جاے گا اور اتنی تکلیف پاے گا جتنی عمر بھر کی سب تکلیفون سے نپایا ہوگا۔

پھر مینٹر نے میرا خیال اوس فرحت اور برکت پر متوجہ کیا جو تمام مصر پر چھا رہی تھی جس سے بائیس ہزار
شہر علاقہ رکھتے ہین اوس نے اوس راے کی جس سے وہان انتظام حکومت جاری تھا اور اوس انصاف
کی جو زبردست کو زیردست پر ظلم کرنے سے مانع تھا اور اوس تعلیم کی جس سے اطاعت و محنت و اعتدال
اور علم و ہنر کا اشتیاق طبیعت پر جاگیر ہوا تھا اور امور مذہبی مین استقلال رکھنے کی اور عالی ہمتی اور
خواہش عزت اور آدمیون کے ساتھہ راست بازا اور دیوتاؤن کے ساتھہ باعجز و نیاز ہونے کی تعریف
کی جو باتین ہرایک کے مان باپ نے اونکے دل مین جمائی تھین اوسنے اس خوشنما انتظام کو زیادہ خوشی
سے پسند کیا اور بار با آوازۂ تحسین بلند کیا کہ وے لوگ بہت خوش نصیب ہین جو ایسے عاقلانہ طور سے محکوم
ہین مگر زیادہ تر خوش نصیب وہ بادشاہ ہی جسکی بخشش ایسی وسعت کے ساتھہ دوسرون کو باعث راحت ہے

(Margin: पेनेलोपा / पेनीलोप; यूलीसीज़; मेन्टर; मेन्टर; यूलीसीज़; यूलीसीज़; मेन्टर)

اور جسکی نیکی عمدہ تر خوشی ذاتی کا چشمہ ہی اوسکا ملک محفوظ ہی نہ رعب سے بلکہ محبت سے اور اوسکے حکم اوٹھائے جاتے
ہین نہ صرف اطاعت سے بلکہ خوشی سے اور وہ رعایا کے دلون مین ریاست کرتا ہی نہین چاہتے کہ اوسکی حکومت
آخر ہو بلکہ اوسکی فانیت پر افسوس کہاتے ہین اور سب اپنی زندگی کے عوض اوسکی زندگی چاہتے ہین۔

مینے مینٹر کا یہہ کلام غور سے سُنا اور جب وہ اوس کلام کو بولتا تھا مجھکو اپنے سینہ مین نئی ہمت کی
نورانی سی معلوم ہوتی تھی جب ہم میمفس مین پہونچے جو ایک شہر ہی اپنی دولت اور رونق کے واسطے مشہور تب
وہانکے حاکم نے ہمکو تھیبیز مین بھیجا کہ وہان سیزاسٹرس ہم سے استفسار کرے سو اگر اپنی حکومت کے انتظام
مین کم مصروف ہوتا تو ضرور خود ہم سے تحقیقات فرماتا کیونکہ وہ ٹرائے والون سے نہایت رنجیدہ تھا
اسواسطے ہم دریاے نیل کے اوپر کی جانب اوس مشہور شہر کو روانہ ہوئے جسمین ایک سو دروازے ہین اور
یہہ توانا بادشاہ رہتا ہی تھیبیز بڑی وسعت کا اور گریس یعنی یونان کے ہر ایک شہر سے زیادہ تر سرسبز
نظر آتا تھا جو قوانین راستون کو میلہ سے صاف اور نہرونکو درست اور حوضون کو قابل آسائش رکھنے کو
لئے اور علوم کی تعلیم اور عوام کے آرام کے واسطے جاری کئے ہین سو ایسے عمدہ ہین کہ اون سے بہتر خیال
مین نہین آسکتے صحن ہاے مربع فوّارون اور مینارون سے آراستہ ہین مندر سنگ مرمر کے اور عمارت
اگرچہ سادہ ہین مگر عالیشان قصر شاہی وسعت مین ایک شہر کی برابر ہی اور اوسمین سنگ مرمر کے ستون
اور مربع اور گاؤدم مینار اور بڑی بڑی صورتین اور نقرہ و طلائی سامان بہت ہین۔

جو شخص ہمکو لیگئے تھے اونہون نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ یہہ فینیشیائی جہاز پر دستیاب ہوئے
ہین اِس بادشاہ کا دستور تھا کہ جسکو کچھ نالش کرنی یا خبر دینی ہوتی تھی اوسکو ہر روز ایک مقرر ساعت
پر اپنے حضور مین بار دیتا تھا اور اوسکے یہان کوئی منفور یا مردود نتھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ مین بادشاہی
اختیار صرف اسواسطے رکھتا ہون کہ اپنی رعایا کیواسطے جنکے ساتھہ محبت پدرانہ رکھتا تھا بھلائی کا وسیلہ ہون یہہ بادشاہ مسافرون سے
ملتا تھا اور نہایت مہربانی کے ساتھہ پیش آتا تھا کیونکہ اِسکو یقین تھا کہ دور کے ملکون کی رسم و رواج سے
آگاہی ہونیکے سبب ہمیشہ کچھہ نہ کچھہ فائدے کی بات حاصل ہوتی ہی اسلئے ہمکو اوسکے حضور مین حاضر کیا وہ
ہاتھی دانت کے تخت پر بیٹھا تھا اور اپنے ہاتھہ مین ایک سونے کی چھڑی رکھتا تھا اگرچہ عمر مین زیادہ تھا
تاہم اوسکا بدن خوشنما تھا اور اوسکی صورت پر ایک طرح کی عذوبت اور عظمت پائی جاتی تھی وہ ہر روز
اپنی رعایا کی دادبخشی کرتا تھا اوسکے منصفانہ تحمل و تامل دلیر ترین مداح کو خوشامد کی تہمت سے بچاتے تھے

मैन्टर
मैम्फ़िस
थीबीज़ सीज़ास्ट्रिस
ट्राय
थीब्बीज़ ग्रीस

اوسکے دن کے ایسے کام تھے اور کسی علمی مسئلہ کا استفہام کرنا یا جسکو اپنی صحبت کے قابل سمجھتا تھا اوس سے
ہمکلام ہونا اوسکے شام کے کام تھے اوسکی زندگی کی رونق کسی عیب سے نہ گھٹی تھی بلکہ اون بادشاہون
پر فتحیاب ہونے سے بڑہی تھی جنکو نہایت دہوم دہام سے فتح کیا تھا اور اپنے سردارون سے ایک پر نہایت
اعتبار رکھتا تھا اوسکی عادت کا ابہی آگے بیان کرونگا جب اوسنے مجھے دیکھا تو میری جوانی نے اوسکے رحم
کو حرکت دی اوسنے میرا ملک اور نام پوچھا ہم اوسکی تقریر کی درستی اور چستی سے متحیر ہوئے مینے کہا اے
نامور ترین بادشاہ نہ تو ٹرائے کے محاصرے سے ناواقف ہی جو دس برس تک رہا ہی اور نہ اوسکی تباہی (ट्राय)
سے جسکے سبب سے تمام یونان اپنی عمدہ ترین نسل سے خالی ہوا ہی یولیسیز بادشاہ ائیتھاکہ جو میرا باپ ہی اوس (यूलीसीज़ इथाका)
بڑی لڑائی کے خاص افسرون مین سے ایک تھا لیکن اب اپنی بادشاہت کی تلاش مین دریا پر آوارہ ہی
اور اوسکی تلاش مین ویسی ہی بدبختی کے وسیلہ سے مین ملک مصر مین اسیر ہون مجھکو ایک دفعہ پھر میرے باپ (मिस्र)
اور ملک سے ملا دیو تا تجھکو تیرے بچون پر سلامت رکھین اور وے تجھ جیسے نیک باپ کے سایہ مین خوش
رہین سیزاسٹرس نے پھر بھی مجھکو رحم سے دیکھا لیکن جو کچھ مینے کہا تھا سو جھوٹ تھا یا سچ ایسا شک کرکے ہمکو (सीज़ास्ट्रिस)
اپنے ایک عہدہ دار کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ جن لوگون کے ساتھ یہہ جہاز پر گرفتار ہوئے تھے اون سے
استفسار کرو کہ یہہ اہل یونان ہین یا اہل فینیشیہ اور کہا کہ اگر اہل فینیشیہ ہین تو ضرور نہ صرف دشمنون (फ़िनीशिया)
کی طرح بلکہ ایسے کمبختون کیطرح سزایاب ہونگے جو کمینون کی طرح جھوٹ بول کر ہمکو دہوکہ دیا چاہتے ہین لیکن
بالعکس اہل یونان ہین تو میری یہہ خوشی ہی کہ انکے ساتھ مہربانی سے پیش آؤن اور اپنے جہازون پر انکو
انکے ملک مین پہونچاؤن کیونکہ مین یونان کو پسند کرتا ہون جسمین دانشمندی مصر کے بہت سے قوانین پہونچے
ہین مین ہرکیولیز کی خوبی سے ناواقف نہین ہون ایکیلیز کی بزرگی کا حال مجھہ تک پہونچا ہی گو کتنی ہی دور (हर्क्यूलीज़ ऐकिलीज़)
ہو مین کم نصیب یولیسیز کی عقلمندی کو سراہتا ہون اور نیک کی تکلیف دور کیا چاہتا ہون۔ (यूलीसीज़)

میٹوفس وہ عہدہ دار تھا جسکو بادشاہ نے ہماری تحقیقات کے واسطے مقرر کیا تھا سو جیسا سیزاسٹرس (मियोफिस सीज़ास्ट्रिस)
سخی طبیعت اور صاف نیت تھا ویسا ہی وہ خراب اور خود مطلب تھا اوسنے ہمکو پھنسانے کے سوالات کرکے
دق کرنا چاہا اور دیکھا کہ مینٹر کے جواب میرے جوابون سے زیادہ معقول تھے اوسکے ساتھ دشمنی و بدظنی (मेन्टर)
سے پیش آیا کیونکہ نالایق جتنے اہانت کے متحمل ہوتے ہین اوتنے لیاقت کے نہین ہوسکتے اسلئے اوسنے ہمکو علحدہ
کردیا اور اوس وقت سے مجھے نہین معلوم ہوا کہ مینٹر کا کیا حال ہوا یہہ علحدگی میرے حق مین ایسی ناگہانی (मेन्टर)

اور خوفناک تھی جیسا صدمۂ رعد لیکن میٹوفس نے امید کی کہ ہم سے علحدہ علحدہ سوال کرنے سے ہمارے بیان (मिंटोफिस)
مین کچھ برخلافی پائی جایگی بلکہ جو بات مینٹر نے چھپائی تھی سو مین قول و قرار پانے پر ظاہر کردونگا اوس کا (मेन्टर)
خاص مطلب سچ بات کا دریافت کرنا نہ تھا مگر یہہ تھا کہ کوئی بہانہ ایسا ہاتھ آئے جس سے بادشاہ کے نزدیک
ہمکو وہ اہل فینیشیہ ظاہر کرے اور مثل غلام ہمکو اپنی ملک بنائے چنانچہ ہماری بیگناہی اور بادشاہ کی (फिनीशिया)
رسائی پر بھی وہ کامیاب ہوا بادشاہی کیسا خطرناک مقام ہی جہان سب سے زیادہ عقلمند اکثر فریب کے
مطیع بنتے ہین تخت شاہی کے گرد مکر اور خودغرضی کی صف حاضر رہتی ہی اور راستبازی دور رہتی
ہی کیونکہ خوشامد کے وسیلہ سے وہان پر پہونچنا نہین چاہتی اور نیکی اپنا درجہ سمجھکر جب تک یاد نہین
ہوتی روبرو نہین آتی بلکہ ایسے بہت کم بادشاہ ہین جو جانتے ہین کہ نیکی فلان جگہہ دستیاب ہوگی بلکہ
بدی اور اوسکے فرمانبردار بادشاہ کی خوشی پوری کرنے کے واسطے حسب ضرورت گستاخ و مکار و
مغوی و کارساز دہوکہ دینے کو ہشیار اور سب قوانین چھوڑنے اور سب آئین توڑنے کو تیار
رہتے ہین وہ آدمی کیسا بدنصیب ہے جسکی طرف ہمیشہ اسطرح پر گناہ کرانیکی کوششین ہوتی رہتی ہین اگر
وہ چاپلوسی کے باعث سے نفرت کرتا اور راستبازی کی صفائی سے آزردہ نہونا نہین سکتا تو ضرور
اوسکے سبب سے مارا پڑتا ہی اپنی تکلیف کے وقت مین میرے ایسے خیال تھے اور جو کچھ مینٹر نے مجھ سے (मेन्टर)
کہا تھا سو میرے دل پر نقش ہو رہا تھا۔

جب مین اسطرح کے خیالات مین مصروف تھا تب مجھکو میٹوفس نے آفس کے جنگل کے پہاڑون (मिंटोफिस, आफ़िस)
کیطرف بھیجا تاکہ وہان اوسکے بیشمار گلّونکی نگرانی مین اوسکے غلامون کی مدد کرون یہان پر کیلپسو نے (कैलिप्सो)
ٹیلیمیکس کو روکا اور کہا کہ سسلی مین تو تو نے غلامی سے مرنا پسند کیا تھا ٹیلیمیکس نے کہا اسوقت مین (टैलीमेकस, सिसिली, टैलीमेकस)
میرا حال زیادہ خراب تھا اور ویسی بات پسند کرنیکی ہمت نرہی تھی غلامی جبراً میرے اوپر ڈالی گئی اور
مجھے قسمۃً اوسکے پیالے کی تلچھٹ خالی کرنی پڑی مجھے کچھ امید نرہی تھی اور رہائی کا ہر ایک دروازہ
بند نظر آیا تھا اس عرصہ مین مینٹر کو مینے پیچھے سے اوس سے سُنا تھا کہ ایتھیوپیہ کے کسی باشندے کے (मेन्टर, इथिओपिया)
ہاتھ بیچ دیا تھا سو اوسکو ایتھیوپیہ مین لیگیا۔ (इथिओपिया)

میری قید کا مقام ایک جنگل تھا اوسکا میدان ایک جلتا ہوا ریگستان ہی اور پہاڑ برف سے
ڈھکے ہوئے ہین نیچے نہ سہی جانے والی گرمی ہی اور اوپر نہ گھٹنے والی سردی چٹانون کے درمیان کہین

کہین سبزہ زار ہی پہاڑ ڈہالو اور نیچے اونچے ہین اور جو درے اونکے درمیان ہین سو آفتاب کی شعاؤن کو بھی دشوار گذار ہین اس خوفناک جگہہ مین کوئی صحبت کا نتھا سوا گڈریون کے جوشل اوس ملک کے جنگلی اور بے تربیت تھے یہان مین رات اپنی مصیبت پر رونے مین تمام کرتا تھا اور دن اپنی بھیڑیون کے پیچھے پیچھے پھرنے مین تاکہ اوس مقدم غلام کی ظالمانہ گستاخی سے محفوظ رہون جسکا نام بیوٹس تھا اور جو اپنی رہائی کی امید کرکے اپنے مالک کے فائدے کے واسطے اپنا شوق اور تعلق خاطر دکھانے کے لئے ہمیشہ دوسرون پر اتہام رکھتا تھا مصیبت کے اس ہجوم سے مین اکتا گیا اور اپنے دل کی بیقراری مین اپنے گلّہ کو بھول گیا اور ایک غار کے قریب زمین پر گر پڑا اس امید سے کہ جس تکلیف کو مین زیادہ نہین اوٹھا سکتا اوس سے مجھکو موت بچائیگی مگر اس ناامیدی کے عین وقت مین مجھکو پہاڑ کانپتے ہوئے نظر آئے اور بلوط اور صنوبر اوپر سے جھکتے ہوئے ہوا بند ہوگئی اور ایک گہری آواز اس مضمون کی اوس غار سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی کہ اے دانا یولیسیز کے بیٹے تجھکو اوسی کے مانند صبر سے بزرگ ہونا چاہیے جن بادشاہون نے مصیبت نہین دیکھی ہے وے آرام کے لایق نہین وے عیاشی سے پست اور غرور سے مست رہتے ہین ان مصیبتون پر غالب آ اور انکو یاد رکھہ پھر تو خوش ہو تو ایتھاکہ کو واپس جائیگا اور تیرا نام دنیا مین مشہور ہوگا جب تو دوسرون پر حکومت پائے تب مت بھولیو کہ تو بھی اونہی کیطرح بیکس اور بے بس اور دُکھی رہا ہے اسلئے اونکو تسلی دینا اپنی خوشی سمجھیو اپنی رعایا سے محبت رکھیو خوشامد سے نفرت کیجیو اور یاد رکھیو وہی آدمی بڑا ہے جو اپنے غصہ کو روکتا اور دباتا ہے ان کلامون نے ندائے غیبی کیطرح مجھکو الہام دیا فوراً خوشی میری رگون مین پھڑکنے لگی اور ہمت میرے سینہ مین پیدا ہوئی مجھے ایسی دہشت نہ معلوم ہوئی کہ جب دیوتا دکھائی دیتے ہین تب بدن پر بال کھڑے ہوجاتے ہین اور خون جم جاتا ہے مین آرام سے اوٹھا اور زمین پر سجدہ کرکے مینے اپنے ہاتھہ آسمان کیطرف اوٹھائے اور منروا کو جسکا مین آپکو اس الہام کے واسطے ممنون سمجھتا تھا شکرانہ ادا کیا اس اثنا مین مینے اپنے دل کو عقل سے نورانی پایا اور ایک ملایم مگر غالب اثر سے متاثر ہوا جس سے میرا غصہ دبا اور جوانی کا جوش ہٹا مینے اوس جنگل کے سب گڈریون سے دوستی پیدا کی اور ملایمی اور شکیبائی اور محنت سے خود بیوٹس کی مہربانی حاصل کی جو پہلے میرے ساتھہ نا آدمیت سے پیش آیا تھا۔

اسیری اور تنہائی کی اندوہگین ساعتون کے گھٹانے کے لئے مینے کچھہ کتابین بہم پہونچانی چاہین کیونکہ

ब्यूटिस

यूलीसीज़

अइथाका

ब्यूटिस

مین اپنی حالت سے صرف اسواسطے گھبراتا تھا کہ کوئی چیز اپنے دل کو تفریح اور تقویت دینے کی اپنے
پاس نرکھتا تھا مین نے کہا وے لوگ خوش نصیب ہین جو فتنہ انگیز خوشی کا ذوق نہین رکھتے اور جو عزلت
اور معصومی کی فرحت بخش راحت پر قانع ہین وے خوش نصیب ہین جنکی تفریح علم سے ہی اور جنکی فرحت اعلی
دماغ کی تربیت ہی بخت کی ناموافقت سے ایسے آدمی کہین جاتے ہین تب بھی یہہ دل لگی کے وسیلے اپنے
ساتھہ پاتے ہین اور جو کتابون کی سیر کرتے ہین سو اوس اندوہ زا سستی سے بچے رہتے ہین جس سے
عیاش اور سست آدمی کو زندگی بھاری معلوم ہوتی ہی وے ہی خوش نصیب ہین جنکو ایسا شغل خوش
لگتا ہی اور میری طرح سست نہین رہتے جب میرا دل ایسے خیالات سے پریشان ہوا تب مین ایک گھنے
جنگل مین چلا گیا اور یکایک اوپر کو دیکھنے سے مین نے اپنے آگے ہاتھہ مین کتاب لئے ہوئے ایک پیر مرد
دیکھا اوسکی پیشانی پر کچھہ جھری پڑی ہوئی اور سر کے بال اُڑے ہوئے تھے ڈاڑھی برف سی سفید ناف
تک لٹکتی تھی اوسکا قد بلند تھا اور گالون پر سرخی باقی تھی آنکھین اوسکی رسا تھین آواز اوسکی بہت
شیرین تھی اور لباس اگرچہ سادہ تھا مگر دلکش تھا مین نے کبھی ایسا شخص نہ دیکھا تھا جسکی سیرت وصورت
زبردستی سے دل مین تعظیم اور رعب پیدا کرتی تھی اوسکا نام ٹرموفرس تھا وہ اپیالو کا پوجاری تھا
ایک سنگ مرمر کے مندر مین جو مصر کے بادشاہون نے اوس دیوتا کے لئے جنگل مین تعمیر کرایا تھا کام
کرتا تھا جو کتاب اوسکے ہاتھہ مین تھی سو دیوتاؤن کے بھجنون کا مجموعہ تھی وہ مجھہ سے دوستانہ پیش آیا
اور ہمکلام ہوا وہ حالات ماضی کو ایسی طاقت فصاحت سے بیان کرتا تھا کہ حال کے معلوم ہوتے تھے اور
ایسے قریب الفہم اختصار سے کہ خیال سامع تھکتا نتھا وہ ایسی دوربینی کے ساتھہ آیندہ کو دیکھتا تھا کہ
آدمزاد کی واقعی طبیعت و عادت بتا سکتا تھا اور جو باتین اون سے ظہور مین آنیوالی تھین سوچ سکتا
تھا لیکن یہہ بزرگی معنوی حاصل ہونے پر بھی وہ خوش اور مہربان تھا غایت جوانی مین یہہ خوبی نہین
پائی جاتی جو ٹرموفرس کو اس عمر مین حاصل تھی وہ نوجوانون سے جب دیکھتا تھا کہ وے تعلیم کی طبیعت اور
نیکی کی رغبت رکھتے ہین پدرانہ محبت رکھتا تھا۔

اوس نے جلد ہی مجھہ سے بڑی محبت کی اور دل کی بیقراری کے ہٹانے کے واسطے مجھے کتابین
دین وہ مجھے بیٹا کہنے لگا اور مین اوسے اکثر باپ کہکر بولنے لگا مین نے کہا جن دیوتاؤن نے مجھے مینٹر
سے جدا کیا ہی اونہون نے ہی رحم کھاکر مجھکو تیری دوستی کا سہارا دیا ہی بلاشک آرفیس اور لینس کی

टर्मोफ़िरिस ऐपालो

टर्मोफ़िरिस

मैन्टर

आर्फ़ीयस लाईनस

مانند وہ الہام پاتا تھا اکثر اوقات اپنے بنائے اشعار پڑھتا تھا سو اور بہت سے دوسرے جو میوزیز کے
عزیز تھے اونکے بنائے ہوئے مجھے دئے جب وہ اپنا لمبا سفید چوغہ پہنتا تھا اور اپنا عاجی بربط بجاتا تھا تب جنگل
کے ریچھ شیر اور بگھیرے باہر آکے اوسے پیار کرتے تھے اور اوسکے چارون طرف ناچتے تھے اور بارہا ایسا
یقین ہوتا تھا کہ درخت اور چٹان بھی اوسکے سرود کی تاثیر سے متاثر ہوتے تھے جن سرودون مین وہ دیوتاؤن
کی بزرگی کی اور بہادرون کی نیکی کی اور جو فرحت پر عظمت کو پسند کرتے ہین اونکی عقل کی تعریف کرتا تھا۔

ٹرموفرس نے مجھکو بارہا ہمت دی اور کہا کہ دیوتا یولیسیز کو یا اوسکے بیٹے کو کبھی نہین بھولین گے
اور تجھے بھی اپیالو کی مانند چاہئے کہ ان گڈریونکو میوزیز سے واقف کرے اوسنے کہا کہ اپیالو نے اس بات
سے ناخوش ہو کر کہ جوپیٹر اچھے دنون کی آسایش کو اکثر رعد سے بگاڑتا ہی سکلاپون سے دشمنی کی جو رعد کے
تیر بناتے تھے اور اونکو اپنے تیرون سے تباہ کیا فوراً کوہ اٹینہ کا آتشی جوش موقوف ہوا اور اون بھاری
ہتوڑون کے صدمے جنسے زمین اپنے وسط تک تھرتھراتی تھی پھر سُننے مین نہ آئے جو لوہا اور پیتل سکلاپ
صاف کیا کرتے تھے سو اب مورچہ کھانے اور بگڑنے لگے اور ولکین عداوت کے غصہ مین اپنی بھٹی چھوڑکے
پانون سے لنگڑا ہونے پر بھی جھٹ اولمپس پر چڑھا اور گرد اور عرق سے آلودہ دیوتاؤن کے دربار مین
جاکر عداوت کی تمام تلخی کے ساتھ اپنی ایذا کا نالشی ہوا جوپیٹر نے اسطرح پر اپیالو سے ناخوش ہوکے اوسکو
آسمان سے نکالا اور سرنگون زمین پر ڈالا لیکن اوسکا رتھ اگرچہ خالی تھا تب بھی اپنا معمولی دورہ کرتا رہا اور
قدرت غیبی سے رات اور دن کا تواتر اور موسمون کا تبادل باقاعدہ ہوتا رہا اپیالو اپنی شعاعون سے بےنصیب
ہوکے ایک گڈریہ بنا اور تھسیلی کے بادشاہ ایڈمیٹس کی بھیڑیان چرانے لگا۔

جب اسطرح وطن چھوڑکر بےعزت ہوا تب اپنے دل کو درختون کے سایہ مین جو ایک ندی کے صاف کنارون
پر اُگے ہوئے تھے علم موسیقی سے جی بہلانے لگا اس سے آس پاس کے گڈریے جنکی زندگی تب تک وحشی اور جنگلی پن
کی تھی اور جنکی واقفیت صرف بھیڑیون کے بندوبست پر موقوف تھی اور جنکے ملک کی جنگل کی سی صورت تھی
اسکے پاس آنے لگے اپیالو نے اپنے راگ کا مضمون بدلکر ان جنگلیون کو سب ہنر سکھائے جن سے زندگی کا آرام
بڑھتا ہی کبھی وہ اون پھولون کو سراہتا تھا جو موسم بہار کی خوبیان بڑھاتے ہین اور اوس خوشبو کو جو اوس سے
انتشار پاتی ہی اور اوس سبزہ کو جو اوسکے زیر پا اُگتا ہی اور کبھی موسم گرما کی فرحت آگین شامون کو اور اوسکی
ہوا کو جو آدمی کو فرحت بخشتی ہی اور شبنم کو جو زمین کی پیاس بُجھاتی ہی نہ فصل خریف کے میوجات طلا لی کو

म्यूज़ैज़
टर्मोफ़िरस
यूलीसीज़
ऐपालो
म्यूज़ैज़, ऐपालो
जूपीटर
ऐट्ना
सिक्लाप
वल्कैन
ओलिम्पस
जूपीटर, ऐपालो
ऐपालो
थिसैली
ऐडमीटस
ऐपालो

فروگذاشت کیا جن سے کاشتکار کو محنت کا انعام ملتا ہی اور نہ موسم سرما کی فرحت اتنا سستی کو جب آگ آفتاب کا کام دیتی ہی اور جوان ناچتے ہین اور خوشی کرتے ہین اور اُن اندھیرے جنگلون کی بھی تعریف کی جو پہاڑون پر سایہ کنان ہین اور اُن دریاؤن کی جو اُس درہ کے کثرت دار مرغزار ہین خوشنما

थिसैली

گھاوٹ سے روان ہین اسطرح تھیسلی کے گڈریے اُس خوشی سے واقف کیے گئے جو دہقانی حالت مین اُنکو حاصل ہی جنہیں زمین کی فیاضی بیفائدہ نہین وے اپنے حُقّہ کی بدولت بادشاہ سے خوشتر ہین یا جو ناخرابی آلودہ خوشیان بادشاہ کے فعل سے برآمد ہوتی ہین سوا اُنکو اپنے جھونپڑون مین میسر ہین اُن کی گڈرنیان بازی اور تبسم اور خوبی سے پیراستہ ہین اور سادگی اور بیگناہی سے آراستہ دن بھر خوشی مین گذرتا تھا اور درختون کی شاخون پر طائرونکے چہچہانے اور ہوا کے کانون مین سنسنانے

ऐपालो म्यूज़ेज़

یا چٹانون سے پانی گرنے کی آواز یا اُن گیتون کے سوا جو اَیپالو کے ساتھ جانیوالون کو میوزیز دیوی نے سکھائے تھے کچھ سُنائی نہ دیتا تھا اُن کو جولان بازی اور تیراندازی کی بھی تعلیم دی خود دیوتا اُنکی خوشنمائی پر رشک کھانے لگے اور سمجھے کہ گڈریون کی تاریکی دیوتاؤن کی روشنی سے بہتر ہی اور

ऐपालो ओलिम्पस

اَیپالو کو اولمپس پر بُلا لیا۔

ای میرے لڑکے تو اِس داستان سے نصیحت لے کہ اب تو ایسی حالت مین ہی جیسی حالت مین

ऐपालो

وقت جلاوطنی اَیپالو تھا اسلیے اُسیکی طرح سے اس زمین ناکاشتہ کو سیراب اور جنگل کو برکت یاب کر اِن گنوارون کو گانے بجانے کی طاقت دے اِنکے سخت دل کو ملایم کرکے ہوش مین لا اور رجا دے نیکوئی سے اِن وحشیون کو بس کر اِنکو عصمت اور عزلت کی خوشیون کے مزے چکھا اور اِنکا آرام یہہ سمجھا کر بڑھا کہ آرام بخت کے ہاتھہ مین نہین اپنے ہاتھہ مین ہی ای میرے لڑکے وہ روز نزدیک آتا ہی جب تجھے وے رنج و فکر جو تخت کے آس پاس رہتے ہین اِن وحشیون کی یاد پشیمانی کے ساتھہ دلائین گے۔

टर्मोफिसिम

پھر ٹرموفرس نے مجھے ایک ارغنون دیا اُسکی آواز ایسی سُریلی تھی کہ پہاڑون کی گونجون سے جو اُسی آواز کی نقلین تھین آس پاس کے گڈریے گروہ گروہ گرد آئے اور میری آواز مین بھی کچھہ قدرتی الحان پیدا ہو گیا اور مین بھی تاثیر غیبی سے متاثر ہوا قدرت کی خوبیان بڑے شوق اور اعتقاد سے گانے لگا اکثر ہم ملکے گاتے تھے اور کبھی رات کو بھی گاتے تھے جب مین وعظ کرتا تھا تب گڈریے اپنے

جھونپڑون اور بھیڑیون کو بھول جاتے تھے اور صورت سے بیحرکت میرے گرد کھڑے رہتے تھے وہان کی جنگلی اور وحشیانہ باتین بمعلوم کم ہوتی چلین ہر ایک چیز نے زیادہ تر خوشنما صورت اختیار کی اور ملک خود لوگون کے چال چلن سے سدہرنے لگا۔

ऐपालो. टर्मो

ہم اپیالو کے مندر مین قربانی چڑہانے کو اکثر جایا کرتے تھے وہان کا ٹرموفرس پوجاری تھا گڈریے اس دیوتا کے نام سے لاریل کے پتون کے ہار پہنتے تھے اور گڈرنیان پھولون کے مالے پہنا کرتی تھین اور پوجا پاٹ ڈالیون مین بھر کر اپنے سر پر رکھکر ناچتی گاتی آتی تھین بعد قربانی کے ہم دیہقانی کھانا طیار کرتے تھے عمدہ چیزون مین ہماری بکری اور بھیڑیون کا دودہ تھا اور کچھ چھوہارے انجیر انگور وغیرہ میوہ تازہ جو اپنے ہاتھہ سے چنکر لاتے تھے سبزہ ہمارا فرش تھا اور درختون کے پتے قصر کی ملمع دار چھتون سے زیادہ تر خوشنما سائبان تھا مگر گڈریون مین میرا نام یکایک اتفاق سے کمال کو پہونچا وہ یہہ تھا کہ ایک بھوکھا شیر میرے گلّے پر ٹوٹا اور مہیب خونریزی کرنے لگا مین اوسپر دوڑا میرے ہاتھہ مین ایک بھیڑی ہانکنے کے کانٹے کے سوا اور کچھہ نہ تھا جب اسنے مجھے دیکھا تو اپنی گردن کے بال کھڑے کئے دانت پیسنے اور پنجہ پھیلانے لگا اسکا منہہ خشک اور مشتعل نظر آیا اور آنکھین سرخ اور آتشین مین نے اسکے حملہ کا انتظار نہ کیا لیکن اسپر جھپٹا اور اسکو زمین پر گرادیا اور مجھے کچھہ ضرب نہین آئی کیونکہ مین ایک چھوٹا کرتہ آہنی جال کا جیسا مصری گڈریے پہنتے ہین پہنے ہوئے تھا اس سے اسکے پنجون سے بچگیا مین نے اسکو تین دفعہ گرایا مگر تینون دفعہ اٹھکر میرے اوپر آیا ایسا دہاڑتا ہوا کہ دور کے پہاڑون سے اسکی گونج آتی تھی مگر آخر کار مین نے اسکو اتنا دبایا کہ اوسکا دم نکلگیا جو گڈریے میری اس فتحیابی کے گواہ تھے اس بات پر مصر ہوئے کہ مجھے اسکا چمڑا اشل علامت فتحیابی پہننا چاہئے۔

सीज़ास्ट्रिस

اس کام کا اور گڈریون کے طریقے بدل جانیکا شہرہ تمام مصر مین پھیلا اور آخر کار سیزاسٹرس کے کانون تک پہنچا اسنے سنا کہ جو دو قیدی اہل فینیشیہ کے نام سے گرفتار آئے ہین انمین سے ایک نے ایسے جنگلون مین جنکی آبادی کی امید نہ تھی ست جگ یعنی زمانہ نکوئی بنا رکھا ہی اور مجھے دیکھنا چاہا

म्यूज़ेज़

کیونکہ وہ میوزیز کا دوست تھا اور جو لوگ تعلیم کے وسیلے معلوم ہوتے تھے انکے ساتھہ مہربانی اور قدردانی کے ساتھہ پیش آتا تھا حسب الحکم مجھکو اسکے سامنے لیگئے اسنے میرا حال خوشی سے سنا اور جلد

मिटोफ़िस

معلوم کرلیا کہ میٹوفس نے طمعداری سے اسے دہوکہ دیا تھا اسلئے اسے دایم الحبس کیا اور جو دولت اسنے

ظلم اور زیادتی سے جمع کی تھی اپنے قبضہ مین کر لی اور کہاوے کیسے کمبخت ہین جنکو دیوتاؤن نے دوسرے
آدمیون پر بزرگی دی ہی وے کوئی شی بے وسیلہ دیکھہ نہین سکتے ہین اور اس سے دہوکہ پاتے
ہین اُنکے گرد ایسے کمبخت رہتے ہین جو سچ کو پاس آنے سے روکتے ہین ہر ایک یہی سوچتا ہی کہ اُن کو
دہوکہ دینے مین فائدہ ہی اور ہر ایک اپنے ارادے کو خدمتگذاری کی صورتون مین چھپاتا ہی یے
بادشاہ کا یہہ خیال صرف اس غرض سے رکھتے ہین کہ اُس سے دولت اور عزت پاتے ہین اور
وہ اپنے فائدے سے ایسا غافل ہی کہ اُن سے خوشامد سُنتا ہی اور دہوکہ کھاتا ہی۔

सीज़ास्ट्रिस
इथाका
اسوقت سیزاسٹرس نے میرے ساتھہ محبت مہربانہ کی اور چاہا کہ مجھے ایتھاکہ کو بھیجے اور جہازون کا
पैनीलोप
ایک بیڑا ساتھہ کرے اتنی فوج کے ساتھہ کہ پینیلوپ کو اوسکے چاہنے والون سے بچانے کے لئے کافی ہو
الغرض یہہ بیڑا روانگی کیواسطے تیار تھا صرف ہمارے سوار ہونیکی دیر تھی مین انقلاب زمانہ پر حیران تھا
کہ جنکو ایک دم پہلے نہایت گراتا ہی اکثر اُنکو بغایت اُٹھاتا ہی اور اس بات کے تجربہ سے تقویت پاکے
यूलीसीज़
امید کی کہ یولیسیز کیسی ہی تکلیف پائیگا لیکن آخر اپنے دار الریاست مین جائیگا مجھے یہہ بھی خیال ہوا
मैन्टर, इथियोपिया
کہ مینٹر ایتھیوپیہ کے کسی حصہ مین ہو مجھکو ضرور ملیگا اسواسطے چلنے مین تھوڑی اور دیر کی کہ اوسکی کچھ
सीज़ास्ट्रिस
تلاش کرون لیکن اس اثنا مین سیزاسٹرس جو بہت بڈھا تھا یکایک مرگیا اور اُسکے مرنے سے مین
ایک بلاے تازہ مین مبتلا ہوا۔

सीज़ास्ट्रिस
اس واقعہ سے تمام مصر مین افسوس ہوا اور رنج غالب ہوا سیزاسٹرس کیواسطے ہر ایک خاندان
اُسکو اپنا نہایت عزیز دوست محافظ اور والد سمجھکر روتا تھا بڈہے اپنے ہاتھہ آسمان کیطرف اُٹھا
सीज़ास्ट्रिस
نہایت رحم زا پکار کرتے تھے کہ اے مصر تونے سیزاسٹرس سا بادشاہ نہ گزرے وقتون مین پایا ہی اور
सीज़ास्ट्रिस
نہ آنیوالے وقتون مین پائیگا اے دیوتاؤ تمکو آدمیون کے واسطے سیزاسٹرس نہین دینا تھا اور دیا تھا
सीज़ास्ट्रिस
تو واپس نہین لینا تھا سیزاسٹرس کے بعد ہم کو کیون زندہ رکھتے ہو چھوٹے پکارتے تھے کہ مصر سے
امید جاتی رہی ہمارے بزرگون نے اس بادشاہ کی حکومت مین بہت آرام پایا تھا ہمنے صرف اسکو
پشیمانی کھانے کیواسطے دیکھا ہی اُسکے نوکر برابر روتے تھے اور چالیس روز تک دور دور کے
اضلاع کے باشندون کے گروہ کے گروہ اُسکی تجہیز وتکفین کو آئے ہر ایک اپنے بادشاہ کا جسم
ایک دفعہ دیکھنے کی درخواست کرتا تھا اور اُسکی صورت اپنے خیال مین رکھا چاہتا تھا اور بعضون نے

اُسکے ساتھہ اُسکی قبر مین دفن ہونا چاہا۔

سیز اسٹرس کا نقصان بہت معلوم ہوا کیونکہ اُسکا بیٹا بوکورس مسافرون کیواسطے محبت اور علم کے واسطے شوق اور لیاقت کیواسطے قدردانی اور عظمت کے واسطے الفت نرکھتا تھا جیسی اُسکے باپ مین بزرگی تھی ویسی ہی اُسمین کمینگی تھی اُسکی تعلیم نے اُسکو نہایت عیاش اور سخت مغرور کر دیا تھا وہ آدمیونکو مخلوقات کمتر جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ میرے آرام کے واسطے ہین صرف اپنی ہوا و ہوس بر لانے کا شوق اور جو خزانہ اُسکے باپ نے اپنی کفایت شعاری سے فائدہ عام کے واسطے جمع کر رکھا تھا اُسکو اُڑانے کا ذوق رکھتا تھا بلکہ اپنی فضول خرچی کیواسطے بہت ظالمانہ طمع سے مالدارونکو کنگال بنانے اور غریبون کو ستانے اور ہر ایک طرح کا فساد اُٹھانے سے جو اُسکے بے ریش خوشامدی جنکو حضور مین آنیکی اجازت تھی اُسکو سکھاتے تھے زیادہ روپیہ بھی چاہتا تھا اور سفید ریش فضلا کو جنپر اُسکے باپ کو اعتبار تھا اپنے حضور مین آنے ندیتا تھا بوکورس ایسا تھا بادشاہ نتھا ایک شیطان تھا مصر اُسکے ظلم کے تلے کراہتا تھا اور اگرچہ لوگ اوسکو سیز اسٹرس کا یادگار سمجھکر اُسکی حکومت مین صابر تھے گو کیسی ہی خراب اور ظالمانہ تھی تو بھی وہ اپنی بربادی کا آپ طالب ہوا اور حقیقت مین ناممکن تھا کہ جس تخت کے لایق وہ نتھا اُسپر بہت روز ٹھہر سکے

اب مجھے اُمید تھا کہ کو لوٹنے کی اسید نرہی مین ایک برج مین بند تھا جو دریا کنارے پر پلیوزیم کے نزدیک تھا جہان سے اگر سیز اسٹرس کی موت مانع نہوتی تو ہم جہازون پر سوار ہو جاتے کیونکہ میٹوفس کا کسی سبب سے رہائی اور اُس جوان بادشاہ کے حضور مین رسائی پیدا کرکے پہلا کام جو کیا یہہ تھا کہ مجھکو یہان قید کرایا اُس ہتک کا بدلہ چاہا جو میرے سبب اُسکو اُٹھانی پڑی تھی یہان مین مایوسی کی تکلیفون مین تمام رات اور دن پورے کرتا تھا جو کچھ ٹرموزرس نے بطور پیشگوئی کہا تھا اور مین نے اُس غار مین سُنا تھا سو سب اب مجھکو مثل خواب نظر آتا تھا کبھی اپنی مصیبت کے خیال مین کھڑا ہوکے اُن لہرونکو دیکھتا تھا جو اُس برج کے پانوون سے ٹکراتی تھین اور کبھی اُن جہازون پر خیال کرتا تھا جو طوفان سے لرزان اور اُن چٹانون پر لگ کر پھٹنے سے ترسان تھے جنپر وہ برج واقع تھا لیکن جو لوگ اپنے جہاز کی تباہی سے ڈرتے تھے مین اُنپر رحم لانیکے بدلے حسد کھاتا تھا مین نے اپنے دل سے کہا کہ اُنکی مصیبت اور زندگی دونون جلد آخر ہونگی یا یہ سلامت سے اپنے ملک کو پہنچین گے لیکن مجھکو دونون مین سے ایک بھی نصیب نہین ہے۔

ایک دن جب مین رنج لاحاصل مین مضطرب تھا مین نے یکایک تھوڑے فاصلہ پر جہازون کے مستول

सीज़ारिड्स,वो
बोकोरिस
सीज़ारिड्स
सीज़ारिड्स,
टर्मोफ़िरिस

جنگل سے دیکھے دریا ہوا سے پھولے ہوئے بادبانون سے چھا گیا اور لہرین بیشمار ڈانڑون کی ضرب سے کف
لانے لگین ہر طرف سے گھبراہٹ کی آواز سُنائی پڑتی تھی دریا کے کنارے پر مین نے ایک گروہ مصریون
کا دیکھا کہ دوڑتا اور گھبراتا ہتھیارون پر دوڑا اور ایک دوسرا گروہ چُپ چاپ اُس سحیر کا منتظر تھا
جو اُسکی طرف جاتا تھا مین نے جلدی ہی معلوم کیا کہ اِن جہازون مین بعض فینیشیہ کے تھے اور بعض
سیپرس کے کیونکہ اپنی مصیبت کے سبب سے مین بہت سی باتون سے جو جہاز رانی سے علاقہ رکھتی ہین واقف
ہو گیا تھا مصری آپس مین بٹے ہوئے معلوم ہوتے تھے اِس سے مجھکو یقین ہوا کہ بوکورس کی بیوقوفی اور
سختی نے اُسکی رعایا مین بغاوت پیدا کی ہے اور ملکی لڑائی افروختہ بہت عرصہ نہ گذرا تھا کہ مینے اپنے برج کے
اوپر سے ایک سخت مقابلہ ہوتا ہوا دیکھا جن مصریون نے باہر کے رئیسون سے کمک منگائی تھی سو پہنچی اُترنے
کے بعد وے اُس دوسرے گروہ پر حملہ آور ہوئے جو بادشاہ کا زیر حکم اور پیرو تھا بادشاہ اُسوقت ملک الحرب
معلوم ہوتا تھا خون کے دریا اُسکے گرد روان تھے اُسکے رتھ کے پہیئے لہو سے جو سیاہ جما ہوا اور جھاگدار
تھا تر تھے اور شکل سے مردونکے ڈھیرون پر اُنکو کچلتے ہوئے جاتے تھے اُسکی صورت خوشنما تھی اور جسم قوی
تھا اُسکا چہرہ مغرور اور تند تھا اور اُسکی آنکھین یاس اور قہر سے افروختہ تھین تیز نا کند بچھیرے کیطرح
اپنی ہمت سے خطرے پر ٹوٹا مگر اپنے زور کا عقل سے استعمال نہ کیا نہین جانتا تھا کہ کسطرح غلطی کو رفع کرے
یا درستی کافی کے ساتھ حکم دے نہ اُسنے اُن بلاؤن کا خیال کیا جو اُسپر آنیوالی تھین اور نہ اپنی فوج
کو موقع سے لڑایا اگرچہ زیادہ فوج کا زیادہ تر محتاج تھا اور اگرچہ لیاقت کا محتاج نتھا کیونکہ اُسکی سمجھ اُسکی
ہمت کے برابر تھی لیکن اُسنے کبھی مصیبت سے تعلیم نہ پائی تھی جنکو اوسکی تربیت پر مقرر کیا تھا اُنہون نے
اُسکی اصلی عمدہ طبیعت کو خوشامد سے خراب کر دیا تھا وہ اپنی طاقت کی واقفیت سے اور اپنے موقع کی منفعت
سے مخمور تھا یقین کرتا تھا کہ ہر ایک چیز کو میری خواہش کے غلبہ کا مطیع ہونا چاہئے اور ذرا سی مزاحمت بھی
نظر آتی تھی تو غصہ مین بھر جاتا تھا تب عقل کی فہمایش نہین سنتا تھا اور طاقت حافظہ نہین رکھتا تھا
اپنے غرور کے زور مین حیوان درندہ بنگیا تھا نہ آدمی کی سی محبت تھی نہ درایت اُسکے وفادار نوکر بھی اُسکے
حضور سے بھاگتے تھے اور صرف کمینون کی سی غلامی اور گنہگارونکی سی اطاعت پر راضی ہوتا تھا
اِسطرح پر اُسکا مزاج ہمیشہ تند رہتا تھا اور ہمیشہ صاف اپنے فائدے کے برخلاف اور جو صلاح دینے کے
لایق تھے سو اُس سے نفرت کرتے تھے اُسکی بہادری نے اُسکو دشمنون کے گروہ کے مقابل بہت ٹھہرایا

फिनीशिया

सइप्रस

बोकोरिस

لیکن آخر کو ایک اہل فینیشیہ کا تیر اُسکی چھاتی مین لگا عنان اُسکے ہاتھ سے گر گئی اور مین نے دیکھا کہ وہ اپنے رتھہ سے اپنے گھوڑون کے پانوؤن مین گرا سیپرس کے ٹاپو کے ایک سپاہی نے فوراً اُسکا سر آتارا اور بال پکڑ کر اہل ملک کو شل علامت فتح دکھایا کسی ساعت یا حالت کی طاقت نہین جو اس سر کا خیال دل سے دور کر سکے مین سوچتا ہون کہ اب بھی اُس سے خون ٹپک رہا ہی آنکھین بند اور اندر کو بیٹھی ہوئی ہین چہرہ زرد اور بیرونق ہی منہہ آدھا کھلا ہوا ہی گویا اُسکا ہوا کلام پورا کیا چاہتا ہی اور اُسکی نگاہ حالت موت مین بھی ویسی ہی مغرور اور خطرناک تھی اگر بعد اسکے دیوتا مجھکو تخت پر بٹھائینگے تو اس عبرت افزا نصیحت کو کبھی نہین بھولونگا کہ کوئی بادشاہ حکمرانی کے لایق اور اپنی طاقت کی تعمیل مین خوش نہین ہی مگر جبتک عقل کی اطاعت رکھتا ہی اور تبھی ہی لایق اور خوشی پاتا ہی افسوس اُسکا حال کیسا افسوس ناک ہی جو اُس اختیار کی تخریب سے جو دیوتاؤن نے اُسکو خوشی عام کا وسیلہ بننے کے لیے بخشا ہی جن لوگون پر حکمرانی کرتا ہی اُنھین تکلیف پیدا کرتا ہی اور جو برائے نام بادشاہ ہی ورنہ صرف ایک مورد لعنت ہی۔

باب سوم

ٹیلیمیکس کا بیان کرنا بوکورس کے جانشین کا ٹریا کے سب قیدیون کو چھوڑانا اور اپنا ناربیل کے جہاز پر جو ٹریا کے بحیرہ کا حاکم تھا ٹیر کو بھیجا جانا اور ناربیل کا یعنی بادشاہ پگمیلین کا حال کہنا اور اُسکی طمع سے ظلم کا خطر نظر آنا اور پھر اُسکو ٹریا کی تجارت کے فواید سکھانا اور سیپرسی جہاز پر چڑھہ کے جزیرہ سیپرس ہوکر اتیتھا کہ جانے کا ارادہ کرنا اور پگمیلین کا اُسکو غیر ملکی سمجھنا اور اُسکی گرفتاری کا حکم دینا اور یون اُسکی جان پر آفت عظیمہ آنا لیکن اُس ظالم کی آشنا ایستاربی کا ایک اہل لیڈیہ کو جسپر وہ عاشق تھی اور جو اُس سے نافر تھا اُسکے عوض گرفتار کراکے اُسکو بچانا۔

کیلپسو نے ٹیلیمیکس کی عقل دریافت کرکے تعجب کیا مگر وہ اُسکے عاقلانہ اقرار سے اُن غلطیون کے جو اپنے ارادونکا انجام بجالانے اور رینٹر کی صلاح نہ ماننے سے اُس سے سرزد ہوئی تھین خوش اور اُس نوجوان مین عقل کی طاقت اور عظمت دیکھکر متعجب ہوئی جس سے وہ بلا طرفداری اپنے افعال کو تجویز کر سکتا تھا اور اپنی عمر کی خطاؤن پر نظر کرکے ہشیار اور محتاط اور متحمل ہوگیا تھا بولی ای عزیز ٹیلیمیکس آگے بیان کر کیونکہ مین یہہ

फ़िनीशिया
सइप्रस
टैलीमेकस
बोकोरिस, ट्रिया
नार्बैल, ट्रिया
टयर, नार्बैल, पिग्मैलियन
ट्रिया
सइप्रसी, सइप्रस
अइथाका, पिग्मैलियन
ऐस्टार्बी, लिडिया
कैलिप्सो, टैलीमेकस
टैलीमेकस

بات جاننے کے واسطے بیقرار ہون کہ کس وسیلہ سے تو مصر سے بچا اور تجھے مینٹر کہان ملا جسکے نقصان کا مجھکو
اتنا افسوس تھا ٹیلیمیکس نے اپنی داستان پھر کہنی شروع کی ۔

جو مصریونکا گروہ اپنی نیکی اور وفاداری پر قایم رہا تھا سو باغیون سے بہت کم تھا اسلیے جب بادشاہ
کام آیا مجبور مطیع ہوا دوسرا بادشاہ جسکا نام ٹرمیوٹس تھا اُسکی جگہہ مقرر ہوا فینیشیہ اور سیپرس کی فوج
اُسکے ساتھہ عہد قایم کرنے کی بعد واپس ہوئی اس عہدنامہ کی رو سے فینیشیہ کے سب قیدی قابل رہائی
تھے اور چونکہ مین بھی اُنمین سے ایک سمجھا گیا تھا اسلیے مجھکو بھی آزادی دی اور دوسرون کے ساتھہ جہاز
پر سوار کیا اس انقلاب زمان سے ایک بار پھر نا امیدی کا اندھیرا دور ہوا اور امید کی روشنی میرے سینہ
مین چمکی اب ہمارے بادبان ہوا موافق سے پھولے اور ہمارے ڈانڑون سے جھاگ لاتی ہوئی لہرین
پھٹین دریاے وسیع جہازون سے چھا گیا جہازی خوش ہوئے مصر کے کنارے ہم سے بھاگے اور
پہاڑی اور پہاڑ درجہ بدرجہ برابر ہوئے ہماری نگاہ صرف دریا اور آسمان سے رُکتی تھی اُٹھتے ہوئے
آفتاب کی چمکتی ہوئی آگ قعر آب سے نکلنے لگی اُسکی شعاع اُفق کے نزدیک کے پہاڑون کی چوٹیون کو
طلائی کرتی تھی اور گہرا نیلگون رنگ جس سے کل آسمان رنگا ہوا تھا سفر کی تیاری کا نیک شگون ہوا۔

اگرچہ مجھکو اہل فینیشیہ کے نام سے رخصت دی تھی تب بھی جنکے ساتھہ سوار ہوا تھا سو مجھکو نہین جانتے
تھے اور ناربیل نے جو جہاز کا حاکم تھا میرا نام اور ملک پوچھا اور کہا کہ تو فینیشیہ کے کس شہر کا رہنے والا
ہی مینے جواب دیا کہ کسی شہر کا نہین لیکن دریا مین فینیشیائی جہاز پر گرفتار ہوا ہون اور مثل اہل فینیشیہ
مصر مین قید رہا ہون اِسی نام سے بہت عرصہ تک غلام رہا اور آخر اسی نام سے رہا ہوا ہون ناربیل نے
پوچھا پھر تو کس ملک کا ہی مین نے کہا مین ٹیلیمیکس ہون یولیسز کا بیٹا جو اِیتھاکہ کا بادشاہ ہی جو یونان کا
ایک جزیزہ ہی میرے باپ نے اُن معاون بادشاہون مین بڑا نام پیدا کیا ہی جنھون نے ٹراے کا محاصرہ
کیا تھا لیکن دیوتاؤن نے اُسکو پھر اپنے دار الریاست مین نہین لوٹنے دیا مین نے اُسکو بہت ملکون
مین تلاش کیا اور اُسی کیطرح بخت ناموافق نے مجھکو بھی آوارہ کیا ہی مین بڑا کم نصیب ہون اگرچہ غریبانہ
گذر کرتا ہون اور ہوس کم رکھتا ہون بیشک مین کم نصیب ہون اگرچہ کچھہ خوشی نہین چاہتا بجز اسکے کہ
اپنے گھر والون سے ملون یا اپنے باپ کی پناہ مین رہون ۔

ناربیل نے مجھکو تعجب سے دیکھا اور خیال کیا کہ کوئی بات میری صورت مین ایسی ہی جس سے دیوتاؤن کے

मैन्टर
टैलीमेकस
टर्म्यूटिस फ़िनीशिया सइप्रस
फ़िनीशिया
फ़िनीशिया
नार्बैल फ़िनीशिया
फ़िनीशियाई फ़िनीशिया
नार्बैल
टैलीमेकस यूलीसीज़ अइथाका
ट्राय
नार्बैल

پیارے پہچانے جاتے ہین وہ بالطبیعت سخی اور صاف دل تھا میری مصیبتون پر رحم لایا مجھکو تسلی دی سو
شاید دیوتاؤن نے اسقدر مہیب خطرہ لاحقہ سے بچانیکے لئے اُس سے دلائی تھی۔

टैलीमेकस

اُس نے کہا ای ٹیلیمیکس جو کچھ تونے کہا ہی مجھکو اُسکی صداقت مین کچھ شک نہین ہی تیرے چہرے پر فی الواقع
راستی اور صفائی کے آثار ایسے دیکھتا ہون کہ تجھہ پر جھوٹھہ کا گمان نہین لاسکتا ہدایت غیبی سے بلا مزاحمت
مجھکو یقین ہی کہ جن دیوتاؤن کو مین نے مانا ہی تو اُنکا پیارا ہی اور اُنکی خوشی یہہ ہی کہ مین بھی تجھکو اپنے
بیٹے کی طرح پیار کرون اسواسطے مین تجھکو مفید صلاح دیتا ہون اور اسکا کچھہ عوض نہین چاہتا بجز اسکے
کہ اُسکو پوشیدہ رکھے مین نے کہا اندیشہ مت کر اور مت سمجھہ کہ مین چُپ نہ رہ سکون گا کیونکہ کتنا ہی کم عمر
ہون مگر یہہ بات کہ کسی پر اپنا راز ظاہر کرنا نہ چاہئے مین نے بہت دنون سے سیکھی ہی پھر دوسرونکا راز کیسے
فاش کرسکتا ہون اُسنے پوچھا کہ لڑکا رازپوشی کی عادت کیسے سیکھہ سکتا ہی مین جاننا چاہتا ہون کہ یہہ
عادت لڑکپن مین کیسے سیکھتے ہین اُسکے بغیر عادت بزرگانہ ناممکن ہی اور ہر ایک لیاقت بیفائدہ مین نے

यूली सीज़ ट्राय

کہا کہ مین نے سُنا ہی کہ جب یولیسیز ٹرائے کے محاصرے پر جانے لگا تب اُسنے مجھے زانو پر بٹھایا اور اپنے
دونون ہاتھون مین پکڑا اور میری محبت سے میرا بوسہ لیکے اگرچہ تب مجھے مطلب سمجھنے کی طاقت نتھی یے لفظ کہے
ای بیٹے تجھے کسی دن خراب ہونا اور نیکی سے بہکنا ہی تو پہلے اِس سے کہ مین تجھے پھر دیکھون دیوتا تجھکو موت
دین یا تیری زندگی کا رشتہ جو ابتک چھوٹا ہی قطع کرین جیسے کاٹنے والا اُس ملایم پھول کو کاٹ ڈالتا ہی جسنے
ابھی کھلنا شروع کیا ہی یا میرے دشمن تجھے میری اور تیری ماکی آنکھونکے سامنے اوپر سے گراکر ریزہ ریزہ
کرین ای میرے دوستو مین اِس لڑکے کو جسکو اتنا چاہتا ہون تمہارے حوالہ کرتا ہون اگر تمکو میرے ساتھہ
کچھہ محبت ہی تو اِسکے لڑکپن پر نظر رکھنا اور خوشامد کو اِسکے پاس نہ آنے دینا اور جب تک یہہ درخت
تازہ کی مانند جھک سکتا ہی اِسکو سیدھا رکھنا لیکن سب سے زیادہ یہہ خیال رکھنا کہ کوئی بات فروگذاشت
نہ کیجاوے جس سے یہہ انصاف پسند اور فیاض اور صاف دل اور رازدار ہوسکے جو جھوٹھہ بولتا ہی
سو آدمی کا نام رکھنے کے قابل نہین ہی اور جو چپ رہنا نہین جانتا سو بادشاہی کے درجہ کے لائق نہین ہی

यूलीसीज़

مین نے یولیسیز کے یے اصل لفظ تجھہ سے کہے ہین کیونکہ باربار سُنے ہین اسلئے ہمیشہ یاد آتے ہین بلکہ
دل مین دُہراتا رہتا ہون میرے باپ کے دوستون نے اول ہی سے مجھکو رازپوشی کی تعلیم کی اور
اکثر اُسکی تعمیل کے موقع دئے اور مین نے اس علم مین ایسی جلد ترقی کی کہ مین بچہ تھا تب ہی سے وے مجھسے

اپنے اندیشے ظاہر کیا کرتے تھے جو اُنکو اُن مغرور رقیبون کیطرف سے تھے جنھون نے میری والدہ سے درخواست نکاح کی تھی اُسوقت وے مجھکو بچہ نہین جانتے تھے بڑا جانتے تھے ایسا کہ اُسکی راے سے مدد پاتے اور اُسکی ثابت قدمی پر اعتبار لاتے وے تنہائی مین مجھ سے بڑے کامون مین صلاح کرتے تھے اور جو تدبیرین پنیلوپ (पैनीलोप) کو اُسکے امیدوارون کے ہاتھ سے چھڑانیکے واسطے سوچتے تھے سو ظاہر کرتے تھے مین اس اعتبار مین فخر سمجھتا تھا کیونکہ مین اُسکو اپنی اصلی بزرگی اور ضرورت کی دلیل جانتا تھا اسلئے اپنی طبیعت کو روکتا تھا اور کوئی بات جو مجھ سے بطور راز کے کہی جاتی تھی ظاہر نہین ہونے دیتا تھا وے امیدوار اکثر مجھکو باتون مین لگاتے تھے ایسی امید سے کہ بچہ جو کچھ ضروری حال دیکھتا ہی یا سنتا ہی سو بلا احتیاط بے ارادہ ظاہر کردیتا ہی لیکن مین اسطرح کے جواب دینا سیکھ گیا تھا جس سے نہ میری راستبازی مین فرق آئے نہ راز پوشی مین تب ناربیل (नार्बैल) نے مجھ سے یے کلام کیے اے ٹیلیمیکس (टैलीमेकस) تو دیکھتا ہی کہ اہل فینیشیہ (फ़िनीशिया) کیسی طاقت رکھتے ہین اور آس پاس کے لوگ اُنکے بیشمار بحیرے سے کیسے ڈرتے ہین جو تجارت اِنھون نے ہرکیولیز (हर्क्यूलीज़) کے ستونون تک پھیلائی ہی اُس سے اِنھون نے اتنی دولت پیدا کی ہی کہ اچھے اچھے سیراب ملک والے اپنے واسطے نہین پیدا کرسکتے بڑا سیزاسٹرس (सीज़ास्ट्रिस) بھی دریا مین اِنپر غالب نہین آسکتا تھا اور جن بہادرون سے اُس نے تمام مشرق فتح کیا تھا اُنکو بھی میدان مین اِنکا مفتوح کرنا مشکل معلوم ہوا تھا سیزاسٹرس (सीज़ास्ट्रिस) نے اِنپر خراج لگایا تھا سو اِنھون نے بہت دنون سے دینا بند کردیا تھا کیونکہ یے اپنی دولت اور طاقت سے ناواقف نہ تھے کہ دوسرونکی اطاعت کے جوئے کے تلے صابرانہ سر جھکاتے اسلئے اِنھون نے اطاعت نہ کی اور جو جنگ سیزاسٹرس (सीज़ास्ट्रिस) نے اِنکے ساتھ شروع کی تھی سو اب اُسکی وفات پر آخر ہوئی تھی حقیقت مین سیزاسٹرس (सीज़ास्ट्रिस) کا اختیار اُسکی تدبیر سے بہت مہیب ہو رہا تھا لیکن جب وہ اختیار اُسکی تدبیر بغیر اُسکے بیٹے کو ملا تب ویسا مہیب نرہا اور اہل مصر کو فینیشیہ (फ़िनीशिया) مین فوج لیجا کے باغیون کو مطیع کرنیکے بدلے اس ناپاک ظالم کے ظلم سے اپنی حفاظت کے واسطے اہل فینیشیہ (फ़िनीशिया) سے مدد مانگنی پڑی یہہ مدد اہل فینیشیہ (फ़िनीशिया) نے دی اور اپنی آزادگی مین نئی بزرگی اور اپنی دولت مین نئی طاقت شامل کی۔

اگرچہ ہم دوسرونکو آزاد کرتے ہین لیکن خود غلام بن رہے ہین اے ٹیلیمیکس (टैलीमेकस) تو جلدی مین آکر اپنی جان کو ہمارے بادشاہ پگمیلین (पिग्मेलियन) کے ہاتھ مین نہ پھنسائیو پہلے ہی اُسکے ہاتھ اُسکی بہن ڈائیڈو (डइडो) کے خاوند سیکیس (सिकीयस) کے خون سے آلودہ ہو رہے ہین اور ڈائیڈو (डइडो) اُسکے خون کے انتقام کیواسطے بے صبر ہوکے

بہت سے نیکی اور آزادی چاہنے والون کے ساتھہ کئی جہازون مین سوار ہو کر ٹیر سے بھاگ گئی ہی اور
اُسنے ایفریکہ کے کنارے پہ ایک عمدہ شہر کی بنیاد ڈالی ہی اور اُسکا نام کارتھیج رکھا ہی دولت کی بے انتہا
طمع سے پگمیلین دن بدن زیادہ تباہ اور قابل اکراہ ہو رہا ہی اُسکی عملداری مین دولتمند ہونا ایک
قصور ہی کیونکہ طمع اُسکو فاسد اور ظالم اور شکی کردیتی ہی وہ دولتمندونکو ستاتا ہی اور غریبونکو ڈراتا ہی
لیکن ٹیر مین دولتمند ہونے سے نیک ہونا زیادہ تر گناہ ہی کیونکہ پگمیلین سوچتا ہی کہ نیکی عادت ناانصفی
و بدنامی کی متحمل نہین ہوسکتی اور چونکہ نیکی پگمیلین کی دشمن ہی اور پگمیلین نیکی کا دشمن ہی ہر ایک بات پر تردد
و تفکر و تخوف سے گھبراتا ہی بلکہ اپنے سایہ سے ڈرتا ہی اور خواب اُسکی آنکھون سے ناآشنا ہی دیوتاؤن نے
اُسکے آگے خزانہ جمع کرکے اُسکو سزا دی ہی کہ اُسکو خرچ نہین کرسکتا اور باعث راحت سمجھتا ہی لیکن حقیقت مین
باعث آفت ہی جو دیتا ہی اوسپر افسوس کرتا ہی اور جو جمع ہی اُسکے نقصان سے ڈرتا ہی اور زیادہ جمع کرنے
کو مرتا ہی وہ کبھی نظر آتا ہی ورنہ اپنے قصر کے سب سے اندرونی مکان مین تنہا و دردمند و بیدل بیٹھا رہتا
ہی اُسکے دوست اُسکے پاس نہین جاتے کیونکہ اُسکے پاس جانا اُسکا دشمن بننا ہی اُسکے رہنے کے مکان کے گرد پہرہ والے
ننگی تلوار اور برچھی سیدھی کئے کھڑے رہتے ہین اور سخت حفاظت رکھتے ہین اور جس مکان مین وہ
پوشیدہ رہتا ہی اُسمین تیس کمرے ہین ایک دوسرے مین راستہ رکھتے ہین اور ہر ایک مین لوہے کے
کواڑ اور بیلن لگے ہین کوئی نہین جانتا کہ وہ رات کون سے کمرے مین آخر کرتا ہی اور کہتے ہین کہ قتل سے
محفوظ رہنے کے واسطے وہ ایک کمرے مین دو رات کبھی نہین سوتا صحبت کی فرحت اور اُلفت کی پاک و صاف
مسرت سے بالکل ناواقف ہی اگر اُسکو خوشی کی ترغیب دیجاتی ہی تو خوشی نہین پاتا ہی اور غم سے گھبراتا ہی
اُسکی آنکھین عمیق و تیز و تند ہین ہمیشہ اپنے چارون طرف مضطر و مخوف سا دیکھتا رہتا ہی ہر ایک آواز پر
کیسی ہی ادنی ہو چونک اُٹھتا ہی سنتا ہی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پیلا اور دُبلا ہو رہا ہی اُسکے چہرے پر تاریکی
فکر عیان ہی اور پیشانی پُرشکن ہی بہت کم بولتا ہی مگر آہ اکثر کھینچتا ہی اُسکے دل کا رنج و بیقراری اُسکے گریہ
و زاری سے اگرچہ اُسکے دبانے مین بہت کوشش رکھتا ہی ظاہر ہوجاتے ہین دسترخوان پر سب سے اچھے کھانے
بیمزہ لگتے ہین اور اُسکے لڑکے جنکو اُسنے اپنا نہایت خطرناک دشمن بنا رکھا ہی اُسکے واسطے جاے امید
نہین ہین بلکہ جاے خوف ہین وہ خود کو ہمیشہ خطرے مین جانتا ہی اور جن سے ڈرتا ہی اُن سبکو قتل کرنے
سے اپنا بچاؤ مانتا ہی نہین جانتا کہ ظلم جسمین وہ اپنے واسطے بچاؤ سوچتا ہی ایک دن اُسکو تباہ کریگا اور اُسکے

टयर
ऐफ़्रीक़ा, कार्थेज
पिग्मैलिअन
टयर, पिग्मैलिअन
पिग्मैलिअन
पिग्मैलिअन

خانگی آدمیون مین سے کوئی اُسکے طمع کرنے اور رشک رکھنے سے ڈر کر دنیا کو ایسے مہیب ظالم سے بچائیگا اور
میرا حال یہہ ہی کہ مین دیوتاؤن سے ڈرتا ہون اور جسکو دیوتاؤن نے میرا بادشاہ کیا ہی مین اُسکے ساتھ
چاہے سو ہو وفادار رہونگا وہ چاہی میری جان لے لیکن مین اُسپر اپنا ہاتھ ہرگز نہین اُٹھاؤنگا اور
دوسرون کے ہاتھ سے اُسکو بچانے مین ہرگز پہلو تہی نکرونگا مگر ای ٹیلیمیکس تو اُسکو اپنے باپ کا نام مت
बताइयो ورنہ بیشک وہ تجھکو قید رکھیگا اِس امید سے کہ یولیسیز ایتھاکہ مین واپس آنے پر تیری رہائی کے
واسطے بہت تلافی دیگا جب ہم ٹیر مین داخل ہوئے مین ناربیل کی صلاح پر چلا اور جلد مجھکو ثابت ہوا کہ
جو کچھہ اُسنے کہا تھا سو سب سچ تھا اگرچہ پہلے یقین نہوتا تھا کہ کوئی آدمی آپکو اس درجہ تک ذلیل رکھے
جیسا پگمیلین رکھتا ہی۔

टैलीमेकस
यूलीसीज़ इथाका
टयर, नार्बैल
पिग्मैलियन

مین اُسکی سختی اور بدبختی سے کہ نئی بات تھی بہت متعجب ہوا اور اپنے دل سے بولا کہ یہی شخص ہی جو
خوشی کی تلاش کرتا ہی اور سوچتا ہی کہ بیحد طاقت اور بے انتہا دولت مین ملیگی اسلیئے اُسنے طاقت اور
دولت حاصل کی ہی مگر اس تحصیل نے اُسکو ذلیل کر رکھا ہی اگر یہہ گڈریہ رہتا جیسا ابھی مین رہا ہون تو
دہقانی خوشیون کے حصول سے بھی ایسا ہی خوش رہتا کیونکہ وے بے آزار ہین اور کبھی افسوس
کی باعث نہین ہوتی ہین نہ یہہ خنجر سے نہ زہر سے ڈرتا بلکہ آدم زاد کو پیار کرتا اور دوسرے آدم زاد
اُسکو پیار کرتے حقیقت مین یہہ اتنی بے انتہا دولت نرکھتا مگر قدرت کی بخشش پر جس سے ہر ایک ضرورت
رفع ہوتی ہی خوش رہتا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ صرف اپنے دل کی صلاح پر چلتا ہی لیکن فی الحقیقت ہوا و ہوس
کا بندہ ہی اور طمع کی اطاعت کرتا ہی اور وحشت اور اندیشہ کے تازیانون سے کراہتا ہی ظاہر او دوسرون
پر حاکم ہی لیکن اپنی جان کا بھی مالک نہین ہی کیونکہ ہر ایک غیر واجب خواہش مین اپنے واسطے ایک مالک ہی نہین
بلکہ ایک ظالم بھی رکھتا ہی۔

पिग्मैलियन
सीज़ास्ट्रिस

پگمیلین کے حال پر میرے بے دیکھے ایسے خیال تھے کیونکہ کوئی اُسکو دیکھہ نہین سکتا اُسکی رعایا بھی دل مین
ڈرتی ہوئی صرف اُن اونچے اونچے برجونکو دیکھہ سکتی تھی جنکے گرد رات اور دن پہرے کھڑے رہتے تھے
اور جنکے اندر وہ خود مع خزانہ ایسے رہتا تھا جیسے کوئی قیدخانہ مین رہتا ہو مین نے اس نظر نہ آنیوالے
بادشاہ کا سیزاسٹرس کے ساتھہ مقابلہ کیا جو ملایم مزاج اور خلیق اور نیک تھا اور رعایا کو بآسانی اپنے حضور
بار دیتا تھا اور مسافرون کے ساتھہ بات کرنیکا شوق رکھتا تھا اور سب نالشیون کی نالش سنتا تھا

اور اُس سچ کو تلاش کرتا تھا جسکو تخت کے آس پاس رہنے والے چھپانا چاہتے ہین تو مین نے اپنے دل
سے کہا سیزاسٹرس کسی سے نہین ڈرتا تھا اور نہ کوئی اُس سے ڈرتا تھا وہ اپنی رعایا سے اپنے فرزندون (सीज़ास्ट्रिस)
کی طرح ملتا تھا لیکن پگمیلین ہر ایک سے ڈرتا ہی اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہی یہہ ملعون ظالم اگرچہ (पिग्मेलिअन)
دشوار گذار محل کے اندر رہتا ہی اور چارون طرف پہرہ رکھتا ہی تو بھی ہمیشہ موت کے دائمی خطرے مین
ہی لیکن نیک سیزاسٹرس اپنی رعایا کے درمیان پوری بیخوفی رکھتا تھا جیسے کوئی باپ اپنے گھر مین اپنے (सीज़ास्ट्रिस)
بچون کے درمیان رکھتا ہی پگمیلین نے سیپرس والی فوج کو جسنے ایک عہد نامہ کے موافق مصر کے حملہ مین (पिग्मैलिअन, सइप्रस)
اُسکی فوج کی مدد کی تھی واپسی کا حکم دیا ناربیل نے اس موقع کو میری آزادی کا وسیلہ سمجھا اور مجھے
سیپرس کے سپاہیون کے ساتھ ملاحظہ کے واسطے بھیجا کیونکہ بادشاہ چھوٹی چھوٹی بات بھی نہایت شک (सइप्रस)
کے ساتھ آپ تحقیق کرتا تھا غافل اور کاہل بادشاہونکی عادت ہی کہ دغاباز اور نالایق پر مہربانی رکھتے
ہین اور بے انتہا اور پورے اعتبار کے ساتھ اُسکی ہدایت پر چلتے ہین لیکن پگمیلین کی عادت تھی کہ (पिग्मैलिअन)
نہایت عقیل اور راستباز پر بھی شک کرتا تھا اور راستی کی اصلی صورت کو فریب کے حجاب سے باہر
نہین لاسکتا تھا کیونکہ راستبازی جو ایسے خراب بادشاہون کے قرب سے نفرت رکھتی ہی اُسنے کبھی دیکھی
تھی اور اتنی بار دہوکہ کھایا تھا اور فریب دیکھا تھا اور جو اُسکے پاس رہتے تھے اُنمین اتنی بار ہر قسم
کی بدی نیکی کے بھیس مین دیکھی تھی کہ وہ جانتا تھا کہ ہر ایک آدمی فریب کا جامہ رکھتا ہی نیکی صرف ایک
خیال ہی اور سب آدمی ایک سے ہین جب اُسنے ایک آدمی فریبی اور مکّار پایا تو اُسکی جگہہ پر دوسرا نہین
رکھا اِس خیال سے کہ دوسرا بھی ایسا ہی خراب ہوگا اور جن آدمیون مین کچھ لیاقت پائی جاتی تھی اُن کو
اُن سے بھی خراب جانتا تھا جو ظاہرا خراب تھے کیونکہ وہ اُنکو بھی ویسا ہی شریر اور مکار مانتا تھا
لیکن اب اپنا ذکر کرتا ہون کہ بادشاہ نے اپنے اشتباہ کی رسائی پر بھی مجھکو سیپرس کے سپاہیون مین نہین (सइप्रस)
بھیجا نا مگر ناربیل ڈرتا تھا کہ کہین ظاہر نہ ہو جاؤن جو اُسے اور مجھے دونون کو مہلک تھا اسواسطے بیصبر تھا (नार्बैल)
کہ کسیطرح جلد سوار ہو جاؤن لیکن ہوائے ناموافق سے مجھے ٹیر مین بہت دنون تک ٹھہرنا پڑا۔ (टयर)

اس عرصہ مین مین نے اہل فینیشیہ کے طریقون سے واقفیت حاصل کی یہ لوگ تمام دنیا مین مشہور (फ़िनीशिया)
تھے مین نے اِنکے شہر کے موقع کو جو دریا کے درمیان ایک جزیرہ پر بنا ہی اور جسکے آس پاس کا کنارہ اپنی
مخصوص سیرابی سے نہایت خوشنما ہی اور اُسکے میوجات کو جو نفیس مزہ رکھتے ہین اور اُسکے بہت سے قصبہ جات

लिबैनस

اور رہات کو جو اکثر ایک دوسرے کے پاس پاس ہین اور اُسکی آب وہوا کو جو عمدہ اعتدال رکھتی ہی سراہا جو ہواے سوزان جنوبی جانب سے آتی ہی اُس سے یہہ شہر ایک پہاڑی قطار سے سایہ دار ہی اور جو شمالی ہوا دریا سے آتی ہی اُس سے زحمت آرہی یہہ شہر کوہ لبینس کے دامن مین آباد ہی جسکا سر بادلون مین چھپا ہی اور برف دائمی سے سفید ہو رہا ہی گرداگرد کے ناہموار پہاڑون سے یخ آمیز پانی کی نہرین بہتی ہین اور پیچھے تھوڑے فاصلہ پر صنوبر کا ایک وسیع جنگل ہی سو اتنا پرانا ہی جتنی پرانی یہہ زمین ہی اور اتنا اونچا ہی جتنا اونچا یہہ آسمان ہی اس جنگل کے تلے پہاڑ کے آثار پر سبزہ زار ہی جہان ہمیشہ بہت سی مویشی اور بھیڑیان صاف پانی کی نہرون کے درمیان چرتی پھرتی ہین اور سبزہ زار کے تلے پہاڑ کے پانون کے پاس میدان ہی سو صورت باغ بن رہا ہی وہان بہار و خزان اپنا اثر ایک ساتھہ دکھاتی ہین کہ پھول اور پھل ایک ہی ساتھہ آتے ہین جو جنوبی صرصر کی حرارت محرقہ سے کبھی نہین مرجھاتے اور شمالی تند باد کی برودت موثرہ سے کبھی نہین جلنے پاتے۔

टयर

اس فرح افزا کنارے کے پاس وہ جزیرہ جسپر ٹیر کا شہر بنا ہی دریا سے نکلتا ہوا ہی یہہ شہر پانی پر ترتا ہوا نظر آتا ہی اور دریا کا بادشاہ سا معلوم دیتا ہی ہر ایک قوم کے سوداگرون سے بھرا ہی اور اُسکے باشندے خود دنیا مین مشہور سوداگر ہین بادی النظر مین یہہ شہر کسی ایک خاص قوم کا نہین معلوم ہوتا ہی بلکہ کل کا مرجع تجارت ہی وہان دو پشتے ہین سو دو بازو کیطرح دریا مین پھیلے ہوے اُس بڑی بندرگاہ کو گھیرتے ہین جو ہواسے مصئون جگہہ ہی اس بندرگاہ مین جہاز اتنے رہتے ہین کہ جب پانی پر ٹھہرتے ہین سو اُن سے چھپ جاتا ہی اور اُنکے مستول دور سے ایک جنگل سے نظر آتے ہین شہر کے سب باشندے تجارت پر مایل ہین اور اپنی دولتمندی پر بھی اُس محنت سے نہین اُکتاتے جس سے دولت پیدا کرتے ہین وہان مصر کی عمدہ ململ بہت ملتی ہی اور وہ سُرخ کپڑا جو وہان بہت گہرا رنگا جاتا ہی جسکی چمک کو وقت بھی کم نہین کر سکتا ہی اور اُسکو وہانکے رہنے والے طلائی و نقرہ گوٹہ لگا کر اور بھی چمکدار کر لیتے ہین فینیشیہ کی تجارت آبناے گیڈیز تک جاری ہی بلکہ یے لوگ اُس وسیع دریا مین بھی جاتے ہین جس سے یہہ زمین گھری ہوئی ہی اور ریڈسی یعنی دریاے سرخ تک سفر کرتے ہین ایسے ایسے جزیرون مین کہ دوسرے آدمیونکو نامعلوم ہین وہان سے سونا خوشبو اور کئی قسم کے جانور لاتے ہین جو اور جگہہ نہین ملتے۔

फ़िनीशिया
गैडीज़
रैडसी

مین نے اِس بڑے شہر کو نہایت شوق سے دیکھا جہان ہر ایک شی متحرک ہی اور جہان ایسا سست
و متفحص آدمی کوئی نظر نہین آتا تھا جیسے یونان مین عام مقامات پر خبر کے واسطے پھرتے رہتے ہین اور جو
مسافر بندر پر آتے ہین اُنکو دیکھتے رہتے ہین مرد جہازون پر سے اسباب چڑہانے یا بیچنے مین یا اسباب
کو ترتیب کے ساتھ رکھنے مین یا باہر کے سوداگرون سے قابل الوصول کا حساب کرنے مین مصروف
رہتے ہین اور عورتین ہمیشہ اُون کاتتی ہین یا زردوزی کے نمونے بناتی ہین اور قیمتی کپڑے بنانے
مین مشغول رہتی ہین۔

मेरा नार्बैल, फ़िनीशिया

مین نے ناربیل سے پوچھا کہ اہل فنیشیہ نے کس وسیلہ سے دنیا کی تجارت حاصل کی ہی اور دوسرونکے
فواید سے خود کو مالدار کیا ہی ناربیل نے کہا کہ تو دیکھتا ہی کہ ٹیر کا موقع ٹیر کی تجارت کے واسطے بہ نسبت
دوسری ہر ایک جگہہ کے بہت موافق ہی اور جہاز رانی کا ایجاد کرنا ہمارے ملک کی خاص بزرگی ہی
جو حالات ہم زمانۂ قدیم سے سنتے آتے ہین اگر سچ ہین تو اہل ٹیر نے لہرون کو اپنی خواہش کا مطیع کر لیا ہی
پہلے اُسوقت سے کہ یونان مین ٹیفی اور آرگونات باعث فخر ہوئے اہل ٹیر اُن لوگون مین اول ہین
جنھون نے تھوڑے ترتے ہوئے تختون پر جا کے موج اور ہوا کے زور کو ہیچ سمجھا اور قعر دریا کی تھاہ
پائی ہی اور اہل مصر اور اہل بابل کے علم کو زیب عمل بخشا ہی جہان نشان زمین نتھا وہان ستارون
سے اپنا راستہ درست کیا ہی اور جن لوگون کو دریا نے علیحدہ رکھا تھا اُنکو باہم ملا دیا ہی اہل ٹیر عقیل
اور مستعد اور محنتی ہین علاوہ اِسکے وے لیاقت دستی بہت رکھتے ہین اور میانہ روی اور کفایت
شعاری مین نامی ہین ہشیاری سے قوانین کی برابر تعمیل کرتے ہین سب آپسمین اتفاق کامل رکھتے
ہین اور مسافرونکے ساتھ اورونکی نسبت زیادہ دوست اور خلیق اور وفادار ہین۔

नार्बैल, टयर
टयर
टइफी, आर्गोनाट
टयर
टयर

یے وسیلے ہین جنسے دریا کو فرمانبردار اور ہر ایک قوم کو اپنی تجارت مین شریک کیا ہی اور وسیلونکی
کیا ضرورت ہی لیکن اگر حسد اور عناد اُنمین ظہور پائے یا عیاشی اور سستی فتور لائے یا بڑی محنت اور
کفایت کو حقیر سمجھین یا دستی ہنرونکی قدر نکرین یا مسافرون کے ساتھ اعتماد عام نرہے یا تجارت آزادانہ
کے قواعد توڑ دئے جائین یا دستکاری چھوڑ دیجائے اور جو رقوم ہر ایک قسم کی اشیا کی تکمیل کے واسطے
ضرور ہین خرچ نکی جائین تو یہہ اختیار جو تجھکو باعث تعجب ہی فوراً آخر ہو جائے۔

مین نے پوچھا کہ ایتھاکہ مین ایسی تجارت کسطرح قایم ہو سکے اُسنے جواب دیا کہ جن قواعد سے یہان قایم

इथाका

ہوئی ہو آن ہی سے وہان ہوسکتی ہی سب مسافرون کے ساتھہ مستعدی اور خاطرداری سے پیش آ
اور اپنے بندرون مین اُنکو امن و امان و آزادی دے اور خبرداری کر کہ تیری طمع اور رعونت سے
تنفر نہو جاوین جو شخص کسی کام مین فائدہ اُٹھاسکے اُسکو چاہیے کہ زیادہ فائدہ کا ارادہ نکرے بلکہ مناسب
موقعون پر اُسکا ترک واجب جانے پر دیسیون کا حسن ظن حاصل کرنے مین کوشش رکھہ اپنا نقصان اُٹھا
لیکن اپنے فائدے کے واسطے اُنکو ناخوش نکر اور علی الخصوص بدمزاجی سے اُنکو دور نرکھہ تجارت کے
قوانین کو بہت پیچیدہ یا باعث زیرباری نہونے دے لیکن اُنکو نہ آپ توڑ نہ بے سزا دئے اورون کو
توڑنے دے ہمیشہ دغابازی کیواسطے سزا سخت دے ہر ایک تاجر کی غفلت یا زیادتی سے درگذر نکر
کیونکہ جہالت و شرارت سے فی الحقیقت تجارت کرنے والے خراب نہین ہوتے بلکہ خود تجارت خراب ہوجاتی
ہی لیکن سب سے زیادہ یہہ خیال چاہیے کہ تو تجارت کو اپنے فائدے کی تابع کر کے اُسکی آزادی نہ مٹائے
تجارت کے نقدی فواید بالکل اُنکے واسطے چھوڑ جنکی محنت سے اُسکا قیام ہی تاکہ مطلب کافی کی کمی سے
یہہ محنت موقوف نہوجائے اُسکے عوض دوسرے بہت فواید ایسے ہین جو آزادانہ تجارت کی دولت ملک
مین آنے سے بادشاہ کو بالضرور عاید ہوسکتے ہین تجارت ایک قسم کا چشمہ ہی جو اُسکے اصلی راستہ سے پھرانے
سے بند ہوجاتا ہی صرف دو باتین ہین یعنی نفع اور آرام جنسے مسافر آتے ہین اگر تو تجارت کو کم آرام یا کم فائدہ
کریگا تو دے تیرے یہان آنا چھوڑ دینگے اور جو ایکدفعہ آنا چھوڑ دینگے تو پھر نہین آئینگے اور پھر اُنکو بے تیرے تجارت کرنیکی
عادت پڑجائیگی یہہ بات فی الحقیقت قابل اقبال ہی کہ ٹیر کی بزرگی بھی کچھہ مدت سے بیرونق ہوگئی ہی (टयर)
ای ٹیلیمیکس اگر تو نے اِسکو پگمیلین کی سلطنت کے پہلے دیکھا ہوتا تو بہت ہی تعجب کرتا اب جو دیکھتا ہی سو (टैलीमेकस पिग्मैलियन)
اُس بزرگی کا بقایا یعنی بربادی ہی سو بھی اب تک بزرگی کی صورت رکھتی ہی مگر کچھہ روز مین یہہ بھی خاک
مین مل جائیگی ای کم نصیب ٹیر تو کیسے کمبخت کے تابع ہی تو وہ ہی جسکو دریا نے بادشاہ عالم سمجھکر ہر ایک قوم (टयर)
سے خراج دلوایا تھا۔

لیکن پگمیلین دیسیون اور پردیسیون سے برابر ڈرتا ہی اور اپنے بزرگونکی طرح بہت دور کے (पिग्मैलियन)
سوداگرون کے لئے اپنے بندر بلا شرط و تحقیق کُھلے رکھنے کے بدلے جو جہاز آتے ہین اُنکے شمار کا درست حساب
اور جن ملکون کے ہوتے ہین اُنکے اور جو اُنپر سوار ہوتے ہین اُنکے نام اور اُنکی تجارت کے دستور اور
اُنکے مال کی قسم اور قیمت اور اپنے بندرون پر اُنکے رہنے کی مدت دریافت کرتا ہی مگر یہی خرابی نہین ہی

بلکہ باہر کے سوداگرون کو کسی نہ کسی حیلہ سے اپنے بیشمار قوانین کی شکستگی مین پھنساتا ہی تاکہ انصاف کی صورت مین اُنکے اسباب کو ضبط کر سکے اور جن لوگون کو زیادہ دولتمند جانتا ہی اُنکو ہمیشہ کشمکش مین ڈالتا ہی اور کسی طرح کے محاصل لگا کے اُنکو زیر بار کرتا ہی وہ آپ بھی تجارت کرتا ہی لیکن ہر ایک اُسکے ساتھ تجارت کرتے ڈرتا ہی اور اسطرح پر تجارت گھٹتی جاتی ہی اور پردیسی رفتہ رفتہ ٹیر کا راستہ جس سے آگے واقف تھے بھولتے جاتے ہین اور اگر پکلیلین ایسی نامدبرانہ اور مضر عادت رکھیگا تو ہماری بزرگی اور طاقت کسی دوسری قوم پر جو بہتر قوانین رکھتی ہوگی منتقل ہوجایگی۔

پھر مین نے ناربیل سے پوچھا کہ ٹیر والے کس وسیلہ سے دریا پر ایسے قوی ہوگئے ہین کیونکہ مین نہین چاہتا تھا کہ حکمرانی کی کوئی بات مجھ سے پوشیدہ رہے اُسنے کہا کہ ہمارے یہان لیبینن کے جنگل مین اُنمین جہاز بنانیوالے کے واسطے سال بہت ہی اور ہم اُسکو اس کام کے واسطے بچانے مین اختیار رکھتے ہین یے عام فائدے کے کسی درخت کو کاٹنے نہین دیتے اور بہت سے کاریگر بھی رکھتے ہین سوا اس قسم کے کام مین بہت ہوشیار ہین مین نے پوچھا کہ ایسے کاریگر کہان مل سکتے ہین اُسنے کہا کہ اُنہون نے آہستہ آہستہ ہمارے ہی ملک مین ترقی پائی ہی کیونکہ جو لوگ کسی علم مین ترقی کرتے ہین سو برابر فیاضانہ انعام پاتے ہین اور یہہ بات ممکن الحصول کمال کے ساتھ بہت جلد حاصل ہوسکتی ہی کیونکہ جو لوگ اعلی درجہ کی لیاقت رکھتے ہین سو ہمیشہ خود کو ایسے کام مین لگاتے ہین جس سے بہت انعام ملتا ہی بلکہ جو لوگ جہاز رانی کے علم و ہنر مین فضیلت حاصل کرتے ہین اُنکو نقد انعام کے سوا بڑی عزت بھی ملتی ہی اچھے اقلیدس دان کی بڑی قدر ہی اور قابل نجومی کی اُس سے بھی زیادہ اور جو جہازی اپنے کام مین فاضل ہی اُسکے واسطے ہر ایک انعام تھوڑا سمجھتے ہین اچھے ہنرمند درودگر کو اچھی اجرت ہی نہین دیتے بلکہ اُسکے ساتھ عزت سے پیش بھی آتے ہین اور ہوشیار ڈانڑ چلانیوالا اپنی محنت کے موافق انعام پاتا ہی اُسکو خوراک عمدہ دیجاتی ہی اور جب بیمار ہوتا ہی تو واجب خبرداری کیجاتی ہی اور اُسکی غیرحاضری مین اُسکے عیال واطفال کی مناسب خبر لیجاتی ہی اور جو کوئی جہاز کی تباہی سے تلف ہوجاتا ہی تو اُسکے پس ماندونکا بندوبست مناسب کیا جاتا ہی اور جو مدت مقررہ تک نوکری کرتا ہی سو عزت کے ساتھ علیحدہ کیا جاتا ہی اور اپنے باقی ایام بلا محنت و مزدوری بسر کرتا ہی اس سببسے ہمکو ہنرمند جہازیونکی کمی نہین ہی کیونکہ ہر ایک صاحب اولاد اپنی اولاد کو ایسے مفید کام مین لایق کیا چاہتا ہی اور لڑکونکو جب پانوون سے چلنے لگتے ہین تب ہی سے ڈانڑ چلانا اور رستون پر

ٹیر
پگمیلیین
ناربیل ٹیر
لیبینن

چڑھنا اور آندھی سے نہ ڈرنا سکھاتے ہین اسطرح آدمی اپنی خوشی سے سرکاری کام کی لیاقت حاصل کرتے ہین ایسے درست انتظام سے کہ عادت پڑجاتی ہی اور ایسے یقینی انعام سے کہ اُنکی امید منقطع نہین ہوسکتی اور حقیقت مین صرف حکومت سے کچھہ نہین ہوسکتا صرف اطاعت جیسی کشتی کو ناخدا کے ساتھہ ہی کافی نہین اطاعت کو شفقت سے تقویت چاہیئے اور آدمی کو محنت مین اپنا فائدہ متصور ہونا چاہیئے جو حکم کے حصول مطلب کو ضرور ہی۔

नार्बैल

بعد اس گفتگو کے نار بیل مجھکو سرکاری اسباب خانون اور سلح خانون اور دوسرے کارخانون مین جو جہاز سازی سے علاقہ رکھتے ہین لے گیا مین نے ہر ایک شی کو خوب غور سے دیکھا اور جو کچھہ دریافت ہوا سو لکھہ لیا کہ کوئی مفید بات پھر فراموش نہوجائے۔

नार्बैल.पिग्मैलियन

لیکن نار بیل پگمیلین کے مزاج سے خوب واقف تھا اور میرے ساتھہ بڑی محبت رکھتا تھا پھر بھی میری روانگی کے واسطے بیقرار تھا بادشاہ کے جاسوسون کی واقفیت سے ڈرتا تھا جو رات اور دن شہر مین اِدہر اُدہر پھرتے تھے مگر ہوا مجھے سوار ہونیکی اجازت نہ دیتی تھی ایک روز جب ہم معمول سے زیادہ خیال کے ساتھہ بندر کو دیکھہ رہے تھے اور کئی سوداگری کے واقف کار سوداگرون سے کچھہ پوچھہ رہے تھے

पिग्मैलियन
नार्बैल

پگمیلین کے ملازمون مین سے ایکنے آکے نار بیل سے کہا کہ بادشاہ نے جو جہاز تیرے ساتھہ مصر سے واپس آئے ہین اُنکے کپتان سے ابھی سُنا ہی کہ تو ایک شخص کو ساتھہ لایا ہی سو اہل سیپرس کے نام سے مشہور ہی

सइप्रस

لیکن درحقیقت کسی دوسرے ملک کا رہنے والا ہی بادشاہ کی یہہ مرضی ہی کہ یہہ شخص ابھی گرفتار کیا جائے اور دریافت کیا جائے کہ درحقیقت وہ کس ملک کا باشندہ ہی اس بات کی جوابدہی تیرے سر کے ساتھہ ہی اسوقت مین نار بیل کے پاس سے کچھہ دور گیا تھا اور ایک ٹیر کا جہاز جو بالکل نیا تھا اُسکا اندازہ دیکھہ رہا تھا لوگ کہتے تھے کہ ایسا خوش رفتار جہاز اس بندر مین ابتک نہین آیا مین اس جہاز کے مختار سے جسکے زیر حکم وہ بنا تھا کچھہ سوال کر رہا تھا۔

नार्बैल.डयर

नार्बैल.सइप्रस

نار بیل نے نہایت خوف اور دہشت سے جواب دیا کہ وہ پردیسی حقیقت مین سیپرس کا رہنے والا ہی اور مین ابھی اُسکی تلاش مین جاتا ہون لیکن جسوقت وہ نظر سے غایب ہوا تو وہ دوڑ کر میرے پاس آیا اور مجھے اس خطرے سے واقف کرکے بولا کہ میرا اندیشہ درست ہوا ای عزیز ٹیلیمیکس اب اپنی تباہی ظاہر ہی بادشاہ نے جو رات اور دن بے اعتباری کی تکلیف اُٹھاتا ہی شک کیا ہی کہ تو اہل سیپرس نہین ہی اور اسلئے مجھکو حکم دیا ہی کہ تجھے گرفتار کرون ورنہ جان سے مارا جاؤنگا اب کیا کرون تجھے بادشاہ کے روبرو حاضر

टैलीमेकस

सइप्रस

सइप्रस, ऐमेथस वीनस

کرتا ہوگا لیکن تو بالاعتبار ثابت کیجیو کہ تو اہل سئپرس ہی ایمیتھس شہر کا رہنے والا اور وینس کے بت تراش کا
بیٹا ہی اور مین تیرے کلام کی تصدیق کرونگا کہ مین آگے سے تیرے باپ سے واقف ہون شاید بادشاہ
زیادہ تحقیقات نکریگا اور تجھے یہان سے جانے دیگا صرف یہی تدبیر ہی جس سے تو اور مین دونون
بچ سکتے ہین۔

नार्बैल

ناربیل کی اس صلاح پر مین نے جواب دیا کہ مجھ کمبخت کو مرنے دے تباہی میری قسمت مین بدی ہی
مین بیخوف مر سکتا ہون تجھکو اپنی آفت مین نہین ڈالا چاہتا کیونکہ مین بلا ممنونی جی سکتا ہون لیکن جھوٹھ
نہین بول سکتا مین اہل یونان ہون پھر ایسا کہنا کہ مین اہل سئپرس ہون آدمیت سے دور ہی دیوتا میری
صفائی سے آگاہ ہین اگر اُنکی راے کے موافق ہوگا تو اپنی طاقت سے بچائینگے لیکن خوف کے مارے جھوٹھ
بولکر اپنی جان بچانا نہین چاہتا۔

सइप्रस

नार्बैल

ناربیل نے کہا کہ اس جھوٹھ مین کچھ گناہ نہین ہی اور نہ اس سے دیوتا ناخوش ہوسکتے ہین یہہ جھوٹھ
کسیکا بُرا نہین کریگی بلکہ ایک بیگناہ کو بچائیگی اور بادشاہ کو بھی دھوکہ دیگی ظلم اور بے انصافی کے گناہ
سے اُسکو محفوظ رکھیگی تیری محبت نیکی عجیب ہی اور تیرا اعتقاد مذہبی وہمی۔

مین نے کہا یہہ جھوٹھ ہی اور میرے نزدیک یہہ دلیل کافی ہی کہ جو شخص دیوتاؤن کے حضور مین بولتا
ہی اور راستبازی کا برابر اور ہمیشہ ممنون رہتا ہی اُسکے لایق نہین ہی جو شخص راستی سے عدول کرتا
ہی سو دیوتاؤن کو ناراض کرتا ہی اور خود کوستاتا ہی کیونکہ عقل کی ہدایت کے خلاف چلتا ہی اسلئے مجھ سے
ایسا کام نکرا جو تجھے اور مجھے دونون کو زیبا نہین ہی اگر دیوتا ہمارے اوپر مہربانی کی نظر رکھتے ہین تو وے
ہمکو آسانی سے مخلصی بخشین گے اور اگر اُنکو ہمارا مرنا پسند ہی تو ہم راستی کے واسطے شہید ہونگے اور آدمیون
کے واسطے اپنی نظیر چھوڑینگے کہ زندگی پر نیکی مقدم ہی پہلے ہی سے مین اپنی زندگی کو فضول سمجھتا ہون کیونکہ
یہہ صرف ایک تسلسل مصایب ہی اور تیری زیست کو باعث خطر ہی اے میرے عزیز ناربیل مجھے اسبات کا
افسوس ہی کہ کہین مجھ کمبخت پناہ پذیر کی دوستی تیری زیست کیواسطے مہلک نہووے۔

नार्बैल

یہہ تقریر جو بہت عرصہ تک قایم رہی آخر ایک شخص کے آجانے سے بند ہوئی جو ایسا دوڑتا ہوا آیا کہ
فوراً بولنے کی طاقت نرہی مگر جلد معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ کا ایک دوسرا ملازم تھا اور اُسکو ایستاربی
نے بھیجا تھا ایستاربی ایسا حسن رکھتی تھی کہ کسی آدمی زاد کو میسر نتھا اور ایسا دل کہ طاقت تسخیر رکھتا تھا

ऐस्तार्बी

ऐस्तार्बी

اُسکا طریقہ چالاکی کا تھا اور اُسکا مخصوص خطاب ملایم اور موثر تھا لیکن اگرچہ خوش کرنے کی اتنی طاقت رکھتی
تھی تو بھی دلرباؤن کی مانند ظالم اور کینہ کش تھی اور اپنے خراب ارادون کو دریافت نہوسکنے والے فریب
पिग्मैलियन
سے چھپا سکتی تھی اپنی خوبی اور عقل اور سرود کی شیرینی اور بربط کی خوش نوائی کے وسیلے سے پگملیین
पिग्मैलियन, टोफा
پر غالب تھی اور پگملیین نے اپنی معشوقہ کے عشق کے غلبہ مین اپنی بیگم ٹوفا کو چھوڑ دیا تھا وہ صرف اُسکی
पिग्मैलियन
خوشی کا خیال رکھتا تھا اور یہہ بڑی ہمتور اور حوصلہ والی تھی اور پگملیین کی طمع باعث بدنامی ہونے
پر بھی اس عورت کے بے انتہا عشق سے ہی زیادہ تر خراب تھی لیکن اگرچہ اس عورت کے ساتھ اُسکو نہایت
عشق تھا تو بھی یہہ اُسکو حقارت اور نفرت سے دیکھتی تھی اور ایسا دکھاتی تھی کہ اپنی زندگی اُسکی
صحبت کے واسطے رکھتی ہی تو بھی اُسکا دل اُسکی قربت سے بیمار تھا۔

टयर, लिडिया
मिलैकन
اسوقت ٹیر مین لیڈیہ کا ایک ملیکن نامی نوجوان تھا سو بہت خوبصورت تھا اُسکو صرف اپنے رنگ
کی لطافت بچانے اور اپنے بھورے بال اپنے کاندھون پر پھیلانے اور اپنے جسم پر عطر لگانے اور لباس
ऐस्टार्बी
درست رکھنے اور اپنے بربط کے ساتھ اپنا عشق بازانہ سرود ملانے کا شوق تھا ایسٹاربی اس جوان
کے عشق مین بیقرار تھی لیکن وہ اُسکو نہین چاہتا تھا کیونکہ جیسے یہہ اُسکے عشق مین ویسے وہ ایک دوسری
ऐस्टार्बी
عورت کے عشق مین مبتلا تھا اور بادشاہ کے حسد سے ڈرتا تھا ایسٹاربی نے اپنی بیقدری دیکھی اور
نا امیدی کے طیش مین ارادہ کیا کہ جو اُسکی محبت نہین چاہتا ہو سکے تو اُسکے انتقام کا مزہ چکھے اسلیے سوچا کہ
नार्बैल, टयर
بادشاہ سے ظاہر کرے کہ وہ پردیسی جسکو اُسنے سُنا ہی کہ ناربیل ٹیر مین لایا ہی اور جسکے واسطے تحقیقات کا
मिलैकन
पिग्मैलियन
حکم دیا ہی ملیکن ہی اس فریب مین وہ اپنی فکر و کوشش سے اور جن سے اندیشہ تھا کہ پگملیین کو ظاہر کرینگے
पिग्मैलियन
اُنکو رشوت دینے سے کامیاب ہوئی کیونکہ پگملیین نیکی آپ چاہتا تھا نہ دوسرون مین دیکھہ سکتا تھا
اُسکے آس پاس نالایق زردوست رہتے تھے جو بے اندیشہ اُسکے احکام کی تعمیل کرتے تھے گو کیسے ہی نامنصفانہ
ऐस्टार्बी
اور ظالمانہ ہوتے تھے یے بدبخت ایسٹاربی کے اقتدار سے ڈرتے تھے اور بادشاہ کو فریب دیتے تھے
اُسکی مدد کرتے تھے اس خیال سے کہ مبادا بیگم بادشاہ جو اُسکی جاے اعتماد ہی ناخوش ہو جاوے اسطرح
मिलैकन, टयर
लिडिया, नार्बैल
ملیکن اگرچہ تمام ٹیر مین اہل لیڈیہ مشہور تھا مجھہ پردیسی کے عوض جسکو ناربیل مصر سے لایا تھا قیدخانہ
مین گرفتار ہوا۔

ऐस्टार्बी
नार्बैल
لیکن ایسٹاربی نے اس اندیشہ سے کہ اگر ناربیل بادشاہ کے حضور آئیگا تو میرے فریب کو ظاہر کردیگا

اُس ملازم کو اُسکے پاس بہت جلد بھیجا اُسنے اُسکا پیغام اسطرح پر دیا کہ ایسٹاربی کی یہہ خوشی ہی کہ جس پردیسی (ऐस्टार्बी)
کو تو یہان لایا ہی اُسکو بادشاہ سے ظاہر نکر اور تجھہ سے سوا خاموشی کے اور کچھہ نہین چاہتی ہی اور جو کام
تیرے ذمہ ہی اُسکی جوابدہی اپنے ذمہ لیتی ہی اور اپنے دوست کو اہل سیپرس کے ساتھہ فوراً سوار ہوجانے (सइप्रस)
دے تاکہ وہ پھر اس شہر مین نظر نہ آئے ناربیل نے یہہ پیغام نہایت خوشی سے سُنا اور اُسکی بجا آوری کا (नार्बैल)
فوراً اقرار کیا اور وہ ملازم اپنی کامیابی سے خوش ہوکر ایسٹاربی کو اطلاع دینے کیواسطے واپس گیا ہی (ऐस्टार्बी)

اس موقع پر ہم نے اس عنایت غیبی کا شکر کیا کہ یکایک ہماری راستبازی کا انعام بخشا اور جو راستباز
کے واسطے ہر ایک چیز تصدق کیا چاہتے تھے اُنکو اپنا اعجاز دکھایا ہم اس بادشاہ سے ڈرے جسنے خود کو
طمع اور شہوت کا اسقدر پابند کر رکھا تھا ہمنے کہا کہ جو فریب سے اتنا شک رکھتا ہی سو فریب کھانے کا مستحق
ہی اور درحقیقت جس سزا کا مستحق ہی سو پاتا ہی کیونکہ وہ جیسا صادق کو کاذب سمجھتا ہی ویسا وہ خود کو ایسے
کمبختون کے ہاتھہ مین رکھتا ہی جو ظلم پیشہ ہین اور ظلم کرتے ہین اور وہان کا ہر ایک آدمی دیکھتا ہی جس فریب
مین وہ پھنستا ہی جب پگمیلین اُس بیحیا قحبہ کا وسیلہ بدکاری تھا تب دیوتاؤن نے بدکارون کے کذب کو (पिग्मैलियन)
نکوکارون کے لئے جو جھوٹھہ بولنے سے مرنا کم معیب جانتے ہین ذریعۂ حفاظت بنایا۔

جب ہم یے خیالات کر رہے تھے تب ہم نے دیکھا کہ ہوا بدلی اور سیپرس کے بحیر کو موافق ہوئی ناربیل (सइप्रस, नार्बैल)
بولا کہ ای میرے عزیز ٹیلیمیکس دیوتا تجھپر مہربان ہین اور تیری مخلصی کامل کیا چاہتے ہین اس ظلم کے ملعون ساحل (टैलीमेकस)
سے بھاگ ہر ایک سرزمین مین زیست و مرگ کے ساتھہ تیری پیروی باعث فرحت و عزت ہی مگر افسوس
ہی کہ مجھکو قسمت نے اس کمبخت ملک کے ساتھہ متعلق کیا ہی مین اس ملک مین تکلیف پانے کو پیدا ہوا ہون
اور شاید اسکی تباہی مین ہی تباہ ہونگا لیکن اگر میری زبان پھر بھی راستبازی کے ساتھہ وفادار
رہیگی اور میرا دل صفائی کے ساتھہ مستقل رہیگا تو اُسکا کچھہ مضائقہ نہین ہی لیکن ای عزیز ٹیلیمیکس (टैलीमेकस)
تیرے واسطے میری یہہ دعا ہی کہ جو دیوتا اپنی عقل سے تیری رہنمائی کرتے ہین سو اپنی بخشش کی حد
تک جو نیکی پاکبازانہ اور فیاضانہ اور معززانہ ہی سو تجھکو عطا فرمائین اور اُسکو تجھہ مین ہمیشہ قایم رکھین
تو ہر ایک خطرے سے محفوظ رہے اور خیریت سے ایتھاکہ مین پہنچے اور اپنی ماپینیلوپ کو مدعیون کے زعم (अइथाका, पैनीलोप)
سے رہا کرے تیری آنکھین تیرے باپ دانا یولیسیز کو دیکھین اور تیرے ہاتھہ اُسکی گردن کے حمایل ہون (यूलीसीज़)
اور وہ تجھسے بیٹے سے خوش ہو جو آیندہ اُسکے نام کو زیادہ عزت دینے والا ہی لیکن اپنی آسائش کے درمیان

ان رنجہاے دوستدارانہ اور فرح بخش دردہاے نکوکارانہ کو کم سے کم ایک لحظہ اپنے دل مین بار دیکھیو اور مجھہ کمبخت نارِبیل کو آہ کے ساتھہ یاد کیجیو جس سے میری مصیبت اور تیری محبت ایک ساتھہ ظاہر ہو۔ جب اُسنے یہہ کہا میرا دل اندر سے پگھلا وہ جواب کا منتظر تھا کہ مین اُسکے گلے سے لپٹ گیا اور میری آنکھون نے اُسکو اشکون سے تر کیا لیکن مُنہہ سے ایک لفظ بھی نہ بول سکا اسلیئے چُپ چاپ ہمکنار ہوئے پھر وہ مجھکو اُس جہاز پر لیگیا جب ہمنے لنگر اُٹھایا وہ کنارے پر کھڑا رہا اور جب بادبان چڑھایا اور جہاز چلنے لگا ہم دونون ایک دوسرے کو دیکھتے رہے جب تک سطح نظر کم ہوتے ہوتے نظر سے گُم نہوا ۔

نارِبیل

باب چہارم

کیلپسو کا ٹیلیمیکس کو بیان کرتے ہوئے روکنا کہ اب جاکے آرام کرا ور مینٹر کا تنہائی مین اُسکو اپنا سب حال ظاہر کرنیکے واسطے ملامت کرنا اور چونکہ اُسنے اُسکا ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا اسلیئے صلاح دینا کہ اب چُھپا او ٹیلیمیکس کا بیان کرنا ٹیر سے سیپرس کو جاتے ہوئے اپنا یہہ خواب دیکھنا کہ منروا نے اُسکو وینس اور کیوپڈ سے بچایا اور پھر خیال مین مینٹر کو دیکھنا اور اُسکا اُسکو دھمکانا کہ اس جزیرہ سیپرس سے بھاگ اور اُسکے بیدار ہونے پر یقین کرنا کہ اگر وہ پتوار نہ سنبھالیگا تو طوفان سے جہاز ڈوب جائیگا کیونکہ سیپرس والے سب شراب سے مست تھے اور ساحل پر پہنچنے کے بعد عیاشی کے نہایت خراب نظارے دیکھکے ڈرنا لیکن ہیزائیل کا جسکے ہاتھہ مینٹر فروخت ہوا تھا اس عرصہ مین سیپرس کو آنا اور ان دونون دوستونکا باہم ملنا اور اُسکا انکو اپنے ایک جہاز پر جو کریٹ کو جاتا تھا سوار کرنا اور اس سفر مین ایمفیٹرائٹ (دریائی دیبی) کو اپنے رتھہ پر جسمین دو گھوڑے جُتے تھے سوار دیکھنا جو بہت بڑا اور دلچسپ تماشہ تھا ۔

कैलिप्सो
टैलीमेकस
मैन्टर
टैलीमेकस. टयर
सइप्रस
मिनर्वा. वीनस
क्यूपिड
मैन्टर
सइप्रस
सइप्रस
हैज़ाइल
मैन्टर
सइप्रस
क्रीट
ऐम्फ़िट्राइट

کیلپسو نے جو اب تک بیحرکت بیٹھی تھی اور نہین ظاہر ہو سکنے والی خوشی کے ساتھہ ٹیلیمیکس کے سوانح

कैलिप्सो
टैलीमेकस

سنتی تھی اب اُسکو روکا تاکہ وہ کچھہ آرام کرے اور کہا کہ اب وقت ہی کہ تو اتنی تکالیف کے بعد کچھہ شیرینی خواب
کا مزہ پائے اس جزیرے مین تجھے کسی بات کا ڈر نہین ہی ہر ایک چیز تیرے تابع ہی اسلئے اپنا دل خوشی کیواسطے
کشادہ کر اور اُسکو آرام کی تمام برکتون کا جو دیوتا تیرے لئے تیار کر رہے ہین مقام بنا اور کل جب صبح کی گلرنگ
انگلیان مشرق کے دروازہ زرین کا تالا کھولینگی اور آفتاب کے گھوڑے دریا سے دن کی شعاعون کو
پھیلاتے ہوئے اور آسمان سے ستارون کو آگے سے ہٹاتے ہوئے نکلین گے تب اے عزیز ٹیلیمیکس تیری
تکالیف کی داستان پھر سنون گی تو عقل اور ہمت مین اپنے باپ سے بھی سبقت لیگیا ہی اور نہ ہیکٹر کو فتح
کرنیوالا ایکیلیز اور نہ دوزخ سے پھر آنیوالا تھیسئیس اور نہ بہت سے دیوون سے زمین کو چھڑانیوالا
الیسیڈیز تیری سی ثابت قدمی یا نیکی رکھتے تھے گہرا اور پورا خواب تیری رات کو گھٹائے اگرچہ وہ مجھکو بہت
لمبی اور تھکانیوالی ہوگی اور کیسی بیصبری کے ساتھہ مین تجھکو پھر دیکھنا اور تیری آواز کو سننا اور
جو سُن چکی ہون سو تجھہ سے دُہروانا اور جو نہین سُنا ہی سو تجھہ سے کہلانا چاہونگی پس اے عزیز ٹیلیمیکس اپنے
اس دوست کے ساتھہ جسکو دیوتاؤن کی مہربانی نے تجھہ سے پھر ملایا ہی اُس مکان مین جا جو تیرے خواب
کیواسطے تیار کر رکھا ہی مارفیئس یعنی ملک النوم تیری پلکون مین جو اب کھلی رہنے سے بھاری ہو رہی
ہین اپنا مہربانا نہ اترا اور تیرے اعضا مین جو محنت سے تھک گئے ہین فرحبخش سستی پیدا کرے اور
سرور افزا خواب کو تیرے گرداگرد بازی کرائے اور تیرے دماغ کو نفیس خیالات سے بھرے اور جو کچھہ
اُنکو جلد ہٹا سکے اُسکو تجھہ سے دور رکھے۔

تب وہ دیبی ٹیلیمیکس کو اُس دوسرے علیحدہ مکان مین لیگئی جو کم دہقانی اور باعث شادمانی تھا
اُسکے ایک حصہ مین ایک چشمۂ آب کی نیند لانے والی سرسراہٹ ہارے ماندے کے واسطے خواب کی طالب
تھی اور دوسرے حصہ مین اُسکی پریون نے ایک قسم کی ملایم گھاس کے دو بستر لگا رکھے تھے اُنپر دو بڑے چمڑے
بچھائے تھے ایک شیر ببر کا ٹیلیمیکس کے لئے اور دوسرا ریچھہ کا مینٹر کے لئے۔

اب وے تنہا تھے لیکن مینٹر نے اپنی آنکھہ کو خواب کے حوالہ کرنیکے پہلے ٹیلیمیکس سے کہا کہ تیرے سوانح
کے بیان کی خوشی نے تجھکو جال مین پھنسایا ہی کیونکہ اُن خطرون کے اظہار سے جنپر تو اپنی ہمت اور حکمت
سے غالب آیا ہی تو نے کیلپسو کو تسخیر کیا ہی اور جسقدر تو نے اُسکے اشتیاق کو اشتعال دیا ہی اُسیقدر خود
کو اپنی قید کا متیقن کیا ہی کیا اس سے ایسی امید ہو سکتی ہی کہ جسنے خوش کرنیکی ایسی طاقت ظاہر کی ہی اُسکو

وہ جانے دیگی تجھکو تیری نخوت نے بے تمیز کر دیا ہی اُسنے کچھ قصہ سنانے کا اور یولیسیز کے سوانح اور اُسکی عاقبت بتانے کا اقرار کیا ہی مگر اسمین اُسنے ایسے وسایل حاصل کر لئے ہین کہ تجھکو بہت کچھ کہیگی اور کچھہ نہ بتائیگی اور جو دریافت کیا چاہتی ہی سو تجھہ سے دریافت کریگی خوشامدیون اور خود مطلبون کے ایسے ہی کام ہوتے ہین ای ٹیلیمیکس تو اتنا عقلمند کب ہوگا کہ نخوت کے صدمے روک سکیگا اور جس بات سے عزت بڑھتی ہی اُسکا نہ کہنے کے وقت کہنا دبا سکیگا فی الحقیقت دوسرا اس عقل کی تعریف کرتے ہین جو تو اس عمر مین رکھتا ہی جس عمر مین وے سمجھتے ہین کہ بیوقوفی معاف ہو سکتی ہی لیکن مین تجھے کچھ معاف نہین کر سکتا تیرے دلکو صرف مین جانتا ہون اور ایسا دوسرا کوئی نہین ہی جو تجھکو اتنا چاہتا ہو کہ تیرے عیب تجھکو بتائے ابتک تیرا باپ تجھہ سے عقل مین کتنا ہی بڑھکر ہی ۔

ٹیلیمیکس نے کہا کیا پھر مین اپنے مصائب کا بیان کرنے سے کیلپسو کو انکار کرتا مینٹر نے جواب دیا نہین لیکن صرف ایسے حالات بیان کرکے جو اُسکا رحم پیدا کرتے تو اُسکے شوق کو پورا کرتا تو اُسکو کہتا کہ فلان فلان جگہہ مدت تک بھٹکنے کے بعد مین سسلی مین قید ہوا اور مصر مین غلام بنا اتنا کہنا کافی تھا اِسکے سوا جو کچھ کہا ہی اُسنے اُس زہر کو زیادہ اثر دیا ہی جو اب اُسکے دل مین زور کر رہا ہی یہہ وہ زہر ہی کہ مین دیوتاؤن سے دعا مانگتا ہون کہ تیرے دلکو اُس سے بچائین ۔

ٹیلیمیکس نے کہا اب کیا ہو سکتا ہی مینٹر نے جواب دیا کہ اب تو اپنی داستان کا اخیر نہین چھپا سکتا کیلپسو بہت ہشیار ہی جو جاننا چاہتی ہی اُسکے چھپانے مین دہوکہ نہین کھائیگی اور ایسی کوشش صرف اُسکی ناخوشی پیدا کریگی اسلئے کل تو اپنے حال مین وے سب باتین بیان کر جو دیوتاؤن نے تیرے واسطے کی ہین اور آیندہ زیادہ تر احتیاط کے ساتھہ اپنے وے حالات بیان کر جو قابل تعریف متصور ہون یہہ نصیحت مشفقانہ ٹیلیمیکس نے ایسی الفت کے ساتھہ قبول کی جیسی الفت کے ساتھہ اُسنے کہی تھی پھر دونون نے جھٹ پٹ آرام کیا ۔

جیون ہی آفتاب کی شعاعہاے اولین پہاڑون پر چمکین مینٹر نے کیلپسو کی آواز سُنی جو پاس کے جنگل مین اپنی پریونکو بُلاتی تھی تب ٹیلیمیکس کو جگایا اور کہا کہ اب خواب کی دست درازی روکنے کا وقت ہی اُٹھہ اب کیلپسو کے پاس چلین لیکن اُسکی بات پر اعتماد نہ کیجیو اپنا دل اُسکی طرف سے روکیو اور اُسکی ستایش کے مزہ دار زہر سے ڈریو کل اُسنے تجھکو تیرے باپ دانا یولیسیز پر اور مغلوب نہو سکنے والے

یولیسز
ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس، کیلپسو
مینٹر
سسلی
مصر
ٹیلیمیکس، مینٹر
کیلپسو
ٹیلیمیکس
مینٹر، کیلپسو
ٹیلیمیکس
کیلپسو
یولیسیز

(Marginal labels in Devanagari:) यूलीसज़ · टैलीमेकस · टैलीमेकस, कैलिप्सो · मैन्टर · सिसिली · मिस्र · टैलीमेकस, मैन्टर · कैलिप्सो · टैलीमेकस · मैन्टर, कैलिप्सो · टैलीमेकस · कैलिप्सो · यूलीसीज़

ایکلیز پر فضیلت دی تھی بلکہ تھیسیس پر جس نے دنیا کو اپنی نیکیون سے معمور کیا ہی اور ہرکیولیز پر بھی
جسنے آسمانون پر جگہہ پائی ہی کیا تو نے اس ستائش کی زیادتی پر خیال نہین کیا اور اُسکی توصیف کو درست
سمجھا کیلپسو خود ایسی بوالعجب جھوٹھہ پر ہنستی ہی جو اُسنے صرف اسواسطے کہی ہی کہ اُسکو یقین ہی کہ تو ایسا خود پسند
ہی کہ ایسی بے بنیاد خوشامد سے خوش ہوگا اور ایسا کمزور ہی کہ ایسے ناممکن مبالغہ سے مغلوب ہوگا۔

ऐकिलीज़ · थिसीयस · कैलिप्सो

پھر وے وہان گئے جہان وہ دیبی اُنکی منتظر تھی جیون ہی اُسنے اِنکو دیکھا مجبور تبسم کیا اور اظہار
خوشی سے اُس خوف و اضطرار کو جس سے اُسکا جگر پر اثر تھا چھپانا چاہا کیونکہ وہ پیش بینی سے جانتی تھی
کہ مینٹر کی ہدایت سے ٹیلیمیکس یولیسیز کی طرح اُسکے جالون سے نکل جائیگا اُسنے کہا کہ ای عزیز ٹیلیمیکس آ
اور مجھکو شوق کی بیقراری سے بچا مین تمام رات خواب مین دیکھتی رہی ہون کہ تو نے فینیشیہ سے سیپرس
مین جاکر ساختات جدیدہ بہم پہنچائے ہین اسلئے زیادہ وقت نہ کھو اور مجھکو اُنکے علم سے جلد آگاہ اور انتظار
کے انتشار کو آخر کر تب وے ایک سبزہ زار پر بیٹھے جسکے بیچ بیچ مین جا بجا گلہای بنفشہ دمان اور اوپر
درختہای گنجیدہ سایہ کنان تھے۔

मैन्टर · टैलीमेकस · यूली सीज़ · टैलीमेकस · फिनीशिया · सइप्रस

کیلپسو نہ بار بار محبانہ محبت کے ساتھہ ٹیلیمیکس کیطرف نظر کرنے سے خود کو روک سکتی تھی اور نہ بلاغیرت
دیکھنے سے کہ میری آنکھہ کے ہر ایک غمزے کو مینٹر بے دیکھے نہین رہتا اُسکی سب پریان نصف حلقہ دار
صف باندہے ہوئے خاموش کھڑی تھین اور توجہ کی نہایت بیقراری کے ساتھہ آگے کو جھکی ہوئی
تمام جماعت کی آنکھین بلاحرکت ٹیلیمیکس پر متوجہ تھین وہ نیچے کو دیکھتا ہوا اور خوشنما حیا سے متاثر ہوتا
ہوا اپنی داستان اسطرح بیان کرنے لگا۔

कैलिप्सो · टैलीमेकस · मैन्टर · टैलीमेकस

اب تک ہمارے بادبان ہوائے موافق کے دم سے پورے نہ بھرے تھے کہ فینیشیہ کے ہموار کنارے
نظر آنے سے رہ گئے اب مین سیپرس والونکا ہم صحبت ہوا اُنکے طریقون سے بالکل ناواقف تھا ارادہ کیا کہ
خاموش رہون تاکہ سبکی باتین سنون اور نہایت مشتبہ شائستگی سے اپنے رفیقون کا شریک بنون ناگاہ
ایک ایسا پُرزور خواب مجھپر غالب ہوا کہ میرے تمام اعضا سے اختیاری حرکت جاتی رہی کثرت راحت مین
ڈوب گیا اور دل فرحت سے اُمنڈ آیا مین نے سوچا کہ یکایک بادل پھٹے اور وینس یعنی ملکہ حسن یعنی
زہرہ کو اُسکے رتھہ پر جسکو دو فاختہ کھینچتی تھین دیکھا وہ اپنے حسن کی تمام نورانیت اور رعنائی کی تمام
بشاشت اور تبسم کی تمام ملائمت اور دلربائی کی تمام قوت کے ساتھہ ایسی نظر آئی کہ جب وہ پہلے دریا سے

फिनीशिया · सइप्रस · वीनस

نکلی تھی تب خود ملک الرعد اُسکو برابر نہ دیکھ سکا ہوگا مین نے دیکھا کہ وہ عجب سرعت سے اُتری اور آناً فاناً
وہان پہنچی جہان مین کھڑا تھا اُسنے مسکرا کے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھا اور یہہ کلام کہا اے جوان
یونانی تو اب میری حدود مین داخل ہوگا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اُس جزیرہ مبارک مین پہنچیگا
جہان میرے قدمون مین ہر ایک خوشی پیدا ہوتی ہی وہان تو میری محراب پر دھوپ یا لوبان چڑھائیو
مین تجھکو بے انتہا خوشی بخشونگی اسلیے اپنے دل کو بہت امیدوار رکھہ اور اُس خوشی کو مت چھوڑ جو سب سے
زیادہ زبردست دیبی اب تجھکو دیا چاہتی ہی۔

क्यूपिड
اِسی عرصہ مین مینے طفل کیوپڈ یعنی ملک العشق کو دیکھا کہ اپنے چھوٹے چھوٹے پرون سے اپنی ماکے
گرد اُڑ رہا تھا دلربا ملایمی اور طفولیت کی تبسمانہ سادگی اُسکے چہرے سے ظاہر تھی لیکن اُسکی
آنکھوںمین جو سینہ سوز روشنی سے افروزان تھین کچھہ چیز ایسی تھی کہ مین بلاخوف نہین دیکھہ سکتا
تھا فی الحقیقت اُسنے میری طرف تبسم سے دیکھا مگر یہہ چڑانے اور ستانے کا ظالمانہ تبسم تھا اُس لے
اپنے ترکش زرین سے تیزترین تیر کھینچا اور اپنی کمان چڑہائی ابھی چلہ سے تیر چلنے نہ پایا تھا کہ یکایک
मिनर्वा
منروانے ظاہر ہوکے اپنی سپر بے ریان میرے آگے کی اُسکی صورت مین ویسی مشتاقانہ ملائمی اور
वीनस, मिनर्वा
عاشقانہ کمزوری نتھی جیسی مینے وینس کی طلعت وہیئت مین دیکھی تھی منروا کی خوبی سادہ اور پاکیزہ
اور بے ساختہ تھی ہر ایک بات اُسکی اصلی وقدرتی تھی مگر ایک طرح کی جان اور توان اور شان
क्यूपिड
رکھتی تھی کیوپڈ کا تیر زور کافی نرکھنے سے اُس سپر کے آگے بے اثر تھا زمین پر گر پڑا تب اُسنے شرم
मिनर्वा
وغیرت سے متاثر ہوکے اپنی کمان اُتاری اور آہ سے اپنی ناامیدی ظاہر کی منروانے کہا ای مغرور
لڑکے یہان سے جا تجھکو صرف اُن لوگون پر اختیار ہی جو عقل ونیکی وعزت کی بڑی فرحتون کو چھوڑ
वीनस
کے شہوت کی کمینہ خوشیونکو پسند کرتے ہین وہ غصہ ممنوعہ سے شرماکے بے جواب واپس اُڑا اور وینس
ओलिम्पस
پھر اولمپس پر چڑہی مینے اُسکے رتھہ اور فاختونکو نیلے اور سنہری بادلون مین بہت دیر تک جاتے ہوئے
मिनर्वा
دیکھا لیکن پھر شناخت نکرسکا اور جب مینے اپنی آنکھہ نیچی کی تب منروا بھی غایب ہوگئی۔

इलीज़ियम
پھر مینے خود کو ایک فرحت افزا باغ مین دیکھا جسنے مجھے ایلیزیم یعنی بہشت کے باغ کی یاد دلائی یہان
मेन्टर
مجھکو مینٹر ملا اور یہہ بات بولا اس مہلک ملک اور جزیرہ وبا سے بھاگ یہان کی ہر ایک ہوا مین شہوت
मेन्टर
بھری ہی اور بہادرانہ نیکی ڈرتی ہی اور سلامت صرف بھاگنے سے ملتی ہی جسوقت مینے مینٹر کو دیکھا خوشی کی

حالت مین اُسکی گردن پر اپنے دونون ہاتھہ ڈالنے کو بڑھنا چاہا مگر زمین سے پانون اُٹھانیکی کوشش بیفائدہ
کی میرے پانون میرے نیچے رہے اور میرے ہاتھہ ایک خالی سایہ پر پڑے گرفت مین نہ آیا اس کوشش مین
جاگ پڑا اور سمجھا کہ یہہ کراماتی خواب ایک الہام غیبی ہی ایک ایسا زبردست ارادہ مانع عیاشی و اعتبار
نیکی ذاتی پیدا ہوا کہ مینے اہل سیپرس کے نامردانہ اور عیاشانہ طریقون سے نفرت کی لیکن مین اس خیال	सइप्रस
سے کہ مینٹر مر گیا ہی اور راب دریاے سٹکس سے پار جا کے مقام پاکان مین مقیم ہوگیا ہی بہت متاسف	मैन्टर, स्टिक्स
اور آشفتہ ہوا۔

مین اس خیالی نقصان سے اسقدر گھبرایا کہ رو دیا ملاحون نے دیکھکر پوچھا کہ تو کیون رویا مین نے
جواب دیا کہ تم باسانی قیاس کرسکتے ہو کہ مجھہ سا کمبخت جو اپنے ملک کو واپس جانے سے مایوس ہی کسواسطے
روتا ہی مگر اس اثنا مین سب اہل سیپرس جو جہاز پر تھے ایک عجیب خوشی مین مصروف ہوئے نیُ الحقیقت	सइप्रस
ڈانڑ چلانیوالے جنکو صرف التواے محنت آرام تھا ڈانڑ چلاتے چلاتے سوگئے اور ناخدانے پتوار چھوڑکر
پھولونکا تاج پہنا ایک بڑی صراحی لی اور بہت کسی شراب سے خالی کی باقی دوسرونکو پلائی وے
بھی ویسے ہی مخمور ہوئے اور وینس اور کیوپڈ کی تعریف کے ایسے گیت گانے لگے کہ کوئی آدمی	वीनस, क्यूपिड
جو پاکی کا کچھہ بھی پاس رکھتا ہی بلا خوف نہین سن سکتا۔

جب وے خطرے سے اسقدر بیخوف تھے ایک ناگہانی طوفان دریا کو بیقرار اور آسمان کو سیاہ کرنے
لگا ہوا گویا آزادی غیر مترقبہ کے دہقانی شوق مین آکے بادبانون مین شور کرنے لگی اور موجین
جہازون کے پہلوون سے ٹکرانے اور جہاز اُنکے صدمون سے رونے اور چلانے لگے اب ہم ایک
پہاڑ کی بلندی پر ترنے لگے سو کبھی ہمارے نیچے پھسل جاتا تھا اور ہمکو پانی مین ڈباتا تھا اور ہمنے
کئی چٹان بھی پاس ہی دیکھے جنپر لہرین ایک مہیب شور کے ساتھہ ٹکراتی تھین مجھہ سے اکثر مینٹر کہا کرتا تھا	मैन्टर
کہ عیاش و نامرد کبھی دلیر نہین ہوتے اور اب مجھکو تجربۃً دریافت ہوا کہ اسکا یہہ کہنا صحیح تھا کیونکہ سیپرین	सइप्रस
والے جو خوشی سے اتنے بیخود ہورہے تھے اور شور و غل کر رہے تھے اب خطرہ دیکھکے گھبراگئے اور عورتون
کیطرح رونے لگے خوف سے چیخ مارنے اور سر پاس تکلیف سے پکارنے لگے شور و غل کے سوا کچھہ سنائی
نہ پڑتا تھا بعض اُس خوشی کے نقصان سے روتے تھے جو پھر آنیوالی نتھی اور بعض دیوتاؤن کے ساتھہ
یہہ سست عہد کرتے تھے کہ اگر ہم اپنے بندر کے کنارے پر سلامت سے پہنچ جائینگے تو قربانی چڑھائینگے

مگر کسیکو یہہ اوسان نہ آتا تھا کہ جہاز کو چلائے یا دوسرونکو اُسکا چلانا بتائے اس حالت مین مینے اپنی جان
بچانے سے اپنے رفیقون کی جان بچانا اپنا کام سمجھا اسلئے مینے پتوار سنبھالی ناخدا ایسا مخمور تھا کہ اُسے جہاز
کے خطرے کی کچھہ خبر نتھی مینے ڈرے ہوئے جہازیون کو تقویت دی اور بادبان اُتروائے ڈانڑیون
نے زور سے ڈانڑ چلائے آخر ہم اُن چٹانون سے باہر نکل آئے جنمین مرگ کے سوا کچھہ نہ سوجھتا تھا۔
یہہ وقت جہازیون کو ایک خواب سا معلوم ہوا اپنی زندگی کے واسطے میرے بہت ممنون ہوئے
اور میری طرف حیرت سے دیکھنے لگے ہم جزیرہ سَیپرس مین اُس بہار کے مہینے مین پہنچے جو وینس کے
واسطے مخصوص ہی یہہ وہ موسم ہی جسکو اہل سَیپرس اُس دیبی کی تاثیر سے متعلق جانتے ہین کیونکہ اسوقت مین
ہر ایک نباتات جان تازہ پاتی ہی اور گلہائے سبزہ زار سے ہر طرف ایک ساتھہ نزہت چھاتی ہی۔

सइप्रस, वीनस
सइप्रस

جیون ہی مین کنارے پر گیا مین نے ہوا مین ایکطرح کی ملائمی دیکھی جو اگرچہ جسم کو سست و بیحرکت
کرتی تھی تاہم طبیعت پر ایک طرح کی نزہت و مسرت لاتی تھی فی الحقیقت وہان کے باشندے محنت سے
ایسے نافر تھے کہ وہ ملک اگرچہ بہت سیراب و خوشنما ہی تو بھی اکثر ناکاشتہ پڑا ہی مین ہر کوچہ مین عورتون
سے دوچار ہوا جو بے احتیاطی سے کپڑے پہنے ہوئے تھین وینس کی تعریف کے گیت گاتی تھین اور پوجنے
کیواسطے اُسکے مندر کو جاتی تھین خوبی اور خوشی اُنکی صورت پر عیان تھی لیکن اُنکی خوبی مین بناوٹ
تھی وہ شرم آگین سادگی نتھی جس سے علی الخصوص خوبی زنان مین طاقت تسخیر پیدا ہوتی ہی اُنکی سندر
ادا اور مکّارانہ نظر اور بھڑکیلی پوشاک مستانہ رفتار اور دلجویانہ کرشمہ اور شوق انگیزانہ سبقت جوئی
وغیرہ نے میرے دل مین نفرت اور کراہت پیدا کی جو کچھہ میری خوشی کے واسطے وے ناز و نخرے
ظاہر کرتی تھین اُنسے مین ناخوش ہوتا تھا۔

वीनस

مجھکو اُس دیبی کے ایک مندر مین لیگئے جو اُس جزیرے مین کئی ہین کیونکہ ستھیرا اور ائیڈیلیا
اور پیفاس مین اُسی کی پرستش ہوتی ہی جس مندر مین مین گیا تھا سو ستھیرا والا تھا اُسکی عمارت
سنگمرمر کی ہی مدور اور ستوندار اور ستون ایسے موٹے اور اونچے ہین کہ اُنکی صورت ہر ایک
جانب سے نہایت عالیشان معلوم ہوتی ہی ستونون کے اوپر محرابین لگی ہین اُنکے اوپر اُس دیبی کی
دلچسپ حقیقت لکھی ہی دروازے پر چڑھاوا چڑھانیوالونکا ہجوم ہمیشہ رہتا ہی لیکن مندر کے احاطہ کے اندر
زمین پاک پر کوئی قربانی نہین چڑھائی جاتی بیلون اور بچھڑون کی چربی جیسے دوسرے مندرون مین

मिथीरा, ग्रईडेलिया
पैफास, मिथीरा

ویسے اس مندر مین نہین جلائی جاتی اور نہ رسومات خوشی اُنکے خون سے ناپاک کیجاتی ہین جو چارپایے
یہان چڑھائے جاتے ہین سو صرف محراب کے آگے چڑھائے جاتے ہین اور وے ہی قبول ہوتے ہین جو
جوان اور سفید اور بے عیب ہوتے ہین وے سرخ اور طلائی بندون سے باندھے جاتے ہین اور اُنکے
سینگ طلائی رنگ اور پھولون سے سجائے جاتے ہین جب وے نذر ہو چکتے ہین تب اُنکو مناسب
فاصلہ پر ایک مکان ہی اُس مین لیجاکر وہان کے پوجاریون کے لئے کھانا بنانے کے واسطے قتل
کرتے ہین۔

خوشبودار عرق بھی چڑھایا جاتا ہی اور عمدہ مزہ دار شراب بھی پوجاریون کا لباس ایک لمبا اور
سفید چوغہ ہی جسکے دامنون مین طلائی گوٹہ لگا رہتا ہی اور کمر پر طلائی پٹکہ سے باندھا جاتا ہی شرق کی
عمدہ دھوپ محرابون پر رات دن جلائی جاتی ہی جسکا دھوان خوشبو کا بادل بنکے اُڑتا ہی مندر کے
سب ستون پھولون کے ہارون سے آراستہ رہتے ہین اور پوجا کے تمام برتن طلائی ہوتے ہین کل
مندر کے آس پاس خوشبودار لوبان کے درخت لگے ہین اچھے خوبصورت لڑکے اور لڑکیون کے سوا
نہ دوسرا کوئی پوجاریون کی نذر کرنے پاتا ہی نہ آتشکدہ مین آگ جلا سکتا ہی مگر یہہ مندر اگرچہ کیسا ہی
بڑا ہی تو بھی مریدون کے بد طریقون سے بدنام ہی۔

پہلے مین یہان کا حال دیکھکر گھبرایا لیکن رفتہ رفتہ عادی ہوگیا اور ظہور گناہ سے مجھے ڈر نہ معلوم
دیا وہان کے لوگون کے طریقون سے ایسا سخت متاثر ہوا وے میری پاکیزگی پر ہنستے تھے اور میری
حیا و تمکنت پر گستاخانہ اور مضحکانہ طعنہ کستے تھے میرا شوق پیدا کرنیکے واسطے طمع سے مجھے اپنے جال مین
پھنسانے اور میرے سینہ مین آتش عشق بھڑکانیکی ہر طرح کوشش کرتے تھے مین نے دیکھا کہ مین ہرگز
مزاحمت نہین کر سکتا میری تعلیم کی تاثیر مغلوب اور میری پاکی ارادہ پست ہونے لگی اور جو بدی ہر طرف
سے میری طرف آتی تھی مین اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا تھا بلکہ گناہ سے خوف کھانیکے بدلے نیکی سے شرمانے
لگا تھا مین اُس شخص کی مانند تھا جو ایک عمیق اور تیز رو دریا مین پیرا جاتا ہی لیکن اگر اُسکے کنارے
ڈھالو ہوتے ہین اور اُنپر قرار نہین پا سکتا تو رفتہ رفتہ اُکتا کر آخر تھک جاتا ہی اُسکے اعضا تکان سے بیحرکت
ہو جاتے ہین اور دھار پانی کی اُسکو بہا لیجاتی ہی اسطرح گناہ کی بدنمائی پر میری آنکھین اندھی ہونے
لگین اور نیکی کی تکلیف سے میرا دل گھبرانے لگا پھر قوائے عقلی کو اپنی مدد پر نہ بلا سکا اور تقلیداً اپنے

मैन्टर, इलीज़ियम

باپ کی تمثیل کو یاد نکر سکا اُس خواب نے بھی جسمین مین نے مینٹر کو باغ ایلیزیم یعنی بہشت مین دیکھا تھا میری نیکی کی اخیر کمزور کوشش کو دبایا اور امداد کی ہرایک امید کو منقطع کر دیا ناگاہ ایک فرحت بخش مستی مجھپر چھائی اور معلوم ہوا کہ جسکو مین زہر سمجھتا تھا سو میری رگ رگ مین سماتا ہی اور تسکین باطن کے ساتھہ میرے عضو عضو کو فرحت پر لاتا ہی تاہم یکایک ہوش مین آجانے سے مین اپنی قید پر روتا اور آہ بھرتا اور اشک بہاتا تھا کبھی ندامت سے شرماتا تھا اور کبھی نفرت سے بیخود ہوجاتا تھا کہتا تھا کہ یہہ جوانی زندگانی کا کیسا بُرا وقت ہی دیوتا جو آدمیونکی آفتون کے ساتھہ ظالمانہ کھیل کرتے ہین اُنکو جہالت کے کھیلون اور بشاشت کی تکلیفون مین کسواسطے ڈالتے ہین میرا سر پہلے سے ہی سفید کیون نہین ہوا اور میرے پانون لب گور

लैअरटीज़

کیون نہین پھسلتے ہین مین لیرٹیز سا جو میرے باپ کا باپ تھا پہلے سے کیون نہین ہوگیا مجھکو اس شرم انگیز کمزوری سے کہ واقف ہون موت زیادہ پسند ہی یے کلام ابھی میرے مُنہہ سے نکلے ہی تھے کہ میرا غصہ گھٹا اور میرا ہوش افیون شہوت سے مغلوب خواب ہوا پھر شرم کا پابند نرہا جب تک ایک دوسرے ناگہانی خیال نے مجھے خواب غفلت سے نہ جگایا اور سخت تر افسوس کا نیشتر نہ لگایا مین اس پیچ وتاب کی حالت مین اُن پاک درختون کے درمیان باربار دوڑنے لگا جیسا وہ ہرن دوڑتا ہی جسکو شکاریون نے زخمی کیا ہی اُسکی سُرعت اُسکو ایک لحظہ مین دور کے جنگل مین لیجاتی ہی مگر تیر تکلیف زا اُسکے پہلو مین لگا رہتا ہی اسطرح بیفائدہ مین آپ سے بھاگتا تھا کیونکہ میرا غصہ تبدیل جا سے کم نہ ہوتا تھا۔

ایک دن مین اس حالت مین تھا کہ تھوڑے فاصلہ پر مجھسے اُن درختون کے تاریک مقام

मैन्टर

مین مینے دیکھا کہ مینٹر ہی لیکن نزدیک تر گیا تو اُسکی صورت زرد معلوم ہوئی اور اُس سے ایسا سختی آمیز افسوس ظاہر ہوا کہ مجھے اُسکے دیکھنے سے خوشی نہوئی مینے کہا ای میرے پیارے دوست اور جائے امید کیا یہہ تو ہی فی الحقیقت یہہ تو ہی یا تیرا جلد غایب ہونیوالا خیال ہی جو مین دیکھتا ہون

मैन्टर

یہہ مینٹر ہی یا مینٹر کی روح جو ابتک میرے مصائب پر افسوس کھاتی ہی کیا تو اُن خوش نصیب روحون مین شمار نہین کیا گیا جو اپنی نیکی کا پھل پانے سے مسرور ہین اور جنکو دیوتاؤن نے بہشت کی پاک اور

मैन्टर

پائدار خوشیون سے سرفرازی بخشی ہی ای مینٹر بتا کہ تو زندہ ہی اور مجھے اپنی صلاح سے پھر خوش نصیب کریگا یا تو میرے دوست کا صرف ایک خیال ہی یے الفاظ کہتا ہوا مین اُسکی طرف خوش اور بیدم دوڑا

وہ زیادہ آرام سے کھڑا رہا اور ایک قدم بھی نہ بڑھا لیکن صرف دیوتا جانتے ہین جس خوشی سے مین نے
اُسے دیکھا اور ہمکنار کیا اور کہا کہ نہین نہین یہہ خیال نہین ہی مین اسکو خوب پکڑے ہوئے ہون اور
مل رہا ہون اسطرح پر مین نے ٹوٹے ہوئے لفظونمین اپنی دل کی بیقراری ظاہر کی یہانتک کہ رو دیا
اور زیادہ بولنے کی طاقت نپاکر اُسکے گلے سے لپٹ گیا وہ مجھکو رقت اور ملائمت اور شفقت کی نظر سے
مستقلانہ دیکھتا رہا آخر مین نے بولنے کی طاقت پائی اور پوچھا کہ تو کہان سے آیا ہی تیری عدم موجودگی
مین مجھپر کیا کیا آفتین آئی ہین اور اب تیرے بغیر میرا کیا حال ہوتا مینٹر میرے سوالات پر کچھ خیال نکرکے (मैन्टर)
ایسی آواز سے کہ مین ڈر گیا بولا کہ یہان سے بھاگ بھاگنے مین توقف نکر اس سرزمین کا میوہ صرف
زہر ہی یہان کی ہوا وبائی بھری ہی یہان کے باشندے وبا کے مارے ہین اور بولنے مین صرف
اُس مہلک زہر کو پھیلاتے ہین ناپاک اور خراب شہوت جو سب سے زیادہ خوفناک بدی ہی اور جو پنڈورا (पैन्डोरा)
یعنی بدی کے صندوق سے نکلتی ہی سب کے دلون کو بدحال اور نیکی کا استیصال کرتی ہی بھاگ
کسواسطے دیر کرتا ہی بھاگ پھر کے ایک نظر نہ دیکھ اس جزیرے پر پھر ایک لحظہ اپنا خیال متوجہ نکر۔

ابھی تک وہ بول رہا تھا کہ مین نے دیکھا کہ وہ ایک گہرے بادل سا غائب ہوا اور میری آنکھین
پھر ایک بار روشنی متواترہ کی شعاع سے روشن ہوئین اور میرا دل ایک بار راحت مگر باطاقت خوشی
سے بڑھا جو خواہش کی شور و شر انگیز خوشیون سے برخلاف ہی ایک خوشی دیوانگی و خرابی کی ہی جو پُر غضب
جوش کو ہمیشہ تیز تر افسوس سے بدلتی ہی اور دوسری خوشی عقل کی پُر تسکین اور ستودہ راحت ہی
جو برکت عالیہ رکھتی ہی اور مایل بہ کثرت ہی نہ بقلت یہہ خوشی میرے سینہ مین بھری اور آنسو نکلے آنکھون
سے مگر دنیا مین اسطرح پر رونے سے زیادہ کوئی خوشی نہین ہی مینے کہا وے لوگ بڑے خوش
نصیب ہین جنکو نیکی اپنی سب خوشیون کے ساتھہ دکھلائی دیتی ہی اسطرح دیکھنا اُسکو چاہنا ہی اور
اُسکو چاہنا خوش ہونا ہی۔

لیکن میرا خیال پھر مینٹر پر متوجہ ہوا اُسنے کہا کہ اب مین تجھ سے رخصت ہوتا ہون اس سے زیادہ (मैन्टर)
ایک لحظہ نہین ٹھہر سکتا مین نے کہا اب تو کہان جاتا ہی مین کس صحرا مین تیرے ساتھہ نہین چلونگا میرے
بدون جانے کا خیال نکر مین تیرے قدمون مین مرونگا فوراً مین نے اُسکو پکڑ لیا اور اپنے تمام زور سے
اُسکو روکا اُسنے کہا کہ تیرا شوق مجھے ٹھہرانے کا بے فائدہ ہی مجھکو میٹوفس نے ایتھیوپیہ کے عربون کے (मिटोफ़िस इथिओपिया)

सिया, हैज़ाईल
ہاتھہ بیچدیا ہی وے سریہ مین دمشق کو تجارت کیواسطے گئے ہین اُنکا ارادہ تھا کہ مجھکو بڑی قیمت پر ہیزائیل
کے ہاتھہ فروخت کرین وہ ایک ایسے یونانی غلام کی تلاش مین تھا جو اُسکو یونان کے رسم و رواج سے واقف
کرے اور وہان کا علم سکھائے یہہ ارادہ اُنکا غلط نتھا کیونکہ بہت بڑی قیمت پر اُسنے مجھکو خرید کرلیا ہی اُسنے
मइनास, क्रीट
یونانی مدبری کا علم جلد جلد حاصل کرکے مینناس کے قوانین سیکھنے کے لئے کریٹ کو جانیکا قصد کیا اور جلد یا
لیکن ہوائے مخالف ہمکو سیپرس مین لے آئی وہ اس مندر مین قربانی کو گیا ہی ابھی آتا ہوگا ہوائے موافق
टैलीमेकस
ہمارے بادبان بھر چکی ہی اور ہمکو جہاز پر بلاتی ہی ای ٹیلیمیکس تو خوش رہ جس غلام کو دیوتاؤن کا ڈر ہی
سوا اپنے مالک کی خدمت مین حاضر رہنے کا فرض چھوڑ نہین سکتا دیوتاؤن نے مجھکو اُسکا مملوک کیا ہی اور
यूलीसीज़
وے جانتے ہین کہ اگر مجھکو مجھپر کچھہ اختیار ہوتا تو وہ اختیار مین تجھکو دیتا خوش رہ اور یولیسیز کی تحصیلات
पैनीलोप
اور پینیلوپ کی گریہ و زاری یاد رکھہ اور یہہ بھی یاد رکھہ کہ دیوتا منصف ہین ای دیوتاؤ تم جو بیگناہ کے
टैलीमेकस, मैन्टर
بچانیوالے ہو جانتے ہو مین کیسے ملک مین ٹیلیمیکس کو چھوڑتا ہون مین نے کہا ای عزیز مینٹر تو مجھکو یہان
सिरियाई
چھوڑ نہین سکتا مین مرونگا مگر تجھکو بے اپنی ہمراہی کے جانے نہ دونگا لیکن کیا تیرا سریائی مالک رحم نہین
رکھتا جو اتنی سختی کریگا کہ تجھکو میری آغوش سے جدا کریگا وہ میری جان لیگا یا مجھکو تیرے ساتھہ چلنے
دیگا تونے خود مجھکو یہان سے بھاگنے کی نصیحت کی ہی پھر مجھکو اپنے ساتھہ بھاگنے سے کیون منع کرتا ہی مین
हैज़ाईल
خود ہیزائیل سے کہونگا شاید وہ میری جوانی اور پریشانی پر رحم لائے جو عقل کا ایسا شایق ہی کہ اُسکی
تلاش دور دور کے ملکون مین کرتا ہی بیشک ایسا وحشیانہ اور جنگلیانہ دل نہین رکھتا ہوگا کہ بے اثر ہو مین
اُسکے قدمون پر گرونگا اُسکے زانو پکڑونگا اور جب تک مجھے تیرے ساتھہ لیچلنے کا اقرار نکریگا تب تک اُسے نچھوڑونگا
خود کو اُسکی نذر کرونگا اگر وہ قبول نکریگا تو پھر جہان میرا نصیب لیجائیگا وہان جاکر اپنی قبر مین جاؤنگا۔
हैज़ाईल
मैन्टर, हैज़ाईल
مین یے کلام کہہ چکا ہی تھا کہ ہیزائیل نے مینٹر کو بلایا مین اُسکے آگے زمین پر ساجدانہ جھکا ہیزائیل
نے مجھہ اجنبی شخص کو اس حالت مین دیکھکر پوچھا تو کیا چاہتا ہی مین نے کہا کہ اپنی زندگی چاہتا ہون کیونکہ
मैन्टर, यूलीसीज़
اگر مجھکو مینٹر کے ساتھہ جو تیرا نوکر ہی چلنے کی اجازت نہوگی تو مجھے مرنا پڑیگا مین اُس یولیسز کا جو عقل مین سب
ट्राय
एशिया
یونانی بادشاہون پر فضیلت رکھتا ہی اور جسنے ٹراے کو جو تمام ایشیا مین مشہور شہر تھا فتح کیا ہی بیٹا ہون
مگر مت سمجھہ کہ اس بیان سے مین اپنی پیدائش کی بزرگی ظاہر کرتا ہون اور اپنے غرور کا خراج چاہتا ہون
لیکن اپنی مصیبت کے دعوی کو مضبوطی دیتا ہون تاکہ تجھکو رحم آئے مین اپنے باپ کی تلاش مین اس شخص کے ساتھہ

جسکو محبت نے میرا باپ بنایا ہی ساحل بساحل پھرا ہون لیکن آخرکار میرے نصیب نے اسکو مجھ سے چھینکے میری
آفت کو کامل کیا ہی اب یہہ تیرا غلام ہی اسلیئے مجھکو بھی اپنا غلام بنا اگر تو فی الحقیقت دوست انصاف ہی اور
سیناس کے قوانین سے واقف ہونے کے واسطے کریٹ کو جاتا ہی تو میری اس تکلیف کی درخواست کو رد (मइनास, क्रीट)
نکریگا تو دیکھتا ہی کہ ایک توانا بادشاہ کا بیٹا تجھ سے غلامی کی درخواست کرتا ہی اور صرف اسکو اپنی راحت
سمجھتا ہی ایک وقت ایسا تھا کہ سسلی مین مجھکو غلامی سے مرگ پسند تھا لیکن جو تکلیفات مین نے وہان پائی (सिसिली)
تھین سو میرے نصیب کی برہمی کی علامات اولین تھین اور اب مین ڈرتا ہون کہ مبادا میری اس حالت
کی درخواست منظور نہو جس سے دور رہنے کے لیئے اسوقت مرگ چاہتا تھا دیوتا میری مصیبتون پر نظر
فرمائین اور ہیزائیل سیناس کو یاد کرے جسکی عقل کا وہ مداح ہی اور جسکا عدل پلیوٹو کی سلطنت مین ہم (हैज़ाईल, मइनास, प्लूटो)
دونون پر حکم نافذ کریگا۔

ہیزائیل نے بڑی مروت و آدمیت سے میری طرف دیکھا اور مجھکو ہاتھ پکڑ کے زمین سے اٹھایا اور (हैज़ाईल)
کہا کہ مین یولیسیز کی عقل اور نیکی سے ناواقف نہین ہون مین نے مینٹر سے بارہا سنا ہی جیسا نام اسنے (यूलीसीज़, मैन्टर)
یونانیون مین پیدا کیا ہی اور نیکنامی نے اسکو تمام مشرقی اقوام مین مشہور کیا ہی ای یولیسیز کے بیٹے میرے (यूलीसीज़)
ساتھ چل جب تک تیرا باپ جس سے تو پیدا ہوا ہی ملیگا تب تک مین تیرا باپ رہونگا اگر مین یولیسیز کی (यूलीसीज़)
بزرگی یا تیری مصیبت سے واقف نہوتا تو صرف مینٹر کی دوستی مجھکو تیری خبرداری پر آمادہ کرتی حقیقت (मैन्टर)
مین مینے اسکو مثل غلام خریدا ہی لیکن اب وہ عمدہ تر نسبت سے اس روپیہ کے واسطے جو مین نے اسکے لئے
دیا ہی میرے سب دوستون سے زیادہ عزیز و مغتنم دوست ہی جو عقل مین تلاش کرتا تھا سو مین نے اس
مین پائی ہی اور جو محبت نیکی مجھکو حاصل ہی سو اس سے ہاتھ آئی ہی اسواسطے اسیوقت مین اسکو آزادی
دیتا ہون اور تیری آزادی قایم رکھتا ہون مین تجھ سے خدمت نہین چاہتا صرف قدر دانی چاہتا ہون

ایسی سخت پریشانی اب ایک لحظہ مین ظاہر نہو سکنے والی شادمانی کے ساتھ بدل گئی مین تباہی تامہ
سے آزاد ہوا اور اپنے ملک کو پہنچنے والا تھا ایسی مدد ملی تھی کہ اپنے ملک کو پہنچ جاتا اور ایسے شخص
کی قربت سے تسلی یاب تھا جسکی محبت میرے ساتھ سوائے محبت نیکی کچھ بنیاد نرکھتی تھی اور جو کچھ آرام کے
واسطے ضرور تھا سو ملاقات مینٹر سے کہ پھر علیحدہ رہنے کا خوف نرہا تھا حاصل تھا۔ (मैन्टर)

ہیزائیل سیدھا اس بندر کو چلا مینٹر اور مین اسکے پیچھے چلے اور ہم سب ساتھ سوار ہوئے ہمارے (हैज़ाईल, मैन्टर)

ڈرائیڈون نے لہرونکو ہٹایا اور ہوائے ملایم جو بادبانون کے ساتھ بازی کرتی تھی گویا ہمارے جہاز کو
سइप्रस, हैज़ाइल
جان بخشتی تھی اور بہ آسانی آگے چلاتی تھی سیپرس جلد نظر سے غائب ہوا اور ہیزائیل جو میری رائے سُننے
کا مشتاق تھا مجھسے پوچھنے لگا کہ اس جزیرے کی رسم ورواج کی نسبت تیرا کیا خیال ہی مین نے زیرکانہ
وہ آفت جو میری جوانی پہ آئی تھی اور وہ مجادلت جس سے میرا سینہ مضطرب تھا اُس سے ظاہر کی
वीनस
وہ بدی سے میری نفرت دیکھکے متاثر ہوا اور بولا ای وینس مین تیری اور تیرے لڑکے کی طاقت
کا قایل ہون اور مین نے تیری محرابون پر خوشبوئین جلائی ہین تو بھی اُس بدنامی زنانمردی سے جو
تیری حدود مین غالب ہی اور اُس پُرایذا شہوت سے جو تیری مہمانیون مین ظہور پاتی ہی نفرت کرون
تو معاف فرما۔

मैन्नर
پھر اُسنے مینٹر سے اُس اوّلین قدرت کا جسنے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہی اور اُس نامحدود اور
غیر متغیر حکمت کا جو سب مین جاتی ہی اور تقسیم نہین پاتی اور اُس مسلط اور غالب صداقت کا جو قوت فاہمہ کو
روشن کرتی ہی اور اُس آفتاب کا جو عالم موجودات کو روشنی دیتا ہی ذکر کیا اور کہا کہ جس شخص نے قدرت
کا مظہر پاک نہین دیکھا سو اُنکی مانند اندھا ہی جو بے نظر پیدا ہوئے ہین وہ زندگی بھر تاریکی مین چلتا ہی
جیسے وہ جو شمالی اطراف مین پھرتا ہی جہان رات چھ مہینے کی ہوتی ہی اور خود کو عاقل سمجھتا ہی لیکن درحقیقت
محض جاہل ہوتا ہی وہ جانتا ہی کہ میری آنکھ ہر ایک شَے کو دیکھتی ہی تاہم کوئی شی دیکھے بغیر جیتا ہی اور مرتا ہی
یا بہت سے بہت تو جھلملانے والی اور دھوکہ دینے والی روشنی سے صرف ناپائدار خیالات یا بے اصل بخارات
دیکھتا ہی جو ہر وقت رنگ ڈھنگ بدلتے ہین اور آخر کو بالکل تاریکی مین نیست ہو جاتے ہین ہر ایک ایسے شخص
کا یہی حال ہی جو خواہشہاے نفس اَمّارہ پر فریفتہ ہی یا خیال کی صورتہاے رنگارنگ پر شیفتہ فی الحقیقت اُنہین
سے کسیکو آدمی کہنا زیبا نہین ہی لیکن اُنکو جو عقل پائدار کی ہدایت پر چلتے ہین اور اُس شعاع رہنما کے جاننے
والے اور پیروی کرنے والے ہین جو آسمان سے آتی ہی اِسی عقل سے جب ہمارے خیالات نیک ہوتے ہین
ہم الہام پاتے ہین اور جب بد ہوتے ہین ہدف تیر ملام بنتے ہین اور اِسی سے ہوش وتوان حاصل کرتے
ہین یہہ ایک دریا ہی جسکی ہم صرف چھوٹی چھوٹی نہرین ہین جو جلد اُس پانی مین ملجاتی ہین جس سے نکلتی ہین۔
یے کلامات فی الحقیقت مین اچھی طرح نہین سمجھا لیکن معلوم ہوا کہ انہین کوئی بات بہت معلیٰ اور مصفا ہی
اور میرے دل مین وہ نور شعاع صداقت پیدا ہوا جو میرے فہم کی حد تک چمکا پھر اُسنے دیوتاؤن اور بہادرون

اور شاعرون اور زبان راستی یعنی ست جگ کا پھر طوفان عام کا اور اُس دریاے فراموشی کا جس مین ارواح مردگان ڈوبتی ہین اور اُس دوامی سزا کا جو جہنم کے تاریک ظلمت کدہ مین گنہگارونکو دیجاتی ہی اور اُس عمدہ راحت کا جو باغ بہشت کے سبزہ زار مین نیکو نکی ارواح کو ملتی ہی اور ہمیشہ پائدار سمجھی جاتی ہی مذکور کیا۔

جب ہیزائیل اور مینٹر اسطرح کی گفتگو کر رہے تھے ہمنے کئی مچھلیان ایک قسم کی جنکو ڈالفن کہتے ہین دیکھین جنکے پر نیلے اور سنہرے تھے اور جنکی بازیگری سے دریا مین لہرین اُٹھتی تھین اور جھاگ پڑتے تھے پھر ایک قسم کی دوسری مچھلیان جنکو ٹریٹن کہتے ہین آئین جو اپنے پیچدار سنکھون سے ترئی کی سی آواز نکالتی تھین اُنکے درمیان ایمفیٹرائٹ یعنی پانی کی دیبی کا رتھ تھا جسکو برف سے بھی زیادہ سفید دو گھوڑے کھینچتے تھے جو لہرونکو چیرتے ہوئے اور پیچھے کی علامت دریا پر چھوڑتے ہوئے چلتے تھے اُن کی آنکھون مین آگ چمکتی تھی اور نتھنون سے دھوین کے بادل نکلتے تھے رتھ ایک سنکھ کی صورت تھا جو ہاتھی دانت سے زیادہ سفید اور روشن اور عجیب طرح کا تھا سونے کے پہئے اُسمین لگے تھے اور پانی کے سطح پر اُڑتا ہوا نظر آتا تھا بہت سی جوان آبی پریان رتھ کے پیچھے پیرتی جاتی تھین اور اُنکے بال پھولون سے سنوارے اور کھلے ہوئے پیچھے کو بکھرے تھے اور ہوا سے لہراتے تھے اُس دیبی کے ایک ہاتھ مین سونے کی چھڑی تھی جس سے وہ لہرونکو اطاعت کے لئے ڈراتی تھی دوسرے ہاتھ مین ایک چھوٹے دیوتا یعنی اپنے بیٹے پیلیمن کو لئے ہوئے چھاتی سے دودھ پلاتی تھی اُسکی صورت مین ایسی عذوبت و عظمت عیان تھی کہ ہواے باغی اُسکو دیکھکر پریشان ہوتی تھی کالی آندھی دور سے نالان تھی ٹریٹن نامی مچھلیان طلائی لگام پکڑکے اُسکے گھوڑونکی رہنما تھین ایک بڑا سرخ بادبان اُسکے اوپر تھا جسکو صبا بھر رہی تھی اور اپنے دم سے پھلا رہی تھی درمیان مین ایئولس مصروف و بیقرار اور سرگرم تھا اُسکا چہرہ پرشکن اور ملول تھا اور آواز سخت اور مہیب بھوین اتنی لمبی کہ ڈاڑھی تک لٹکتی تھین آنکھون مین سخت تندی چمکتی تھی جسکے رعب سے صرصر شمالی خاموش ہوتی تھی اور ابر اُفق کو اُلٹے بھاگتے تھے بڑے بڑے طویل القامت مچھے اور آبی خونخوار جو اپنے نتھنون کے دم سے دریا کو گھٹاتے بڑھاتے ہین اپنے اپنے مقامات مخفی سے اُس دیبی کے دیکھنے کو بیتابانہ اور شتابانہ چلے آتے تھے۔

ہیزائیل، مینٹر
ڈالفن
ٹریٹن
ایمفیٹرائٹ
پیلیمن
ٹریٹن
ایئولس

باب پنجم

टैलीमेकस, क्रीट
आइडोमिनिअस

ٹیلیمیکس کا کریٹ مین پھنچکر سنناوہان کے بادشاہ ائیڈومینیئس کا ناعاقبت اندیشانہ عہد کے باعث اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنا اور اہل کریٹ کا انتقاماً اُسکو ملک سے نکالنا اور مدت تک پس وپیش مین رہ کر جمع ہونا اور ایک نیا بادشاہ قایم کرنا اور اُس مجمع مین ٹیلیمیکس کا داخل ہونا اور کئی بازیون مین جیتنا اور مینَاس نے جو سوالات اپنی قانون کی کتاب مین لکھے تھے اُنکا جواب دینا اُن بزرگون کا جو اُس مباحثہ کے منصف تھے اور دوسرے سب لوگون کا اُسکی عقل دیکھکر اُسکو اپنا بادشاہ کیا چاہنا؛

टैलीमेकस
मइनास

क्रीट

بعد اسکے جلد ہی یہہ دیبی اور اُسکی سواری غائب ہوئی ہمکو کریٹ کے پہاڑ نظر آنے لگے اگرچہ ابتک آسمان کے بادلون اور دریا کی لہرون سے اچھی طرح شناخت مین نہین آسکتے تھے مگر تھوڑے ہی عرصہ مین پہلے کوہ ائیڈا کی بلندی آس پاس کے پہاڑون پر اُٹھتی ہوئی نظر آئی جیسے بارہ سنگھے کے پھیلے ہوئے سینگ گرداگرد چھوٹے ہرنون پر نظر آتے ہین رفتہ رفتہ ہم نے اُس جزیرے کا کنارہ زیادہ تر صفائی سے دیکھا جیسی سئپرس کی جنگلی اور ناکاشتہ زمین ہے ویسی یہہ کریٹ کی زمین سیراب اور زرخیز ہے اپنے باشندون کی محنت سے ہر قسم کے میوجات دیتی ہے۔

आइडा

सइप्रस
क्रीट

ہمنے بہت سے دہات دیکھے جو خوش تعمیر تھے اور قصبے جو شہرون سے کچھ کم تھے اور شہر جو عظمت مین درجۂ اعلی رکھتے تھے وہان کوئی ایسا کھیت نتھا جسکو مزارع کے ہاتھ نے اپنی محنت ومشقت کے نقش سے منقش نکیا ہو قلبہ رانی کی علامات ہر کہین معلوم ہوتی تھین یہان جھڑبیری اور کنٹیلے درخت دیکھنے کو بھی نتھے ہم نے فرحت کے ساتھ اُن درونکو دیکھا جنمین مویشیون کے بیشمار گلّے اُن چشمون کے درمیان چرتے تھے جنسے وہان کی زمین سیراب تھی اور اُن پہاڑیون کو جنکے آتار پر بھیڑیان چرتی تھین اور اُن وسیع میدانون کو جنپر سریز یعنی کھیت کی دیبی کی طلائی فیاضی چھارہی تھی اور اُن پہاڑون کو جو انگور کی خوشنما سبزی سے سرسبز تھے اور اُن خوشہ ہاے انگور کو جو پہلے سے نیلگون اور بیکس یعنی ملک الصہبا کے فیضان سے

सिरीज़

बैकस

مشغون تھے اور اُس صہبا کو جو غم گھٹا کے سرور بڑھاتی ہی اور تکان مٹا کے بدن مین طاقت تازہ لاتی ہی۔

मेन्टर. क्रीट

مینٹر نے ہم سے کہا کہ مین آگے کریٹ مین آیا تھا اور جو کچھ اُسکو وہان کا حال معلوم تھا سو اچھی طرح
بیان کیا کہ یہہ جزیرہ جسکی سب پردیسی تعریف کرتے ہین اور جو اپنے ایک سو شہرون کے واسطے نامی ہی
اپنے باشندون کے لئے اگرچہ بے انتہا ہین زندگی کی سب ضروریات پیدا کرتا ہی۔
کیونکہ اسکی زمین ہمیشہ اُنکے واسطے بہت فائدہ بخشتی ہی جو اُسکو جوتتے ہین اور اُسکے خزینے بے نقصان
ہین باشندونکا جسقدر شمار کسی ملک مین زیادہ ہوتا ہی اُسیقدر وہانکی زمین مین پیدایش زیادہ
ہوتی ہی اگر وے سست نہین ہوتے اور حسد نہین رکھتے تو زمین اچھے ماباپ کیطرح اپنے لڑکون کی
تعداد کے موافق اور علی قدر محنت اُنکے استحقاق کے مطابق اُنکے واسطے اپنی بخششون کی کثرت رکھتی ہی
آدمی کی حرص وہوس ہی اُسکی آفتون کا باعث ہوتی ہی ہر ایک شخص سبکا حصہ لیا چاہتا ہی اور زیادتی
کی خواہش سے محتاج رہتا ہی اگر آدمزاد صرف طبیعت کی ضرورت پر قناعت کرے اور صرف اتنا چاہے جو رفع
ضرورت کو کافی ہو تو کثرت فرحت اور خاص فراغت اور عام راحت اپنے واسطے برابر اور بلاناغہ پاسکتا ہی

मइनास

ان ضروری صداقتون کا اچھا علم مینوس کے فخر کا باعث تھا جو موجدان قوانین مین عاقل ترین
اور بادشاہون مین فاضل ترین تھا اس جزیرے کے سب عجایب اُسکے قوانین کے نتایج ہین جو تعلیم اُسنے
لڑکون کے واسطے بتائی ہی اُنکو درست اور چست رکھتی ہی اور جلد ہی کفایت اور محنت کی عادت سکھاتی
ہی یہہ مقولہ قدیم سے جاری ہی کہ ہر قسم اور ہر درجہ کی عیاشی اپنی مقدار کے موافق جسم اور دماغ کو کمزور بناتی
ہی اور کوئی خوشی قابل پسند نہین ہی بجز اُس خوشی کے کہ بہادرانہ نیکی سے سرافراز ہون اور بزرگانہ نیکی
سے ممتاز ہمت وقت معرکہ صرف مرگ کو حقیر سمجھنا نہین ہی بلکہ اُس دولت کو جو فضول ہو اور اُس فرحت کو بھی

क्रीट

جس سے شرمندگی حصول ہو تو کریٹ مین ان تین جرمون پر سزا دیجاتی ہی جو اور ملکون مین نہین دیجاتی
وے یے ہین ناسپاسداری ریاکاری طمعداری۔

क्रीट

شاید کوئی خیال کرے کہ زیادتی حشمت و دولت کا بھی قانون چاہیے کریٹ مین زیادتی حشمت و دولت
کوئی جانتا ہی نہین ہر ایک آدمی محنت کرتا ہی اور کوئی دولتمند ہونا نہین چاہتا ہی جانتے ہین کہ محنت کا عوض
کافی راحت و فراغت سے جینا ہی جسمین سب خواہشات طبعی بکثرت اور بآسانی حاصل ہو سکتی ہین مکان
عالی اور سامان قیمتی اور لباس فاخرہ اور ضیافت عیاشانہ ممنوع ہین فی الحقیقت کپڑے عمدہ اُون کے

بناتے ہین اور اُنپر رنگ بہت خوب چڑھاتے ہین مگر سادہ اور بے تکلف ہوتے ہین اُنکے کھانے جنکے ساتھہ کچھہ
شراب پیتے ہین نہایت اعتدال کے ساتھہ ہوتے ہین یعنی صرف روٹی اور ایسے میوے جو اُس موسم مین مل سکتے
ہون اور دودھہ اگر گوشت کبھی کھاتے ہین تو تھوڑا اور بے تکلف پکا ہوا اور ارزان نرخ کا کیونکہ اچھی مویشیونکو
وے محنت کے واسطے بچاتے ہین تاکہ زراعت اچھی ہو اُنکے مکانات صاف اور آرام بخش اور خوشنما ہوتے ہین
مگر کچھہ آرایش نہین رکھتے فی الواقع عمارتین نہایت پاکیزہ اور نفیس بنانا جانتے ہین لیکن اس علم کا استعمال
صرف دیوتاؤن کے مندر کے بنانے مین کرتے ہین مگر اپنے رہنے کے واسطے ایسی عمارتون کا بنانا بے ادبی
سمجھتے ہین اہل کریٹ کی دولت یہہ ہی تندرستی اور طاقت اور ہمت اور خانگی راحت و اتفاق اور تمام
آزادی اور اشیاء ضروری کی زیادتی اور ہر ایک زیادتی سے نفرت عادت محنت اور سستی سے کراہت
نیکی کی تقلید قوانین کی اطاعت اور دیوتاؤن کی تعظیم۔

क्रीट

مین نے پوچھا اختیار شاہی کی کیا حد و ہین مینٹر نے جواب دیا کہ بادشاہ کا اختیار رعایا پر مطلق ہی لیکن
ویساہی قوانین کا اختیار اُسپر نیکی کرنے کے واسطے اُسکا اختیار نامحدود ہی لیکن بدی کرنے کو ممنوع قوانین
نے رعایا کو اُسکے ہاتھون مین مثل امانت قیمتی اس شرط پر رکھا ہی کہ اُنکے ساتھہ ایسا سلوک کرے جیسا اپنے
فرزندون کے ساتھہ کیونکہ اُن قوانین کا یہہ منشا ہی کہ ایک کی عقلمندی و منصفی بہتون کی خوشی کا باعث
ہو نہ کہ بہتونکی کمبختی اور غلامی ایک کی نخوت اور عشرت کا موجب ہو بادشاہ کو سوا رعایا کے کچھہ نرکھنا چاہی
لیکن اتنا اقتدار جتنا اپنے عہدے کی تکلیف گھٹانیکو اور رعایا کے دلون مین قوانین کی تعمیل کا رعب جمانے
کو ضرور ہو سوا اسکے ہر طرح پر بادشاہ کو ہر ایک دوسرے آدمی سے کیا راحت اور کیا فرحت مین کمتر مصروف
اور حشمت اور نخوت پر کم متوجہ ہونا چاہیئے کہ دوسرے آدمیون مین اپنی دولت کی افزونی اور عشرت کی
بوقلمونی سے نہ پہچانا جاوے بلکہ بزرگانہ عقل اور بہادرانہ نکوئی اور نامورانہ عزت کی زیادتی سے ملک کے
باہر افواج کا حاکم ہونے سے اپنے ملک کا محافظ ہو اور اندر داد رسانی اور اخلاق آرائی اور راحت افزائی
سے اپنی رعایا کا مربی منصفانہ ہو کیونکہ دیوتاؤن نے اُسکو اُسکے فائدے کے واسطے بادشاہت نہین بخشی ہی
بلکہ اُسکو لوگون پر صرف اسواسطے بزرگی دی ہی کہ وہ سبکا خادم رہے اپنا سب وقت رعایا کے لئے صرف کرے
اور اپنا سب خیال رعایا پر لگائے سوا رعایا کے دوسرے کسی کو سنچا ہے کیونکہ جسقدر وہ عوام کو آرام بخشتا ہی
اُسیقدر اُس درجہ کا مستحق ہوتا ہی مینااس نے حکم دیا تھا کہ میرے بعد میرے فرزند تخت پر نہ بٹھائے جائین

मैन्टर

मइनास

مگراس شرط پر کہ وے اِن مقولون پر عمل رکھین کیونکہ وہ اپنی رعایا کو اپنے فرزندون سے زیادہ چاہتا تھا اور اِس عاقلانہ قاعدے سے اُسنے اپنی بادشاہت کو طاقت اور راحت بخشی تھی اور اسیطرح اُن توانا فتمندون کے آفتاب ستائش کو مکسوف کیا تھا جنھون نے لوگونکو اپنی نخوت پر قربان کیا تھا اور خود کو بڑا سمجھتے تھے اِن ظالمون کی طاقت نے بعد چند سال کے اِنکو قبر مین چھوڑا لیکن مینَاس کے انصاف نے اُسکو عالم ارواح مین زیادہ تر رعب والے تخت پر بٹھایا ہی جہان وہ مثل منصف عالی مقام سب کو پائندار جزا اور سزا دیتا ہی۔

मइनास

ہم مینٹر کا یہہ کلام سُن رہے تھے کہ اُس جزیرے مین پہنچ گئے جیون ہی اُس کنارے پر اُترے ہم نے وہ مشہور پیچدار عمارت دیکھی جو ڈیڈلس نے اُس عمارت کی دیکھا دیکھی بنائی تھی جو ہمنے مصر مین دیکھی تھی ہم اُس عجیب عمارت پر خیال کرتے تھے کہ اُسکے کنارے پر بہت سے آدمی آئے اور اُس مقام پر جمع ہوئے جو دریا سے بہت دور نہین ہی ہمنے اُس اجتماع کا باعث دریافت کیا تو فوراً ایک کریٹ والے نے جس کا نام ناسیکریٹیز تھا ہمارا تعجب رفع کیا۔

मैन्टर
डीडेलस
क्रीट
नासीक्रेटीज़

اُس نے کہا کہ آیڈومینیس ڈیوکیلین کا بیٹا اور مینَاس کا پوتا دوسرے یونانی بادشاہون کے ساتھ ٹراے کی لڑائی مین گیا تھا سو اُس شہر کی تباہی کے بعد کریٹ کو بسواری جہاز آتا تھا لیکن ایک ایسے سخت طوفان نے اُسکو آگھیرا کہ ناخدا اور دوسرے آدمیونکو جو جہاز پر سوار تھے اور جہاز رانی کے علم مین کامل تھے یقین ہوا کہ ہمارا جہاز تباہ ہوگا ہر ایک کے خیال مین موت حاضر تھی اور یہی اندیشہ تھا کہ دریا نگلا چاہتا ہی سب لوگ اِس مصیبت پر روتے تھے جس سے اُس ناکامل آرام کی بڑا افسوس امید بھی باقی نہی جو جسم کو رسومات تجہیز و تکفین ہونیکے بعد ارواح مردگان کو آبہائے سٹکس کے اُس پار میسر ہوتی ہی اِس حالت مین آیڈومینیس نے ہاتھ اُٹھاکے اور آنکھین آسمان کیطرف پھراکے نیپٹیون یعنی ملک المار سے عاجزانہ عرض کی کہ اے توانا دیوتا تو جو حدود دریا کا مالک ہی اس نہایت تکلیف کے وقت مین میری فریاد سُن اگر تو امواج کے اس غضب سے بچائیگا اور مجھکو بسلامت میرے ملک مین پہنچائیگا تو مین اپنے واپس پہنچنے پر جو پہلا جاندار کنارے پر دیکھونگا اُسکو تجھپر قربان کرونگا۔

ग्इडोमिनियस
ड्यूकेलियन
मइनास
ट्राय क्रीट
स्टिक्स
ग्इडोमिनियस
नैपट्यून

اِس عرصہ مین اُسکے بیٹے نے فرزندانہ گرمی اشتیاق مین اپنے باپ سے ملنے کے واسطے جلدی کی اور خوشی مانی کہ اپنے باپ سے پہلے ہم آغوشی حاصل کرونگا اس کمبخت جوان نے نہین جانا کہ باپ کے

आइडोमिनिअस

पाس جلد جانا تباہی مین آنا تھا ائیڈ ومینیس اُس طوفان سے نجات پاکے اپنے بندر پر پہنچا اور اپنی دعا

नैप्ट्यून

سننے کے واسطے نپٹیون کا شکر گذار ہوا الا اس دعا کے مہلک اثر سے جلد واقف ہوا کچھہ بدنصیبی کا ایسا شگون
ہوا کہ وہ اپنے دل کے سخت اضطراب کے ساتھہ اپنی بے اختیاری پر پچھتایا اور اپنے لوگون مین آنے سے ڈرا

निमीसिस

اور جو نہایت عزیز تھے اُنکے ملنے سے گھبرایا لیکن نمیسس نے جو ایک ظالم اور سنگدل انتقام لینے والی دیبی
ہی اور آدمیونکو سزا دینے پر متوجہ رہتی ہی اور طاقتورون اور مغرورونکو عاجز کرنے مین خوش ہوتی ہی
اپنے مہلک اور نامعلوم ہاتھہ سے اُسکو آگے دھکیلا وہ جہاز سے کنارے پر آیا لیکن آنکھہ اُدھر کرتے ہی اپنا
بیٹا سامنے دیکھا زرد ہوگیا اور کانپتا ہوا پیچھے ہٹا ہر طرف کو دیکھنے لگا کہ کوئی دوسرا جاندار نظر آئے جس
کمتر واسطہ رکھتا ہو لیکن اب وقت نتھا اُسکا بیٹا اُسکی طرف جھپٹا اور اُسکے گلے سے لپٹا لیکن یہہ دیکھکر متعجب
ہوا کہ وہ بجاے ہمکنار کرنے کے بے حرکت کھڑا ہوا اور آخر آنکھون سے آنسو بہانے لگا۔

اُس نے کہا ای میرے باپ اس افسوس کا کیا سبب ہی اتنی مدت کی غیر حاضری کے بعد تو اپنے لوگون
مین واپس آنے اور اپنے لڑکے کو خوش کرنے سے رنجیدہ ہی آہ مین نے کس بات سے تجھکو ناخوش کیا ہی تیری
آنکھین مجھہ سے ابتک پھری ہین گویا تو مجھے دیکھنے سے نفرت کرتا ہی یا ڈرتا ہی اُسکے باپ کو افسوس کے مارے

नैप्ट्यून

تب بھی جواب نہ آیا لیکن کچھہ آہون کے بعد جو اُسکے سینہ مین دلکو مضطرب کر رہی تھین رویا اور پکارا ای نپٹیون
مین نے تجھہ سے کیا اقرار کیا ہی کس شرط پر تو نے مجھکو جہازنکی تباہی سے بچایا ہی مجھکو اب پھر اُن لہرون اور
چٹانون مین چھوڑ مجھے ٹکڑے ٹکڑے ہونے اور دریا مین ڈوبنے دے لیکن میرے لڑکے کو بچا ای ظالم اور
بیرحم دیوتا اُسکے خون کے بدلے مین میرا خون قبول کر پھر اُسنے اپنی تلوار نکالی اور اپنے بیٹے کے سینہ مین

साफ्रोनीमस

لگانی چاہی جو لوگ اُسکے پاس کھڑے تھے اُنھون نے اُسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور سافرونیمس نے جو ایک سفید مو

नैप्ट्यून

ملہم تھا اور مدت سے دیوتاؤن کے الہام دیتا تھا اُسکو کہا کہ نپٹیون تیرے بیٹے کے مرگ بغیر تجھہ سے راضی
ہوسکتا ہی تیرا اقرار جلد بازانہ اور ظالمانہ تھا دیوتا ظلم سے تعظیم نہین سمجھتے بلکہ ناخوش ہوتے ہین اسواسطے ایک
ظلم کو دوسرے ظلم سے شامل نکر اور جو اقرار داخل گناہ ہی اُسکے ایفا کے لئے قانون قدرت کو مت توڑ ایک

नैप्ट्यून

سو بیل برف سے سفید تر پسند کر اور نپٹیون کی محراب کو پھولون سے سجا اور ان جانورونکو اپنی بیگناہ
قربانی سمجھہ اور اُس دیوتا کے لئے بطور تعظیم اپنی شکر آمیز خوشبو کے دھوین کا بادل اُٹھا۔

आइडोमिनिअस

آئیڈ ومینیس نے یہہ خطاب بحالت نا امیدی سُنا کچھہ جواب نہ دیا اُسکی آنکھین غصہ سے لال ہوئین

اور صورت بھوت کی سی ننگئی اور دم بدم اُسکا رنگ بدلا اور دل کے درد سے اُسکا تمام بدن کانپ اٹھا
اُسکے لڑکے نے اُسکی تکلیف سے متاثر ہوکے یہی چاہا کہ اُسکو اس تکلیف سے بچائے اسلئے اُس نے کہا کہ ای
میرے باپ کیا مین یہان حاضر نہین ہون جس دیوتا سے تونے وعدہ کیا ہی اُسکو خوش کرنے مین توقف نکر
اور اُسکا انتقام اپنے سر پہ نہ لے اور مجھکو مار اور مت ڈر کہ مرگ کی نزدیکی پر مین ایسی کمزوری دکھاؤنگا
جو تیرے بیٹے کو شایان نہین ہی۔

اِسوقت آئیڈومینیئس نے گویا دوزخیانہ قہر کا تازیانہ کھایا اپنی حالت سے غضبناک جنون کی ناگہانی
سختی کے ساتھ چونک کر جو لوگ اُسکو دیکھہ رہے تھے اُنکی آنکھون مین دھول ڈالی اور اپنی تلوار اپنے بیٹے
کی چھاتی پر ماری اور جلد نکالی ہنوز گرم تھی کہ اپنے سینہ پر مارنی چاہی لیکن ایسا کرنے مین پھر روکا گیا
وہ جوان جو فوراً گر پڑا اپنے خون مین لوٹنے لگا اُسکی آنکھین موت کی تاریکی نے بند کین اُسنے کھولنی چاہین
لیکن روشنی کی برداشت نہین کر سکین اور فوراً تاریکی دائمی مین بند ہوگئین۔

جیسے کھیت کی چنبیلی کی جڑ قلبہ رانی سے کٹ جاتی ہی پھر اپنے تنہ سے پرورش نہین پاتی مرجھاکے زمین
پر گر پڑتی ہی اور اگرچہ اُسکی خوبی کی رونق دفعتہً نہین جاتی ہی تاہم وہ زمین سے کچھہ مدد نہین پاتی ہی
اور نہ رگ زندگانی سے کچھہ توانائی پاتی ہی ویسے آئیڈومینیئس کا بیٹا اپنی جوانی کے آغاز مین صدمہ
ناگہانی سے پھول کی مانند ٹوٹ کے گرا۔

باپ افسوس کی زیادتی سے بیہوش ہوا نہین جانتا تھا کہ مین کہان پر ہون اور اب کیا کرون
لیکن لڑکھڑاتا ہوا شہر کیطرف گیا اور مشتاقانہ اپنے بیٹے کا حال پوچھنے لگا۔

اس عرصہ مین جو لوگ اُس جوان کے واسطے رحم سے متاثر تھے اور اُسکے باپ کے ظلم سے متنفر بولے کہ
دیوتاؤن کے انصاف نے اُسکو دیوانہ کردیا ہی غصہ کے مارے فوراً اُنہون نے ہتھیار بہم پہنچائے کسی نے
لکڑی اُٹھائی اور کسی نے پتھر ناخوشی نے ہر ایک کے سینہ مین بغض اور کینہ بھر دیا اہل کریٹ کیسے ہی عاقل
ہین مگر اُسوقت جاہل نکلے اور اپنے بادشاہ سے بیوفا ہوگئے اسواسطے اُسکے دوست چونکہ اُسکو عوام کے
غضب سے اور طرح نہین بچا سکتے تھے اُسکو بحیرہ مین واپس لیگئے اور اُسکے ساتھہ جہازون مین سوار ہوئے
اور ایک دفعہ پھر لہرون کے رحم پر جان نثار آئیڈومینیئس جب اپنی دیوانگی سے ہوش مین آیا تو اُنکا
اُس ملک سے لیجانیکے واسطے شکرگذار ہوا جسکو اُسنے اپنے بیٹے کے خون سے آلودہ کیا تھا اور اسلئے

अइडोमिनिअस

अइडोमिनिअस

क्रीट

अइडोमिनिअस

हस्पिर्या मैलैन्डम

وہان رہنا نہین چاہتا تھا ہوا اُنکو ہیسپیریہ کے ساحل پر لیگئی اور اب وے سیلینٹم کے ملک مین نئی ریاست بناتے ہین۔

क्रीट

اہل کریٹ نے اسطرح اپنا بادشاہ کھو کے ایک شخص کو اپنا افسر بنانا چاہا جو اُس قوم کے قوانین مقررہ کی تعمیل کرے اِس غرض سے اُس شہر کے خاص سکنا اِس مقام پر بُلائے گئے ہین اور جو قربانیان ایسے کام کی اول رسوم ہین سو پہلے سے شروع ہوئی ہین تمام گرد و نواح کے ملکون کے بڑے بڑے نامدار حکما امیدوارون سے اُنکی فراست کے امتحان کے واسطے سوالات کرنے کو جمع ہوئے ہین اور اُنکی ہمت اور طاقت اور چالاکی کی تجویز کرنیکے واسطے عام بازیونکی تیاریان کیگئی ہین کیونکہ اہل کریٹ چاہتے ہین کہ یہہ ملک ایک

क्रीट

انعام ہی سو ایسے شخص کو دیا جائے جو سب دوسرون سے طاقت اور لیاقت مین بزرگتر ٹھہرے اور اِس فتحیابی کو زیادہ تر دشوار کرنیکے واسطے امیدوارون کا شمار بڑھایا چاہتے ہین اور اسلئے سب پردیسی بھی اُسکے واسطے بُلائے ہین۔

नासीक्रेटीज़

ناسیکریٹیز نے یہ عجیب حالات بیان کرکے ہمکو بھی اُس فہرست مین داخل ہونیکو دبایا اور کہا کہ ای مسافرو ہماری جماعت مین چلو اور اِس بازی مین دوسرون کے ساتھہ مشغول ہو کیونکہ اگر دیوتا یہہ فتح تم مین سے کسی کے نصیب کرینگے تو وہ کریٹ کا بادشاہ ہوگا پھر وہ جلد آگے ہوا اور ہم اُسکے پیچھے چلے فتحیابی

क्रीट

کی خواہش سے نہین بلکہ اس خواہش سے کہ اس غریب تماشہ سے ہم بھی اپنا دل راضی کرین۔

ہم ایک بڑی وسعت کے دائرے مین پہنچے جو ایک گھنے جنگل کے درمیان تھا اُس دائرے مین پہلوانون کے واسطے ایک اکھاڑا بنایا تھا جسکے آس پاس دُوب کا ایک مدور کنارہ لگایا تھا اُسپر تماشائی لوگ بیشمار بیٹھے تھے اہل کریٹ ہمارے ساتھہ نہایت اخلاق سے پیش آئے کیونکہ وے مہمانداری کے قواعد کی فیاضانہ

क्रीट

اور پارسایانہ تعمیل مین اور سب لوگون سے بڑھکے ہین اُنھون نے ہمکو وہان صرف بٹھایا ہی نہین بلکہ اُس ورزش مین شامل ہونے کو بھی کہا مینٹر نے اپنی پیری کے سبب سے انکار کیا اور ہیزائیل اپنے بدن

मैन्टर, हैज़ाईल

کی ناساز حالت سے مجبور تھا مجھہ کو جوانی اور طاقتوری سے کچھہ عذر نتھا تب مینے بھی مینٹر کیطرف اُس کی

मैन्टर

مرضی دریافت کرنیکے واسطے دیکھا اور اُسکی مرضی پائی اسلئے مین نے اُسکی درخواست منظور کی اپنے کپڑے اُتارے اور بدن پر تیل ملا اور دوسرے پہلوانون مین شامل ہوا تمام لوگون مین فوراً یہہ

यूलीसीज़
क्रीट

چرچہ پھیلا کہ بادشاہت کے واسطے یہہ نیا امیدوار یولیسیز کا بیٹا ہی کیونکہ بہت سے اہل کریٹ جب مین

अइथाका

بچہ تھا تب وے اِیتھاکہ کو گئے تھے اور میرا چہرہ یاد رکھتے تھے۔

रोडिया

پہلی ورزش کشتی تھی ایک رُوڈیہ کا رہنے والا عمر مین تخمیناً پینتیس ۳۵ سال کا تھا اُسنے جو اُسکے مقابلہ مین آیا اُسکو پچھاڑا تاہم اُسکی طاقت ویسی ہی بنی تھی اُسکے بازو مضبوط اور گٹھیلے تھے اور پٹھے ہر ایک حرکت پر ظاہر ہوتے تھے اور اعضا سخت اور مضبوط تھے اُسنے سوچا کہ ایسے کمزور مقابل پر غالب آنے مین کچھ ناموری نہوگی اسلیے میری جوانی پر رحم کھایا اور ہٹنے کو تھا الا مین اُسکے آگے بڑھکے مقابل ہوا ہم دونون آپس مین بھڑے اور جب تک بیدم نہوئے لڑے شانہ بشانہ اور بازو کا ہر ایک رگ کھڑی ہوگئی اور ہمارے ہاتھ سانپ کیطرح باہم لپٹ گئے اور دونون نے ایک دوسرے کو زمین سے اُٹھانے مین کوشش کی اُسنے مجھکو گرانا چاہا کبھی پیچ سے اور کبھی زور سے کبھی اسطرف اور کبھی اُسطرف مگر جب وہ اسطرح پر اپنا علم اور زور عمل مین لا رہا تھا مین ایک اتفاقی جھٹکا ایسی سختی کے ساتھ دیکر اُسکے آگے گرا کہ اُسکی پیٹھہ کے پٹھے ہٹ گئے اور وہ زمین پر گرا اور مجھکو اپنے اوپر کھینچا اُسنے مجھکو اپنے نیچے لانیکی بہت کوشش کی مگر کچھ کام نہ آئی مین نے اُسکو اپنے نیچے ایسا دبایا کہ ہل نہین سکا لوگ پکار اُٹھے کہ یولیسیز کا بیٹا جیتا تب مین نے اُسکو اُٹھنے دیا اور وہ گھبراکے چلا گیا۔

यूलीसीज़

सैमास

مشت زنی کی لڑائی زیادہ تر مشکل ہی سیماس کے ایک مالدار شہری کے لڑکے نے اس ورزش مین ایسا نام پیدا کیا تھا کہ دوسرے امیدوارون نے اُس سے بے لڑے ہی ہار مانی اور سوا میرے کسیکو اُسپر فتح پانے کی امید نہ رہی اوّل مقابلہ مین اُسنے میرے سر اور پیٹ پر گھونسے مارے کہ میرے مُنہہ اور نتھنون سے خون بہہ نکلا اور میری آنکھون کے آگے ایک گہری دُھندسی چھاگئی مین لڑکھڑایا اور میرے دشمن نے مجھکو دبایا مین بیہوش اور بیدم ہونیکو تھا کہ مینٹر نے کہا ای یولیسیز کے بیٹے کیا تو مغلوب ہوتا ہی میرے دوست کی آواز نے مجھکو مقابلہ کی قوت دی اور اُسکی حقارت نے نئی طاقت بخشی مین نے اُسکے کئی گھونسے بچائے نہین تو اُسکے نیچے گر پڑتا میرا مقابل ایک گھونسا لگانے مین چوکا اُسکا ہاتھہ اپنی ہی طاقت سے ایک طرف ہلا اُسکا بدن آگے کو جھکا مینے یہہ موقع پاکے اُسکو ایک گھونسا مارا کہ وہ نہین بچا سکا مین نے اپنا دستانہ چڑھایا کہ زیادہ تر زور سے اُترے اُسنے میری غالبی دیکھی اور ضرب سے بچنے کو اپنا بدن پھرایا اس حرکت سے طاقت مساویت جاتی رہی اور مینے اُسکو بہ آسانی زمین پر گرایا اور فوراً اپنا ہاتھہ دیا کہ اُٹھہ اُس نے انکار کیا اور بلا اعانت اُٹھہ کھڑا ہوا خاک اور خون سے بھرا ہوا لیکن اگرچہ وہ اپنی ہار سے بہت شرمندہ

मेन्टर. यूलीसीज़

نظر آیا تاہم اُسنے پھر مقابلہ کرنیکی جرأت نہ کی۔

پھر رتھہ دوڑ شروع ہوئی رتھہ قرعہ اندازی سے تقسیم کئے گئے تھے میرا رتھہ سب سے خراب تھا اُسکے پہیئے
بھاری تھے اور گھوڑے کم طاقت تھے ہم نے رتھہ چلائے غبار کا بادل ہمارے پیچھے اُٹھا اُس سے آسمان سیاہ
ہوگیا اول ہمنے اورون کو آگے جانے دیا لیکن ایک جوان لیسیڈیمن کا رہنے والا جسکا نام کرینٹر تھا
سب سے آگے نکلا اور پالیکلیٹس ایک اہل کریٹ تھا اُس سے تھوڑا پیچھے ہوا ہپومیکس جو ایڈومینئس کا رشتہ دار
تھا اُسکے پیچھے جانے کا ارادہ کرکے گھوڑونکی باگ چھوڑی گھوڑے پسینہ مین تر ہوئے اور وہ اُنکی گردن پر
جھکا اور پہیئے ایسی سرعت سے گھومے کہ ہوا مین اُڑتے ہوئے عقاب کے بازوؤن کی مانند چلتے نہ معلوم
ہوتے تھے میرے گھوڑے آہستہ آہستہ چلنے سے دم پاکے اب تیز ہونے لگے جلد اُن سب سے جو اپنے شوق
سے آگے بڑھے تھے بہت آگے نکلے ہپومیکس نے نہایت شوق سے آگے بڑھنے کے واسطے اپنے گھوڑونکو دبایا
مگر اُسکے سب سے توانا گھوڑے گر پڑے اور یون امید اُسکی منقطع ہوئی پالیکلیٹس اپنے گھوڑون پر بہت جھکا
تھا سو یکایک صدمہ پہنچنے سے اپنے رتھہ سے گر پڑا اور ہاتھہ سے لگام چھُٹ گئی اور اگرچہ اب امید فتحیابی
نرہی تھی تو بھی اپنی جان سے بچنے کے واسطے بہت خوش ہوا کرینٹر نے دیکھہ کے کہ مین اُسکے پیچھے قریب
پہنچ گیا تھا ضد وحسد کے مارے زیادہ تر اشتیاق سے گھوڑے بڑھائے کبھی دیوتاؤنکو بڑی نیاز
چڑھانے کا اقرار کرتا تھا اور کبھی اپنے گھوڑونکو بڑھاوے دیتا تھا ڈرتا تھا کہ مین اُسکے رتھہ اور راستے کی
روک کے درمیان ہوکے اُس سے آگے نہو جاؤن کیونکہ میرے گھوڑے کم تھکے تھے اور راستہ ملنے پر آگے
ہوسکتے تھے اگرچہ کتراتے ہوئے لیک سے باہر چلتے تھے وہ اُنکو راستہ روکنے کے سوا اور طرح پر نہین روک
سکتا تھا اسواسطے اگرچہ اپنی خواہش کے خطرے سے واقف تھا تو بھی اُسنے اپنے رتھہ کو اُس روک کے
قریب تر چلایا اُسکا پہیہ اُس سے اڑا اور ٹوٹا اور رتھہ نیچے آیا اب مین نے راستہ صاف رکھنے کے لئے رتھہ
کو ہٹایا پھر اُس نے دیکھا کہ مین مقام پر پہنچ گیا لوگ پھر پکارے کہ یولیسیز کا بیٹا جیتا یہہ وہ ہی جسکو دیوتا
ہمارا بادشاہ بنایا چاہتے ہین۔

پھر ہمکو زیادہ ترین نامی وگرامی اہل کریٹ کے ایک صحرا مین لیگئے جو قدیم سے پاک تھا اور جہان
ناپاک وناپارسا نہین جانے پاتے تھے یہان ہمکو اُن دانایان اسرار الٰہی نے بلایا تھا جنکو مینا س نے
اپنے قوانین کی حفاظت اور رعایا کی نالش کی سماعت کے واسطے مقرر کیا تھا لیکن اس مجلس مین صرف

लैसीडीमन
क्रैन्टर
पालीक्लीटस, क्रीट
हिपोमेकस
घुड़डोमिनिग्स
हिपोमेकस
पालीक्लीटस
क्रैन्टर
यूलीसीज़
क्रीट
मइनाम

मइनास

وے ہی لوگ آنے پائے جو ان بازیون مین مقابل تھے ان داناؤن نے وہ کتاب کھولی جسمین مینّاس
کے تمام قوانین جمع تھے مین جب اُن بزرگون کے روبرو گیا جنکو عمر نے بلا تخریب طاقت دماغی مقرر کیا تھا
تو تعظیم اور عجز سے متاثر ہوا وے اپنی نشستگاہ مقررہ پر ایک قرینے اور رعب سے بیٹھے تھے اُنکے بال برف
سے سفید تھے بلکہ بعض بعض کے بالکل گر گئے تھے اور اُنکی صورتین اگرچہ متقیانہ تھین مگر گیاست سلیمانہ اور
حلیمانہ کے نور سے منور تھین اور بولنے مین پیش قدمی نکرتے تھے اور سوا اسکے جو خیال کامل کا نتیجہ تھا
کچھہ نہ کہتے تھے جب مختلف الرّاے ہوتے تھے تب اپنی اپنی راے کی اس صفائی واعتدال سے تائید کرتے
تھے کہ سبکو یقین ہوتا تھا کہ ایک راے رکھتے ہین اُنھون نے مدت کے تجربے اور ہروقت کے مطالعہ سے
فہم رسا اور عقل وسیع حاصل کی تھی مگر جس بات نے اُنکی تجویز کی درستی اور طاقت کو مدد دی تھی سو
اُنکے دلون کی بردبارانہ اور بے غضبانہ آسودگی تھی کہ مدتون سے جوانی کی شورانگیز غضبناکی اور
متلونانہ بے ثباتی سے آزاد تھی صرف عقل اُنکے عمل کی بنا تھی اور نیکی کی قدیم اور عادتی تعمیل سے اُنھون
نے اپنی طبیعت کی نادرستی کو ایسا درست کیا تھا کہ آرام کا مزہ پایا تھا تاہم عقل کی ذہن تو نکو بے آمیزش
بڑھایا تھا ان رعب دار بزرگون کو مین نے متحیرانہ دیکھا اور چاہا کہ زندگانی کے اختصار ناگہانی سے فوراً
مین بھی اس عمر پسندیدہ کو پہنچ جاؤن کیونکہ مین جوانی کو حالت بے آرامی سمجھتا تھا جو غضب کی نابینایانہ
تندی کے تابع ہی اور نیکی کی دور بینایانہ راحت سے دور۔

मइनास

جو شخص اس مجلس کا افسر تھا اُسنے وہ کتاب کھولی جسمین مینّاس کے سب قوانین درج تھے یہہ ایک
بڑی جلد تھی اور بہت عمدہ خوشبو کے ساتھہ ایک طلائی صندوقچہ مین مقفل رہتی تھی جب نکالی تو سب
داناؤن نے اُسکو بڑی تعظیم سے بوسہ دیا اور کہا کہ سوا دیوتاؤن کے جنسے اصلاً ہر ایک نیکی ظاہر ہوتی
ہی کوئی شی ایسی پاک نہین ہی جیسے وے قوانین جو عقل اور نیکی اور خوشی کو بڑھاتے ہین جو ان قوانین کو
دوسرونکی محکومی کے واسطے بجالاتے ہین اُن کو چاہیے کہ خود کو بھی ان قوانین کا محکوم رکھین کیونکہ
حکم کرنیوالا قانون ہی نہ آدمی ان سفید موا اہالی مجلس کی ایسی راے تھی اور تب افسر مجلس نے یے تین
سوال کیے اور اُنکے جواب مقولہ کے مطابق چاہے۔

پہلا سوال یہہ تھا کہ کون سب سے زیادہ آزاد ہی ایک نے جواب دیا کہ وہ بادشاہ جو اپنی رعایا کا حاکم
مطلق ہی اور اپنے سب دشمنون کو مغلوب رکھتا ہی دوسرے نے کہا آزاد وہ شخص ہی جو اپنی دولت سے

جو کچھ چاہتا ہی خرید کرسکتا ہی کوئی بولا کہ آزاد وہ شخص ہی جو کبھی شادی نہین کرتا اور ہمیشہ ملک بہ ملک پھرتا
ہی اور کسی ملک کے قانون کا تابع نہین ہوتا کسی نے سوچا کہ آزاد وہ جنگلی ہی جو وحشیانہ جنگل مین رہتا
ہی اور شکار سے اپنی پرورش کرتا ہی ہر ایک صحبت سے بے پرواہ ہی اور کسی کا محتاج نہین کسی نے
سمجھا کہ آزاد وہ غلام ہی جو فوراً غلامی سے آزاد ہوا ہی کیونکہ اطاعت کی سختیون سے بچکے آزادی کی
شیرینی سے زیادہ محظوظ ہوتا ہی اور کسی نے ایسا کہا کہ آدمی وقت مرگ دوسرے سب آدمیون سے
زیادہ تر آزاد ہوتا ہی کیونکہ موت سب رشتہ توڑ دیتی ہی اور مُردے پر تمام دنیا کو کچھ اختیار نہین
رہتا ہی۔

मैन्दर

جب میری راے چاہی تب مجھکو جواب دینے مین کچھ شک پیدا ہوا کیونکہ مجھے یاد تھا جو مینٹر نے مجھسے
بار بار کہا تھا مین نے کہا کہ وہ آدمی سب سے زیادہ آزاد ہی جسکی آزادی کو خود غلامی دور نہین کرسکتی
وہ اور وہی ہر ایک ملک اور ہر ایک حالت مین آزاد ہی جو دیوتاؤن سے ڈرتا ہی اور سوا اُنکے اور
کوئی ڈر کا باعث نہین رکھتا یعنی حقیقت مین صرف وہ آزاد ہی جسپر دہشت اور خواہش کچھ اختیار نہین
رکھتی اور صرف عقل اور دیوتاؤن کا تابع ہی اُن بزرگون نے تبسم کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھا
اور تعجب کیا کہ میرا جواب بالتحقیق وہی تھا جو مینناس نے لکھا تھا۔

मइनास

دوسرا یہ سوال تھا کہ کون سبسے زیادہ ناخوش ہی اسکا ہر ایک نے وہ جواب دیا جو اُسکے خیال
نے تجویز کیا ایک نے کہا کہ سبسے زیادہ ناخوش وہ آدمی ہی جو بے زر اور بے تندرستی اور بے نیکنامی
ہی دوسرے نے کہا کہ وہ ناخوش ہی جو کوئی دوست نہین رکھتا کسی نے سوچا کہ ناخوش وہ کمبخت ہی
جو نالایق اور ناسپاس لڑکے رکھتا ہی ایک لیسباس کے باشندے نے جو عقل مین مشہور تھا کہا کہ سبسے
زیادہ ناخوش وہ ہی جو خود کو ناخوش سمجھتا ہی کیونکہ ناخوشی جتنا بے صبری سے علاقہ رکھتی ہی اُتنا بدبختی
سے نہین رکھتی اور حالات بدبختی صرف اُنکے دلون سے طاقت تکلیف دہی پاتے ہین جنپر وے واقع
ہوتے ہین اہالی مجلس نے اس راے کو آوازۂ تحسین کے ساتھ سُنا اور ہر ایک نے یقین کیا کہ اِس سوال
کے جواب مین لیسباس والا غالب رہیگا لیکن میری راے پوچھی تو مین نے مینٹر کے مقولہ کے مطابق جواب
دیا اور کہا کہ سبسے زیادہ ناخوش وہ بادشاہ ہی جو اورونکو خراب کرکے مانتا ہی کہ مین خوش ہون اُسکی
بدبختی اُسکی جاہلی سے دوچند ہوتی ہی کیونکہ وہ نہین جانتا کہ وہ کہان سے آتی ہی اور اُسکا کچھ علاج

लैस्बास

लैस्बास मैन्टर

نہین کرسکتا اور فی الواقع اُسکی واقفیت سے ڈرتا ہی اور ایسے خوشامد کو پاس رکھتا ہی جو راستی کو دور رکھتے
ہین یا وہ اپنی خوشی کا غلام رہتا ہی اور اپنے کام سے بالکل ناواقف اُسنے نکوکاری کی خوشی کا مزہ کبھی
نہین چکھا وہ کمبخت ہی لیکن وہ جو کمبختی سہتا ہی اُسکا مستحق ہی اور اُسکی تکلیف کیسی ہی بڑی ہو ہمیشہ بڑھتی
جاتی ہی وہ گمراہی کے گھاٹ سے گرتا ہی اور سزاے دوامی کی خلیج مین ڈوبتا ہی اہالی جلسہ نے لیسباس (लैस्बास)
والے پر میری غالبی ثابت کی اور اُن منصفون نے کہا کہ اِس نے یعنی مین نے مطلب ٹھیک ادا کیا ہی۔

تیسرا یہ سوال تھا کہ اُن دو بادشاہون مین کونسا بہتر ہی ایک وہ جو جنگ مین غالب رہتا ہی دوسرا
وہ جو بلاتجربہ جنگ وقت امان مین عقل کے ساتھ ملکی انتظام اچھا رکھتا ہی اکثرون نے لڑائی مین غالب
رہنے والے بادشاہ کو بہتر بتایا اِس سبب سے کہ اگر بادشاہ وقت جنگ اپنے ملک کو بچا نہین سکتا تو علم
حکمرانی وقت امان تھوڑا فائدہ بخشتا ہی کیونکہ وہ خود اپنے ملک سے خارج ہوتا ہی اور اُسکی رعایا غنیم کی
غلام بنتی ہی بعضون نے کہا کہ سلیم الطبع بادشاہ بہتر ہی اِس سبب سے کہ جسقدر لڑائی سے ڈرتا ہی اُسیقدر وہ
اُس کسے پرہیز کرتا ہی مگر اُنکو جواب دیا گیا کہ فتح کرنیوالے کی تحصیلات صرف اُسی کی بزرگی کو نہین بڑھاتی
ہین بلکہ اُسکی رعایا کی بزرگی کو بھی جنکے ساتھ وہ بہت سے لوگونکو مطیع کرکے شامل کرتا ہی لیکن سلیم الطبع
بادشاہ کی حکومت مین امن وامان رہنے سے نامردی اور سُستی پیدا ہوتی ہی پھر میری راے پوچھی تو مین نے
یہ جواب دیا کہ اگرچہ وہ بادشاہ جو وقت جنگ یا ہنگام صلح صرف حکومت کرسکتا ہی آدھا بادشاہ ہی تو بھی اگر
اپنی کیاست سے دوسرونکی لیاقت پہچان سکتا ہی اور وقت حملہ اپنے ملک کو بچا سکتا ہی گو بذات خود نہین اپنے
ماتحت حاکمون کے ذریعہ سے تو میری دانست مین اُس سے بہتر ہی جو علم جنگ کے سوا اور کچھ نہین جانتا جو
بادشاہ صرف عقل جنگی رکھتا ہی سو اپنی حدود بڑھانے کے واسطے بے انتہا لڑائیان کرتا ہی اور اپنا نام
لقب سے ملقب کرنے کے واسطے اپنے لوگونکو تباہ کرتا ہی اگر جس قوم پر وہ اب حکم رکھتا ہی وہ اُس سے ناخوش
ہی تو بادشاہ چاہے جتنے نئے ملک پیدا کرے اُس قوم کو کیا فائدہ باہر کی لڑائی جو بہت دنون تک قایم
رہتی ہی تو ملک مین بے انتظامی پیدا کئے بغیر نہین رہتی خود فتح کرنیوالون کے طریقے پریشانی عامہ مین
خراب ہوجاتے ہین یونان نے ٹراے (ट्राय) کی فتح سے کتنا نقصان اُٹھایا دس برس تک وہ اپنے بادشاہون
سے بے نصیب رہا جہان کہین شعلۂ جنگ بھڑکتا ہی وہان قوانین بے سزا لوٹ جاتے ہین کاشتکاری
چھوٹ جاتی ہی اور علم بھول جاتے ہین سب سے بہتر بادشاہ کو جب جنگ پیش آتی ہی تب سرکشونکی برداشت

اور شریرونکی نگاہداشت کی عادت اختیار کرنی پڑتی ہی جو سب سے بدترین بادشاہ کو بدنام کرتی ہی اسکے
وقت مین کتنے بدکاران سرکش سزا پاتے ہین جو جنگ کے ابتر وقت مین مستحق انعام سمجھے جاتے ہین جو لوگ فتحمند
کے محکوم ہوئے ہین اُنھون نے اُسکی ہوس سے کتنی تباہی اُٹھائی ہی غالب اور مغلوب دونون ایک ہی
بلا مین مبتلا رہتے ہین خود بادشاہ فتح کی فکر مین حیران رہتا ہی چونکہ وہ علم اس سے بالکل ناواقف ہوتا
ہی کامیابی جنگ سے فوائد عام نہ حاصل کرنا جانتا ہی نہ حاصل کرسکتا ہی وہ اُس شخص کی مانند ہی جو صرف اپنے
کھیت کو نہین بچاتا بلکہ زبردستی سے ہمسائے کا بھی چھینتا ہی لیکن اُسکو نہ جوتتا ہی نہ بوتا ہی اسلیے دونون
سے کچھہ درو نہین کرتا وہ اپنی رعایا مین عاقلانہ اور منصفانہ حکومت سے خوشی پھیلانے کو نہین بلکہ دنیا کو ظلم
اور فساد اور تباہی سے بھرنے کو پیدا ہوا معلوم ہوتا ہی۔

صلح پسند بادشاہ کی نسبت فی الحقیقت ایسا کہہ سکتے ہین کہ وہ فتح کرنیکی لیاقت نہین رکھتا ہی یعنی جن
لوگون پر کچھہ استحقاق واجب نہین رکھتا اُنکو مغلوب کرنیکے مضطربانہ ارادے کرکے اپنی رعایا کو دوامی نزاع
سے تکلیف مین ڈالنے کو نہین پیدا ہوا ہی لیکن اگر وہ صلح آمیز حکومت کیواسطے لیاقت کامل رکھتا ہی تو یہی لیاقتین
دشمن کی دست درازی سے اُسکی رعایا کو محفوظ رکھہ سکتی ہین اُسکی انصاف پروری ومیانہ روی وصلح
پسندی اُسکو ہمسایۂ نیک بناتی ہین وہ ایسے کام مین مصروف نہین ہوتا جو اُس صلح مین فرق لاسکے جو اُسکے
اور دوسرے رئیسون کے درمیان قایم ہی اور وہ اپنے اقرار کا راستبازی سے ایفا کرتا ہی اسلیے اُسکے ہمسر
رئیس اُس سے محبت رکھتے ہین نہ وحشت بلکہ نہایت اعتقاد سے اُسکا اعتماد رکھتے ہین اگر کوئی مغرور اور ہوسناک
صلح دشمن بادشاہ اُسکو ایذا پہنچایا چاہتا ہی تو سب آس پاس کے بادشاہ اُسکی مدد پر آمادہ ہوتے ہین
کیونکہ وے اُس سے اپنی راحت مین نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہین رکھتے بلکہ اُسکے دشمن سے ہر طرح مخوف
رہتے ہین اس مستقلانہ انصاف شعاری و بے جانب داری اور عام ذی اعتباری سے وہ اپنے گرد ونواح
کی ریاستون کا پنچ بنجاتا ہی اور جیسے جنگجو بادشاہ کو اُسکی ہوس کے کام مورد نفرت عام کرتے ہین ویسے صلح دوست
بادشاہ کو جسپر ہر ایک دوسرے توانا بادشاہ کی آنکھین مربی ومحافظ عام جانکر تعظیم ومحبت کے ساتھہ متوجہ ہوتی
ہین ایسی نیکنامی جو فتحیابی کی نیکنامی سے بڑھکے ہی بے توقع حاصل ہوتی ہی یہ فواید بیرونی ہین اور
جو اندرونی ہین سو زیادہ قابل غور ہین اگر وہ صلح کے ساتھہ حکومت کی لیاقت رکھتا ہی تو ظاہر ہی کہ وہ
عاقلانہ قوانین سے حکم کریگا خودنمائی اور زیادتی کو روکیگا اور جرائم بدی کو بڑھاتا ہی اُسکو دبائیگا اشیاکے

زیست لانیوالونکو تقویت دیگا خصوص کاشتکاری کو بڑھا ئیگا جسکی طرف اُسکی رعایا تہ دل سے متوجہ ہوگی
تب جو بات ضروری ہی سوا فزونی پائیگی اور لوگ محنت کے عادی ہونے سے اپنے طریقے سادہ رکھین گے
اور تھوڑے پر گذر کر سکین گے اسواسطے اپنے کھیت سے آسانی اپنی روزی پیدا کرکے اپنے شمار مین افزایش
بے انتہا پائین گے پس یہہ بادشاہت جلد تر نہایت آباد ہوگی اور اُسکی رعایا تندرست اور طاقتور
اور محنت کش ہوگی نہ کثرت معیشت سے نامردانہ بلکہ نیکی سے آزمودہ زمانہ ہوگی اور نہ عیاشانہ زندگی
سے شایق سستی غلامانہ بلکہ مرگ سے بہادرانہ ہوگی مرنا پسند کریگی مگر اُن حقوق مردانہ کا کھونا نہین گوارا
کریگی جو اُسکو ایسے بادشاہ سے حاصل ہین کہ حکمرانی کے واسطے صرف عقل کا قایم مقام ہی اگر کوئی ہمسایہ
غالب آنے سے لوگون پر حملہ آور ہوگا تو شاید اُنکو لشکر کے انتظام اور لڑائی کے کام اور محاصرہ کی بھاری
اور مہلک کلون کے اُٹھانے اور لگانے کے اہتمام مین بے تعلیم سمجھیگا تاہم وہ اُنکو اُنکی تعداد اور ہمت اور
تحمل محنت اور عادت سختی کشی اور مقابلت حملہ آوری اور استقلال نکوئی سے یا ان جسکے پاس نہین اُسکی
نامغلوب پائیگا علاوہ اِسکے اگر اُنکا بادشاہ خود اپنی فوج کی حاکمی کے قابل نہوگا تو جن شخصون کو اِس اعتبار
کے لایق سمجھیگا اُنکو اُسپر مقرر کریگا اور اُنکو اپنا وسیلہ کرکے اپنے اختیار مین فرق نہ آنے دیگا اُسکے مددگار
بادشاہ اُسکی مدد پر آئین گے اور اُسکی رعایا ظلم و جور کی مطیع بننے کے بدلے مرنا پسند کریگی اور خود
دیوتا اُسکی طرف ہوکر لڑینگے اسطرح صلح پسند بادشاہ جب کوئی بلا اُسکے سر پر آجائیگی تب اُسکا متحمل ہوسکیگا
اور اس سے مین یہہ نتیجہ نکالتا ہون کہ اگرچہ علم جنگ سے اُسکی ناواقفی اُسکی خوبی کو ناکامل کرتی ہی کیونکہ
اپنے درجہ کے خاص کامون مین سے ایک کام نہین کرسکتا یعنی اُنکو جو اُسکے علاقہ پر حملہ لاتے ہین یا اُسکی
رعایا کو ستاتے ہین سزا نہین دے سکتا تاہم وہ اُس بادشاہ سے بہتر ہی جو حکومت کے ملکی انتظام سے
بالکل ناواقف ہی اور علم جنگ کے سوا دوسرا علم نہین جانتا۔

مین نے بلا تعجب دیکھا کہ اس مجلس کے بہت سے آدمیون نے میری اس رائے کو پسند نہین کیا جسکے اظہار
مین مینے اتنی محنت کی تھی کیونکہ اکثر آدمزاد فتح و فیروزی کی رونق باطلہ سے متحیر ہوکے جسقدر جنگہائے
کامیاب کی دھوم دھام اور احتشام کو پسند کرتے ہین اُسقدر صلح کی آرام بخش سادگی اور اچھی حکومت کے
آرام بخش فوایدکو نہین پسند کرتے مگر اُس مجلس کے منصفون نے کہا کہ اِسنے وہ رائے دی ہی جو مینا س
نے لکھی ہی اور افسر منصفان بولا کہ اپالو کا الہام سب کریٹ والونکو معلوم ہی سو ثابت ہوا مینا س نے اُس

دیوتا سے پوچھا تھا کہ میرا خاندان میرے قوانین مقررہ کے مطابق کب تک حکومت کریگا تب اُسکو یہہ جواب ملا تھا کہ جب کوئی پردیسی آکے تیرے قوانین کی حکومت قایم کریگا تب تیری اولاد مین یہہ حکومت نہ رہیگی ہم ڈرتے تھے کہ کوئی پردیسی ہمارے جزیرے پر حملہ لائیگا لیکن آیڈومینیس کی مصیبت نے اور یولیسیز کے بیٹے نے جو سب آدمزادسے مینناس کے قوانین کو خوب سمجھتا ہی اُس الہام کے صحیح معنی حل کیے ہین پھر ہم اُسکو تاج شاہی پہنانے مین کیون دیر کرتے ہو اُسکو دیوتاؤن نے ہمارا بادشاہ بنایا ہی۔

باب ششم

ٹیلیمیکس کا بیان کرنا ائیتھاکہ جانے کے واسطے اپنا کریٹ کی سلطنت سے انکار کرنا اور کہنا کہ مینٹر کو بادشاہ کرو اور مینٹر کا بادشاہ ہونے سے انکار کرنا اور اہل کریٹ کا مینٹر سے اپنے واسطے بادشاہ کی درخواست کرنا تب مینٹر کا ایرسٹوڈیمس کی خوبیان جو سنی تھین ہم اُنسے کہنا اور اُنکا اُسکو بادشاہی پر فوراً قبول کرنا پھر مینٹر اور ٹیلیمیکس کا ائیٹلی کو سوار ہونا اور نیپچون یعنی ملک البحر کا وینس کا انتقام لینے کیواسطے کیلیپسو کے جزیرے کے پاس اُنکے جہاز پر تباہی لانا اور اُس دیبی کا اُنکے ساتھ مہربانی اور خاطرداری سے پیش آنا

پھر وے لوگ اُس شجرستان پاک سے فوراً باہر آئے اور میرا ہاتھ پکڑکے جو لوگ تصفیہ کے واسطے بیقرارانہ منتظر تھے ہم اُنسے متوجہ ہو کر بولے کہ یہہ انعام اِسکو دئے جانیکا حکم ہی ابھی اُنکے مُنہہ سے یے لفظ نکلے ہی تھے کہ انکا کی مردگانہ خاموشی خروش عام سے بدلگئی ہر ایک پکار اُٹھا کہ یولیسیز کا بیٹا جو مینناس ثانی ہی ہمارا بادشاہ ہوا اور آس پاس کے پہاڑون کی گونج سے بھی یہی صدا برآمد ہوئی۔

مین کچھہ دیر متوقف ہوا اور پھر اپنے ہاتھہ سے اشارہ کیا کہ مین کچھہ کہا چاہتا ہون اس اثنا مین مینٹر نے میرے کان مین کہا کہ کیا تو اپنے ملک کو چھوڑا چاہتا ہی اور کیا یہہ ہوس پینیلوپ کی یاد کو فراموش کراتی ہی جو تجھکو اپنا امیدگاہ اخیر جانکر تیری واپسی مین چشم براہ ہی اور کیا تو بڑے یولیسیز سے دل اُٹھاتا ہی جسکو دیوتاؤن نے ائیتھاکہ مین پہنچانے کا ارادہ کیا ہی اِن لفظون نے میرے سینے مین ہر ایکطرح کا ملایم جوش پیدا کیا اور

अइडोमिनिअस
यूलीसीज़
मइनास
टैलीमेकस
अइथाका, क्रीट
मैन्टर, मैन्टर
क्रीट, मैन्टर
मैन्टर, ऐरिस्टोडीमस
मैन्टर
टैलीमेकस, नैप्चून
वीनस, कैलिप्सो
इटैली
यूलीसीज़
मइनास
मैन्टर
पैनीलोप
यूलीसीज़
अइथाका

بادشاہی کا بیقرارانہ شوق والدین اور ملک کی محبت سے بدل گیا اس عرصہ مین پھر وے لوگ بیحرکت اور خاموش
ہوئے اور مین نے اُن سے یہ کلام کیے کہ ای نامور کریٹ کے رہنے والو مین اس درجہ کے لایق نہین
क्रीट
ہون جو تم مجھے دیا چاہتے ہو یہہ الہام جو تمکو یاد دلایا ہی فی الحقیقت ظاہر کرتا ہی کہ جب کوئی اجنبی آدمی
مینناس کے قوانین کی حکومت جمائیگا تب کریٹ کی سلطنت اُسکے خاندان سے جاتی رہیگی لیکن ایسا نہین
मइनास. क्रीट
کہتا کہ وہ اجنبی یہان کا بادشاہ ہوگا مین بالفرض وہ اجنبی ہون جو الہام نے جتایا ہی اور یہہ کہ مین نے
اُس الہام کی تصدیق کی ہی میری قسمت مجھکو اس جزیرہ پر لے آئی ہی مین نے مینناس کے قوانین کا
मइनास
صحیح مطلب بتایا ہی اور چاہتا ہون کہ میرا بیان اُن قوانین کے اُس شخص کی بادشاہت مین جاری ہونیکا
باعث ہو جسکو تمھاری پسند ایسے ضروری اعتبار گاہ پر نامزد کرے اور مین تو اپنے گمنام ملک اور چھوٹے
سے جزیرے یعنی اِیتھاکہ کو بہ نسبت اس کریٹ کے سو شہرون اور اُسکی عام دولت اور حشمت کے
अइथाका. क्रीट
پسند کرتا ہون اسواسطے مجھے اجازت دو کہ جہان میرا نصیب لیجائے وہان جاؤن اگر مین تمھارے
کھیلون مین شامل اور مقابل ہوا ہون تو تمپر حکمرانی کرنیکی خواہش سے نہین بلکہ صرف اس نیت سے کہ
تمھاری قدردانی اور مہربانی حاصل کرون تاکہ تم زیادہ تر مستعدی سے مجھے میری زاد بوم مین پہنچنے
کے وسیلے بہم پہنچاؤ کیونکہ مین اپنے باپ یولیسیز اور اُسکی بیگم یعنی اپنی ما پینیلوپ کی فرمانبرداری کی تمام
यूलीसीज़
पेनीलोप
زمین کی اقوام پر حکمرانی کرنے سے زیادہ بہتر سمجھتا ہون ای کریٹ والو اب تم میرے دل کے مخفی حال سے
क्रीट
واقف ہوئے تم سے بمجبوری جدا ہوتا ہون مگر میری ممنونی صرف میرے مرنے پر جدا ہوگی تمھارے فائدے کو
مین اپنی عزت سے زیادہ عزیز سمجھونگا اور تمکو محبت کے ساتھہ یاد کرونگا جب تک موت تمکو میرے دل سے
نہ ہٹائیگی۔

اب تک مین یہہ کلام پورا نہین کر چکا تھا کہ بہت سے لوگ جو میرے آس پاس کھڑے تھے ایسے زور
سے باواز بلند پکارے جیسی آواز اُن لہرون سے ہوتی ہی جو وقت طوفان آپسمین لڑتی ہین بعضون نے
پوچھا کیا یہہ آدمی کی صورت مین کوئی دیوتا تو نہین ہی بعضون نے کہا کہ ہم نے اسکو دوسرے ملکون مین
دیکھا ہی اور جانتے ہین کہ ٹیلیمیکس ہی اور بہت سے بولے کہ اسکو جبراً ائیڈومینیس کے تخت پر بٹھانا چاہئیے
टेलीमेकस
अइडोमिनिअस
اسلیے مین نے پھر بولنے کا ارادہ ظاہر کیا وے پھر ایک لحظہ مین خاموش ہوئے صرف یہہ سمجھہ کے کہ اسنے جس بات
کا پہلے انکار کیا ہی اب اقرار کریگا مین نے کہا ای کریٹ والو مین تمکو اپنے خیالات بلا اختصار ظاہر کرتا ہون
क्रीट

مین تمکو سب لوگون سے زیادہ عقلمند مانتا ہون تاہم ایک ضروری امتیاز کی بات ہی سوا ابتک تم نے
نہین سوچی تمکو وہ شخص پسند کرنا نہین چاہیئے جو تمھارے علم قوانین سے خوب آگاہی رکھتا ہی لیکن وہ
شخص پسند کرنا چاہیئے جو نہایت استقلال نکوئی کے ساتھہ اُنکو عمل مین لایا ہی مین ابتک صرف ایک نوجوان
ہون اور اسلیئے ناتجربہ کار اور سخت جوشون کے ظلم کا تابعدار ہون مین ابھی اُس حالت مین ہون کہ
محکوم ہو کے سیکھون کہ پیچھے کیسے حکم کرون نہ کہ اُس علم کو عمل مین لاؤن جو ایک ساتھہ اتنا مشکل اور گران
ہی اسلیئے ایسا شخص مت ڈھونڈھو جسنے عقلی یا جسمی مشق سے دوسرونکو مغلوب کیا ہی لیکن ایسا شخص ڈھونڈھو
جسنے اپنی مغلوبی حاصل کی ہی ایسا شخص تلاش کرو جسنے سیناس کے قوانین اپنے دل پر لکھے ہین اور
جسکی عمر نے ہر ایک نصیحت کو تمثیلاً سکھا ہی بلکہ جسکو پسند کیا چاہتے ہو اُسکو اُسکا فعل دیکھکر پسند کرو نہ قول سے
وے واجب التعظیم بزرگ اِن باتون سے بہت خوش ہوئے اور لوگون کا آوازۂ تحسین زیادہ تر
بلند دیکھکر مجھہ سے بولے چونکہ دیوتا ایسی امید ہمکو زیادہ نہین کرنے دیتے کہ تو ہمپر حکم کرے تو ایسا بادشاہ پسند
کرنے مین ہماری مدد ہی فرما جو ہمارے قوانین کی حکومت کو قایم کرے تو کسی ایسے شخص کو جانتا ہی جو اِس
محدود اور قابل انصاف اختیار پر قانع ہوگا مین نے کہا ہان یہان ایک شخص ہی جسکا مین اپنی لیاقتون
کے واسطے ممنون ہون اُسی کی عقل ہی جو میرے مُنہہ سے نکلی ہی اور اُسی کی ہدایت سے وے جواب دیئے
ہین جو تمنے پسند کیئے ہین یہہ بات کہہ رہا تھا کہ سب کی آنکھین مینٹر کیطرف متوجہ ہوئین جسکا ہاتھہ پکڑکے
مینے اُنکے روبرو کیا اور جو حفاظت اُسنے میری طفولیت سے کی تھی اور جو رہائی مجھکو خطرون سے بخشی
تھی اور جو مصیبتین مجھپر اُسکی صلاح نہ ماننے سے پڑی تھین سو سب بیان کین مینٹر ابتک اُن لوگون مین
نامعلوم سا کھڑا تھا کیونکہ لباس سادہ اور بے تکلفانہ تھا اور اُسکی صورت شرمگین تھی وہ کم بولتا تھا اور
افسردہ دلی اور ناآشنا مزاجی سی رکھتا تھا لیکن جب مرجع توجہات ہوتا تھا تب ایک طرح کا وقار اور ثبات
جسکا بیان نہین ہوسکتا اُسکی صورت پر عیان ہوتا تھا اُسکی آنکھون مین عجیب طرح کی تیزی اور اُسکی
حرکت مین خاص توانائی اور چالاکی پائی جاتی تھی اُس سے فوراً کچھہ سوال کیئے اُسنے جواب ایسے دیئے کہ سب
متحیر ہوئے اور بادشاہت دینے لگے مگر بادشاہت سے اُسنے بیدریغ انکار کیا اور کہا کہ مین زیست تنہائی کے
آرام کو بادشاہت کے عیش و آرام سے بہتر سمجھتا ہون بہت سے اچھے بادشاہ اکثر بالضرور ناخوش رہتے
ہین کیونکہ جو نیکی کیا چاہتے ہین سو شاذ و نادر ظہور مین لاسکتے ہین اور جو بدی روکا چاہتے ہین سو خوشامدیون کے

मइनाम

मैन्टर

मैन्टर

مغالطے مین آکر بیٹھتے ہین اگر تابعداری مین ناخوشی ہی تو بادشاہی مین بھی خوشی نہین ہی کیونکہ بادشاہی خود ایک پوشیدہ تابعداری ہی اسلیے کہ بادشاہ ہمیشہ اُنکا تابع رہتا ہی جنکی معرفت اپنے حکم جاری کرتا ہی وے خوش ہین جنکا کام محنت حکومت نہین ہی اس کام سے اپنی آزادی عوام کے فائدے پر قربان کرنی پڑتی ہی جس فائدے کا اپنا ملک خواستگار ہی اور جو اُسکا اختیار رکھتا ہی قرضدار۔

اہل کریٹ پہلے تعجب کے مارے خاموش رہے لیکن پھر مینٹر سے پوچھنے لگے کہ تیری صلاح مین کونسا آدمی اس کام کے واسطے پسند کرنیکے لایق ہی مینٹر نے کہا کہ میری صلاح یہہ ہی کہ ایسا شخص پسند کرو کہ وہ جن لوگون پر حکم کرے اُنکو اچھی طرح جانتا ہو اور حکومت سے بھی اچھی طرح آگاہ ہو اور اُسکو خوف وخطر کا مقام سمجھتا ہو جو شخص بادشاہت چاہتا ہی سو جو کام بادشاہت کو ضروری ہین نہین جانتا اور جو اُن کامون کو نہین جانتا سو اُنکو کبھی نہین کر سکتا ایسا شخص صرف اپنے خوش کرنے کو بادشاہی اختیار چاہتا ہی لیکن بادشاہی اختیار صرف اُس شخص کو دینا چاہیے جو اُسکو محض دوسرون کی محبت کیواسطے منظور کرے۔

سبنے اِس بات سے متعجب ہوکے کہ جس بادشاہت کو بہت سے دوسرون نے چاہنے مین کوشش کی ہی اُس سے یے دو پردیسی انکار کرتے ہین دریافت کیا کہ یے دونون کریٹ مین کسکے ہمراہ آئے ہین ناسیکریٹیز نے جو ہمکو بندر سے اُس دایرے مین لیگیا تھا فوراً ہیزائیل کو بتایا جسکے ساتھ مینٹر اور ٹیلیمکس سیپرس کے جزیرہ سے جہاز پر سوار ہوئے تھے لیکن اُنھون نے جب سُنا کہ مینٹر نے ابھی کریٹ کا بادشاہ ہونے سے انکار کیا ہی سو کچھہ عرصہ پہلے ہیزائیل کا غلام رہا ہی اور ہیزائیل اُسکی عقل سے متعجب ہوکے اب اُسکو اپنا اُستاد اور دوست سمجھتا ہی اور صرف اشتیاق مین علم کے دمشق واقع سریہ سے کریٹ کو آیا ہی تاکہ مینَاس کے قوانین سے آگاہ ہو اور بھی زیادہ تعجب ہوا۔

پس اُن بزرگون نے ہیزائیل سے متوجہ ہوکر کہا کہ ہم اتنی جرأت نہین کر سکتے کہ جس تاج سے مینٹر نے انکار کیا ہی سو تیری نذر کرین کیونکہ تم دونون کی رائے یکسان معلوم ہوتی ہی تجھکو آدمیون پر حکومت کرنے سے نفرت ہی اور نہ دولت یا طاقت مین کوئی ایسی بات ہی کہ تیرے واسطے تکلیف حکومت کا معاوضہ کر سکے ہیزائیل نے جواب دیا کہ ای ساکنان کریٹ مت سمجھو کہ مین آدمزاد سے نافر ہون یا اُس حشمت سے ناواقف ہون جو انعام ہی اُس محنت کا جس سے وے نیک اور خوش ہوتے ہین لیکن اگرچہ یہہ محنت کیسی ہی محنت شاقہ کیون

تاہم تکلیف وخطر سے محصور ہی اور بادشاہانہ حشمت کی ظاہری بھڑک صرف بیوقوف اور خودپسند کو لبھاتی ہی
زندگی کوتاہ ہی اور بزرگی کی خواہش کو بھرتی نہین بلکہ بڑھاتی ہی یہہ ایک اُن دلربا تحصیلون مین سے ہی
جس سے نفرت کرنے کو اتنی دور آیا ہون نہ جسے حاصل کرنے کو مجھے سوا اِسکے اور خواہش نہین ہی کہ ایک دفعہ
پھر عزلت مین جاؤن اور راحت پاؤن جہان میری روح غذاے علم اور بدرقۂ طاعت سے طاقت پائے
اور وہ میری امید بقا جو نیکی سے حاصل ہوتی ہی مجھکو ضعف پیری مین تسلّی بخشے علاوہ اسکے دوسری
یہہ خواہش رکھتا ہون کہ اِن دو شخصون سے جو اب تمھارے روبرو کھڑے ہین کبھی جُدا نہون۔

क्रीट, मैन्टर

تب اہل کریٹ مینٹر سے بولے کہ ای آدمیون مین سب سے بزرگ اور عاقل تو ہمکو بتا کہ ہمارا بادشاہ

मैन्टर

کون ہو جب تک تو ہمکو کوئی آدمی اس کام کے لایق نہ بتائیگا ہم تجھکو یہانسے جانے نہ دینگے مینٹر نے فوراً
جواب دیا کہ جب مین تماشائیون کی جماعت مین جو بازیان دیکھنے کو جمع ہوئے تھے کھڑا تھا تب مین نے
ایک آدمی دیکھا تھا جو اُس شور وغل کے درمیان مجتمع اور متسلّی معلوم ہوتا تھا اور پوچھنے پر کہ یہہ کون

ऐरिस्टोडीमस

ہی مین نے سُنا تھا کہ اُسکا نام ایرسٹوڈیمس ہی پھر جو لوگ میرے پاس کھڑے تھے اُنمین سے ایک نے
مجھکو کہا کہ اُسکے دو لڑکے امیدوارون مین ہین مگر وہ یہہ خبر سُنکر خوش نہوا اور بولا کہ مین اُنمین سے
ایک کو اتنا چاہتا ہون کہ نہین چاہتا کہ وہ بادشاہی کے خطرون مین پڑے اور اپنے ملک کا اتنا خیال
رکھتا ہون کہ نہین چاہتا کہ وہ دوسرے لڑکے کا محکوم ہو مین نے فوراً جانا کہ یہہ پیر مرد اپنے دو لڑکون
مین سے ایک کو جو نیک ہی محبت تمناسب سے چاہتا ہی اور دوسرے کو فساد انگیز نادرستی سے بچاتا ہی
پھر میرا شوق زیادہ ہوا تو مین نے زیادہ تر خصوصیت سے اُسکی زیست کے حالات دریافت

ऐरिस्टोडीमस

کئے تو شہریون مین سے ایک نے کہا کہ ایرسٹوڈیمس نے بہت برسون تک اپنے ملک کی خدمت مین ہتھیار

इडोमिनिअस ट्राय क्रीट

باندھے لیکن نار استی خوشامد کی نفرت نے اُسکو آئیڈومینیس کے ساتھہ ناموافق کر دیا اسواسطے ٹراے
کے محاصرے کو جانے پر اُسے کریٹ مین چھوڑ گیا اور فی الحقیقت وہ اس سے ہمیشہ فکر مین رہتا تھا کیونکہ یہہ اُسے
ایسی صلاح دیتا تھا کہ اُسے پسند کرنی پڑتی تھی مگر طاقت تعمیل نرکھتا تھا علاوہ اسکے حسد رکھتا تھا کہ

ऐरिस्टोडीमस

ایرسٹوڈیمس ناموری پیدا نکرلے اسلئے بادشاہ نے اپنے اس سپاہی کی خدمات بھولکر اسکو یہان غریبی

ऐरिस्टोडीमस

کی تکلیفون مین اور ظالم اور ناپاکون کی حقارت مین چھوڑا جو صرف دولت کو لیاقت جانتے ہین مگر ایرسٹوڈیمس
غریبی پر قانع ہوا اور خوشی کے ساتھہ اِس جزیرے کے ایک دور کے گوشہ مین رہنے لگا وہان اپنے ہاتھہ

اراضی کے چند بیگھے کاشت کرتا تھا اس کام مین وہ اپنے ایک بیٹے سے مدد پاتا تھا وے دونون محنت اور
کفایت سے جلد آسودہ ہو کر جو کچھ دہقانی سادگی کی حالت مین زیست کیواسطے ضروری سو سب بلکہ کچھ زیادہ
رکھتے تھے یہہ پیرمرد جیسا بہادر تھا ویسا فیلسوف بھی تھا جو بچتا تھا سو بیمارون اور ضعیفونکو تقسیم کرتا تھا
جوانون کو محنت کی ترغیب دیتا تھا سرکشونکو نیکی سکھاتا تھا اور نادانون کو پڑھاتا تھا غرض ہر ایک تکرار
کا پنچ تھا اور ہر ایک خاندان کا مربی اپنے گھر مین کوئی بات تکلیف کی نرکھتا تھا سوا اسکے کہ اسکے دوسرے
بیٹے کی طبیعت خراب تھی اُسپر ہر ایک تعلیم بے اثر تھی باپنے مدت تک اُسکی نادرستیونکا تحمل کیا آخر اپنے گھر سے
نکالدیا تب سے وہ سخت عیاشی مین مبتلا ہی اور حرص کی جہالت مین آکے بادشاہت کے واسطے امیدوار
ہوا ہی۔

ای ساکنان کریٹ ایرسٹوڈیمس کا ایسا حال سُنا ہی سچ ہی یا جھوٹھ سو اچھی طرح تمکو معلوم ہوگا لیکن
اگر یہہ شخص فی الحقیقت ایسا ہی جیسا مجھہ سے ظاہر کیا ہی تو امتحان عام کیون لیا ہی اور اتنے اجنبیون کو
کیون جمع کیا ہی تم اپنے ہی درمیان ایک شخص رکھتے ہو جسکو تم اچھی طرح جانتے ہو اور جو تمکو اچھی طرح جانتا
ہی ایسا کہ جسکو سب فنون جنگ معلوم ہین اور جسکو ہمت نے صرف تیرا اور برچھی کے مقابل ہی نہین بلکہ
غریبی کے مہیب حملونکے مقابل بھی مستقل رکھا ہی جو اُس دولت کو بُرا سمجھتا ہی جو خوشامد سے حاصل ہوتی ہی
اور سُستی پر محنت کو مقدم جانتا ہی اور اُن فائدون سے واقف ہی جو کاشتکاری سے لوگونکو حاصل ہوتے ہین
اور جو نمائش اور زیبائش کا دشمن ہی اور جسکے جوش عقل کے تابع ہین کیونکہ شفقت پدرانہ بھی جو اکثر دوسرون
مین جاہلانہ عقل حیوانی ہوتی ہی اُسمین عاقلانہ اصل اخلاقی کا کام دیتی ہی کیونکہ دو لڑکون مین سے ایک
کو اُسکی نیکی کے واسطے پرورش کیا ہی اور دوسرے کو اُسکی بدی کے واسطے نکالدیا ہی یہہ ایسا شخص ہی کہ
اِسکو اِسکی سب نیکیون کے واسطے والدعام کہنا زیبا ہی اسلئے ای باشندگان کریٹ اگر حقیقت مین تم قوانین
مینناس سے محکوم ہوا چاہتے ہو تو اِسکو اپنا بادشاہ بناؤ۔

فوراً سب لوگ بالاتفاق بول اُٹھے کہ حقیقت مین ایرسٹوڈیمس ایسا ہی جیسا کہتے ہین اور وہ ہمارا
بادشاہ ہونیکے لایق ہی تب بزرگان مجلس نے حکم دیا کہ اُسکو ہمارے سامنے لاؤ فوراً اُسکو اُس ہجوم مین تلاش
کیا تو چھوٹے آدمیون کے شامل پایا اور اُنکے روبرو لائے تو بالکل آسودہ اور بے تعلق پایا اور اُس سے
کہا کہ تجھکو لوگون نے اپنا بادشاہ بنانا تجویز کیا ہی تو اُسنے جواب دیا کہ مین اس عہدے کو نہین قبول کرتا لیکن

क्रीट, ऐरिस्टोडीमस

क्रीट

मइनास

ऐरिस्टोडीमस

ان تین شرط پر اول یہ کہ اگر دو برس مین تمکو جیسے اب ہو اُس سے بہتر نکرون یا تم تعمیل قوانین مین مزاحمت کرو تو تخت خالی سمجھا جائے دوم یہ کہ مین بادشاہت پر بھی سادہ اور کفایت شعارانہ طریقون سے رہون سوم یہ کہ میرے لڑکے ہموطنون سے درجۂ زیادہ نہ سمجھے جائین اور میری وفات کے بعد بلا امتیاز اُنکی لیاقت کے موافق اُنسے سلوک کیا جائے ان لفظون پر ہوا آوازۂ خوشی سے پُر ہوئی اور تاج شاہی قوانین کے سفید مو والے محافظون کے افسر نے آیرسٹوڈیمس کے سر پر رکھا اور جوپیٹر اور دوسرے دیوتاؤن کو قربانیان چڑھائین آیرسٹوڈیمس نے ہمکو تحایف دئے نہ فیاضانہ بزرگی سے بلکہ سادگی سے اور ہیزائیل کو قوانین مینٹاس کی ایک جلد اُسکے ہاتھ کی لکھی ہوئی دی اور ایک مجموعہ تواریخ دیا جسمین کریٹ کا کل حال عہد سیٹرن یعنی زحل اور زمانۂ راست بازی یعنی ست جگ سے درج تھا اور اُسکے جہاز پر ایک قسم کا میوہ جو کریٹ مین پیدا ہوتا ہی اور سریہ مین جسکا نام تک کوئی نہین جانتا اور جو کچھ ضرور تھا رکھدیا۔

چونکہ اب ہم روانگی کے واسطے بیقرار تھے اُسنے ہمارے لئے ایک جہاز آراستہ کرایا اُسپر بہت سے لایق ڈانڑ ہلانیوالے اور اپنی بہترین فوج کے کچھ سپاہی معین کئے اور کئی جوڑے لباس کے اور کئی قسم کا زاد راہ بھی رکھا جیونہی جہاز روانہ ہونے کو تیار ہوا ہوا اتھیکا کو موافق ہوئی لیکن ہیزائیل کا دوسری طرف جانے کا ارادہ تھا اسلئے مجبوراً کریٹ مین متوقف ہوا اُسنے ہم دونون سے بڑی محبت سے رخصت لی اور ہمکو ایسے دوستون کیطرح بغلگیر کیا جنسے عمر بھر کو جدا ہونا تھا اُسنے کہا کہ دیوتا منصف ہین اور جانتے ہین کہ نیکی اپنی دوستی کی بناے پاک ہی اور اسلئے ہمکو ایک دن باہم پھر ملائین گے اور اُن مبارک کشت زارون مین جہان نیکی کو آرام دائمی حاصل ہی ہماری ارواح ملاقی ہونگی اور پھر کبھی جدا نہونگی آہ میری خاک بھی تمہاری خاک سے شامل ہو جیو یہان اُسکے الفاظ ناتمام رہے اور آنکھون سے آنسو نکل پڑے ہم بھی ایسی ہی محبت اور رقت سے آنسو بہانے لگے۔

ہمارا آیرسٹوڈیمس سے جدا ہونا کم رقت افزا نتھا اُسنے کہا جو تمنے مجھکو بادشاہ بنایا ہی تو اُن خطرونکو یاد رکھو جنمین تمنے مجھکو ڈالا ہی اور دیوتاؤن سے دعا مانگو کہ اوپر سے میرے دلکو نور عقل سے منور کرین اور جیسا اختیار مجھکو دوسرون پر ہی ویسا مجھکو مجھپر بخشین وے تمکو تمہارے ملک مین بخیریت پہنچائین اور تمہارے دشمنون کا غرور گھٹائین اور تمکو اتھیکا کے تخت پر یولیسیز کے پھر مسندنشین ہونیکی فرحت اور

ऐरिस्टोडीमस. जूपीटर
ऐरिस्टोडीमस
हैज़ाईल. मइनास
क्रीट सैटर्न
क्रीट. सिरिया
इथाका. हैज़ाईल
क्रीट
ऐरिस्टोडीमस
इथाका यूलीसीज़

پینیلوپ پر قابض ہونیکی زیادہ تر مسرت اور راحت عطا کرین ای ٹیلیمیکس تجھکو مین نے ایک اچھا اور ناخدا
وسپاہ وغیرہ سے بخوبی آراستہ جہاز دیا ہی جو سپاہ تیری ماکو اُسکے امیدوارون کے ہاتھ سے چھڑانے
مین تجھکو مدد دیگی اور ای مینٹر تیرے واسطے تیری عقل کافی ہی اُسکی موجودگی مین تو کسی شی کا محتاج نہین
ہی جو کچھ مین دے سکتا ہون سب فضول ہی اور جو کچھ مین چاہ سکتا ہون بحصول تم دونون سلامت سے
جاؤ اور مدت تک ایک دوسرے کو باعث آرام ہو آیرسٹوڈیمس کو یاد رکھو اور اگر ایتھاکہ کریٹ کی امداد
کا محتاج ہو تو میری زندگی کے اخیر دم تک میری دوستی پر اعتماد رکھو پھر ہم سے بغلگیر ہوا اور ہم سے اُسکا
شکریہ بجز اشک فشانی اور کچھ ادا نہین ہو سکا۔

ایسی ہوا سے ہمارے بادبان بھرے کہ ہمکو اپنا یہ سفر مبارک دکھائی دیا آئیڈا کا پہاڑ اوّل ہی سے
ایک پہاڑی سا نظر آنے لگا کریٹ کے ساحل تھوڑے عرصہ مین بالکل غائب ہوئے اور پیلوپونیس کے
کنارے ہمارے استقبال کو آگے آتے معلوم ہوئے لیکن ایک طوفان نے یکایک آسمان کو تیرہ کیا اور
دریا کی امواج کو خیرہ رات ناگاہ ہم پر چھائی موت باہمہ خطرہای متعلقہ ہمارے روبرو آئی ای نیپٹیون
یہ صرف تیرا ایک ترسول ہی جسنے دریا کو اُسکے دور دور کے کنارون تک مضطرب کیا ہی مینٹر جو واقف
اسرار غیبی تھا کہتا تھا کہ وینس اُس حقارت کا انتقام لینے کے واسطے جو تو نے اُسکی سیتھیرا کے مندر
مین کی تھی ملک الطوفان کے پاس دوڑی گئی اور غم سے ہکلاتی اور آنکھون سے آنسو بہاتی بولی
کہ کیا تو ان ناپاک آدمیون کو میری قدرت کی ہتک کرنے پر بے سزا جانے دیگا خود دیوتا میری طاقت
کے قائل ہین اور وے بھی جو میرے عزیز جزیرے مین رہتے ہین اُسکے معتقد ہین ان مغرور آدمزادون
نے اُسکی توہین کی جرأت کی ہی یے اپنی تیز عقل پر جو کبھی شعاع حسن سے منور نہین ہوئی مغرور ہین
اور محبت کی فرحتون کو بیوقوفی جانکے اُنسے متنفر ہوتے ہین کیا تو بھول گیا ہی کہ مین تیری حدود مین
پیدا ہوئی ہون پھر کیون ان کمبختون کی تباہی مین جنسے مین نافر ہون دیر کرتا ہی۔

نیپٹیون نے فوراً لہرونکو ایسا پھلا کر پہاڑون سا کر دیا جو آسمان سے جا لگین اور وینس نے اِس
آندھی پر متبسم ہوکے ہمارے جہاز کی تباہی کو یقینی سمجھا ہمارا ملاح گھبرا گیا اور ناامیدی سے پکار اُٹھا
کہ مین ہواؤن کے غضب کا زیادہ مقابلہ نہین کر سکتا جو ہمکو نامقابل سختی کے ساتھ چٹانون پر ہٹاتی
ہین ایک ناگہانی صدمہ ہوا سے ہمارا استول ٹوٹ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہمنے سنا کہ پانی مین سے

पेनीलोप, टेलीमेकस
मेन्टर
ऐरिस्टोडीमस, इथाका, क्रीट
आइडा
क्रीट, पैलोपोनीसस
नैप्च्यून
मेन्टर
वीनस, सिथीरा
नैप्च्यून, वीनस

چٹانونکی نوکون نے ہمارے جہاز کے تلے کو شق کیا ہر طرف سے پانی بھر گیا جہاز ڈوبا ملاحون نے
تکلیف کی پکار آسمانون تک پہنچائی مین مینٹر کے پاس دوڑا اور اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالکر بولا کہ | मैन्टर
ہماری موت آگئی آبیخوف اُس سے ملین دیوتاؤن نے ہمکو اتنے خطرون سے بچایا صرف اسواسطے کہ
اِس خطرے مین مرین پس مرنا ضروری ہے ای میرے عزیز مینٹر مجھکو یہہ بات تھوڑی سی تسلی کی ہی کہ مین تیرے ساتھ | मैन्टर
مرتا ہون پانی سے مقابلہ کرنا محض بیفائدہ ہی مینٹر نے جواب دیا ہمت حقیقی نا امیدی سے سُست نہین ہوتی | मैन्टर
موت کو راحت سے جاننا کافی نہین ہی ہمکو چاہیے کہ بلا خوف اُس سے حتی المقدور مقابلہ کرتے رہین اور کوئی
پارۂ جہاز ہم پہنچائین اور جو یے ڈرے ہوئے اور گھبرائے ہوئے اپنی جان کے نقصان سے روتے ہین
اور اُسکے بچانے مین کوشش نہین کرتے ہم تو اپنی جانون کو بچانے مین کوشش کرین یون کہتے ہوئے ایک
تبر لیا اور اُس تختے کو کاٹا جو تب تک اُس ٹوٹے ہوئے ستول مین لگا ہوا تھا جسنے جہاز پر گرکے اُسکو ایک
طرف کر دیا تھا اور ستول کا سر پانی مین پڑا تھا اور مینٹر اُسکا دوسرا سرا انکالکے لہرونکے درمیان اُسپر کودا | मैन्टर
اور مجھے نام سے پکار کے کہا کہ میرے ساتھ آ جیسے کوئی بلوط قوی جب ہوائین اُسپر چارون طرف سے زور
لاتی ہین اپنی بیخ پر مضبوط کھڑا رہتا ہی اور صرف اُسکے پتے ہلتے ہین ویسے مینٹر صرف بیخوف ہی نتھا بلکہ پر تسکین | मैन्टर
بھی تھا ہواؤن اور لہرون کے زور پر غالب معلوم ہوتا تھا مین نے بھی اُسکی تقلید کی اور اس تقلید کے
زور کو کون روک سکتا تھا ہم اُس بہتے ہوئے ستول پر چڑھ گئے سو ہم دونون کے اُٹھانیکے واسطے کافی
تھا اور اسلیئے ہمارے بہت کام آیا کیونکہ اگر ہم صرف اپنے دست و پا سے پیرتے تو ہماری طاقت کم ہو جاتی
مگر وہ ستول جسپر ہم سوار تھے اکثر باوجود اپنے وزن کے آندھی سے اُلٹ جاتا تھا اس سبب سے اکثر ہم
پانی مین ڈوب جاتے تھے اور پانی ہمارے مُنھہ اور کانون اور نتھنون مین گُھس جاتا تھا اور ہم بے بڑی
محنت و مشقت کے پھر اپنی جگہہ نہین پاتے تھے کبھی لہر پہاڑسی پھولتی ہوئی ہمارے اوپر ہو کر چلی جاتی تھی
تب ہم بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتے تھے تا کہ ستول کہ وہی ہمارا سہارا تھا اُسکے صدمہ سے ہمارے
نیچے سے نہ نکل جائے۔

جب ہم اس خوفناک حالت مین تھے مینٹر جو اُس ٹوٹے ٹکڑے پر ایسا آسودہ تھا جیسا اب اس فرش گاہ | मैन्टर
پر ہی مجھہ سے یے الفاظ بولا کہ ای ٹیلیمیکس کیا تو یقین کرتا ہی کہ ہوا اور لہرین مرگ و زیست پر مختار ہین کیا | टेलीमेकस
وے تجھکو بے حکم آسمانی کسیطرح مار سکتی ہین جو کچھہ ہوتا ہی سو دیوتاؤن کی مرضی سے ہوتا ہی اسلیئے دیوتاؤن

ڈر دریا سے ست ڈر اگر تو پہلے سے دریا کے قعر مین ہوتا تو جو و کا ہاتھہ تجھکو نکال سکتا اور اگر تو اولمپس کی بلندی پر ہووے اور ستارونکو اپنے پانو کے گرد گھومتا ہوا دیکھے تو بھی جو و کا ہاتھہ پھر تجھکو دریا مین ڈبا یا دوزخ مین سرنگون گرا سکتا ہی مین نے یہہ بات اُسکی سنی اور سراہی لیکن اگرچہ اُس سے مجھکو کچھہ تشفی ہوئی تو بھی میرا دل ایسا حیران و پریشان تھا کہ جواب نہ دے سکا نہ وہ مجھکو دیکھہ سکتا تھا نہ مین اُسکو ہمنے وہ تمام رات سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے موت و زیست کی درمیانی حالت مین بسر کی ہوا کے آگے جاتے تھے اور نہین جانتے تھے کہ کس ساحل پر جا کر پڑینگے مگر آخر کار ہوا کی تندی گھٹنے لگی اور دریا اُس شخص سا معلوم ہوا جسکا غصہ بہت دیر تک تندی و تیزی مین آکر اپنی ہی سختی سے کم ہو جاتا ہی اور ناخوشی کی بڑ بڑاہٹ مین آخر ہوتا ہی لہرون کا شور رفتہ رفتہ جاتا رہا اور وے اِتنی اونچی رہگئین جتنے اونچے قلبہ رانی کے نشان رہتے ہین۔

اب شرق نے اپنے دروازے آفتاب کے لئے وا کئے اور ہمکو ایک بہتر روز کے وعدے سے خوش کیا شرق ایسا چمکا گویا آتش پر تھا اور ستارے جو پوشیدہ تھے اب ظاہر ہو لئے اور آفتاب کے آنے سے بھاگے ہم نے تھوڑے فاصلہ پر زمین دیکھی ہوا سے ملایم ہمکو اُسطرف لیگئی میرے سینہ مین امید پھر پیدا ہوئی ہمنے اپنے رفیقون کے لئے چارون طرف نظر کی مگر بیفایدہ شاید ناامیدی نے اُنکو آندھی کی نذر کیا اور جہاز کے ساتھہ ڈبا دیا ہم کنارونکے نزدیک ترگئے مگر آب دریا بہاتا ہوا ہمکو چٹانون پر لے گیا جن سے لگ کر ہم پرزے پرزے ہو جاتے لیکن اُسکا صدمہ مستول کے اُس سرے پر پہنچا جو مینٹر نے اس موقع پر ایسا مفید مطلب کر لیا تھا جیسے سب سے عمدہ پتوار سب سے ہشیار ناخدا کے ہاتھہ مین ہوتی ہی اسطرح اُن چٹانون سے سلامت کے ساتھہ بچکر ہمنے وہ باقی کنارہ دریا سے اونچا پایا جسپر چڑھائی صاف اور آسان تھی اور ملایم ہوا سے بآسانی بہتے ہوئے زمین پر پہنچے اور اپنے پانو سے چلے اور تجھہ دیبی سے ملے جو اِس جزیرے مین آباد ہی اور ہمارے اوپر ایسی شاد ہی کہ ہمکو اپنی پناہ مین رکھا ہی۔

نोव
ग्लाकस
नोव
मैन्टर

باب ہفتم

کیلپسو کا ٹیلیمیکس کے ہمتورانہ کامونکو سراہنا اور مقدور بھر اپنے عشق کی ترغیب سے

कैलिप्सो
टैली मेकस

मैन्टर
कयूपिड, वीनस
टैलीमेकस यूचैरिस
कैलिप्सो, स्टिक्स
टैलीमेकस कयूपिड
मैन्टर टैलीमेकस
टैलीमेकस
मैन्टर

اپنے جزیرے مین ٹھہرانے کی کوشش کرنا لیکن مینٹر کی دوستداری اور دانش شعاری سے اُسکے فریبون سے اور کیوپڈ کی طاقتون سے جسکو وینس اُسکی مدد کے واسطے رکھہ گئی تھی اُسکا محفوظ رہنا مگر ٹیلیمیکس اور یوچیرس کا ایک دوسرے پر عاشق ہونا اور اس سبب سے کیلپسو کا اوّل حسد کھانا اور پھر غصہ لانا اور آب سٹکس کی قسم کھا کے ٹیلیمیکس کو اپنے جزیرہ سے نکالا چاہنا اور کیوپڈ کا اُسکو تسلی دینا اور جو جہاز مینٹر نے بنایا تھا اُسکا جب تک وہ ٹیلیمیکس کو اُسپر سوار ہونیکے واسطے سمجھا رہا تھا اُسکی پریون کو بہکا کر جلوانا ٹیلیمیکس کا اُسوقت مین ایک اندرونی خوشی سے متاثر ہونا اور مینٹر کا اُس سے واقف ہو کر ایک چٹان سے اُسکو دریا مین گرانا اور آسکے ساتھہ ہی آپ بھی دریا مین کود پڑنا اور ایک دوسرے جہاز پر جو کنارے سے کچھہ فاصلے پر نظر آتا تھا اُسکی طرف پیرتے ہوئے جانا ۔

टैलीमेकस टैलीमेकस
यूलीसीज़
बैकस
मरकयूरी ऐपालो मैन्टर
कैलिप्सो, मैन्टर
टैलीमेकस

جب ٹیلیمیکس اپنے سوانح بیان کر چکا تب وے پریان جنکی آنکھین ٹکٹکی باندھے ٹیلیمیکس پر لگی ہوئی تھین اب اجتماع حیرت و مسرت سے ایک دوسرے کیطرف دیکھنے اور کہنے لگین یے کیسے آدمی ہین ورنہ دیوتا کسکے نصیب مین شریک ہوتے ہین اور کسکے ایسے عجائب سُننے مین آتے ہین یولیسیز کا بیٹا ابھی سے صاحب حکمت وہمت ہی یولیسیز پر فضیلت رکھتا ہی کیا صورت مین کیا آدمیانہ خوبی کیا اجتماع عزت و آدمیت و استقلال وحیا ہی اگر یہہ نہین معلوم ہوتا کہ یہہ آدمی سے پیدا ہوا ہی تو اسپر کسی دیوتا کا اشتباہ ہوتا بکس کا یا مرکیوری کا یا شاید خود اپالو کا لیکن یہہ مینٹر کون ہی اسکی صورت تو ایسے آدمی کی سی ہی جو کسی ادنی خاندان مین پیدا ہوا ہو یا ادنی حالت مین ہو لیکن جب امتحاناً غور سے دیکھتے ہین تو آمین کوئی ظاہر نہ ہوسکنے والی بات بلکہ کچھہ ایسی بات جو آدمی سے زیادہ ہوتی ہی پائی جاتی ہی ۔

کیلپسو نے یے بیانات ایسے اضطراب کے ساتھہ سُنے کہ چھپا نہ سکی اور اُسکی آنکھین متواتر کبھی مینٹر سے ٹیلیمیکس پر اور کبھی ٹیلیمیکس سے مینٹر پر جاتی تھین وہ بار بار اُس داستان کی تکرار کی درخواست کیا

چاہتی تھی جسکو اُسنے اتنی خوشی کے ساتھہ سُناتھا اور بار بار اپنے شوق کو روکتی تھی آخر وہ اپنی نشستگاہ
سے شتابانہ اُٹھی اور ٹیلیمیکس کو اپنے ساتھہ لیکر پاس کے ایک خوشبودار شجرستان مین گئی وہان اپنی تمام (टैलीमेकस)
عقل سے اُس سے دریافت کرنا چاہا کہ مینٹر آدمی کی صورت مین کوئی دیوتا تو نہین ہی مگر اُسکے اس شوق (मैन्टर)
کی تسلی ٹیلیمیکس کے اختیار مین نتھی کیونکہ منروا نے جو مینٹر کی صورت مین اُسکے ساتھہ تھی اُسکو کم عمر جانکر لایق (टैलीमेकस / मिनर्वा.मैन्टर)
ہمرازی نہ سمجھا تھا اور اپنے ارادون سے واقف نہ کیا تھا علاوہ اسکے وہ بڑے خطرون مین اُسکو پختہ کیا
چاہتی تھی اگر وہ خود کو سایۂ حفاظت منروا مین جانتا تو کیسی ہی مہیب اور کیسی ہی قریب کوئی بلا ہوتی اُسکے مقابلہ مین اُسکو (मिनर्वा)
کسیطرح کے استقلال کی ضرورت نہ پڑتی اسلئے چونکہ ٹیلیمیکس اپنے رفیق غیبی کو مینٹر جانتا تھا کیلپسو کے سب فریب (टैलीमेकस / मैन्टर,कैलिप्सो)
اُس بات کی دریافت مین بے اثر تھے جو وہ دریافت کیا چاہتی تھی۔

اس اثنا مین وے پریان جو مینٹر کے پاس حاضر رہی تھین اُسکے گرد جمع ہوئین اور اُس سے اپنی تفریح (मैन्टर)
طبع کے لئے سوال کرنے لگین ایک نے اُس سے ایتھیوپیہ کا حال پوچھا دوسری نے جو کچھہ اُسنے دمشق مین دیکھا (इथियोपिया)
تھا دریافت کیا تیسری نے کہا کہ تو یولیسیز کو ٹراے کی لڑائی سے پہلے بھی جانتا تھا مینٹر نے اُن سب کو (यूलीसीज़,ट्राय / मैन्टर)
خاطرداری اور ملائمت سے جواب دیا اور اگرچہ اُسنے اپنی تقریر کو تعلیمی زیب نہین دیا تھا تاہم اُسکا بیان
پُر معنی ہی نتھا بلکہ پُر فصاحت بھی تھا کیلپسو کی واپسی نے جلد اِس گفتگو کو ختم کیا پھر اُسکی پریان پھول چُننے (कैलिप्सो)
اور ٹیلیمیکس کی طبیعت خوش کرنے کو راگ گانے لگین وہ مینٹر کو ایک طرف لیگئی تاکہ ممکن ہو تو اُسی کی زبان (टैलीमेकस / मैन्टर)
سے اُسکا حال دریافت کرے۔

کیلپسو کے الفاظ ایک شیرین اور ملایم اور ناممتنع الاثر کے ساتھہ دل مین ایسے جاگزین ہوتے تھے جیسے (कैलिप्सो)
تھکے ہوئے کی آنکھون مین خواب ہوتا ہی لیکن مینٹر مین کوئی بات ایسی تھی جو اُسکی فصاحت کو شکست دیتی (मैन्टर)
تھی اور اُسکی صباحت کو فریب اور کچھہ ایسی بات تھی جو کیلپسو کی طاقت پر اسقدر غالب تھی جسقدر (कैलिप्सो)
وہ پہاڑ جو اپنی بنیاد اپنے مرکز مین چھپاتا ہی اور اپنے سر بادلون مین اُن ہواؤن پر غالب ہوتا ہی
جو اُس سے متصادم ہوتی ہین وہ اپنی عقل کی تجویزون مین بیحرکت پابرجا تھا اور اُس وہبی کو اپنے
اوپر اُسکے فریب کی تعمیل نہایت بے پرواہی اور حفاظت سے کرنے دیتا تھا کبھی اُسکے سوالات پر اپنی
پریشانی کی امید سے اُسکو فریب دیتا تھا اور کبھی اپنی ناخواستہ ظاہری سے اُسکے دل کو شکیب لیکن
جب وہ سوچتی تھی کہ میرا مطلب پورا ہوا چاہتا ہی تب اُسکے انتظار کو ناامیدی سے یکایک ایسا انتشار

دیتا تھا کہ اُسکے تمام خیالات اُلٹے ہوجاتے تھے اور کسی چھوٹے اور مختصر جواب سے پھر اُسکو پیچ وتاب اور اشتباہ
مین ڈال دیتا تھا۔

कैलिप्सो टैलीमेकस — اِسطرح سے کیلپسو دن پہ دن آخر کرتی تھی کبھی ٹیلیمیکس کا دل خوشامد سے تسخیر کیا چاہتی تھی اور کبھی
मैन्टर — اُسکو مینٹر سے جسکا حال دریافت ہونیکی زیادہ اُمید نرہی تھی علیحدہ کیا چاہتی تھی اُسنے اپنی پریون مین
سے سب سے زیادہ خوبصورت پری کو اُس نوجوان بہادر کے دل مین عشق پیدا کرنے پر مشغول کیا اور
اس کام مین ایک دیبی نے جسکی طاقت اُسکی طاقت سے زیادہ تھی اُسکو مدد دی۔

वीनस, मैन्टर टैलीमेकस सप्रस नैप्चून — وینس مینٹر اور ٹیلیمیکس سے عداوۃ جلتی تھی اسواسطے کہ انھون نے سیپرس مین اُسکی پرستش سے
نفرت کی تھی اور اُس طوفان سے حفاظت پائی تھی جو نیپچیون نے اُنکی تباہی کے واسطے اُٹھایا تھا
जूपीटर — اور اِس سبب سے اُسکو زیادہ تر تحسر اور تفکر تھا اسلیے اُسنے جوپیٹر سے اپنی مایوسی اور مظلومی کی شکایت
کی اور اُسکے اقتدار اعلے سے اپنی مخلصی کا مل چاہی مگر اُس سب دیوتاؤن سے بڑے دیوتا نے اُسکی
मिनर्वा, मैन्टर टैलीमेकस — شکایت پر صرف تبسم کیا اور اُسکو یہہ بات جتائے بغیر کہ منروا مینٹر کی صورت بنکے ٹیلیمیکس کی محافظ ہی اُسکو
ओलिम्पस — اختیار دیا کہ جسطرح چاہے اُسطرح اپنا بدلہ لے وہ دیبی اولمپس سے اُتری اور اُن تمام عمدہ خوشبوؤن سے
सिथीरा आइडेलिया, पैफ़ास — جو سِتھیرا اور ائیڈیلیا اور پیفاس مین اُسکی محرابون پر چڑھائی جاتی ہین بے پرواہ ہوکر اپنے رتھ پر
چڑھی اور اپنے بیٹے کو بُلایا جو رنج اُسکے چہرے پر چھایا تھا اُسنے گھٹانے کے بدلے اُسکے حُسن کو بڑھایا تھا
اُسنے اُس عشق کے دیوتا سے کہا اے میرے بیٹے اگر یہے آدمزاد ہماری طاقت کی حقارت کرکے بے سزا پائے
بچ جائینگے تو آیندہ ہماری محراب پر کون خوشبو چڑھائیگا اسلیے اپنی عزت کی حفاظت کے واسطے جلدی کر
कैलिप्सो — اور اپنے تیر اُنکے سینو مین لگا میرے ساتھہ اُس جزیرے مین آ اور مین کیلپسو سے کہونگی یون کہکے اُس
دیبی نے باگ اُٹھائی اور ہوا مین ہوکر ایک بادل کے درمیان جو آفتاب کی شعاع سے سُنہری ہورہا تھا
कैलिप्सो — چلی کیلپسو کے آگے آئی جو متاسف اور تنہا اپنے مکان سے کچھہ دور ایک چشمے کے کنارے بیٹھی تھی
यूलीसीज़ — اُس سے بولی اے ناخوش دیبی ابھی یولیسیز جسکو تیرے ساتھہ نہ صرف عشق کے بلکہ شکر گذاری کے
بندسے پابند ہونا تھا تیری ہتک کرکے چلا گیا ہی اور اب اُسکا بیٹا جو اُس سے بھی زیادہ سرکش ہی وہ
اُس ہتک کے دُہرانے کی تیاری کررہا ہی مگر ملک العشق تیرا انتقام لینے کو خود یہان آیا ہی مین اُسکو تیرے
बैकस — پاس چھوڑے جاتی ہون یہہ اِس جزیرے کی پریون مین رہیگا جیسے بیکس ایام طفولیت مین ایک دفعہ

نیکراس کے جزیرے مین رہا تھا ٹیلیمیکس اسکو دیوتا نہ سمجھیگا بلکہ ایک بچہ جانیگا اور غافل ہونے سے اپنا بچاؤ نکر سکیگا بلکہ جلد اُسکی طاقت سے متاثر ہوگا پھر ملکۂ حسن کیلپسو سے رخصت ہو کر اُسی بادل کے درمیان اولمپس پر گئی اور اپنے پیچھے آسمانی خوشبو کی ایک قطار چھوڑ گئی جسنے رفتہ رفتہ بڑھکے کیلپسو کے تمام شجرستان کو معطر کر دیا۔

کیوپڈ کیلپسو کے ہاتھ مین تھا اور اگرچہ وہ خود دیبی تھی تو بھی اُسنے اُسکی آتش اپنے سینے مین مشتعل دیکھی اتفاقاً ایک پری جسکا نام یوچیرس تھا اُسوقت اُسکے پاس حاضر تھی کیلپسو نے وہ لڑکا اُسکے ہاتھون مین دیا بالفعل یہہ آرام کا سبب ہوا مگر افسوس کہ آخر کو نہایت رنج کا باعث ہوا یہہ لڑکا شروع مین بے زبان اور نازک اور محبوب اور دلربا معلوم ہوتا تھا اُسکا کھیل مین گلے سے لگ جانا اور بار بار مسکرانا سب آس پاس والونکو یقین کراتا تھا کہ یہہ صرف خوشی کے واسطے پیدا ہوا ہی لیکن جسوقت دل اُسکی محبتون سے آگاہ ہوتا تھا معلوم کرتا تھا کہ وے صرف رنج افزا طاقت رکھتی تھین وہ نہایت فریبی اور کینہ ور ہی اُسکا گلے لگنا صرف دھوکہ دینا ہی اور اُسکا مسکرانا صرف اُن خرابیونکا دکھانا ہی جو وہ پیدا کرتا ہی یا کیا چاہتا ہی لیکن اس زورداری اور مکاری پر بھی وہ مینٹر کے پاس آنے کی جرأت نرکھتا تھا مینٹر مین نیکی کی کچھ ایسی سختی تھی کہ اُسکو کم ہمت کرتی تھی اور دور رکھتی تھی وہ اپنے دل سے جانتا تھا کہ یہہ دریافت نہ ہوسکنے والا اجنبی میرے تیرون سے زخمی نہین ہونیکا وے پریان فی الحقیقت اُسکی طاقت سے آگاہ ہوگئی تھین لیکن جس زخم کا وے علاج نہین کرسکتی تھین اُسکو ہوشیاری سے چھپا ہوا رکھتی تھین۔

اس اثنا مین ٹیلیمیکس جسنے اُس لڑکے کو کبھی ایک پری کے کبھی دوسری پری کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو اُسکی شیرینی اور خوبصورتی پر متحیر ہوا کبھی اُسکو اپنی چھاتی سے لگاتا اور کبھی اپنے زانو پر بٹھاتا اور اکثر اپنے ہاتھون مین لیتا تھا بہت عرصہ نگذرا تھا کہ وہ ایک قسم کی بیقراری سے متاثر ہوا جسکا سبب وہ نہ معلوم کرسکا اور جسقدر کہ اُس بیقراری کو بیگناہانہ تفریحات سے ہٹانا چاہتا تھا اُسیقدر بیقرار اور مضطرب زیادہ ہوتا تھا اُسنے مینٹر سے کہا کہ کیلپسو کی پریان اُن عورتون کے موافق نہین ہین جو ہمنے جزیرۂ سیپرس مین دیکھی تھین وے ایسی بے ادبانہ چال سے باوصف ناز و ادا قابل نفرت معلوم ہوتی تھین مگر ان لافانی خوبصورتون مین ایک ایسی معصومیت اور حیا اور سادگی پائی جاتی ہی کہ اُن کا

नैक्रास
टैलीमेकस
कैलिप्सो
ओलिम्पस
कैलिप्सो
कूपिड,कैलिप्सो
यूचेरिस,कैलिप्सो
मेन्टर
मेन्टर
टैलीमेकस
मैन्टर,कैलिप्सो
सइप्रस

نہ چاہنا اور نہ سراہنا ناممکن ہی جو اُسنے اتنا کہا تو شرمایا اور نہ جانا کہ کیون شرمایا نہ کہنے سے باز آسکتا
تھا کہہ سکتا تھا کیونکہ اُسکی تقریر رُکاوٹ سے بھری اور ملاوٹ سے خالی اور نا صاف تھی اور کبھی
मैन्टर टैलीमेकस सइप्रस
بالکل سمجھہ مین نہین آتی تھی مینٹر نے کہا ای ٹیلیمیکس جو خطرے تجھہ پر جزیرہ کاسپرس مین واقع ہوئے تھے سو
بمقابلہ اُنکے جنہین اب تو بتلا ہو رہا ہی کچھہ نہین تھے جسطرح بدی جب ظاہر ہوتی ہی تب نفرت پیدا کئے بغیر
نہین رہتی ہم اُس بدکار کو دیکھکر گھبراتے ہین جو سب قیود سے آزاد ہوتا ہی لیکن تب زیادہ گھبراتے
ہین جب کچھہ بھی حیا باقی رہتی ہی کیونکہ تب ہم سمجھتے ہین کہ ہماری محبت نیکی پر مایل ہی اور خود کو اُس پُر
فریب عشق کے حوالے کرتے ہین در اصل حسن جسکا مرجع ہی اور جب تک وہ قابل نامعقولی نہین ہوتا تب
टैलीमेकस
تک اُسکی بے اعتباری نہین کرتے اسلیئے ای عزیز ٹیلیمیکس ان مہلک خوبصورتون سے بھاگ جو صرف
اسلیئے پاکیزہ معلوم ہوتے ہین کہ تجھکو فریب دین ان خطرون سے بھاگ جو تیری جوانی سے تجھپر آئے ہین
لیکن زیادہ تر اس لڑکے سے بھاگ جس سے تو نہین ڈرتا ہی صرف اسلیئے کہ تو اسکو نہین پہچانتا ہی یہہ لڑکا
क्यूपिड, सइप्रस
کیوپڈ ہی جسکو اُسکی ما اِس جزیرے مین ہمکو سیپرس مین اپنی پرستش کی حقارت کرنیکے سبب سزا دینے کو
कैलिप्सो
چھوڑ گئی ہی یہہ کیلپسو کے دل مین داخل ہو گیا ہی جو تجھپر عاشق ہو گئی ہی اور اُسنے اِسکی پریونکو بھی اشتعالک
دی ہی اور ای کمبخت جوان اگرچہ تو نہین جانتا ہی لیکن اُسکی آتش تیرے سینے مین پہنچی ہی اِس نصیحت
टैलीमेकस मैन्टर यूलीसीज़
کے درمیان ٹیلیمیکس نے مینٹر کو بار بار روکا اور کہا کہ ہم اس جزیرے مین کیون نہ رہین تو لیسیز اب
पैनीलोप
زمین پر نہین آنیوالا ابتک وہ دریا مین ڈوب گیا ہی اور پینیلوپ نہ صرف اُسکی واپسی بلکہ میری واپسی کا
انتظار بیفائدہ کرکے اُن بہت سے امیدوارون مین سے جو اُسکے آس پاس لگ رہے ہین کسی خوش نصیب
इकेरस
امیدوار کی خواہشون کے تابع ہو گئی ہی اور ایسا یقین ہوتا ہی کہ اُسکے باپ ایکیرس نے اپنے پدرانہ
इथाका
اختیار سے اُسے دوسرا خاوند قبول کرنے کو مجبور کیا ہو گا پھر مین آئیتھاکہ کو کیون جاؤن بجز اسکے کہ اُسے
نئی نسبت سے بیعزت دیکھون اور جو اقرار اُسنے میرے باپ کے ساتھ کیا ہی اُسکی شکستگی کا خود گواہ بنون
पैनीलोप यूलीसीज़
اور اگر پینیلوپ یولیسیز کو بھول گئی ہی تو ایسا قیاس نہین کرسکتے کہ لوگ اُسے یاد کرتے ہونگے اور نہ حقیقت
مین مجھکو اُس جزیرے مین زندہ پہنچنے کی امید ہی کیونکہ اُسکے امیدوارون نے ہر ایک بندر پر سپاہی
मैन्टर
تعینات کردئے ہونگے اتنے کہ ہماری واپسی پر مجھکو تمام کرین مینٹر نے جواب دیا کہ یہہ سب جو تو نے کہا ہی
اس بات کی صرف ایک دوسری دلیل ہی کہ تو ایک بیوقوفانہ اور مہلک جوش کی تاثیر سے مؤثر ہی تو موشگافی

کوئی ایسی دلیل ڈھونڈھتا ہی جو اُسکے موافق ہو اور اُس سے بچتا ہی جو اُس سے منافق ہی تو صرف فریب کھاتے
ہین اور فرحتہاے ممنوعہ کو پشیمانی کی دست درازی سے بچانے مین ہُشیار ہی کیا تو بھول گیا ہی کہ دیوتا
تیری والیسی کے لئے خود تیرے وسیلے بنے ہین کیا سسلی سے تیرا بچنا قدرتی نہین تھا کیا وے آفتین — سسلی
جو مصر مین تجھپر نازل ہوئی تھین ناگہانی اور غیر مترقبہ راحتون سے مبدل نہین ہوئین اور کیا وے خطرے
جو ٹیر مین تجھکو ڈراتے تھے دست غیب سے نہین ہٹائے گئے کیا ممکن ہی کہ اتنے معجزات دیکھنے کے بعد تجھکو اپنی — ٹیر
حفاظت کا انتہا دریافت کرنے مین شک رہے مگر مین تجھے کیون سمجھاتا ہون تو اُس خوش نصیبی کے قابل
نہین ہی جو تیرے واسطے ٹھہرائی گئی ہی مین تو شک نہین ہی کہ کوئی وسیلہ اِس جزیرے کو چھوڑنے کا
پیدا کرلونگا اور اگر تو یہان رہا چاہتا ہی تو مین تجھے یہان چھوڑا چاہتا ہون جو لڑکا بڑے یولیسیز کے — یولیسیز
لایق نہین ہی سو یہان پڑا رہے اور اِن عورتون کے درمیان عیاشی اور سستی کی شرم آگین تاریکی
مین گزارے اور بجاے اوج آسمان وہ مقام پسند کرے جس سے اُسکا باپ متنفر رہا ہی۔

اِس ایسی پُرزور اور تیز ملامت نے ٹیلیمیکس کے دل کو چھیدا وہ رقت اور افسوس سے پگھلا لیکن — ٹیلیمیکس
اُسکا افسوس شرم سے شامل تھا اور اُسکی شرم خوف سے کامل تھی وہ مینٹر کے بغض اور اُس رفیق کے — مینٹر
نقص سے ڈرتا تھا کہ جسکی کیاست وعنایت کا اِسقدر ممنون تھا لیکن اِس حالت مین وہ عشق جو اُسکے سینے
مین جاگیر ہوا تھا اور جس سے وہ خود ناواقف تھا وہ اُسکو اپنے ارادے پر قایم رکھتا تھا اُسنے مینٹر سے
رو کر کہا کیا تو اِس لافانیت کی حالت کو جو مجھے کیلپسو کے ساتھ حاصل ہوگی ناچیز سمجھتا ہی مینٹر نے جواب — کیلپسو، مینٹر
دیا کہ ہان ہر ایک چیز جو ہدایات نیکی اور احکام آسمانی کے برخلاف ہی اُسکو مین ناچیز سمجھتا ہون نیکی
تجھکو اب تیرے ملک اور یولیسیز اور پینیلوپ کیطرف بُلاتی ہی اور تجھے تیرے دلکو نالایق خوشی کے حوالہ — یولیسیز، پینیلوپ
کرنے سے منع کرتی ہی اور دیوتا جنھون نے تجھکو اِن خطرات سے بچایا ہی چاہتے ہین کہ تیرا نام یولیسیز سے — یولیسیز
کم مشہور نہو اسلیے تجھکو اِس جزیرے کے چھوڑنے کا حکم دیتے ہین جہان تجھکو صرف ظلم عشق رکھتا ہی یہ وہ
ظلم ہی جسکو روکنا غالب آتا ہی اور اسلیے اُسکو سہنا بدنامی اُٹھانا حیف ہی اِس لافانیت پر لافانیت بے آزادی
اور بے نیکی اور بے عزت کیا ہی کیا وہ ایک حالت خواری نہین ہی جو بے امید ہی اور کبھی آخر نہین ہو سکتی
اسواسطے زیادہ تر قابل افسوس ہی۔

ٹیلیمیکس اِس تقریر کا جواب بجز آہ کچھ نہ دے سکا کبھی اُسنے چاہا کہ مینٹر ہر طرح زبردستی سے مجھکو — ٹیلیمیکس، مینٹر

اس جزیرے سے لیجائے اور کبھی چاہا کہ مجھکو اسی جزیرے مین چھوڑ جائے تاکہ بے قید اپنی خواہش حاصل
کرون اور اپنی کمزوری کے واسطے ملامت نہ سہون ہزار ہا طرح کی مختلف خواہشین اور ہوسین اسکے
سینے مین متواتر جنگ کرنے اور نوبت بہ نوبت غالب آنے لگین اسواسطے اسکا دل حالت بیقراری اور
اضطراب سے مثل اس دریا کے تھا جو پرزور اور مختلف ہواؤن سے متموج ہوتا ہی کبھی دریا کے پاس زمین
پر بہت دیر تک کنارے پر پڑا رہتا تھا اور کبھی کسی جنگل کے تاریک مقامات مین جا چھپتا تھا جہان پوشیدہ
روتا تھا اور پر خروش اور پر جوش فریادین کرتا تھا اسکا بدن لاغر ہوگیا تھا اور اسکی آنکھون مین
آرزو سے حلقے پڑگئے تھے وہ زرد اور سست ہوگیا تھا بہرحال ایسا ہوگیا تھا کہ پہچانا نہین جاتا تھا
اس سے صباحت اور بشاشت اور طاقت جاتی رہی تھی اسکے قامت کی شان و شوکت بگڑ رہی تھی بلکہ
اسکی جان بھی جلد اور پوشیدہ کاہش سے گھٹتی جاتی تھی جیسے کوئی پھول جو صبح کھلتا ہی اور ہوا کو
خوشبو سے بھرتا ہی اور پھر رات کی قربت سے بتدریج مرجھاتے مرجھاتے اپنے رنگ کی دل افروز روشنی
کھوکر جھکتا ہی کمھلاتا ہی اور آخر اپنے بوجھ سے آپ گرجاتا ہی ایسے ہی یہ یولیسیز کا بیٹا بلا محسوسیت
اپنی قبر مین اترتا تھا۔

مینٹر نے دیکھا کہ اسکی تمام نیکی اور مستقلی اور سختی عشق سے بے مزاحمت مغلوب ہی تو یہ فریب کیا اور سوچا
کہ یہ اسکو اسکے خراب اثرون سے بچائیگا اسے معلوم ہوا کہ کیلپسو ٹیلیمیکس پر عاشق ہی اور ٹیلیمیکس
یوچیرس پر کیونکہ کیوپڈ ہمیشہ زحمت کیصورت مین تکلیف دینے کو مصروف رہتا ہی اسلئے ایسا شاذ و نادر
ہوتا ہی کہ جسکو ہم چاہتے ہین وہ ہمکو چاہتا ہی پس اسنے کیلپسو کو حاسد کرنا چاہا یوچیرس اور ٹیلیمیکس
مین صلاح ٹھہری تھی کہ دونون شکار بازی کو ساتھ چلین مینٹر نے یہ موقع پاکر اسکو کہا کہ مین نے دیکھا
ہی کہ ٹیلیمیکس کو آگے اتنا شوق شکار کا نتھا جتنا اب ہوا ہی اور وہ دوسری کسی بات سے اتنا خوش نہین
ہوتا جتنا شکار سے اب صرف پہاڑون اور جنگلون کو دیکھنے کا شایق ہی اے دیبی کیا تو بھی شکار کا بہت
شوق رکھتی ہی اور کیا اسنے یہ شوق تجھ سے سیکھا ہی کیلپسو اس سوال سے ایسی ناخوش ہوئی کہ نہ اپنی
ناخوشی کو ظاہر کرسکتی تھی نہ اسکا سبب چھپا سکتی تھی اسنے کہا کہ یہ ٹیلیمیکس جسنے سیپرس کی خوشیون کو
حقیر سمجھا تھا میری پریون مین سے ایک کے ناز کا مقابل نہین ہوسکا حالانکہ وہ چندان خوبصورت
نہین ہی اسنے ایسے عجائبات کی تحصیل کی شیخت ظاہر کرنیکی کیون جرات کی یہ ایسا کمبخت ہی جسکو عیاشی نے

यूलीसीज़
मैन्टर
कैलिप्सो
टैलीमेकस
टैलीमेकस
यूचेरिस
क्यूपिड
कैलिप्सो
यूचेरिस
टैलीमेकस
मैन्टर
टैलीमेकस
कैलिप्सो
टैलीमेकस
सइप्रस

ناپاک اور نامردانہ کر دیا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ قدرت نے اِسکو عورتون مین سستی اور تاریکی کی زندگی
کے واسطے پیدا کیا ہی مینٹر خوش ہوا کہ کیلپسو کو حسد سے بہت غصہ ہوا ہی اور اسلیئے اُسوقت اُسنے زیادہ (मेन्टर, कैलिप्सो)
بھڑکانے کو اور کچھ نہ کہا تاکہ وہ اُسکے ارادے سے واقف نہو جائے مگر ایسی صورت بنائی جس سے رنج و ملال پایا
جائے اُس دیبی نے جو کچھ دیکھا اُس سبب سے بے تحمل اپنی بیقراری پائی اور متواتر اُسکی نئی شکایت کرنے لگی اور
اُسکے شوق شکار سے جو مینٹر نے ظاہر کیا تھا اپنے آپے سے باہر ہوگئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس سے (मेन्टर)
ٹیلیمیکس کا سوا اِسکے اور کچھ ارادہ نہین ہی کہ یوچیرس کو اور پریون سے علیحدہ لیجائے تاکہ اُس سے تنہائی (टेलीमेकस, यूचेरिस)
مین گفتگو کر سکے اور تھوڑے دن بعد جلد ہی پھر شکار کا قصد ہوا کیلپسو نے سمجھا کہ یہہ اُسی مطلب کیواسطے (कैलिप्सो)
ہی جسکے واسطے پہلے یہہ ارادہ ہوا تھا اِس ارادے سے اُسنے اُسکو مایوس رکھنے کو کہا کہ مین بھی شکار کے
واسطے ساتھہ چلونگی لیکن اُسکا غضب ایسا تیز تھا کہ چھپ نہ سکتا تھا جو اِس ملامت آمیز گفتگو سے ظاہر
ہوا کہا کہ ای مغرور لڑکے کیا اِسی واسطے تو نیپٹیون کی عداوت اور دیوتاؤن کے واجب انتقام سے (नेप्च्यून)
میری حدود مین پناہ پذیر ہوا ہی کیا اِس جزیرے مین جہان آدمزاد کا آنا ممنوع ہی تو صرف میری طاقت
کی ہتک کرنے کو آیا ہی اور میرے عشق کی توہین آسمان اور زمین کے دیوتا میری فریاد سُنین اور مجھہ
مظلوم دیبی کی تکلیف پر رحم کھا کر بدلہ لین اِس باغی ناسپاس ناپاک کو جلد تباہ کرین چونکہ تیری سرکشی
اور ناانصفی تیرے باپ کی سرکشی اور ناانصفی سے زیادہ تر ہین اسلیئے تیری تکلیفات بھی درازتر اور
سخت تر ہون تیرا ملک تیری آنکھون سے ہمیشہ کے واسطے غائب ہوجیو جس کمبخت اور ملعون ملک کو اپنی
مغرورانہ بےتمیزی سے بلا شرم وحیا میری صحبت کی بقا پر مقدم سمجھتا ہی بلکہ تو جب وہ دور دور دراز افق
مین تیرے روبرو ہو وفات پائیو اور دریا مین ڈوبیو اور لہرونکا کھیل ہو کر ہٹیو اور بیجان اُن ریتون
مین پڑیو جہان تجہیز و تدفین میسر نہو سکے اور میری آنکھین تجھے کھاتے ہوئے گرگسونکو دیکھیو میری آنکھین آنکھین دیکھیو اور وہ بھی اُنکو دیکھیو جسکو
تو پیار کرتا ہی وہ اُنکو ناامیدی اور غصہ سے دیکھے گی اور مین اُس تکلیف کو خوشی سے دیکھونگی
کیلپسو اسطرح کہہ رہی تھی اور غصہ اسکے تمام چہرے پر چھا رہا تھا اُسکی نظرونسے جو متواتر ایک شی (कैलिप्सो)
سے دوسری شی پر جاتی تھین سختی ظالمانہ ظاہر تھی اُسکے ہونٹھ تھرتھراتے تھے اور آس پاس ایک نیلا
دائرہ سا بناتے تھے اُسکا رنگ ہر لحظہ بدلتا تھا اور کبھی مردے کا سا زرد ہوجاتا تھا اُسکے اشکون نے
جو وہ بہت بہایا کرتی تھی اب بہنا چھوڑ دیا گویا ناامیدی اور غصہ سے اُنکا چشمہ خشک ہوگیا تھا اُسکی آواز

मैन्टर
टैलीमेकस

گھبراتی اور تھرتھراتی اور رکتی ہوئی نکلی تھی مینٹر نے اسکے جوش کی یہ سب تبدیلات دیکھین لیکن
ٹیلیمیکس سے کچھ زیادہ نہ کہا وہ اسکے ساتھہ اسطرح پیش آتا تھا جسطرح لاعلاج بیمار کے ساتھہ پیش آتے
ہین مگر ایسی نظر سے دیکھتا تھا کہ اس سے شفقت عیان تھی۔

टैलीमेकस
मैन्टर
मैन्टर

ٹیلیمیکس اپنی کمزوری سے آگاہ تھا اور جانتا تھا کہ مین مینٹر کی دوستی کے لایق نہین رہا اپنی
آنکھین زمین پر گڑی ہوئی رکھتا تھا اور نہین اٹھا سکتا تھا اس خوف سے کہ کہین مینٹر کی آنکھون سے
دوچار نہو جائین اسکی خاموشی سے ہی خود کو گنہگار سمجھتا تھا اکثر چاہتا تھا کہ اسکے قدمون مین گرے
اور دفعتہً اپنی تیز قدمی پر اقرار کرے لیکن کبھی بے اصل انفعال سے اور کبھی اس خیال سے کہ میرا اقرار صداقت
سے ساقط ہوگا رک جاتا تھا اور کبھی اپنی حالت کا پوشیدہ شوق اگرچہ جانتا تھا کہ خطرناک ہی خوش
لگتا تھا اور اسکو چھوڑ نہین سکتا تھا۔

ओलिम्पस
कैलिप्सो
बीनस, मिनर्वा
क्यूपिड
मिनर्वा, मैन्टर
जूपीटर

اس اثنا مین دیوتا اولمپس پر فراہم ہوئے اور بے تعلقانہ خاموشی سے کیلپسو کے جزیرے کو دیکھنے لگے
کہ دیکھین وینس اور منروا کی تکرار سے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہی کیوپڈ نے جسکو خوشنما بچے کیطرح سب پریان باری
باری سے گلے لگاتی تھین سب کے دل مین آگ سی لگا دی تھی منروا نے مینٹر کی صورت مین اس حسد
سے استفادہ کیا تھا جو عشق کے ساتھہ رہتا ہی اور اپنے اثر دکھاتا ہی اور جوپیٹر انکے درمیان بے تعلق
سا بیٹھا تھا۔

यूचेरिस
टैलीमेकस
डाइऐना
कैलिप्सो
कैलिप्सो

یوچیرس جو ڈرتی تھی کہ کہین ٹیلیمیکس میرے پھندے سے نکل نجائے اسکو روکنے کی ہزارہا تدبیرین
کرتی تھی وہ اسکے ساتھہ دوسری شکار بازی کے واسطے جیسا باہم اقرار ہوا تھا جانے کو تیار ہوئی اور
خود کو شل ڈائنہ آراستہ کیا اور عشق اور حسن کی دیبیون نے ملکے اسکے ناز و ادا کو زیب دیا سو اب
کیلپسو کے ناز و ادا سے بھی زیادہ خوشنما ہوگئے تھے کیلپسو نے اسکو دور سے دیکھا
اور ایک چشمے مین جسکے پاس کھڑی تھی اپنا عکس دیکھا تب مقابلے سے غیرت اور حسرت عاید
ہوئی اور اپنے مکان کے اندرونی کمرے مین جاکر پوشیدہ ہوئی اور اپنے دل مین یہ خیالات کرنے
لگی کہ مین نے ان عاشقون کی عشرت روکنے کو یہ کہکر کہ مین شکار کیواسطے چلونگی ناحق کوشش کی ہی
افسوس ہی کہ پھر بھی انکے ساتھہ جاؤن اور اسکی خوبصورتی سے شکست اٹھاؤن اور اسکی فتح کی
اور اسکے عشق کی ترقی کا باعث بنون مین کیسی کمبخت ہون اور مین نے کیا کیا ہی اب نہ مین جاؤنگی

نہ دے جائینگے مین اُنکو روکنے کی تجویز خوب جانتی ہون اگر مین مینٹر سے کہونگی کہ تو اپنے دوست کو — मेन्टर
اس جزیرے سے لیجا تو وہ فوراً اُسے ایتھاکہ کو لیجائیگا لیکن مین یہہ کیا کہتی ہون جب ٹیلیمیکس چلا جائیگا — इथाका टेलीमेकस
تب کیلپسو کا کیا حال ہوگا مین کہان رہونگی اور کیا کرونگی ای ظالم وینس تونے مجھکو فریب دیا اور اس — कैलिप्सो,वीनस
مہلک بخشش سے جھونٹھا شکیب ای مہلک لڑکے مین نے خوش کرنیوالی امید کے دم مین آکے اپنا دل
تجھکو دیا اسلئے کہ تو اُسکو آرام دیگا لیکن تونے اُسکو باغیانہ رنج اور ناامیدی سے بھرا میری پریون نے
میرے برخلاف اتفاق کر لیا ہی کیا اچھا ہوتا کہ مین اپنی ہستی اور تکلیفونکو آخر کرتی مگر مین مر نہین سکتی
اور اسلئے ای ٹیلیمیکس تو نہین جینے پائیگا مین تیری ناشکری کا بدلہ لونگی اور جو تیرے گناہ کی شریک ہی — टेलीमेकस
سو تیری سزا کی گواہ بنے گی اور اُسکے سامنے مین تجھکو تیرے دل تک سزا دونگی لیکن مین یہہ کیا کہتی
ہون ای کمبخت کیلپسو تو کیا کریگی کیا تو اس بیگناہ جوان کو تباہ کریگی جسکو تونے پہلے سے تباہ کر رکھا ہی — कैलिप्सो
مین نے ہی اُسکے پاک سینے کو بھڑکا رکھا ہی یہہ کیسی گناہگارانہ شرم ہی اُسکی بیگناہی کیسی پاک تھی اور
اُسکی نیکی کیسی صاف اُسکو بدی سے کیسی عمدہ نفرت تھی اور نازیبا خوشی سے کیسی بہادرانہ حقارت مین نے
اُسکے بے عیب سینے کو کیون عیب لگایا اچھا ہوتا کہ وہ مجھکو چھوڑ جاتا اور کیا وہ مجھکو اب نہین چھوڑ سکتا
کیونکہ وہ یہان رہتا ہی تو صرف میری رقیبہ کے لئے رہتا ہی اور اگر رہیگا تو صرف میری تحقیر کرنے کو
رہیگا لیکن مین اس مصیبت کے لایق ہون جو اُٹھاتی ہون تب ای ٹیلیمیکس تو جا اور دریا کو اپنی ہلاکی — टेलीमेकस
کا وسیلہ بنا جا کیلپسو کو بے تسلی چھوڑ جو اپنی زندگی کا بار نہین اُٹھا سکتی اور اپنے پانوون سے اپنی — कैलिप्सो
گور مین نہین جا سکتی مجھے چھوڑ تاکہ مین آرام سے دور شرم و یاس سے محصور رہون افسوس کی قربانی
اور یوچیرس کی مورد حقارت بنون۔ — यूकेरीस

اسطرح وہ اپنے مکان کے تاریک کمرے مین تنہا آہ و زاری کرتی تھی بعد ایک لحظہ کے یکایک چونک
اُٹھی اور سخت غصہ سے بھری ہوئی اپنی نشستگاہ سے باہر آئی اور بولی ای مینٹر تو کہان ہی تو اسی عقل — मैन्टर
سے ٹیلیمیکس کو اُس شرارت سے جو اُسکو تہ وبالا کیا چاہتی ہی بچائیگا جب عشق تیرے خلاف جاگتا ہی تو سوتا ہی — टेलीमेकस
مین اس غافلانہ سستی کی زیادہ برداشت نہین کر سکتی کیا تو بڑے یولیسیز کے بیٹے کو اپنی پیدائش کی — यूलीसीज़
ہتک کرتے ہوئے ہمیشہ دیکھیگا اور کیا تو اس کاہلانہ غفلت سے اُسکے نصیب کے فوایدسے آگے جائیگا اُسکی
حفاظت تیرا کام ہی نہ میرا کہ اُسکے دوستون نے اُسکو تیرے حوالہ کیا ہی پھر جب مین اُسکی حفاظت چاہتی

ہوں تو شست پڑا ہی اس جزیرے کے اُس دور و دراز حصہ مین بڑے بڑے چنار کا جنگل ہی جن سے بڑا جہاز بآسانی بن سکتا ہی اور وہان خود یولیسیز نے اپنے ہاتھہ سے ایک جہاز بنایا تھا اور اسی پر سوار ہو کر وہ اس جزیرے سے گیا تھا اور فلان جگہہ ایک غار ہی اُسمین جملہ اوزار جو اس کام کے واسطے ضروری ہین رکھے ہین وہ مینٹر کو یہہ اطلاع دیکر پچھتائی لیکن اُسنے اس اطلاع سے استفادہ کرنے مین ایک لحظہ نہ کھویا فوراً اُس غار مین گیا اور وے اوزار لئے اور درخت کاٹے اور ایک روز مین اپنی روانگی کے لایق ایک جہاز تیار کیا کیونکہ منروا کو بڑے کام کے واسطے تھوڑا سا وقت کافی ہوتا ہی۔

यूलीसीज़
मैन्टर
मिनर्वा

اس عرصہ مین کیلپسو نے نہایت تکلیف زا اضطراب اور اضطرار سہا کیونکہ اُسے ایک ہی وقت مین دو خیال تھے ایک یہہ کہ مینٹر یہہ اطلاع پانے پر کیا کرتا ہی دوسرا یہہ کہ مجھکو چھوڑکر ٹیلیمیکس اور یوچیرس شکار کو تنہا نہ چلے جائین اُسکے حسد نے اجازت نہ دی کہ ان دونون عاشقون کو اپنی نظر سے دور رکھے اور اسواسطے وہ شکاریون کو اُس صحرا مین لیگئی جہان جانتی تھی کہ مینٹر کام کر رہا ہی اور اُسے خیال ہوا کہ بسولے اور ہتوڑے کی آواز سننے مین آتی ہی وہ سنتی تھی اور ہر ایک چوٹ سے تھرتھراتی تھی اور اس حال مین بھی اس دہشت سے گھبراتی تھی کہ کوئی عاشقانہ خبر یا اشر یا نظر ٹیلیمیکس اور یوچیرس کے درمیان ہو اور میرے دیکھنے مین نہ آئے۔

कैलिप्सो
मैन्टर
टैलीमैकस
यूचेरिस
मैन्टर
टैलीमेकस
यूचेरिस

یوچیرس نے اس اثنا مین اپنے عاشق کو دبانا مناسب سمجھا اور کہا کیا تو ڈرتا نہین ہی کہ مینٹر تجھکو ماریگا تو بغیر اُسکے شکار کو چلا آیا ہی یہہ کیا افسوس کی بات ہی کہ تو ایسا سخت اتالیق رکھتا ہی اُسمین ایسی سختی ہی کہ کسیطرح ملایم نہین ہوسکتی وہ آپ خوشی سے نافر ہی اور اسلئے تجھکو بھی منع کرتا ہی بلکہ معصومانہ خوشی بھی نہین کرنے دیتا البتہ جب تو خود پر اختیار نہین رکھتا تھا تب تجھکو اُسکی ہدایت کا تابع رہنا واجب تھا مگر جب تجھہ سے عقل کے ایسے ایسے کام ظہور مین آئے ہین پھر تجھکو نہ چاہئے کسطرح اُسکے حکم کی تعمیل نہین کرنی چاہئے۔

यूचेरिस
मैन्टर

یہہ تیز طعنہ تیر تھا ٹیلیمیکس کے دل مین لگا اور اُسکو مینٹر سے پوشیدہ نفرت پیدا ہوئی اور اُسکے بار اطاعت سے سبکدوش ہونیکی خواہش مگر تاہم اُسکو دیکھنے سے ڈرتا تھا اور اُسکا دل ایسا مضطر تھا کہ اُس پری کو کچھہ جواب نہ دے سکا یہہ شکار بازی جسکے اندر سب نے تکلیف اور تصدیع سہی تھی اب

टैलीमेकस
मैन्टर

تمام ہوئی اور وے گھر کو صحرا کے اُس حصّے مین ہو کر لوٹے جہان مینٹر تمام دن کام مین مصروف تھا کیلپسو [मैन्टर, कैलिप्सो]
نے تھوڑے فاصلے پر وہ جہاز تمام تیار ہو گیا ہوا دیکھا اور موت کا سا اندھیرا فوراً اُسکی آنکھون مین چھا گیا
اور اُسکے زانو کانپنے لگے اور بدن ٹھنڈے پسینے مین تر ہوا مجبور ہو کے اُسنے جو پریان اُسکے گرد تھین
اُنکے کاندھے کا سہارا لیا اُنمین یوچیرس بھی تھی اُسنے حقارت اور نفرت سے غصہ کے مارے سہارا دینے
کے بہانے سے اُسے پیچھے کو دھکّہ دیا۔

ٹیلیمیکس نے وہ جہاز دیکھا مگر مینٹر نہ دیکھا جو اُسکو بنا کر چلا گیا تھا تو کیلپسو سے پوچھا کہ یہہ کسکا جہاز [टैलीमेकस, मैन्टर, कैलिप्सो]
ہی اور کسکے واسطے بنایا گیا ہی وہ فوراً جواب نہ دے سکی لیکن آخر کو کہا کہ مینٹر کو یہان سے روانہ کرنیکے لئے [मैन्टर]
بنایا ہی مینے اُسکو اس کام کے کرنے کا حکم دیا تھا پھر تو اس سخت ملامت گو کی سختی سے تکلیف مین نرہیگا جو
تیرے عیش و عشرت مین مزاحم ہوتا ہی اور تیری حیات جاودانی پر حسد کھاتا ہی ٹیلیمیکس نے کہا کہ یہہ [टैलीमेकस]
جہاز مینٹر کی روانگی کے واسطے ہی اگر اُسنے مجھے چھوڑا تو مین تباہ ہوا اگر وہ مجھکو چھوڑ جائیگا تو ای یوچیرس [मैन्टर, यूचेरिस]
تیرے سوا میرا یہان کون ہی ایسے تعجب اور عشق کی متحیرانہ حالت مین راز دل اُسکی زبان پر آگیا اور نہین
سمجھا کہ مین کیا کہتا ہون اور اب سمجھا تو وقت نتھا سب ساتھہ والی تعجب سے خاموش ہوئین یوچیرس نے شرماکر [यूचेरिस]
آنکھین نیچی کر لین اور وہ سامنے ہونیکی تاب نہ لا کے سبکے پیچھے جا کھڑی ہوئی لیکن اگرچہ شرم چہرے پر عیان
تھی مگر دلمین خوشی نہان ٹیلیمیکس کو یاد نرہا کہ مین نے کیا کہا یہہ سب حال اُسکو خواب سا نظر آیا مگر یہہ خواب [टैलीमेकस]
تکلیف و بیقراری کا تھا۔

کیلپسو فوراً وہان سے اُٹھی اور غصّے سے بھری ہوئی تیز تر ہبکتے ہوئے قدمون سے جنگل کو گئی نہ نقش [कैलिप्सो]
پا کی پیروتھی نہ جانتی تھی کہ مین کہان جاتی ہون مگر آخر اپنے مکان کے دروازے پر پہنچی جہان مینٹر [मैन्टर]
اُسکے واپس آنے کا منتظر تھا اُسنے کہا ای اجنبی اس جزیرے سے چلا جا تو یہان میرے آرام مین خلل ڈالنے
کو آیا ہی ای سفید مو مخبوط العقل اس دیوانے لڑکے کو ساتھہ لیجا اور یقین جان کہ اگر وہ پھر میری حدود
مین نظر آئیگا تو تو دیکھیگا کہ دیوتا کیسی سزا کر سکتے ہین مین اُسے پھر نہ دیکھونگی اور نہ اپنی پریونکو اُسکے
ساتھہ گفتگو کرنے دونگی مین آب سٹکس کی قسم کھاتی ہون جس قسم سے باشندگان بہشت بھی کانپتے [स्टिक्स]
ہین لیکن ای ٹیلیمیکس تو جان کہ تیری مصیبتین اب شروع ہوئی ہین مین تجھکو اس جزیرے سے نکالتی ہون [टैलीमेकस]
لیکن صرف نئی مصیبتون مین ڈالنے کیواسطے مین بدلہ لونگی اور تو میری مہربانی کی قدر دانی سے بیفائدہ

پچھتائیگا نیپٹیون ابتک اس نقصان کو نہین بھولا جو اسنے سسلی مین تیرے باپ کے ہاتھہ سے اٹھایا ہی
اور وینس کے عوض کرنے پر جسکی پرستش کی تونے جزیرہ سیپرس مین ہتک کی ہی وہ تجھپر نئے طوفان اٹھانے
کے واسطے آمادہ ہو رہا ہی تو اپنے باپ کو دیکھیگا وہ موا نہین ہی لیکن جب تو اسے دیکھیگا تب اسکو نہین پہچانیگا اور اگرچہ
تو اسکو اتیھاکہ مین ملیگا لیکن پہلے نصیب کے سخت انقلاب اٹھائیگا مین آسمانی دیوتاؤن سے چاہتی ہون کہ تجھسے میرا
انتقام لین تو دریا کے اندر کسی ننگے اور اکیلے پہاڑ کے کرارے پر روکا جائیو وہان تیرے اوپر صاعقہ
گریو اور مجھہ سے بے فائدہ استدعا کیجیو مین تیری پشیمانی سے نفرت کرونگی اور تیری سزا سے خوش ہونگی
لیکن کیلپسو کا یہہ غصہ جس دم کے ساتھہ ظاہر ہوا تھا اسی دم کے ساتھہ اڑگیا اور ٹیلیمیکس کے رکھنے کی
خواہش اسکے سینے مین پھر تازہ ہوئی اسنے اپنے دل سے کہا اسکو جینے دے اور یہان رہنے دے شاید
کچھہ دنون مین میری مہربانی کی قدر دانی واجب سیکھہ جائے اور جان جائے کہ یوچیرس راحت جاودانی
نہین بخش سکتی لیکن افسوس کہ مین خود کو ناشکستنی سوگند سے پابند کرچکی ہون اس سوگند نے مجھکو
دوامی زنجیرون سے جکڑا ہی اور لاعلاج آب سٹکس نے جسکی مین نے قسم کھائی ہی ہمیشہ کو مجھے اس امید کی راہی
سے محروم کردیا ہی جب یہ خیالات خاموشانہ اسکے دل مین گذر رہے تھے تب غصے کے آثار اسکے چہرے پر
آشکار تھے اور کاسیٹس یعنی طیش غضب کے وبائی بخارات اسکے دل سے نکل رہے تھے۔

ٹیلیمیکس اسکی یہہ صورت دیکھہ کے نفرت آمیز دہشت سے ڈرا اسنے فوراً دریافت کرلیا کیونکہ عشق کی
تیز نظری سے کیا پوشیدہ رہ سکتا ہی اس دریافت سے اسکے جنون مین نئی سختی داخل ہوئی فوراً جہان
کھڑی تھی وہان سے چلی ایسے غصے کے ساتھہ جو بیکس یعنی ملک الصہبا کے مریدون کو بھڑکاتا ہی اور انکی
آواز تھریس کے پہاڑون سے گونجتی ہی وہ برچھی لیکر سب پریونکو دھمکاتی ہوئی جنگلون مین گئی کہ میرے
ساتھہ آؤ اور جو پیچھے رہ جائیگی اسکو اس برچھی سے چھیدونگی اس حکم سے ڈر کے سب اسکے گرد ہوگئین
اور یوچیرس بھی انکے ساتھہ تھی اسکی آنکھون سے اشک بہتے تھے اور نظر ٹیلیمیکس پر لگی تھی جس سے بولنے کی ہمت
نرکھتی تھی جب قریب تر آئی تو وہ دیوی غصہ کے مارے کانپ اٹھی اسکی اطاعت سے اسکا غصہ فرو نہوا
بلکہ جب اسنے دیکھا کہ تکلیف سے اسکا حسن زیادہ تر چمکا ہی تو اور بھی بھڑکا۔

ٹیلیمیکس اب مینٹر کے ساتھہ اکیلا رہا اور کچھہ دیر کی خاموشی اور حیرانی کے بعد اسکے آگے زمین
پر گرا اور اسکے زانوون سے لپٹ گیا مگر اتنی جرات نرکھتا تھا کہ اسکے گلے سے لپٹے یا آنکھین اسکی طرف

नैप्ट्यून
सिसिली
वीनस,सइप्रस
इथाका
कैलिप्सो
टैलीमेकस
यूचेरिस
स्टिक्स
कासीटस
टैलीमेकस
बैकस
थ्रेस
यूचेरिस
टैलीमेकस
टैलीमेकस
मैन्टर

اونچی کرے آنکھون مین آنسو بھر لایا اور بولنے لگا مگر منہہ سے آواز نہ نکلی اور نہ کوئی بات سوجھی وہ نہین
جانتا تھا کہ مین کیا کرون اور مین نے کیا کیا ہی اور مجھکو کیا کرنا چاہئے لیکن آخر کو پکارا ای میرے باپ سے
زیادہ تر مینٹر مجھکو ان آفتون سے بچا جو میرے گرد ہو رہی ہین مین نہ تجھے چھوڑ سکتا ہون اور نہ تیرے [मेन्टर]
ساتھہ چل سکتا ہون ان بدیون سے بچا جو موت سے بدتر ہین مجھکو مجھہ سے بچا یا میری زندگی کو ٹھکانے لگا
مینٹر نے اسکو گلے لگایا اور تسلی اور تقویت دی اور بلا تخفیف جوش اسکو زندگی سے آشنا کیا اور [मेन्टर]
کہا ای دانا یولیسیز کے بیٹے دیوتاؤن نے اپنی بڑی عنایت کی ہی اور آجتک کرتے ہین یہی تکالیف جنکا تو [यूलीसीज़]
شاکی ہی انکی محبت کی گواہیان ہین جسنے خواہشونکی طاقت اور اپنی کمزوری نہین سہی ہی سو ابتک عقل سے
آشنا نہین ہی اور نہ آپ سے واقف ہی اور نہ جانتا ہی کہ اسکا دل کتنا کم اعتباری کے لایق ہی دیوتاؤن نے
تجھکو گویا اپنے ہاتھہ سے یہہ ساحل آفت اور قعر دریاے شامت دکھایا ہی لیکن تجھکو اسمین گرنے نہین
دیا اور اب اس علم کو یاد رکھہ جو اور طرح پر کبھی حاصل نہین ہو سکتا اور اس تجربے کو ترقی دے جسکے بغیر تجھکو
عشق کا جو فقط تباہی کی ترغیب دیتا ہی اور سخت تکلیف کو فرحت کی صورت مین چھپاتا ہی فریب بتانا بیفایدہ
تھا تو نے اب اس چالاک اور سرکش لڑکے کو دیکھا اور پہچانا یہہ یہان اپنے حسن لازوال سے شگفتہ
ہوتا ہوا آیا اور صرف خوشی اور لہو ولعب اور خوشنمائی اور عیاشی اسکا کام تھا اسنے تیرا دل چرایا اور تو نے
خوشی سے اسے چرانے دیا اور تو بھی تو نے اسے اپنا ہی سمجھا تو مجھکو فریب دیا چاہتا تھا اور خود کو تسکیب
اور اب تو اپنی بے تمیزی کے پھل پا رہا ہی تو مجھہ سے اپنی جان لینے کی درخواست کرتا ہی اور دل مین
یہی امید رکھتا ہی کہ مین اسے منظور کرون وہ دیبی اپنے جوش کی سختی سے دوزخیانہ غضب سے رہی ہی اور
یوچیرس اس شعلے کی تکلیف سے بہ نسبت موت کے زیادہ تکلیف کی متحمل ہی اور کیلپسو کی دوسری پریون [यूचेरिस] [कैलिप्सो]
مین حسد نے اپنی سب طرح کی وباؤن سے کسی کو محفوظ نہین چھوڑا اس لڑکے کے ایسے کام ہین جسکی صورت
ایسی نازک اور دلکش ہی پس تجھکو دیوتاؤن نے کیسا پیار کیا ہی جنھون نے تیرے واسطے ایک راستہ
کھولا ہی کہ تو اس سے بھاگے اور اپنے ملک کو مراجعت کرے جو بے عیب اور عمدہ محبت کا خاص مطلب
ہی کیلپسو تجھکو یہان سے نکالنے کے واسطے خود مجبور ہی اور جہاز تیار ہی کمر ہمت باندھ کہ اس جزیرے سے [कैलिप्सो]
جلد نکل چلین جہان یقین ہی کہ نیکی ہرگز نہین ٹھہر سکتی۔
مینٹر یون کہتے ہوئے ٹیلیمیکس کا ہاتھہ پکڑ کے ساحل دریا کیطرف لیچلا ٹیلیمیکس خاموشانہ ناخوشی سے [मेन्टर] [टेलीमेकस] [टेलीमेकस]

यूबेरिस
اُسکے ساتھہ ہوگیا مگر ہر ایک قدم پر پھر پھر کے دیکھتا تھا یوچیرس اگرچہ کچھہ فاصلے پر تھی مگر ابتک نظر آتی تھی
لیکن وہ اُسکا چہرہ نہ دیکھہ سکتا تھا اِلّا اُسکے خوشنما بالون کو جو پیچھے پڑے ہوئے ایک انداز سے لٹک رہے تھے
اور اُسکے ڈھیلے اور ہلکے لباس کو جو بے پرواہی سے ہوا مین اُڑ رہا تھا دیکھتا تھا وہ اُسکی رفتار
کی شان دلربایانہ کا ناظر تھا اور جب وہان تک نظر نہ پہنچ سکی تب چاہتا تھا کہ زمین پر اُسکے نقش پا
کا بوسہ لے سوچتا تھا کہ اُسکی آواز سنتا ہون اگرچہ نظر سے غایب ہوگئی تھی توبھی جانتا تھا کہ دیکھتا ہون
خیال مین اُسکی صورت دیکھتا تھا اور سمجھتا تھا کہ اُس سے باتین کر رہا ہون مین کہان ہون نہ یہ
مینٹر
ہوش تھا اور نہ مینٹر جو کچھہ کہتا تھا اُسپر گوش تھا۔

मैन्टर
لیکن آخر کو گویا خواب سے چونک کر اُسنے کہا ای مینٹر مین تیرے ساتھہ چلنے کو تیار ہون لیکن مین نے
यूबेरिस
ابتک یوچیرس سے رخصت نہین لی اور مجھکو مرنا پسند ہی مگر ناشکری سے اُسکو چھوڑنا پسند نہین صرف اتنا
توقف کر کہ ایک دفعہ مین اُسکو پھر دیکھہ لون اور ہمیشہ کیواسطے اُس سے رخصت ہولون اور کہہ لون کہ دیوتا
میرے آرام پر رشک لاکے بجبر مجھکو نکالتے ہین لیکن وے میری جان لینگے مگر تجھکو میرے دل سے نہ بھلا
سکین گے ای میرے باپ اس میری اخیر اور خرد پذیر درخواست کو منظور کر یا اسی لحظہ مجھکو مار اور اپنے
قدمون مین مرنے دے مین اس جزیرے مین رہا چاہتا ہون اور نہ اپنا دل عشق کو دیا چاہتا ہون
यूबेरिस
فی الحقیقت مین عشق سے ناآشنا ہون کیونکہ جو کچھہ مجھکو یوچیرس کے واسطے احساس ہی سو صرف اُسکی دوستی
اور اپنی ممنونی کا پاس ہی مین اُس سے خوش رہیو اتنا کہا چاہتا ہون اور ابھی بلا توقف یک لحظہ
تیرے ساتھہ چلا چاہتا ہون۔

मैन्टर
مینٹر نے کہا ای میرے بیٹے میری شفقت تیرے حال پر اسقدر ہی کہ بیان نہین کر سکتا تیرا عشق
ایسا غالب ہی کہ تو اپنی مغلوبی سے واقف نہین ہی اگرچہ تو مجھکو اپنی جان لینے کے واسطے قسم دیتا ہی توبھی
خود کو حالت سلامت مین سمجھتا ہی اور اگرچہ اپنے مرجع عشق کو چھوڑ نہین سکتا اور اُسی کو دیکھتا ہی اور
سنتا ہی اور سوا اُسکے سب طرف سے اندھا اور بہرا ہو رہا ہی توبھی کہتا ہی کہ مین عشق سے مغلوب
نہین ہون جیسا وہ شخص کہ بیماری سے بیہوش ہوجاتا ہی اور کہتا ہی کہ مین بیمار نہین ہون تیری
पैनीलोप
वहृधाका
यूलीसीज़
سمجھہ عشق نے اندھی کر رکھی ہی تو پینیلوپ کو جو اتیتھا کہ مین تیری منتظر ہی اور یولیسیز کو چھوڑا چاہتا ہی
جس سے تو اپنی واپسی پر ضرور ملیگا اور جسکے تخت پر بیٹھیگا تو اُس تمام بزرگی کو چھوڑا چاہتا ہی جسکے دینے کا

دیوتاؤن نے اقرار کیا ہی اور اپنے اقرار کو اپنی اعجاز نمائی سے استوار تو یوچیرس کے ساتھ تاریکی و بدنامی
مین رہا چاہتا ہی تو بھی کہتا ہی کہ میری محبت اُسکے ساتھ تاثیر عشق سے نہین ہی سوا عشق کے وہ کیا ہی
جو تجھکو تکلیف دے رہا ہی یہ عشق نہین تو کیا ہی جسنے تجھکو زیست سے ناخوش کر رکھا ہی اور وہ عشق نہین
تو کیا تھا جس سے تو نے اپنا راز کیلپسو سے ظاہر کر دیا تھا مین تجھکو بے صفائی کا اتہام نہین دیتا مگر تیرے
فریب کھانے پر حیف کھاتا ہون بھاگ ای ٹیلیمیکس بھاگ کیونکہ عشق صرف بھاگنے سے مغلوب ہو سکتا ہی
ایسے دشمن کے مقابلے مین ہمت صادقہ صرف ڈرنے اور بھاگنے مین ہی ایسے بھاگنے مین کہ پھر اُسکی طرف
خیال نکرے اور پھر کر ندیکھے تو اپنی اُن طفلانہ بیقراریونکو بھولا نہوگا جو ابتداے طفولیت سے مین رفع
کرتا رہا ہون اور نہ اُن خطرونکو بھولا ہوگا جنسے مین اپنی صلاح سے بچاتا رہا ہون پھر اب کیون میرا
اعتبار نہین کرتا ہی یا میرا اعتبار کر یا مجھے تجھکو اپنے نصیب پر چھوڑنے دے تو نہین جانتا ہی جو رنج مجھے تجھکو
تباہی کی راہ مین جاتے ہوئے دیکھکر ہوتا ہی اور تو نہین سمجھتا ہی کہ جب مین تجھسے نہین بولتا تھا تب میرے
دلکو کیا تکلیف ہو رہی تھی تیری مانے بھی تیری پیدائش کے وقت اُس سے زیادہ تکلیف نہ سہی ہوگی
مین خاموش تھا اور اپنی آہونکو دباتا تھا اس شائقانہ امید مین کہ آخر تو بلا نصیحت و ملامت میری
طرف متوجہ ہوا ای میرے بیٹے مجھے وہ دے جو مجھکو اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہی یعنی خود کو دے اور
ایکبار پھر اپنا اور میرا بن اگر عقل آخرکو اس عشق پر غالب ہوگی تو مین جیونگا اور مجھکو زیست خوش لگیگی
لیکن اگر عشق کے مقابلے مین عقل مغلوب ہوگی تو میری خوشی آخر ہوگی اور مین زیادہ تر زندہ
نہ رہونگا۔

اس گفتگو مین مینٹر کنارے کیطرف بڑھتا رہا اور ٹیلیمیکس جو ابتک پورا ارادہ اُسکے ساتھ جانے کا
نرکھتا تھا اتنا متاثر تھا کہ بے مزاحمت آگے نہ بڑھ سکتا تھا منروا اُسکی اس ابتر حالت مین بھی مینٹر ہی
کی صورت مین چھپی رہی اور اُسپر غائبانہ اپنی سپر کا سایہ ڈالتی اور قدرتی روشنی نامصنوعی اُسکے گرد
پھیلاتی رہی اُسکا اثر سریع اور غیر ممتنع تھا اور ٹیلیمیکس دل مین کچھ ایسی طاقت پاتا تھا جو کیلپسو کے
جزیرے مین آنیکے بعد کبھی نہ پایا تھا آخر دریا کے اُس ساحل پر پہنچے جو ڈھالوا اور چٹانون سے پُر تھا
وہ ایک کھڑی پہاڑی سا اُٹھا تھا جسکے پاس لہرین ٹکراتی تھین اور جسکے اوپر سے وہ ملک دور تک
نظر آتا تھا اُس اونچی پہاڑی پر سے انھون نے نظر کی کہ جو جہاز مینٹر نے تیار کیا تھا سو جہان رکھا تھا

यूचेरिस
कैलिप्सो
टैलीमेकस
मैन्टर
टैलीमेकस
मिनर्वा
मैन्टर
टैलीमेकस
कैलिप्सो
मैन्टर

وہان ہی یا نہین اور عجب حال دیکھا کہ کم سے کم مینٹر کو نہایت اضطراب اور اضطرار کا باعث ہوا۔

کیوپڈ نے جو جانتا تھا کہ میرے تیر مینٹر پر اثر نہین کرتے اب دیکھا کہ وہ ٹیلیمیکس کو لئے جاتا ہی تو خاموش
حسرت کی تکلیف سے نہایت رنج اور غصے سے رو دیا اور کیلیپسو کی تلاش مین گیا جو اُس صحرا کے نہایت تاریک
مقامات مین ادھر اُدھر پھر رہی تھی جسوقت اُسنے اسکو دیکھا تو ایک گہری آہ کھینچی اور اپنے ہر ایک زخم جگر
کو تازہ پایا اُس غضبناک لڑکے نے کہا کہ کیا تو دیوی ہو کے ایک کمزور اور فانی شخص کو جو تیری حدود مین
مقید ہی اپنی ہتک کرنے دیتی ہی اُسکو بے سزا دئے کیون جانے دیتی ہی کیلیپسو نے جواب دیا ای مہلک طاقت
والے مین اب تیری خطرناک صلاح زیادہ نہین سُنا چاہتی جسنے مجھکو پہلے ہی کامل اور فرح حاصل
راحت کی حالت سے مجروح کیا ہی اور خرابی کے ایسے دریا مین ڈالا ہی کہ خیال بھی جسکی تھاہ نہین پا سکتا ہی
فی الحقیقت اب تیری صلاح بیزمان ہی مین نے آب سٹکس کی قسم کھائی ہی کہ مین اُسے نروکونگی اور اِس
قسم کو خود جوپیٹر بھی جو سب دیوتاؤن کا بزرگ ہی اور ہر طرح کی طاقت رکھتا ہی بالدوام نہین توڑ سکتا
اسلئے ٹیلیمیکس اس جزیرے سے جائے اور تو بھی ای سرکش لڑکے جا کیونکہ میری مصیبتون کا باعث درحقیقت
تو ہی وہ نہین۔

کیوپڈ نے آنسو پونچھکر نفرت و حقارت آمیز تبسم کے ساتھ جواب دیا اُس قسم سے تو اُسکا کچھ بھی علاج
نہین کر سکتی تو یہ کام میرے اہتمام پر چھوڑ اگر تو نے ٹیلیمیکس کو جانے دینے کی قسم کھائی ہی تو تو اُسکے
روکنے کی تدبیر نہ کر لیکن نہ مین نہ تیری پریان تیری قسم کی پابند ہین مین خفیہ اُنکو اُس جہاز کے
جلا دینے کی ترغیب دونگا جو مینٹر نے اس جلدی سے تیار کر لیا ہی اور اُسکی کوشش ہمکو دھوکہ دینے
کے واسطے بیفائدہ ہوگی بلکہ وہ خود دھوکہ کھائیگا اور ٹیلیمیکس کو تیرے اختیار سے باہر لیجانیکے واسطے
جو تدبیر اُسنے سوچی ہی اُس سے یکایک محروم ہو جائیگا۔

کیوپڈ کے کلام نے کیلیپسو کی ناامیدی کو کم کیا جیسے دم نسیم چشمے کے کنارے پر اُن تھکے ہوئے مویشیون
کو تازہ کرتا ہی جو موسم گرما کے آفتاب کی تپش سے بیتاب ہوتے ہین ویسے امید و خوشی کے اثر شیرین نے
پھر اُسکے سینے کو تازگی دی اُسکا چہرہ تسلی ہوا اور اُسکی آنکھین ٹھنڈی اور نورانی ہوئین ایک
لحظے کے واسطے تاریکی فکر دور ہوئی وہ متوقف ہوئی اور مسکرائی اور اُس چالاک لڑکے کو گلے لگانے
سے ممنون ہوئی جس سے اُسکے دل کی بیقراری اور بڑھی کیوپڈ کیلیپسو سے کامیاب ہونے پر خوش ہوا اور

मैन्टर
क्यूपिड, मैन्टर, टैलीमेकस
कैलिप्सो
कैलिप्सो
स्टिक्स
जूपीटर
टैलीमेकस
क्यूपिड
टैलीमेकस
मैन्टर
टैलीमेकस
क्यूपिड, कैलिप्सो
क्यूपिड, कैलिप्सो

پریون پر اپنا اثر پھیلانے کو گیا وے پہاڑون پر جہان تہان پھر رہی تھین جسطرح وے بھیڑیان پھرتی
ہین جو بھوکھے بھیڑیے کے متعاقب ہونے سے اپنے گلّہ بان سے دور ہوجاتی ہین اُن سبکو جلد فراہم کرکے
اُن سے کہا کہ ٹیلیمیکس اب تک تمہارے ہاتھون مین ہی لیکن ایک لحظہ کے بعد نکلجائیگا اسلئے جلدی کرو اور (टैलीमेकस)
اُس جہاز مین آگ لگادو جو مینٹر کی بے باکی نے اُسکو لیجانے کے واسطے بنایا ہی اُنھون نے فوراً مشعلین (मैन्टर)
جلائین اور اُس ساحل کیطرف متوالے شرابیون کے سے زور و شور کے ساتھ دوڑین اُنکے بال
پریشان تھے اور اُنکے اعضا لرزان اُنھون نے چارون طرف سے آگ لگادی اور جہاز ایکسا شعلہ
جلنے لگا اور شعلہ آمیز دھوان بادل سا بنکر آسمان کو چلا ٹیلیمیکس اور مینٹر نے اُس پہاڑی کے اوپر سے (टैलीमेकस / मैन्टर)
یہ شعلے اُٹھتے دیکھے اور اُن پریون کی پکار سُنی ٹیلیمیکس یہہ واقعہ دیکھکر پوشیدہ خوش ہوا ابھی اُسکے (टैलीमेकस)
دل کی درستی بالکل بحالی پر نہ آئی تھی اور مینٹر نے دیکھا کہ اُسکا عشق مثل اُس آتش کے اُسکے دل (मैन्टर)
سے بالکل نہین گیا ہی جو جب تب اپنی چنگاریون سے چمک اُٹھتی ہی اور اکثر ناگہانی اور نامترقبہ طاقت
سے چنگاریان اُڑاتی ہی ٹیلیمیکس نے کہا کہ اب ہماری ہزیمت مسدود ہولی اور ہمارا گریز اس جزیرے (टैलीमेकस)
سے ناممکن ہوا مینٹر نے دیکھا کہ یہہ پھر اپنی بیوقوفیون مین جاتا ہی اور جانا کہ اب ایک لحظہ کھونا نامناسب (मैन्टर)
ہی اُسنے ایک جہاز کچھ فاصلے پر لنگر کیا ہوا دیکھا جو کنارے کے پاس نہین آیا تھا اسلئے کہ سب ملّاحونکو
معلوم تھا کہ کیلپسو کے جزیرے مین نہین جاسکتے اسلئے اُس ناآزمودہ جوان کے اِس عاقل محافظ نے (कैलिप्सो)
یکایک ٹیلیمیکس کو اُس پہاڑی کے اوپر سے دریا مین ڈالدیا اور اُسکے پیچھے آپ بھی کودا ٹیلیمیکس (टैलीमेकस / टैलीमेकस)
اوّل گرنے سے گھبرایا اور کھاری پانی پیکر لہرونکا کھیل بنا لیکن آخر کو اپنی گھبراہٹ سے ہوش مین آکر
اور مینٹر کو دیکھکر جسنے پیرتے ہوئے اپنا ہاتھ اُسکی مدد کو پھیلا رکھا تھا ناچار اِس جزیرے کو چھوڑکر (मैन्टर)
اُسکے ساتھ پیرا۔

پریون نے جنھون نے سمجھا تھا کہ ہمنے اپنے قیدیون کو روک لیا ہی جب اُنکو جاتے ہوئے دیکھا تب ایک
دہشتناک نعرہ مارا کیلپسو پھر ناامیدی سے غمزدہ ہوکے اپنے مکان کو واپس گئی اور بیفائدہ گریہ وزاری (कैलिप्सो)
کرنے لگی اور کیوپڈ جسنے دیکھا کہ میری فتح یکایک شکست سے بدلگئی ہوا مین اُڑا اور اپنے پر پھیلا کے (क्यूपिड)
ائیڈلیہ کے شجرستان کو اُڑگیا جہان وینس اُسکی منتظر تھی یہہ لڑکا جو اپنی ما سے بھی زیادہ ظالم تھا اپنی ([illegible]डेलिया / वीनस)
مایوسی چھپانے کو اپنی شرارت پر لاف زن ہوا۔

ٹیلیمیکس نے معلوم کیا کہ کیلپسو کے مہلک جزیرے سے دور ہوتے ہی میرا استقلال اور تعشق نیکی پھر بحال ہوا تب مینٹر سے کہا کہ جو بات تو نے کہی تھی اُسکا مجھکو اب امتحان ہوا اگر مین یہ تکلیف نہ دیکھتا تو مجھکو ہرگز یقین نہین ہوتا کہ بدی صرف بھاگنے سے مغلوب ہوتی ہے اے میرے باپ مجھکو دیوتاؤن نے تیری عقل کی ہدایت و حفاظت بخشنے سے اپنی محبت کی کیسی بھاری گواہی دی ہے فی الحقیقت مین دونون سے محرومی کے لایق اور اپنی بیوقوفی سے مردودی کے قابل تھا اب مین نہ دریا سے ڈرتا ہون نہ ہوا سے صرف اپنے جوش طبیعت سے خوف کھاتا ہون اتنا خوف تباہی جہاز کی آفتون سے نہین ہے جتنا صرف عشق سے ہے۔

(टैलीमेकस, कैलिप्सो, मैन्टर)

باب ششم

اُس جہاز کا ٹریائی معلوم دینا اور زیر حکم ایڈوایم ہونا جو ناربیل کا بھائی تھا اور اُسکا اِن مصیبت زدون کو مہربانی کے ساتھ جہاز پر چڑھانا اور ٹیلیمیکس کو پہچاننا اور بیان کرنا پگمیلین اور ایسٹاربی کا افسوسناک مارا جانا اور بیلیزر کا تخت نشین ہونا جسکو اس ظالم والد نے اُسکے بہکانے سے نکال دیا تھا ایک ضیافت مین جو اُسنے اپنے مہمانون کے لئے کی تھی ایکیٹوآس کا اُنکو اپنا الحان سُنانا جس سے ٹرائٹن اور نرسیڈ وغیرہ دریائی دیبیون کا جوق جوق اُس جہاز کے گرد آنا اور مینٹر کا بربط اُٹھا کے ایکیٹوآس سے بہتر گانا ایڈوایم کا بیٹیکا کا عجیب حال اور آفت دائمی کا ملایم اعتدال اور وہانکی خوبیونکا کمال بیان کرنا جہان لوگون کو طریقون کی غایت سادگی سے سلامت دائمی حاصل ہے *

(ट्रियाई ऐडोऐम नार्बल, टैलीमेकस, पिग्मैलियन एस्टार्बी बैलीज़र, ऐकीटोआस ट्राइटन, नरसीड मैन्टर, ऐकीटोआस ऐडोऐम बैटिका)

جو جہاز لنگر پر تھا اور جسکی طرف ٹیلیمیکس اور مینٹر جاتے تھے سو فنیشیہ کا تھا اور اپیرس کو جاتا تھا جو اہل فنیشیہ اُس جہاز پر تھے اُنھون نے ٹیلیمیکس کو مصر سے فنیشیہ کے سفر مین دیکھا تھا

(टैलीमेकस, मैन्टर, फ़िनीशिया, ईपिरस, फ़िनीशिया, टैलीमेकस, फ़िनीशिया)

لیکن وہ دریا مین پیرتا تھا اسلیے اچھی طرح نہین پہچانا جب مینٹر جہاز سے اتنا نزدیک ہوا کہ آواز سنی جا سکے
تب پانی سے سر اٹھا کے بلند آواز سے پکارا ای فینیشیہ والو تم جو سب اقوام کے تکلیف زدونکی مدد کرتے ہو
ہم دو مسافرون سے اپنی مدد کا انکار نکرو جنکی زندگی تمھارے رحم پر منحصر ہی اگر تمکو دیوتاؤن کی کچھ بھی
تعظیم منظور ہو تو ہمکو جہاز پر چڑھا لو اور ہم جہان جاؤگے تمھارے ساتھ چلین گے حاکم جہاز نے فوراً جواب
دیا کہ ہم تمکو خوشی سے سوار کرینگے یہہ ضرور نہین کہ تمکو پہچانین صرف یہی کافی ہی کہ تم آدمی ہو اور تکلیف مین
ہو پھر حکم دیا تو دونون کو جہاز پر چڑھا لیا۔

جب وے جہاز پر چڑھے تو ایسے تھکے ہوئے اور بیدم تھے کہ نہ بول سکتے تھے نہ چل سکتے تھے کیونکہ بہت دیر
سے پیر رہے تھے اور لہرون سے مقابلہ کر رہے تھے مگر بتدریج ہوش مین آئے تو انھون نے نئے کپڑے
دئے سو پہنے کیونکہ انکے کپڑے پانی سے بھیگ کر بھاری ہو رہے تھے اور جا بجا پھٹ بھی گئے تھے جب
انکو بولنے کی طاقت ہوئی تو اہل فینیشیہ انکے گرد مجتمع اور انکا سانحہ سننے کے مشتاق ہوئے حاکم نے پوچھا
تم اس جزیرے مین کیسے گئے جس سے آتے ہو یہہ ایک دیبی کے قبضے مین ہی جو کسی مرد کو وہان آنے نہین
دیتی علاوہ اسکے اسکے گرد چٹانین ہین جو ہمیشہ ایسی خوفناک لہرونکی ٹکر کھاتی ہین کہ کوئی بلا تباہی جہاز
انکے قریب نہین جا سکتا مینٹر نے جواب دیا کہ ہمکو ایک طوفان وہان لیگیا تھا ہم اِتھاکے کے یونانی ہین جو
ایک جزیرہ ہی اور ایپیرس سے دور نہین ہی جہان تم جاتے ہو اور اگر تم اُس جزیرے کے کنارے سے کہ
تمھارے راستے مین ہی نہ لگو گے تو ہم تمھارے بندر ہی کے کنارے پر اترنے سے خوش ہونگے وہان سے
اتھاکہ کو پہنچنے کا بندوبست کر لینگے اور تب ان لوگون مین داخل ہونیکے لئے جو دنیا مین عزیز ہین تمھاری
مروت وانسانیت کے ممنون رہین گے۔

ٹیلیمیکس خاموش تھا اور دونون کیطرف سے مینٹر ہی جواب دیتا تھا ان قصورون سے جو
اُسنے کیلیپسو کے جزیرے مین کئے تھے اب اُسکی عقل زیادہ ہو گئی اپنا اعتبار نرکھتا تھا اور خود کو خود سے
داناتر کی ہدایت کا اسقدر محتاج جانتا تھا کہ جب مینٹر کی صلاح پوچھنے کا موقع نہین ملتا تھا تو اسکی نظرون سے
صلاح پوچھنے کی کوشش کرتا تھا۔

فینیشیائی حاکم نے ٹیلیمیکس کی خاموشی دیکھکے اسکی طرف غور سے دیکھا اور سوچا کہ مینے اسکو پہلے
دیکھا ہی لیکن کوئی شناخت کی خاص بات خیال مین نہ گذری تو پوچھا کہ تو نے مجھکو کبھی پہلے دیکھا ہی کیونکہ

मेन्टर
फिनीशिया
फिनीशिया
मेन्टर इथाका
ईपीरस
इथाका
टेलीमेकस मेन्टर
कैलिप्सो
मेन्टर
फिनीशिया टेलीमेकस

مین سوچتا ہون کہ مینے تجھکو پہلے بھی دیکھا ہی تیری صورت سے ناآشنا نہین ہون اوّل نظر مین مجھکو ایسا
خیال ہوا تھا لیکن یہہ یاد نہین رہا کہ مین تجھکو کہان ملا تھا شاید تیری یاد میری یاد کو مدد کرے ٹیلیمیکس
نے فورًا اشتمال حیرت و فرحت سے جواب دیا کہ پہلے ہی جو خیال مجھے دیکھکر تجھے ہوا سو تجھے دیکھکر مجھے
ہوا تھا مجھے خوب یاد ہی کہ مین نے تجھکو دیکھا ہی لیکن یہہ یاد نہین ہی کہ مصر مین دیکھا یا ٹیر مین وہ فینیشیائی
حاکم مصر اور ٹیر کا نام سنکر مثل اس شخص کے جو صبح جاگ کر بتدریج اور گویا بہت دور سے خواب کی ان
صورتہاے غائبہ کو جو رات کے سایون کے ساتھہ غایب ہو جاتی ہین پھر خیال مین لاتا ہی یکایک ہوش
مین آکر پکارا تو ٹیلیمیکس ہی جسکے ساتھہ ناربیل نے مصر سے واپس آتے ہوئے دوستی کی تھی مین اسکا بھائی
ہون جسکا ذکر بیشک اسنے تجھہ سے کیا ہوگا جب ٹیر سے چلے تھے تو مین نے تجھکو اسکے ساتھہ چھوڑا تھا
مین ضرورۃً بیٹیکا کو گیا تھا جو ہرکیولیز کے ستونون کے پاس دریا کی دور و دراز حدود پر ایک
مشہور ملک ہی اسلیئے چونکہ تجھکو دیکھا ہی سو تعجب نہین ہی کہ تجھکو اول دید پر اچھی طرح نہین پہچان سکا
ٹیلیمیکس نے کہا مین معلوم کرتا ہون کہ تو ایڈوایم ہی میری تجھہ سے ذاتی ملاقات نہین تھی لیکن مینے
تیرا ذکر ناربیل سے بہت سنا ہی اسکا حال تجھہ سے سنکر مجھکو نہایت خوشی ہوگی کیونکہ مجھکو اسکی یاد ہمیشہ بہت
عزیز ہی کیا وہ ابتک ٹیر مین ہی اسکو پگمیلین کے ظلم اور اشتباہ سے کچھہ تکلیف تو نہین پہنچی ایڈوایم نے قطع
کلام کرکے کہا اے ٹیلیمیکس نصیب نے اب تجھے ایسے شخص کی سپرد کیا ہی جو علیٰ قدر لیاقت اس سپردگی کے لایق
ہی مین تجھکو ایپیرس جانے سے پیشتر ائیتھاکہ کے کنارے پر اتارونگا اور تو ناربیل کے بھائی مین ناربیل
سے کم محبت نہ دیکھیگا یہہ بات کہتے ہوئے اسنے اوپر کو نظر کی تو دیکھا کہ جس ہوا کے واسطے ٹھہرے تھے سو
اب چلنے لگی ہی اسلیئے اسنے فورًا لنگر اٹھانے کا حکم دیا بادبان ہوا کے رخ پر چڑھائے اور ڈانڑ
ہلانے لگے۔

تب ایڈوایم ٹیلیمیکس اور مینٹر کو علیحدہ لیگیا اور ٹیلیمیکس سے کہنے لگا کہ اب مین تیرا شوق پورا کرتا
ہون کہ اب پگمیلین کا ظلم نہین رہا اس ظالم سے رحم دل دیوتاؤن نے دنیا کو نجات بخشی جیسے وہ کسی
آدمی کا اعتبار نہین کرتا تھا ویسے کوئی آدمی اسکا اعتبار نہین کرتا تھا نیک آدمی خفیہ آہ پر قانع تھے
اور خود کو اسکے ظلم سے چھپاتے تھے کوئی کام اسکے خلاف نہین کیا چاہتے تھے بدون نے سوچا کہ اسکی جان
لینے کے سوا اپنی جان بچانے کی کوئی صورت نہین ہی ٹیر مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکو اسکا اشتباہ پیدا

टैलीमेकस
टयर
फ़िनीशियाई
टयर
टैलीमेकस
नार्बैल
टयर
बैटिका
हर्क्यूलीज़
टैलीमेकस
ऐडोऐम
टयर
पिग्मैलियन
ऐडोऐम
टैलीमेकस
इपीरस
अइथाका
नार्बैल
नार्बैल
ऐडोऐम
टैलीमेकस
मैन्टर टैलीमेकस
पिग्मैलियन
टयर

کرنے کا خطرہ ہمیشہ نہ رہتا ہوا ور اس خطرے مین دوسرون کی نسبت اُسکے محافظ زیادہ تر رہتے
تھے چونکہ اُسکی زندگی اُنکے ہاتھ مین تھی اسلیے اُنکے اختیار کے موافق اُنسے ڈرتا تھا اور ذراسی بے اعتباری
پر اُنکو اپنی سلامت پر نثار کرتا تھا اسلیے اُسکی حفاظت کی تلاش نے اُسکی عافیت کو ناممکن الوصول کردیا وے
لوگ جنکے ہاتھ مین اُسنے اپنی جان رکھی تھی خود اُسکے اشتباہ سے خطرۂ دوامی مین مبتلا تھے اور اِس
خوفناک حالت سے بچنے کے واسطے صرف یہی تدبیر تھی کہ اُسکے اشتباہ کے نتایج کو اُسکے مرگ سے روکین مگر
جسنے پہلے اُسکو دفع کرنے کا ارادہ کیا سو وہ ناپاک ایسٹاربی تھی جسکا ذکر تو نے آگے سے اکثر سنا ہی وہ ایک
ऐस्टार्बी
ٹیر کے جوان پہ بدرجۂ غایت عاشق تھی جو بہت مالدار تھا اور جسکا نام جوزر تھا اور جسکو وہ تخت پر بٹھانے
टयर, जौज़र
کا ارادہ رکھتی تھی اِس ارادے کی تعمیل آسان کرنے کے لیے اُسنے بادشاہ کو بہکایا کہ تیرے دو لڑکون
مین سے بڑے لڑکے فیڈائیل نے تیری جانشینی کے واسطے بیقرار ہوکے تیری جان لینے کے لیے سازش
फ़ैडाईल
کی ہی اور اِس قصور کے ثبوت کے واسطے جھوٹھے گواہ بنائے اور اُس کمبخت ظالم نے فیڈائیل کو قتل کرایا
फ़ैडाईल
اور اُسکے دوسرے بیٹے بیلیزر کو یونان کے طریقے اور علم و ہنر سکھلانے کے بہانے سے ساماس کو بھجوایا
बेलीज़र
सामास
لیکن درحقیقت اسواسطے کہ ایسٹاربی نے بادشاہ کو بہکایا تھا کہ اُسکو باہر بھیجدینا ضرور چاہیے تاکہ
ऐस्टार्बी
دوسرے ناخوش لوگون سے سازش نہ کرے جس جہاز پر وہ سوار ہوا تھا اُسنے بندر کو چھوڑا ہی
تھا کہ دغاباز اور ظالم ایسٹاربی نے جو لوگ اُسکے چلانے پر مقرر تھے اُنکو رشوت دیکر تجویز کی کہ اُنھون
ऐस्टार्बी
نے رات کو جہاز ڈبو دیا اور اُس جوان شاہزادے کو دریا مین ڈالکے اپنی جان بیرکے اور زورقون
مین سوار ہوکے بچائی جو اِس کام کے واسطے وہان سے مناسب فاصلے پر موجود کر لیے تھے۔

اس عرصے مین ایسٹاربی کا عشق کسی سے پوشیدہ نتھا مگر صرف پگمیلین سے مخفی تھا جو نسمجھتا تھا نہ
ऐस्टार्बी
पिग्मेलियन
سمجھتا تھا کہ مین ہی اُسکا مرجع عشق ہون اور جو نسیم کی سرگوشی کو بھی خوف اور بے اعتباری سے سنتا تھا
سو اس فاحشہ عورت پر نابینا یانہ اور جاہلانہ اعتبار رکھتا تھا لیکن جسوقت عشق نے اُسکو اُسکے فریبونکا
مطیع کیا تھا اُسکو طمع نے اِس بات کی ترغیب دی تھی کہ کسی بہانہ سے اُسکے معشوق جوزر کو ہلاک کرے
जौज़र
تاکہ اُسکی دولت اپنے قبضے مین آئے۔

لیکن جب اشتباہ اور عشق اور حرص پگمیلین کے دل مین بالکل یکہ شریک ہو رہے تھے تب ایسٹاربی
पिग्मेलियन
ऐस्टार्बी
نے اُسکی تباہی کی تجویز کی تھی اُسنے سوچا کہ شاید میرا تعلق جوزر کے ساتھ اُسکو ظاہر ہوگیا ہی اور اگر
जौज़र

ظاہر نہین ہوا تو صرف اُسکی طمع اُسکے قتل کو کافی ہی اسلیئے ایک لحظہ بھی ضایع کرنا نہ چاہا وہ دیکھتی تھی کہ دربار
کے تمام بڑے بڑے خاص امرا اُسکے خون سے ہاتھہ رنگنے کو تیار ہین اور سنتی تھی کہ ہر روز نئی سازش ہوتی
ہی پھر بھی کوئی ایسا نہ باقی تھی جسکو اپنے ارادے کا رازدار کرسکے اور اپنی جان اُسکے ہاتھہ مین نہ رکھے اسواسطے
اُسنے پگمیلین کو زہر سے مارنا اور خود اُسکو زہر دینا چاہا۔ पिग्मैलियन

पिग्मैलियन پگمیلین کا یہہ عام دستور تھا کہ کھانا عزلت مین اُسکے ساتھہ کھاتا تھا اور کھانا اپنے ہاتھہ سے پکاتا تھا
اپنے ہاتھہ کے سوا کسی کے ہاتھہ کا اعتبار نتھا اور جب وہ یہہ شغل رکھتا تھا تب خود کو اپنے محل کے ایک نہایت
مخفی مکان مین بند کرتا تھا تاکہ نہ کوئی اُسکو دیکھے نہ کسی پر اُسکی دہشت ظاہر ہو نہ وہ دسترخوان
کی نعمتون سے محظوظ ہوتا تھا اور نہ وہ چیز کھاتا تھا جو اپنے ہاتھہ کی پکائی ہوئی نہین ہوتی تھی اسطرح
باورچی گری کی نفاست ولطافت ہی کے استعمال سے محروم نتھا بلکہ شراب ونان ونمک وروغن و
شیر اور سب دوسری معمولی غذا سے بھی بے نصیب رہتا تھا صرف اُن میوون پر گذر کرتا تھا جو اپنے باغ
سے اپنے ہاتھون سے چُنتا تھا یا اُسی بیخ وترہ کھاتا تھا جو اپنے ہاتھہ سے بوتا اور پکاتا تھا کوئی عرق وغیرہ
نہین پیتا تھا سوا اُس پانی کے جو اپنے ہاتھہ سے ایک چشمے سے بھرتا تھا جو اُسکے محل مین ایک طرف بنا ہوا
تھا اور جسکی کُنجی اپنے پاس رکھتا تھا اور اگرچہ ایسٹاربی پر اُسکا اتنا اعتبار تھا لیکن اس کام مین اُسکی ऐस्टार्बी
طرف سے بھی احتیاط کم نہ رکھتا تھا ہر ایک شی جو دسترخوان پر آتی تھی سو اپنے سامنے آپ چکھنے سے پہلے اُسے
کھلاتا تھا اور پلاتا تھا تاکہ معلوم ہو کہ اُسمین زہر تو نہین ملایا ہی اور وہ بھی اُسکے بعد زندہ نہ رہنے پائے مگر
ایسٹاربی نے اِس احتیاط کو بے اثر کرنیکے لئے یہہ تدبیر کی کہ ایک بڑھیا سے جو اُس سے زیادہ تر بدذات تھی ऐस्टार्बी
اور جسکا اِس موقع پر اعتبار کرنے مین اُسنے شک نہ کیا تھا کیونکہ وہ آگے سے اُسکے عشق سے واقف تھی تھوڑا
تریاق منگا لیا اور اسطرح بادشاہ کو زہر کھلانے کے خطرے سے جسکے ساتھہ آپ کھانے مین شریک ہوتی تھی
بچنے کا بندوبست کرکے اپنے ارادے کو یون انصرام دیا۔

جب وے اپنے دسترخوان پر بیٹھتے تھے تب اُس بڑھیا نے اُس کمرے کے دروازے پر آکر شور کیا
بادشاہ کو ہمیشہ مقتولی کا اندیشہ رہتا تھا اسلیئے بہت ڈرا اور خود دوڑکر دروازے پر گیا تاکہ دیکھے کہ بند ہی
یا نہین وہ بڑھیا اپنا کام کرکے چلی گئی اور بادشاہ متعجب سا کھڑا رہا نہین دریافت کرسکا کہ یہہ کیا شور تھا
جو سُنا تھا اور نہ دروازہ کھولکر اپنا شک رفع کرسکتا تھا ایسٹاربی نے اُسکو تقویت دی اور گلے لگایا او ऐस्टार्बी

پگمیلین | کھانا کھانے کو مجبور کیا جب وہ ڈر کر دروازہ پر گیا تھا تب اُسنے اُسکے طلائی پیالہ مین زہر ڈالد یا تھا پگملین
نے اپنی معمولی احتیاط کے ساتھہ اول وہ پیالہ اُسکے ہاتھہ مین دیا اُسنے اُس تریاق کے اعتبار پر جو پہلے کھایا
پگمیلین ایسٹاربی | تھا بیخوف پیا تب پگملین نے آپ پیا اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد بالکل بیہوشی کی حالت مین ڈوبا ایسٹاربی
ہو جاتی تھی کہ اگر ذرہ سا بھی شک ہو گیا تو خنجر میرے سینے مین مار کر ہلاک کریگا اور ابھی اُسے ہوش مین
ایسٹاربی | آنیکی طاقت تھی مگر ہوش مین نہ آیا تھا ایسٹاربی نے اپنے کپڑے پھاڑے اور بال نوچے اور زور زور
سے نعرے مارے اور بادشاہ کو اپنی آغوش مین لیا سینے سے لگایا اور اُسپر دریاے اشک بہایا جو ہمیشہ
اُسکے حکم مین تھا لیکن جب اُسنے دیکھا کہ اُسکی طاقت جاتی رہی اور حالت نزاع غالب ہی اُسنے پردہ
ڈالدیا اور اسکا ن صحت روکنے کے لئے خود اُسپر گری اور اُسکا گلا گھونٹا پھر اُسنے خاتم شاہی اُسکی
جوزر | انگلی سے نکالی اور اُسکے سر سے تاج اُتارا اور یہ دونون جوزر کی نذر کئے جسکو اُسنے اسی واسطے پہلے
سے اندر بلالیا تھا وہ سوچتی تھی کہ سب شریک میری اس خواہش کے انصرام مین مدد کرینگے اور میرا عاشق
بادشاہ ہونے سے محروم نہ رہیگا لیکن وے جو بڑی جانفشانی سے اپنی تعظیم ادا کرتے تھے سب کے سب بدذات
اور زر دوست اور ناکارہ تھے جو صاف محبت کے لایق نتھے اور جو سوا بے ہمت ہونے کے دشمنون کے
ایسٹاربی | ڈر سے ایسٹاربی کی مدد کرنے سے بھی ڈرتے تھے علاوہ اسکے اُسکے فریب اور ظلم زیادہ تر مہیب تھے اور
سب اپنے اپنے بچاو کے واسطے اُسکا مرنا چاہتے تھے اسوقت محل مین ایک نہایت شور و شر پیدا ہوا کچھہ
سُنائی نہ پڑتا تھا سوا اس بات کی تکرار کے کہ بادشاہ مرگیا بعض ترسان و لرزان کھڑے رہے بعض نے
ہتھیار اُٹھائے ہر ایک اس موقع پر خوش ہوا مگر نتیجون سے ڈرتا تھا یہہ خبر افواہاً تمام شہر مین پھیل گئی
وہان کوئی ایسا نتھا جسکو اس بادشاہ کے مرنے کا افسوس پیدا ہوا ہو کیونکہ اُسکا مرنا موجب آزادی
واطمینان عام تھا۔

ناربیل پگمیلین | ناربیل نے ایک ایسے ناگہانی اور مہیب وقت سے حیران ہو کے پگملین کی مصیبت پر رحم کھایا اگرچہ وہ
ایسٹاربی | اُسکی بدیون سے نافر تھا تاہم وفادارانہ افسوس کھاتا تھا کہ اُسنے ایسٹاربی کا بیحد اور غیر واجب اعتبار
کر کے خود کو تباہی مین ڈالا اور بادشاہونکا سا کام کرنے اور رعایا کا ماباپ بننے کے بدلے ظالم اور سب کا
ایسٹاربی | مردود اور متنفر ہونا پسند کیا اور اُسکو ریاست کے فوایدہ کا بھی لحاظ تھا اسلئے اُسنے جھٹ پٹ ایسٹاربی
کی تدبیرونکو روکنے کے واسطے ملک کے دوستون کو جمع کیا کیونکہ اُسکے ہاتھہ مین اختیار کا رہنا ملک کو

نہایت خطر کا بلکہ پگملیین کے ہاتھہ مین تھا اُس سے بھی زیادہ تر ضرر کا باعث تھا۔

ناربیل جانتا تھا کہ بیلیزر ڈوبا نہین ہی جب وہ دریا مین گرایا گیا تھا اگرچہ اُن کمبختون نے اُسکا ڈوب جانا سمجھا تھا جنہون نے ایسٹاربی کو اُسکی وفات کی اطلاع دی تھی لیکن اُسنے تاریکی شب کے وسیلے سے خود کو پیر کے بچایا اور کریٹ کے بعض سوداگرون نے رحم کھاکر اُسکو اپنے جہاز پر سوار کرلیا اُسکو یقین ہوگیا تھا کہ میری تباہی منظور تھی اور پگملیین کے ظالمانہ حسد اور ایسٹاربی کے بیباکانہ فریب کا بھی اندیشہ تھا اسلیے وہ اپنے باپ کی حدود مین نہین آیا لیکن سیریہ کے کنارون پر آوارہ رہا جہان کریٹ والے جنہون نے اُسکو جہاز پر چڑھایا تھا اُتار گئے تھے اور بھیڑیون کا گلہ چراکے تھوڑا کھانے کو پاتا رہا مگر آخر کو اُس نے موقع پاکر ناربیل کو اپنی حالت سے مطلع کیا اس یقین سے کہ وہ اُسکے حالات اور جان کا محافظ ہوگا کیونکہ اُسکی نیکی کا بارہا امتحان ہوچکا تھا ناربیل اگرچہ اُسکے باپ سے کئی بار بدسلوکی دیکھہ چکا تھا تاہم اُسکو نظر شفقت سے دیکھتا تھا اور اُسکے فواید پر کم خیال نرکھتا تھا لیکن ایسا کام کرنے مین خود کو روکتا تھا جو اُسکے باپ کے ساتھہ وفاداری مین فرق لائے اور اسلیے حتی المقدور اُسکو مصائب پر شاکر رکھنے مین کوشش کرتا رہا۔

بیلیزر نے ناربیل سے یہہ درخواست کی تھی کہ جب میرا ٹیر مین آنا مناسب معلوم ہو تب ایک انگوٹھی بطور نشانی کے میرے پاس بھیجدینا لیکن ناربیل نے اُسکے باپ کی عین حیات ایسا کرنا مصلحت نہ سمجھا کیونکہ اُسمین دونون کیواسطے خطر متصور تھا اسواسطے کہ اُس ظالم کی محققانہ نگرانی ایسی تھی کہ کسی کی ہوشیاری یا کوشش اُس سے چھپ نہ سکتی تھی لیکن جب یہہ بدبختی اُسپر نازل ہوئی جسکا وہ مستحق تھا تب ناربیل نے انگوٹھی بیلیزر کے پاس بھیجی بیلیزر فوراً روانہ ہوکر جسوقت عام شہری یہہ بات دریافت کرنے کے لیے نہایت پریشانی اور حیرانی کی حالت مین تھے کہ کون تخت نشین ہوگا شہر کے دروازے پر داخل ہوا اُسکو سب خاص و عام نے جانا اور پہچانا اور قبول کیا وے اُسکو جانتے تھے نہ اُسکے باپ کی خاطر سے جو منفور عالم تھا بلکہ اُسکی محبت کی خوبی اور اسلوبی کے سبب سے اور اب اُسکی مصیبتون نے اُسکی خوبیونکو تازہ جلا بخشی جو بڑے فائدے کے ساتھہ ظاہر اور خاص و عام کو باعث میل خاطر ہوئین۔

ناربیل نے رعایا کے سردارون کو اور دربار کے بزرگونکو اور فینیشیا کی بڑی دیبی کے پوجارون کو فراہم کیا اُنھون نے بیلیزر کو مثل اپنے بادشاہ کے سلام کیا اور نقیبون نے فوراً اُسکو خوشی کے شور و غل

पिग्मैलियन
नार्बैल, वैलीज़र
ऐस्टार्बी
क्रीट
पिग्मैलियन
सिरिया
क्रीट
नार्बैल
नार्बैल
वैलीज़र, नार्बैल
टयर
नार्बैल
वैलीज़र
वैलीज़र
नार्बैल
फ़िनीशियाई
वैलीज़र

ऐस्त्राबी درمیان بادشاہ کے لقب سے ملقب کیا ہے آواز ہاے خوشی ایسٹاربی نے محل کے نہایت اندرونی مکان
जौज़र مین سنین جہان وہ اپنے بے ہمت اور بدنام آشنا جوزر کے ساتھہ چھپی ہوئی تھی اُسکے سب خوشامدی
पिग्मैलिअन اور چاپلوسی بدکار اور بداطوار جو پگمیلین کی زیست مین اُسکے ساتھہ ہوگئے تھے اب اُس سے کنارہ کش
ہوگئے کیونکہ بد بد سے ڈرتے ہین وے اُنکو اعتبار کے قابل نہین سمجھتے اور اسلیے نہین چاہتے کہ وے بااختیار
رہین خراب طریقے والے خوب جانتے ہین کہ جو خراب طریقے والے ہین اختیار کو کیسا خراب کرتے ہین اور کہان
تک جور وظلم پھیلاتے ہین بلکہ چاہتے ہین کہ اُنکی جگہہ پر اچھے مقرر ہوجائین کیونکہ وے اچھون سے گو امید
ऐस्त्राबी انعام نہین رکھتے تاہم جانتے ہین کہ نقصان سے محفوظ رہین گے اسلیے ایسٹاربی کا ساتھہ سبنے چھوڑ دیا
صرف وے ہی بدذات اُسکے ساتھہ رہے جنکو دوسرے فریق کے ساتھہ رہنے پر امید محفوظیت نتھی۔

وے محل مین زبردستی داخل ہوئے قصوروار ناستقل اور پُرخوف ہوتے ہین تاب مقابلہ
ऐस्त्राबी نہ لاسکے اور بھاگ اُٹھے ایسٹاربی نے کنیز بنکے بھاگنا چاہا لیکن ایک سپاہی نے جو اُسکو جانتا تھا
اُسکو پہچانا اور پکڑ لیا اور بڑی مشکل سے لوگون کو اُسکے پرزے پرزے کرنے سے روکا پہلے
नार्बैल سے ہم اُسکو گرا کے فرش پر گھسیٹ رہے تھے ناربیل نے اُنکے ہاتھون سے اُسکو چھڑایا تب اُسنے عرض کی کہ
बैलीज़र مین بیلیزر سے کچھہ کہا چاہتی ہون اس امید سے کہ اُسکو اپنے حسن سے فریفتہ کرونگی اور کچھہ ضروری حالات
बैलीज़र بتانے کے اقرار سے شیفتہ بیلیزر اُسکی عرض سننے سے انکار نکرسکا وہ اُسکے روبرو آئی اُسکی صورت
سے ایسی شرم وحیا ظاہر تھی کہ اُسکے حسن کو نئی طاقت بخشتی تھی اور غضب کو رحمت وشفقت سے بدل سکتی
تھی اُس نے نہایت نازکانہ اور دلربایانہ خوشامد سے عرض کی اور اُسکے باپ کی خاک کی قسم دی کہ مجھپر
جسکو تیرا باپ ایسی محبت سے چاہتا تھا رحم لا دیوتاؤن سے التجا کی اسطرح پر کہ گویا اُنکو صاف تعظیم کی
نذر گزرانتی تھی اور آنکھونسے آنسو بہاتی تھی اُس جوان بادشاہ کے آگے زمین پر ساجدانہ گری اور
عاجزانہ اُسکے زانو سے لپٹی لیکن جیون ہی اُسنے سوچا کہ میرے فریبون نے اُسپر اثر کیا ہی تو اُسکو اُسکے
नार्बैल पिग्मैलिअन نہایت ایماندار اور وفاشعار نوکرون کے ساتھہ بدگمان کرنے مین کچھہ باقی نرکھا اور ناربیل کو پگمیلین
बैलीज़र کے مارنے اور خود کو بجاے بیلیزر بادشاہ کرنے کی تہمت دی اور یہہ بھی کہا کہ وہ تجھکو بھی زہر دیا چاہتا
ہی اور اسیطرح ہر ایک دوسرے شخص کو جسکو جانتی تھی کہ دوست نیکی ہی متہم کیا اور امید کی کہ جیسے اُسکا
बैलीज़र باپ شکی و بے اعتبار تھا ویسے بیلیزر بھی ہوگا لیکن اس جوان بادشاہ نے اُسکے حیلے اور کینے سے نفرت اور

حقارت کرکے اُسکو روکا اور اپنے سپاہیون کو بُلایا وے اُسکو فوراً قید خانے مین لیگئے اور کئی شخص
جو اپنے تجربے اور عقل کے باعث سے مشہور تھے اُسکے چال وچلن کی تحقیقات پر مقرر کئے۔

پگمیلین — اُنھون نے تنفرانہ دریافت کیا کہ اُسنے پہلے پگمیلین کو زہر دیا تھا اور پھر اُسکا گلا گھونٹا تھا اور یہہ
کہ اُسکی تمام زندگی علی الاتصال تقصیرات معیبہ کا باعث رہی تھی اسواسطے اُسکو مستوجب سزاے سخت
فینیشیا — ترین جو قوانین فینیشیہ کے مطابق ہوسکتی تھی سمجھا اور بلکی آگ مین جلانے کا حکم دیا تھا لیکن جیون ہی اُسنے
دیکھا کہ اُسکے تمام قصور معلوم ہوگئے اور اُسکے منصف سختی پر ہین اُس تمام غصّے کو جو اُسکے دل مین بھرا تھا
ظاہر کیا اور فوراً زہر کھالیا جو اُسنے اپنے پاس چھپا رکھا تھا صرف اسلئے کہ اگر اُسکو سزاے تکلیف زا کا حاکم
ہو تو اُسکے وسیلے سے موت جلد حاصل کرے جو لوگ اُسکے گرد تھے اُنھون نے دیکھا کہ وہ تکلیف بہت زیادہ
پارہی ہی جو مدد آسایش اُنکے اختیار مین تھی اُنھون نے دینی چاہی لیکن اُسنے کچھہ جواب ندیا اور اشارہ
کیا کہ مین کسی کی مدد نہین چاہتی پھر اُنھون نے پاک دیوتاؤن سے اُسکے واسطے دعا مانگی جنکا غضب
اُسپر نازل ہوا تھا لیکن اُسنے تاسف اور پشیمانی کے عوض آسمان کیطرف اشتمال نفرت اور نخوت سے
دیکھا گویا اُسنے اُنکی صفات کی حقارت کی اور اُنکے انتقام کو ناچیز سمجھا۔

اب اُسپر حالت نزع طاری ہوئی اور مرنیکے وقت بھی اُسکی صورت پر صرف ناپاکی اور خفگی
ظاہر تھی اُس خوبصورتی کا کچھہ نشان نرہا جو بہتون کے حق مین مہلک ہوئی تھی ہر ایک خوبی غائب ہوئی
اُسکی آنکھین جنپر پہلے سے موت کا ہاتھہ بھاری تھا وحشیانہ بیمعنی سختی کے ساتھہ ہرطرف پھرنے لگین اُسکے
ہونٹ اینٹھے اور مُنہہ پھٹ گیا اور تمام صورت بگڑ گئی زردی چھاگئی اور بدن سرد ہوگیا لیکن تو بھی
کبھی کبھی ایسی چونک پڑتی تھی گویا جی اُٹھی لیکن یہہ صرف اُس تکلیف کا اظہار تھا جو اُسکو آہ اور نالون سے
جگاتی تھی مگر آخر اُسنے اُن سبکو جو اُسکے آس پاس کھڑے تھے لابیان گھبراہٹ اور دہشت مین چھوڑکر
ڈینائس — وفات پائی اور بیگمان اُسکی گنہگار روح اُن غم خیز مقامون مین اُتری جہان ڈینائس کی بے درد
اکزئین — لڑکیان ہمیشہ اُن ظروف کو بھرتی رہتی ہین جو پانی نہین رکھہ سکتے اور جہان اکزئین اپنا پہیہ پھراتا ہی
ٹینٹیلس — اور ٹینٹیلس بے فائدہ اپنی دوامی پیاس اُس آب سے بُجھایا چاہتا ہی جو اُسکے ہونٹون مین سے بہہ نکلتا ہی
سسیفس / ٹیٹیس — اور جہان سسیفس بیفائدہ محنت سے پتھر کو لڑھکاتا ہی جو ہمیشہ پیچھے کو آتا ہی اور جہان ٹیٹیس کرگس
کو متواتر اپنے دل پر گوشت کھاتے ہوئے معلوم کرتا ہی جو کھا چکنے پر پھر تازہ ہوجاتا ہی۔

بیلیزر نے دیوتاؤنکو اس ظالمہ کے ہاتھہ سے مخلصی بخشنے کے واسطے بیشمار قربانیان چڑھا کے اپنی ممنونی ظاہر کی اور پگملیین کے طریقے سے مختلف طریقے کے ساتھہ اپنی سلطنت کا آغاز کیا اب وہ بڑی محنت سے ترقی تجارت مین جو مدت سے رفتہ رفتہ کم ہوگئی تھی مصروف رہتا ہی بڑے بڑے کامون مین ناربیل سے صلاح لیتا ہی توبھی ہر ایک بات مین بے سوچے اسکی صلاح پر عمل نہین کرتا وہ حکومت کا انتظام آپ کرتا ہی ہر ایک کی حفاظت اپنے زیر نظر رکھتا ہی ہر ایک کی راے سنتا ہی اور پھر اپنی راے سے تجویز کرتا ہی اسواسطے اپنی رعایا کا مرجع تعظیم ہو رہا ہی اور اپنی رعایا کی محبت سے اپنی دولت کا مالک بن رہا ہی کہ اسکا باپ طمع سے اتنی دولت کا مالک نہین ہوسکا تھا کیونکہ اسکی حدود مین کوئی ایسا شخص نہین ہی کہ اگر سخت ضرورت کے وقت مین وہ اس سے کل مال اسکا چاہے تو بے تشدد دینے مین عذر کرے اسلیئے جو کچھہ وہ اپنی رعایا کے پاس باقی رکھتا ہی سو درحقیقت زیادہ تر اسی کا ہی اس سے کہ ان سے لیکر اپنے پاس رکھے اسکو اپنی جیسی حفاظت کے سب احتیاط بضرورت ہین کیونکہ وہ برابر دشوار گذار حفاظت یعنی محبت عامہ سے محصور رہتا ہی اسکی بادشاہت مین کوئی رعیت ایسی نہین ہی جو اپنے بادشاہ کے نقصان سے نہ ڈرتی ہو اور اسکو اپنا نقصان نہ سمجھتی ہو اور جو اسکے اور اسکے خطرے کے بیچ مین پڑکے اپنی جان دینا نہ چاہتی ہو وہ خوش رہتا ہی اور اسکے ساتھہ اسکی رعایا خوش رہتی ہی وہ انسے زیادہ لینے سے ڈرتا ہی اور وے اسکو کم دینے سے ڈرتے ہین اسکا اعتدال انکو مالامال رکھتا ہی مگر اس مالا مالی سے وے سرکش اور گستاخ نہین ہین کیونکہ وے عادت سے محنتی ہین اور تجارت کے عادتی اور اپنے قوانین کی پاکی قدیمہ کو قایم رکھنے مین مضبوط ہین فینیشیہ اب اپنی عظمت اور حشمت کی بلندی پر پہنچا ہی اور اس عام بہتری کے واسطے اپنے نئے بادشاہ کا مرہون ہی۔

ناربیل اسکا وزیر ہی اور اسکی عقل اور نیکی کا ظہیر ای ٹیلیمیکس اگر وہ اب تجھہ سے ملے تو نہایت خوش ہو اور بہت سے تحایف دے اور تجھے بڑی دھوم دھام سے تیرے ملک کو پہنچائے اور یولیسیز کے بیٹے کو اتھاکہ کے تخت پر بٹھا کے بغایت خوش ہوتا کہ ایسی ہی خوشی اس جزیرے مین پھیلے جیسی بیلیزر سے ٹیر مین پھیلی ہی اور مین بھی نہایت خوش نصیب ہون کہ اسکے عوض مین تیری یہہ خدمت کرتا ہون۔

ٹیلیمیکس جسنے ان حالات کا بیان بڑی خوشی سے سنا تھا اور جو اس شفیقانہ اور شایقانہ

वैलीज़र
पिग्मैलियन
नार्बैल
फ़िनीशिया
नार्बैल
टैलीमेकस
यूलीसीज़
इथाका
बैलीज़र
टायर
टैलीमेकस

دوستی سے کہ ائیڈ وایم نے اسکی مصیبت کے وقت اسکے ساتھہ ظاہر کی تھی زیادہ تر متاثر ہوا تھا یہی جواب
دیا کہ اسکو جوش ممنونی و مہربانی و قدردانی مین اپنے سینے سے لگا لیا تب ائیڈ وایم نے پوچھا کہ تو جزیرۂ
کیلپسو مین کیسے آیا اور اسکے جواب مین ٹلیمیکس نے ٹیر سے اپنے روانہ ہونے اور جزیرۂ سیپرس مین پہنچنے
اور مینٹر سے ملاقات ہونے اور کریٹ کو جانے اور ائیڈومینیئس کی گریز کے بعد دوسرا بادشاہ پسند
کرنے کی تمام بازیون اور وینس کے انتقام اور اپنے جہاز کی تباہی اور کیلپسو کی خاطرداری اور یوچیرس
کے ساتھہ اسکی حاسدی کا اور اس ساحل سے کچھہ فاصلے پر ایک فینیشیائی جہاز دیکھنے پر مینٹر کا اسکو
دریا مین گرانے کا تمام حال بیان کیا ۔

پھر ائیڈ وایم نے ایک عمدہ ضیافت دی اور اپنی خوشی کی تصدیق کے واسطے جو وسایل خوشی وہان
موجود تھے سو سبھی پیش کیے اس کھانیکے درمیان جو سفید کپڑے اور پھولون کا تاج پہنے ہوئے فینیشیائی نوجوان
پروس رہے تھے وہ مقام مشرقی خوشبودار گوند کے جلانے سے مہک رہا تھا انکے باجے والون نے
جنکو ڈانڑیون نے اپنی جگہہ بٹھایا تھا اپنے بربط کی صدا سنائی اس صدا کے درمیان ایکیٹو اس
جب تب اپنی بانسلی کی آواز ایسے سرون سے سناتا تھا جو دیوتاؤن کے دسترخوان پر سننے کے قابل
تھے اور خود اپالو بھی سنکر خوش ہوتا اور ٹرائٹن اور نریڈ اور دوسرے سب دیوتا جو والی دریا
کے ماتحت پانی پر حکومت رکھتے ہین اور نامعلوم برف سے سفید ملکونکے سب دیو بھی دریا کے آبی مقامات
چھوڑکے جوق جوق جہاز کے گرد سرود سننے کو پھرتے ہوئے آئے کئی فینیشیائی عجیب خوبصورت جوان
عمدہ برف سی سفید ململ کے کپڑے پہنے ہوئے اس ملک کے طریقے سے بہت دیر تک ناچے پھر مصر اور یونان
کے موقع مناسب پر ترئی کی تیز آواز ہوتی تھی جسکو لہرین دریا کے دور دور کے کنارون پر دہراتی
تھین رات کی خاموشی اور دریا کی بیجوشی اور چاند کی خوشنما روشنی جو لہرون کے سطح پر تھرتھراتی تھی
اور آسمان کی گہری نیلگونی جسمین ہزارہا ستارے چمکتے تھے اس بہار کی خوبی کی افزونی کا
باعث تھین ۔

ٹیلیمیکس نے جو طبیعت کی تیزی اور رسائی مین موصوف تھا ان سب فرحتون سے بہت حظ اٹھایا
تاہم اپنے دلکو انکی تاثیرون سے متاثر نہونے دیا کیونکہ کیلپسو کے جزیرے مین نہایت پریشانی اور
بدنامی کے ساتھہ اس بات کا امتحان ہو چکا تھا کہ جوان آدمی کا دل بہت جلد بہک جاتا ہی اسلئے سب

ऐडोऐम
ऐडोऐम
कैलिप्सो
टैलीमेकस
टयर, साइप्रस
मैन्टर, क्रीट
आइडोमिनियस
वीनस, कैलिप्सो
यूचैरिस
फ़िनीशियाई
मैन्टर
ऐडोऐम
फ़िनीशियाई
ऐकीरोऐटास
ऐपालो, ट्राइटन
नीड
फ़िनीशियाई
टैलीमेकस
कैलिप्सो

मेन्टर

خوشیونکو کیسی ہی بے عیب تھین بے اعتباری اور دہشت سے دیکھتا تھا اور مینٹر کی نظرون پر نظر رکھتا تھا کہ وہ اُنکو کیسا سمجھتا ہی۔

मेन्टर

مینٹر اُسکی حیرانی سے خوش ہوا مگر اُسکو اپنا دیکھنا ظاہر نہونے دیا لیکن آخرش اُسکی رکاوٹ سے متاثر ہوکے اُسنے مسکرا کے کہا مین جانتا ہون جس بات سے تو ڈرتا ہی اور یہہ ڈرنا تجھکو باعث عزت ہی لیکن اُسکو حد سے زیادہ نہونے دے ممکن نہین ہی کہ جتنی خوشی مین تیرے واسطے چاہتا ہون اُس سے زیادہ تر خوشی تو نہ چاہے بشرطیکہ وہ خوشی ایسی ہو کہ جوش کو نہ بھڑکائے اور طبیعت کو نامردانہ نکرے تیری فرحت ایسی چاہیئے کہ تیرے دلکو کشادہ اور تازہ کرے یعنی ایسی کہ تجھکو تجھپر حاکم رکھے نہ ایسی کہ تجھکو اپنا محکوم کرے جو خوشی مین تیرے واسطے چاہتا ہون سو روح کو بھڑکا کے درندگانہ غضب پر نہین لاتی لیکن اُسکو ایک شیرین اور ملایم تاثیر سے نرم کرکے پاک اور صاف راحت پر لاتی ہی تو نے تکلیف اور خطر اُٹھائے ہین اور اب فراغت و راحت ضرور ہی اسلیے اڈیڈ وایم کا ممنون ہو کر ان خوشیونکو جو وہ تجھے دیتا ہی منظور کر اے عزیز ٹیلیمیکس

ऐड्रोऐम
टैलीमेकस

اُنکو حاصل کر اور بے خطر اور بے حذر اُس سے متمتع ہو عقل نہ سختی رکھتی ہی نہ نرمی ایسی عقل خوشی کی ماباپ ہی کیونکہ وہی اُسکو پاک اور پایدار کرتی ہی اور وہی لعب وطرب کو بھاری خیال اور ضروری محنت کے ساتھہ ملانے کی طاقت رکھتی ہی وہ محنت سے خوشی کو تیزی بخشتی ہی اور خوشی سے محنت کو پھر طاقت دیتی ہی اور عقل چاہتی ہی کہ وقت خوشی اتنا خوش نہونا چاہیے کہ شرمانا پڑے۔

मेन्टर
ऐकीटोआस

مینٹر نے یہہ کلام کہکے اپنا بربط لیا اور ایسا بجایا کہ اکیٹو آس نے حیرت اور غیرت سے متاثر ہوکے اپنا بربط ہاتھہ سے گرا دیا اُسکی آنکھین کھل گیئن چہرہ زرد ہوگیا اور اُسکا اضطرار اور اضطراب اگر حاضرین کا خیال مینٹر کے بجانے پر بالکل متوجہ نہوتا تو سبکو ظاہر ہو جاتا وے دم لینے سے ڈرتے تھے کہ کہین یہی آواز اُسکے الحان مین شامل نہو جائے اور اُسکی دلفریب خوبی کو نہ گھٹائے اگر اُنکو اُسکے راگ کے تمام ہو چکنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو فی الواقع اُنکو خوشی کامل حاصل ہوتی کیونکہ مینٹر کی آواز مین اگرچہ ملایمی زنانہ نتھی تاہم وہ الحان کے کل اختلافون سے بھری ہوئی تھی وہ برابر پرالحان اور پرتوان تھی اور ایسی طاقت اُٹھا رکھتی تھی کہ خیال کے کل دقایق بخوبی ظاہر ہوتے تھے۔

मेन्टर

मेन्टर

जूपीटर
मिनर्वा

اُسنے پہلے جوپیٹر کی تعریف الاپی جو سب دیوتاؤن اور آدمیون کا بزرگ ہی اور بادشاہ ہی پھر منروا کی صورت مین اپنے سر سے عقل ظاہر کی جو اُس سے کہ وہی اُسکا اکیلا اور دائمی چشمہ ہی نکلکے اُن مخلوقونکے

دلون کے روشن کرنے کے واسطے جو اُسکے لئے کشادہ رہتے ہین مطلع نور ہی یے حقایق اُسنے ناساختہ پاکی کی ایک ایسی کوشش اور اُنکی بزرگی اور ضرورت کی ایک ایسی جوشش سے گائے کہ تمام حاضرین نے خود کو اولمپس کی بلندی پر اور جوپیٹر کے آگے بیٹھا دیکھا اُسکی آنکھین بجلی سے بھی زیادہ تر تیز تھین پھر اُسنے نارسیسس کے نصیب کا راگ گایا جو اپنے حسن پر آپ عاشق ہو گیا تھا اور ہمیشہ ایک چشمے کے کنارے پر بیٹھکر برابر اپنے عکس کو اُس پانی مین دیکھا کرتا تھا اور آخر مین بے اثر شوق سے مُوا اور ایک پھول ہوا جو اب تک اُسکے نام سے موسوم ہی یعنی نرگس اور بعد اسکے اُسنے خوبصورت اڈونس کے مرگ بے زمان کا راگ چھیڑا جو ایک خنزیر کے دانت سے مارا گیا تھا اور جسکے واسطے وینس جلا نہ سکنے سے بیفائدہ گریہ وزاری کرتی رہی —

سامعین کے شوق راگ کے مضمون کے مطابق تھے اسلئے دربردہ بصورت اشک ظاہر ہوتے تھے اور اپنے افسوس مین نہ ظاہر ہوسکنے والی خوشی پاتے تھے جب گانا بجانا ختم ہوا تب اہل فنیشیہ متعجب اور متحیر ہو کر ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے ایک بولا کہ یہہ درحقیقت آرفیس ہی اور یے اُسکے الحان ہین جن سے وہ صحرا کے وحوش کو مسخر اور پہاڑون اور درختون کو متحرک کرتا تھا اسیطرح اُسنے سربیرس کو شیفتہ کیا تھا اور راکزیٹن اور ڈینائیڈ کی تکلیف کو رد کا تھا اور نا مغلوب پلیوٹو کے سینے کو رحم سے متاثر کیا تھا جسنے اُسکو اپنی حد و وسے خوبصورت یوریڈس کو واپس لیجانے دیا دوسرے نے کہا کہ یہہ لینس اپالو کا بیٹا ہی اور تیسرے نے کہا کہ یہہ خود اپالو ہی ٹیلیمیکس بھی دوسرون سے کم حیران نتھا کیونکہ وہ نہین جانتا تھا کہ مینٹر گانے مین بھی ایسا کامل اور ہوشیار ہی ایکیٹو آس جواب بخوبی ہوش مین آگیا تھا اپنا حسد چھپانے کے لئے مینٹر کو سراہنے لگا لیکن بولتے ہوئے شرما گیا اور آگے نہ بڑھ سکا مینٹر نے اُسکی بیقراری دیکھی الّا دوسرون پر نہ ظاہر ہونے دی اور چونکہ وہ بول نہ سکتا تھا اسلئے آپ بول اُٹھا اور اُسکی لیاقت کے موافق تعریف کرکے اُسکو تسلی دینی چاہی مگر ایکیٹو آس کو تسلی نہوئی کیونکہ اُسنے معلوم کیا کہ مینٹر اُس سے بہ نسبت علم کے جود مین بھی بڑھکر ہی —

اس اثنا مین ٹیلیمیکس نے اڈوایم سے مخاطب ہو کر کہا کہ مجھے یاد ہی کہ جب ہم مصر سے ساتھ واپس آتے تھے تب تو نے ذکر کیا تھا کہ مین نے بٹیکا کا سفر کیا ہی بٹیکا وہ ملک ہی جسکی نسبت بہت سے عجائبات مشہور ہین ایسے کہ یقین مین نہین آسکتے اسواسطے مجھکو بتا کہ وے صحیح ہین یا نہین اڈوایم نے کہا کہ مین اُس ملک کا حال

ओलिम्पस, जूपीटर
नार्सीसस
ऐडोनिस
वीनस
फिनीशिया
आर्फीअस
सर्बीरस
इक्सियन, डीनाइड, प्लूटो
यूरीडिस
लीनस, ऐपालो
ऐपालो, टैलीमेकस
मैन्टर, ऐकीटोआस
मैन्टर, मैन्टर
ऐकीटोआस, मैन्टर
टैलीमेकस, ऐडोऐम
बैटिका, बैटिका
ऐडोऐम

تجھکو خوشی سے سناؤنگا کیونکہ وہ تیرے سُننے کے لایق ہی اور جیسا مشہور ہی اُس سے زیادہ عجیب ہی

बेटिस
بیٹس دریا ایک سیراب ملک مین ہوکے بہتا ہی جہان ہوا ہمیشہ معتدل ہی اور آسمان صاف یہہ دریا جسنے

हर्क्यूलीज़
اپنے نام سے اُسکو نامزد کیا ہی سمندر مین ہرکیولیز کے ستونون کے پاس گرتا ہی سو اُس جگہہ سے بہت دور

गार्डिस, ऐफ्रीका
نہین ہی جہان سمندر نے اپنی حد توڑکے ملک ٹارٹس کو ولایت آفریکہ سے علیحدہ کیا ہی یہہ سرزمین ست جگ
کی تمام سیرابی رکھتی ہی سرما مین شمال کی ٹھٹھرانیوالی ہوا کبھی نہین چلتی اسلیئے وہ موسم معتدل ہی لیکن گرما
مین مغرب کی تازگی بخش ہوائین ہمیشہ چلتی رہتی ہین دردن اور میدانون مین فصل دوچند ہوتی ہی

लारैल
کھیتونکی باڑ لاریل اور انار اور یاسمن وغیرہ درختونکی بناتے ہین جو ہمیشہ ہرے اور پھولون سے بھرے
رہتے ہین پہاڑ بھیڑی اور بکریون سے چھائے رہتے ہین جنکی اُون کو بہت عمدگی سے سب اقوام چاہتے
ہین اس خوشنما ملک مین کئی سونے چاندی کی کانین ہین لیکن باشندے سادگی سے خوش ہین سونے
چاندی سے نفرت رکھتے ہین اُنکو اپنی دولت مین داخل نہین سمجھتے صرف اُس چیز کی قدر کرتے ہین جو
آدمیونکی اصلی و طبعی خواہشونکے رفع کرنے مین مدد کرتی ہی۔

جب ہمنے پہلے ان لوگونکے ساتھہ تجارت کی تھی تب دیکھا تھا کہ ہلونکے پھال چاندی اور سونیکے
اور اکثر لوہے کے ملاکے بناتے ہین چونکہ وے بیرونی تجارت نہین کرتے روپیے اشرفی کی ضرورت نہین
رکھتے وے سب کے سب گلہ بانی یا کاشتکاری کا کام کرتے ہین کیونکہ اپنے درمیان علوم و فنون کا
استعمال نہین ہونے دیتے سوا ایسے علوم و فنون کے جو فوراً ضروریات زیست کو کام آتے ہین اور اس
سبب سے یہان علم و ہنر والونکی تعداد کم ہی علاوہ اِسکے بہت سے وے لوگ جو کاشتکاری یا گلہ بانی کا کام
رکھتے ہین سو ایسے ہنر جانتے ہین جو سادہ اور کم خرچ والونکو ضرور ہین۔

عورتین اُون کاتنے یا اُسکے کپڑے بنانے مین جو بہت عمدہ اور صاف ہوتے ہین مصروف رہتی
ہین وے روٹی بناتی ہین اور کھانا بھی پکاتی ہین اور اس کام مین اُنکو تکلیف کم معلوم ہوتی ہی
کیونکہ علی الخصوص سب لوگ میوے اور دودھ پر گذر کرتے ہین گوشت کم کھاتے ہین وے بھیڑیون
کے چمڑے سے پنڈلیون اور پانوون کے لئے ہلکی قسم کی پوشاک بناتی ہین سو اپنے خاوندون اور
لڑکونکو دیتی ہین عورتین رہنے کے مکانات بھی بناتی ہین سو ایک قسم کے خیمے سے ہوتے ہین اور مومی
چمڑے یا درختونکی چھال سے چھائے جاتے ہین اور اپنے گھرون کو بہت صفائی و درستی سے رکھتی ہین

اُنکے کپڑے بہت آسانی سے بنتے ہین کیونکہ وہانکی آب وہوا معتدل ہی اسلئے وے ایک نفیس سفید کپڑا پہنتے ہین سو بدن کے انداز کے موافق نہین بناتے بلکہ اُسکے گرد لپیٹتے ہین اسطرح پر کہ لمبی شکن سی پڑجاتی ہین اور ایسی صورت بنجاتی ہی جیسی پہننے والا پسند کرتا ہی۔

مرد زمین جوتتے ہین اور اپنے گلّون کی سنبھال رکھتے ہین اور دوسرے ہنر جنکا وے استعمال رکھتے ہین صرف وے ہین جنسے وے لکڑی یا لوہے کے ضروری اوزار بناتے ہین اور لوہے کو سوا کاشتکاری کے آلات کے اور کام مین کم لاتے ہین سب ہنر جو عمارت سے علاقہ رکھتے ہین اُنکے نزدیک بیفایدہ ہین کیونکہ وے مکانات نہین بناتے اِس سے ظاہر ہی کہ اُنکو زمین کا زیادہ خیال نہین ہی وے کہتے ہین کہ اُسپر ایسا گھر بنانا عبث ہی جو ہماری عمر سے زیادہ رہیگا اگر ہم ضرورت موسم سے محفوظ رہین تو کافی ہی دوسرے ہنر جنکی یونان اور مصر اور دوسرے ملکون مین قدر ہی جنھون نے عمدہ زیست کے لوازم بیشمار فراہم کئے ہین وے اُنکو نخوت اور عیاشی کا باعث سمجھکر اُنسے نفرت رکھتے ہین۔

جب کوئی اُنسے اُن لوگونکا ذکر کرتا ہی جو عمدہ عمارات یا چاندی یا سونے یا زردوزی یا جڑاو سامان یا عمدہ خوشبو یا لذیذ کھانے اور باجے کے ساز بنانے کے علم جانتے ہین تو وے یہہ جواب دیتے ہین کہ ایسے لوگ نہایت ناخوش رہتے ہین کیونکہ اپنی عقل و محنت خود کو خوار و خراب رکھنے مین صرف کرتے ہین اُنکا قول ہی کہ یہہ فضولیان جو لوگ کرتے ہین اُنکو نامرد اور سُست رکھتی ہین اور تکلیف دیتی ہین اور جو نہین کرتے اُنکو فریب و ظلم سے اپنی تحصیل کی ترغیب دیتی ہین کیا وہ فضولی اچھی ہی جو آدمی کو صرف بدی سکھاتی ہی کیا اُن ملکون کے آدمی ہم سے زیادہ تندرست و چست ہین کیا وے ہم سے زیادہ جیتے ہین یا باہمدیگر زیادہ متفق رہتے ہین کیا وے ہم سے زیادہ آزادی اور راحت و فرحت پاتے ہین بخلاف اسکے کیا وے آپسمین ایک دوسرے کے حاسد نہین ہوتے کیا اُنکے دل خود حسد سے خراب نہین ہو جاتے اور حرص و ہوا اور دہشت سے پیچ و تاب نہین کھاتے کیا وے ایسی خوشی کے نالایق نہین ہوتے جو پاک اور سادہ ہی کیا یہہ نالایقی اُن بیشمار مصنوعی خواہشات کا نتیجہ نہین ہی جنکے وے غلام ہو رہے ہین اور جنکے متعلق اپنی سب خوشی سمجھتے ہین۔

ایڈوایم نے کہا ان دور بین لوگون کے ایسے خیالات ہین جنھون نے صرف قدرت کے مطالعے سے ایسی عقل حاصل کی ہی وے ہماری آرایش سے نافر ہین اور یہہ بات قابل اقبال ہی کہ اُنکی سادگی

ऐडोऐम

ہین کچھہ ایسی چیز ہی جو محض دلربا ہی نہین بلکہ بزرگی نما بھی ہی وے عموماً بلا تقسیم اراضی رہتے ہین افسر قبیلہ
اپنے قبیلہ کا بادشاہ ہی یہہ دلسوز بادشاہ اپنے بیٹے پوتون کو اگر وے کسی قصور کے مرتکب ہوتے ہین تو سزا
دینے کا اختیار رکھتا ہی لیکن اول اپنے قبیلہ سے صلاح لیتا ہی درحقیقت سزا ان لوگون مین شاذونادر
دیجاتی ہی کیونکہ طریقون کی بے زبانی دل کی صفائی بدی سے نفرت اُس ملک کی طبیعی پیداوار ہین
ایسٹریہ جسکو کہتے ہین کہ زمین کو چھوڑکے آسمان پر گیا ہی ابتک آن خوشحال لوگون مین پوشیدہ معلوم ऐस्ट्रिया
ہوتا ہی یے لوگ منصفونکی ضرورت نہین رکھتے کیونکہ سب عقل کی حکومت کے تابع رہتے ہین وے سب چیزین
شاملات مین رکھتے ہین کیونکہ مویشی دودھ اور کھیت غلہ اور باغ میوے ہر قسم کے اس کثرت سے دیتے ہین
کہ جو لوگ ایسے کم خرچ اور معتدل مزاج ہوتے ہین اُنکو جدا اگانہ ضرورت فراہمی نہین ہوتی یے کہین مسکن مستقل
نہین رکھتے لیکن اُس بہشت کے ایک حصہ کے جہان وے رہتے ہین میوے کھالیتے ہین اور سبزہ چرا لیتے
ہین تب اپنے خیمے دوسرے حصہ مین لیجاتے ہین اسلئے یے فائدے کا مقابلہ نہین چاہتے بلکہ برادرانہ
محبت سے مربوط رہتے ہین جسکا کوئی امر مانع نہین ہی یہہ امن اور یہہ اتفاق اور یہہ آزادی جنکو
دولت بیفائدہ اور خوشی فریبندہ کو چھوڑنے سے حاصل کرتے ہین وے سب آزاد ہین اور اسلئے
برابر ہین۔

صرف عقل اعلیٰ جو تجربہ دراز یا خاص لیاقتون کا نتیجہ ہی ان لوگون مین علامت امتیاز کی سمجھی
جاتی ہی فریب کی تحقیقات اور ظلم کی فریاد اور کچہری کی بحث اور جنگ کی ہاے ہو اس پاک سرزمین
مین جسے خود دیوتاؤن نے اپنی خاص حفاظت مین رکھا ہی کبھی سننے مین نہین آتی ہین یہہ زمین خون
انسان سے کبھی آلودہ نہین ہوئی بلکہ خون حیوان سے بھی شاذونادر تر ہوئی ہوگی جب یہان کے
باشندون سے جنگہاے خونریز و فتوحات متواتر و مفتوحی ممالک کا ذکر کیا جاتا ہی جیسا دوسرے ملکون مین
ہوتا ہی تو وے تعجب سے حیران ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا آدمی جلد نہین مرتے ہین جو قتل دوسرے
کا پسند کرتے ہین کیا کوئی آدمی زندگی کی کوتاہی سے ناواقف ہی اور جو واقف ہی تو کیا زندگی کو طول
سمجھتا ہی کیا ایسا سوچنا ممکن ہی کہ آدمی دنیا مین صرف خرابی پھیلانے اور ایک دوسرے کو تکلیف دینے
اور تباہ کرنے کو آیا ہی باشندگان بیٹیکا نہین سمجھ سکتے کہ وے فتحمند ونکا نام کیسے پاتے ہین اور کیونکر بैटिका
سراہے جاتے ہین جو بڑے بڑے بادشاہونکو مفتوح کرتے ہین وے کہتے ہین کہ دوسرے کی حکومت مین

خوشی سمجھنی دیوانگی ہی کیونکہ اچھی حکمرانی ایک کار جانفشانی ہی لیکن دوسرون پر اُنکی مرضی کے خلاف خواہش
حکمرانی اُس سے بھی زیادہ دیوانگی ہی مرد عاقل جب تک اپنے اوپر سختی نہین کرتا تب تک اُن لوگون پر بھی
حکمرانی اپنے ذمہ نہین لیتا جو رضامند ہین اور جنکو دیوتا اُسکی سپرد کرتے ہین اور جو اُس سے ہدایت اور
حفاظت کی درخواست کرتے ہین پھر لوگونکو اُنکی خواہش کے خلاف محکوم کرنا غیر کو غلام رکھنے کی جھوٹھی توقیر
کے واسطے خود کو خرابی مین ڈالنا ہی فتح کرنیوالا وہ ہی جسکو دیوتا آدمزاد کی بد اعمالی سے ناراض ہو کر اپنے غضب
مین زمین پر بھیجتے ہین تاکہ بادشاہونکو خراب کرے اور اُنکے گرداگرد دور دور تک دہشت اور خرابی اور
ناامیدی پھیلائے بہادرونکو بگاڑے آزادونکو غلام کرے جو بزرگی کا حوصلہ رکھتا ہی سو جو لوگ دیوتاؤن
نے اُسکی حفاظت مین رکھے ہین کیا اُنکا انتظام عقل کے ساتھ کرنے سے اُسکی تحصیل کا موقع کافی نہین پا سکتا
کیا ایسا خیال مین آسکتا ہی کہ صرف رعونت اور صعوبت سے یا ظلم و تعدی سے مستحق ستائش ہوتے ہین سوا
حفاظت آزادی کے جنگ کبھی نہین کرنی چاہیے وہ شخص خوش ہی جو دوسرے کا غلام نہین ہی اور دوسرے
کو اپنا غلام کرنے کی ہوس سے آزاد ہی یہ فتح کرنیوالے جنکو بزرگی سے مشہور جانتے ہین اُن دریاؤن
کی مانند ہین جو اپنے کنارون سے باہر بہتے ہین فی الواقع وے بزرگ معلوم ہوتے ہین لیکن جن ملکون کو
سیراب کرنا چاہیے اُنکو تباہ کرتے ہین۔

ऐडोऐम, बैटिका
टैलीमेकस

اَیڈوایم بیٹیکا کا بیان کر چکا تب ٹیلیمیکس نے جو اس حال کو خاص شوق سے سُن رہا تھا اُس سے

बैटिका

کئی سوالات کئے جو عام شوق سے کبھی نہین کئے جاتے اوّل اُسنے پوچھا کہ کیا بیٹیکا کے رہنے والے شراب

ऐडोऐम

پیتے ہین ایڈوایم نے جواب دیا کہ وے شراب پینے سے ایسے محترز ہین کہ اُسکو تیار بھی نہین کرتے اسواسطے
نہین کہ انگور وہان پر نہون کیونکہ دنیا مین کہین انگور اسقدر کثرت اور عمدگی کے ساتھ نہین پیدا
ہوتے جسقدر وہان مگر وے دوسرے میوجات کی مانند اُنکو کھانے پر ہی قناعت کرتے ہین اور شراب سے
ڈرتے ہین کیونکہ وہ انسان کو خراب کرنیوالی ہی اور کہتے ہین کہ وہ ایک قسم کا زہر ہی جو دیوانگی پیدا کرتا
ہی اگرچہ درحقیقت آدمیونکو ہلاک نہین کرتا تاہم اُنکو مثل حیوان جاہل مطلق کر دیتا ہی آدمی بغیر شراب بھی اپنی
تندرستی و طاقت محفوظ رکھ سکتے ہین شراب سے صرف اُنکی تندرستی ہی نہین بلکہ نیکی بھی خطرے مین
پڑتی ہی۔

टैलीमेकस
बैटिका
ऐडोऐम

پھر ٹیلیمیکس نے دریافت کیا کہ بیٹیکا مین شادی کرنیکے کیا دستور ہین ایڈوایم نے کہا کہ کوئی مرد ایک

زن سے زیادہ نہین کرنے پاتا اور ہر ایک مرد کو اپنی زن کی پرورش تا زیست کرنی پڑتی ہی اس ملک مین
مرد کی عزت اپنی زن کی وفاداری پر اسقدر موقوف ہی جسقدر زن کی عزت دوسرے ملکون مین
اپنے خاوند کے ساتھہ وفادار رہنے پر کسی ملک کے لوگ اپنی پاکی کے واسطے ایسے شکی اور حاسد نہین
ہوتے ہین جیسے یے ہین انکی عورتین خوبصورت ہوتی ہین اور اپنی طبیعت مین ایسی عذوبت اور عطوفت
رکھتی ہین جو خوبصورتی پر فایق ہین مگر وے آرایش سے استفادہ نہین کرتی ہین اپنے طریقے اور
لباس مین سب طرح کی قدرتی سادگی رکھتی ہین اور دن مین اپنا کام کرتی ہین انکی شادیان سالمانہ
اور متعانہ اور پاکیزگانہ ہوتی ہین مرد و زن دو جسم ایک روح معلوم ہوتے ہین مرد باہر کے کام
کرتے ہین اور زن گھر کے کام کرتی ہین وہ اسکی واپسی پر اسکی آسایش کا انتظام کرتی ہی اور صرف
اسکی خوشی کیواسطے زندگی چاہتی ہی وہ اسکا اعتبار حاصل کرتی ہی اور جتنا اپنے حسن سے اس سے زیادہ
اپنی عفت سے فریفتہ کرتی ہی انکی خوشی ایسی ہی کہ صرف مرنے پر رفع ہوسکتی ہی ایسے متوسط اور پاک اور
سادہ طریقون سے انکو درازعمری اور تندرستی حاصل ہی انمین اکثر آدمی ایک سو اور ایک سو بیس
برس کی عمر تک کے دیکھنے مین آئے ہین جو ایسی فرحت و طاقت رکھتے ہین کہ زندگی کیواسطے ضرور ہین —
ٹیلیمیکس نے پوچھا کہ وے لڑائی کی آفتون سے کیسے محفوظ رہتے ہین کیا دوسرے ملک والے
टैलीमेकस
کبھی انپر حملہ آور نہین ہوئے ایڈوایم نے کہا کہ قدرت نے انکو دوسری اقوام سے اسطرح جدا کیا ہی
ऐडोरैम
کہ انکی ایکطرف سمندر ہی اور دوسری طرف کوہسار دشوار گذار واقع ہین علاوہ اسکے ان کی
نیکیان ایسی ہین کہ باہر کے بادشاہون کے دلون پر اپنا رعب و وقار منقوش رکھتی ہین جب گرد و
نواح کے کسی ملک مین کوئی نزاع پیدا ہوتا ہی تو اس ملک کو انکے ہاتھہ مین رکھتے ہین اور یے بیچ بنکے
اس نزاع کو رفع کرتے ہین کیونکہ یے عاقل لوگ ظلم کرکے گنہگار نہین ہوتے سب انکا اعتبار رکھتے ہین
جب وے سنتے ہین کہ فلانے بادشاہ اپنے ملک کی حدود کے واسطے لڑتے ہین تو ہنستے ہین اور کہتے ہین
کہ کیا یے ڈرتے ہین کہ زمین اپنے باشندون کے واسطے جگہہ نہین رکھتی زمین مزروعہ سے نامزروعہ
ہمیشہ زیادہ رہتی ہی اور جب زمین نامزروعہ موجود ہی تو ہمارے نزدیک حملہ آورون سے اپنی
زمین کو بچانا محض بیوقوفی ہی حقیقت مین یے لوگ بالکل غرور اور فریب اور ہوس سے آزاد ہین
کسی کو نقصان نہین پہنچاتے اور عہد نہین توڑتے اور ملک نہین چاہتے اسلیئے انکے ہمسایے انسے کسیطرح کا

اندیشہ نہین رکھتے اور نہ اِنکو اندیشہ رکھنے کے باعث ہوتے ہین نہ اِنکو ستایا چاہتے ہین وے اپنے ملک کو چھوڑ دینا بلکہ مرجانا پسند کرتے ہین لیکن غلامی کی حالت مین رہنا پسند نہین کرتے چنانچہ جو صفتین اُنھین دوسرونکو مغلوب کرنے سے روکتی ہین وے ہی اُنکو اُنپر غالب آنے سے مانع ہوتی ہین اس سبب سے اِنکے اور اِنکے ہمسایون کے درمیان صلح رہتی ہی۔

ऐडोऐम फ़िनीशिया
वैटिका

پھر ایڈ وایم نے اُس تجارت کا بیان کیا جسپر اہل فنیشیہ بیٹیکا کو گئے تھے اُسنے کہا کہ جب اُنھون نے پہلے پہل دیکھا کہ دریا کی لہرین اجنبی آدمیونکو ہمارے کنارے پر لاتی ہین تب متعجب ہوئے مگر ہمارے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آئے اور جو کچھ رکھتے تھے اُسمین سے ایک حصہ بے مانگنے کے اور بے معاوضہ چاہنے کے ہمکو دیا بلکہ گیڈیرا کے جزیرے پر ہمکو ایک آبادی کی بنیاد ڈالنے دی اور جو اُون اُنکی ضرورت

गैडीरा

سے بچ رہی تھی سو بہت سی اُسوقت ہمارے پاس بطور تحفہ بھیجی کیونکہ جو اپنے خرچ سے باقی بچتا ہی سو وے غیر ملکیونکو دینے مین خوش ہوتے ہین۔

اُنکی کانون کا یہ حال تھا کہ اُنھون نے اُنکا استعمال نہین کیا اور اسلئے بلا دریغ اُنکو ہمارے حوالہ کر دیا وے اُس آدمی کو عقلمند نہین سمجھتے تھے جو اتنی محنت سے اُس شی کے لئے زمین کی تہونکو کھودتا ہی جو نہ بھی خوشی دیسکتی ہی نہ طبیعی ضرورت کو رفع کر سکتی ہی ہمکو نصیحت کی کہ زمین اتنی گہری نہ کھودو قلبہ رانی پر قناعت کرو اور وہ عوض مین تمکو حقیقی فوائد بخشیگی یعنی وے چیزین دیگی جنکے طلا و نقرہ اپنی قدر کے واسطے مرہون ہین کیونکہ سونا چاندی صرف ضروریات زندگی کے وسایل تحصیل ہونے سے قیمتی ہوتے ہین۔

फ़िनीशिया

ہم نے اکثر اُنکو جہاز رانی کا کام سکھلانا اور اُنکے نوجوان لڑکون کو فنیشیہ مین لیجانا چاہا مگر وے راضی نہ ہوئے کہ اُنکے لڑکے ہماری سی زندگی کرین اور کہنے لگے کہ اگر ہمارے لڑکے تمھارے ساتھ جائینگے تو اُنکی ضرورتین بھی اتنی زیادہ ہوجائینگی جتنی تمھاری ہین طرح طرح کی بیشمار چیزین جو تمنے ضروری کر لی ہین سو اُنکو بھی ضروری ہوجائینگی اور جب تک یے فرضی ضرورتین حاصل نہونگی تب تک بیقرار رہینگے اور اُنکو بہم پہنچانے کے بے عزتانہ وسایل کا استعمال کرنے سے اپنی نیکی چھوڑ دینگے اور جلد اُس شخص کی مانند ہوجائینگے جسکے اعضا اچھے اور بدن درست ہین مگر مدت کی بے استعمالی سے چلنا بھول جاتا ہی اور بے دست و پا کی طرح چلنے پھرنے مین محتاج مدد رہتا ہی جہاز رانی کو

ایک عجیب ہنر سمجھکر وے سراہتے ہین لیکن زود پا جاتے ہین کہ اگر یہ لوگ ضروریات زندگی اپنے ملک مین رکھتے ہین تو ہمارے ملک مین کیا ڈھونڈھنے کو آتے ہین کیا جو چیزین حاجات طبیعت رفع کرتی ہین سوا اُنکی حاجات رفع نہین کرسکتی فی الحقیقت جو حرص پوری کرنیکے لئے طوفان کو ہیچ سمجھتے ہین سو تباہی جہاز کے لایق ہین۔

ٹیلیمیکس نے ایڈوایم کا یہ بیان نہایت خوشی سے سُنا اور خوش ہوا کہ دنیا مین ایسے لوگ ابتک ہین جو قانون قدرت کی اطاعت کامل کرنے سے ایسے عاقل اور ایسے خوش ہین اور بولا کہ ان لوگون کے طریقے اُن طریقون سے کیسے مختلف ہین جو اُن لوگون مین جنھون نے عقل مین سب سے بڑھکر نام پایا ہی نخوت اور ہوس سے داعی ہوتے ہین ہم اُن بیوقوفیون کے جنھون نے ہمکو خراب کر رکھا ہی ایسے عادی ہو رہے ہین کہ اس سادگی کو اگرچہ جو درحقیقت جبلّی ہی تو بھی جبلّی نہین سمجھتے ہم اُن لوگونکے طریقونکو صاف ایجاد جانتے ہین اور وے ہمارے طریقونکو بے اصل خواب سمجھتے ہونگے ❖

باب نہم

پھر بھی وینس کا ٹیلیمیکس پر غضبناک ہوکے جو پیٹر سے اسکی تباہی چاہنا لیکن ایسا مقسوم نہونے سے اُس دیبی کا نیپٹیون سے اُسکو اُبھارنا کہ نہ پہنچنے دینے کی جہان ایڈوایم اُسکو لیجاتا تھا صلاح کرنا اور ایک غافل نما دیوتا کا ایتھیماس ملاح کو رستہ بھلانے پر مقرر کرنا اور اُس ملاح کا اپنے آگے کی زمین کو ایتھاکہ سمجھکر جہاز کو تیز کرکے سیلینٹم کو لیجانا وہان ایڈومینیئس کا اپنے نئے شہر مین ٹیلیمیکس کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور مینڈیوریہ والون سے ایک جنگ مین فتحیاب ہونے کے لئے جوپیٹر کے واسطے ایک قربانی کی تیاری کرنا اور پوجاری کا مقتولون کی انتڑیون سے استخارہ کرنا اور اس سے کہنا کہ انجام نیک ہی مگر تو اپنی خوش نصیبی کے واسطے اپنے مہمانون کا ممنون ہوگا ❖

टेलीमेकस
ऐडोऐम

वीनस, टेलीमेकस
जूपीटर

नेप्च्यून
अइथाका

ऐडोऐम
ऐथेमास

अइथाका

सैलेन्टम
ऐडोमिनियस
टेलीमेकस

मैन्डयूरिया
जूपीटर

टैलीमेकस ऐडोऐम

जب ٹیلیمیکس اور آئیڈوایم اِس گفتگو مین مصروف ہورہے تھے کہ خواب بھی بھول گئے تھے اور نہ جانتے
تھے کہ آدھی رات گذر چکی ہی ایک ناساز اور دغاباز دیوتا نے ائیتھاکہ کا راستہ بھلا دیا جسکو انکا ملاح
ایتھیماس بیفائدہ تلاش کر رہا تھا نپٹیون اگرچہ اہل فینیشیہ پر مہربان تھا لیکن ٹیلیمیکس کے اس طوفان سے
بچ جانے سے جسنے اُسکے جہاز کو کیلپسو کے جزیرے مین تباہ کیا تھا ناراض تھا اور وینس اُس جوان کی
فتح سے زیادہ تر ناخوش تھی جو کیوپڈ کے تمام فریب اور طاقت پر غالب آیا تھا اُسکا کلیجہ حسرت وغیرت سے
مضطرب تھا اور اُن مقامات مین نہین رہ سکتی تھی جہان ٹیلیمیکس نے اُسکی سلطنت کی حقارت کی تھی اسلیے
سِتھیرا اور پیفاس اور آئیڈیلیہ سے منہہ پھرا کے اور اُس اطاعت کو جو جزیرہ سیپرس مین ہوتی ہی
خیال مین نہ لا کے اولمپس کے قلۂ سورہ پر چڑھی جہان دیوتا جوپیٹر کے تخت کے آس پاس مجتمع تھے
اِس جگہہ سے وے ستارون کو اپنے پانو کے تلے لڑھکتا ہوا دیکھتے تھے اور یہہ زمین چھوٹے سیاہ داغ
سی اُنکے درمیان نظر آتی تھی اور یہہ وسیع دریا جنسے سب ولائتین علیحدہ ہو رہی ہین فقط پانی کے
قطرون سے دکھائی دیتے تھے اور بڑے بڑے ملک اُنکے بیچ مین ریت کے چھوٹے دانہ سے بکھرے ہوئے
معلوم ہوتے تھے اور یہہ بیشمار مخلوقات جو اُسکی سطح پر پھرتی ہین سو ایسی نظر آتی تھین جیسے آفتاب مین
ذرے اور یے طاقت ور لشکر چیونٹی کے دل سے نظر آتے تھے جو غلّہ کے دانے یا گھاس کے پتے کیواسطے
جھگڑتے ہین جو چیز آدمی کے خیال مین بہت ضروری ہی اُسپر دیوتا ہنستے ہین اور اُسکو بچون کا کھیل
سمجھتے ہین اور جسکو ہم عظمت اور حشمت اور طاقت اور تدبیر کے نام سے پہچانتے ہین اُنکو وے ذلت اور
جہالت سے بہتر نہین جانتے۔

اِس مہیب وعجیب بلندی پر جوپیٹر کا تخت جاوِدانی ہی اُسکی آنکھین ہر ایک کے دل کے مرکز مین
پہنچکر ایک آن مین اُسکے تمام پیچدار کانون کو دیکھتی ہین اُسکا تبسم سب مخلوقات کو فرحت وراحت بخشتا
ہی لیکن اُسکے غضب سے صرف زمین ہی نہین آسمان بھی کانپتا ہی دیوتا اُسکے جلال سے جو اُسکے گرد
چھا رہا ہی چُندھیا جاتے ہین اور اُسکے تخت کے پاس نہین جا سکتے مگر غیرت اور دہشت سے۔

اُسوقت آسمانی دیوتا اُسکے گرد حاضر تھے اور وینس اپنے حُسن کی تمام رونق کے ساتھہ جسکا
وہ خود ایک مخرج ہی اُسکے آگے حاضر آئی اُسکا لباس جو بے پروائی سے اُسکے بدن پر تھا اُن سب
رنگون سے چمک مین بڑھکر تھا جنسے آئیرس جب ڈرے ہوئے آدمیون سے اقرار کرتی ہی کہ اب آندھی

अइथाका
ऐथेमास, नैप्चून
फ़िनीशिया, टैलीमेकस
कैलिप्सो, वीनस
क्यूपिड
टैलीमेकस
सिथीरा, पैफ़ास
आइडेलिया, सइप्रस
ओलिम्पस, जूपिटर
जूपिटर
वीनस
आइरिस

آخر ہوگی اور آسایش اور آفتاب کی تابش بحال ہوگی تب سیاہی مایل بادلون کے درمیان خود
کو آراستہ کرتی ہی اور اُسکی کمر سے وہ کراماتی کمر بند بندھا ہوا تھا جو شوق کو ترغیب دینے والی ہر ایک
خوبی سے آراستہ تھا اُسکے بال بے پرواہانہ پیچھے موباف زری سے بندھے ہوئے تھے دیوتا اُسکے حسن سے
متحیر ہوئے گویا اُسکو پہلے کبھی نہین دیکھا تھا اور اُنکی آنکھین اُسکے نور سے ایسی چندھیا گیئن جیسے لمبی رات
کے بعد یکایک آفتاب کی چمک سے آدمیونکی چندھیا جاتی ہین وے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے
لیکن آنکھین اُسی پر لگی ہوئی تھین مگر اُنھون نے دیکھا کہ وہ روتی تھی اور رنج کی صورت بن رہی تھی
اس عرصہ مین وہ سبک اور ملایم حرکت سے جوپیٹر کے تخت کیطرف بڑھی مثل پرواز اُس پرندے
जूपीटर
کے جو ہوا کے میدان مین بے روک اُڑتا ہوا جاتا ہی اُس دیوتا نے تبسم اخلاق قادرانہ سے اُسکا استقبال
کیا اور اپنی نشستگاہ سے اُٹھکر اُسکو گلے لگایا اور کہا اے میری عزیز بیٹی تجھے کیا تکلیف ہی مین بے پروائی
سے تیرے اشک نہین دیکھہ سکتا ہون مت ڈر جو تیرے دل مین ہی سب ظاہر کر تو میری شفیقانہ محبت سے
واقف ہی کہ ہر وقت تیرے مطلب بر لانے کو مستعد ہون۔
اس دیبی نے ایک شیرین اور ملایم لیکن رکی ہوئی آواز سے کہا ای دیوتاؤن اور آدمیون کے
بزرگ کیا تو جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین ہی میری تکلیف کے سبب سے ناواقف ہی منروا اُس بزرگ
मिनर्वा
شہر کو جو میری حکومت مین ہی بیخ و بنیاد سے برباد کرنے اور پیرس سے اپنی خوبصورتی کو میری
पैरिस
خوبصورتی سے کم ماننے کے واسطے انتقام لینے پر بھی قانع نہوکر یولیسیز کے بیٹے کو جسکے ظالمانہ فریب سے
यूलीसीज़
ٹرائے کا شہر تباہ ہوا ہی ہر ایک ملک اور ہر ایک دریا سے بچا کر سلامت لئے جاتی ہی منروا اب ٹیلیمیکس کے
ट्राय, मिनर्वा
टैलीमेकस
ہمراہ ہی اور یہی سبب ہی کہ اُسکی جگہہ ان دیوتاؤن مین خالی ہی جو جوپیٹر کے تخت کے گرد رہتے ہین وہ
जूपीटर
اُس مغرور جوان فانی کو سیپرس مین لیگئی صرف اسلئے کہ وہ میری ہتک کرے اُسنے میری طاقت کی
सइप्रस
حقارت کی اور میری محراب پر خوشبو جلانے سے نفرت اور اُن ضیافتون مین جو میری تعظیم کے واسطے
کیجاتی ہین نافرمانہ شریک نہوا اور اپنے دلکو ہر ایک خوشی سے جو مین دیتی ہون روکا نیپٹیون نے میری
नैप्च्यून
درخواست پر ہواؤن اور لہرون کو اُسکے برخلاف آمادہ کیا مگر کچھہ کام نہ آیا ایک مہیب طوفان سے کیلپسو
कैलिप्सो
کے جزیرے پر اُسکے جہاز نے تباہی سہی لیکن وہان خود کیوپڈ پر بھی وہ غالب رہا جسکو مینے اُسکا سخت
क्यूपिड
دل ملایم کرنے کو بھیجا تھا نہ کیلپسو کے اور نہ اُسکی پریون کے شباب و حسن اور نہ کیوپڈ کے دلدوز تیر منروا کی
कैलिप्सो
क्यूपिड, मिनर्वा

تدبیرونکی مغلوبی کرسکے وہ اُسکو اُس جزیرے سے نکال لیگئی ایک امر و نے مجھپر فتح پائی ہی اور مین حیران
ہون۔

जूपीटर
मिनर्वा, टैलीमेकस

جوپیٹر نے جو اُسکو غم سے تسلی دیا چاہتا تھا کہا ای بیٹی یہہ درست ہی کہ منروا ٹیلیمیکس کے سینے کو تیرے
بیٹے کے تیرون سے بچاتی ہی اور اُسکے واسطے ایسی بزرگی چاہتی ہی جسکا آجتک کوئی نوجوان مستحق نہین
ہوا مین اِس بات سے خوش نہین ہون کہ اُسنے تیری محرابونکی ہتک کی لیکن مین اُسکو تیری طاقت کا
مطیع نہین کرسکتا مگر تیری خاطر سے منظور کرتا ہون کہ ابھی وہ بحر و بر مین آوارہ پھریگا اور اپنے ملک سے
دور رہیگا اور آفت و شامت مین گرفتار ہوگا لیکن ابھی اُسکا نصیب نہین ہی کہ مرے اور اُسکی نیکی اُن
خوشیون مین ڈوبے جو تو دیتی ہی پس ای میری لڑکی اپنے دلکو تسلی دے اور یاد رکھہ کہ کیسے کیسے بہادرون
اور دیوتاؤن پر تیرا حکم چلتا ہی اور قناعت کر۔

جب اُس نے یہہ کہا تب شفقت آمیز تبسم نہ ظاہر ہوسکنے والی عذوبت و عظمت کے ساتھہ اُسکی صورت سے
عیان ہوا اور ایک محبت نما نور بجلی سے زیادہ تر روشن اُسکی آنکھون مین چمکا اُسنے اُس دیبی کا محبت سے

वीनस

بوسہ لیا اور وہ پہاڑ فرحت بخش خوشبوؤن سے معطر ہوا آسمانون کے بادشاہ کی ایسی مہربانی وینس
کے دل مین بے اثر گئی نرہی اُسکا چہرہ فرحت کے ظہور جانفزا سے منور ہوا اور اُسنے حیا اور پریشانی چھپانے

जूपीटर, वीनस

کو چہرے پر گھونگھٹ مار لیا اہالی مجلس اعلےٰ نے جوپیٹر کے کلام کو سراہا اور وینس بلا توقف زیادہ نیپٹیون کی

टैलीमेकस

تلاش کو گئی تاکہ ٹیلیمیکس سے انتقام لینے کے واسطے اُس سے نئی تدبیر کرائے۔

जूपीटर, नैपच्यून

جو کچھہ جوپیٹر نے کہا تھا اُسنے وہ سب نیپٹیون سے بیان کیا اُس نے کہا مین پہلے سے قسمت کے احکام

टैलीमेकस

تبدیل ناپذیر سے واقف ہون اگرچہ ٹیلیمیکس کو دریا مین ڈبا نہین سکتے تاہم کوئی بات ایسی فراموش نکرین

इथाका, फ़िनीशियाई

جس سے وہ زیادہ تکلیف پائے اور اُسکو ایتھاکہ کے پہنچنے مین دیر لگے مین فنیشیائی جہاز کو جسپر وہ سوار ہی تباہ

फ़िनीशिया

نہین کیا چاہتا کیونکہ مین اہل فنیشیہ کو عزیز رکھتا ہون وے خاص میرے آدمی ہین اور بہ نسبت دوسرونکے
زمین پر میری حکومت کی زیادہ تعظیم کرتے ہین اُنھون نے دریا کو اجتماع عام کا محلہ کر دیا ہی جس سے دور
دور کے ممالک متصل ہوگئے ہین اُنکی قربانیان میری محرابون پر ہمیشہ دھوان اُٹھاتی ہین وے مستقلانہ
منصف اور صاحب تجارت ہین اور سب قومون مین راحت اور کثرت معیشت کے باعث ہین اسلیے مین

टैलीमेकस

اُنکے ایک جہاز کو بھی تباہ نہین ہونے دونگا لیکن ایسا کرونگا کہ اُنکا ملاح رستہ بھول جائیگا اور ٹیلیمیکس اپنے

بندر مقصود یعنی اِتھاکا کو چھوڑ کر دوسری طرف جائیگا وینس نے اِس تدبیر سے خوش ہو کے اپنے تبسم بلند شان
سے خوشی ظاہر کی اور اپنے آسمانی رتھہ کے تیز پہیون کو آئیڈیلیہ کے بہار دار میدانون پر پھرایا جہان خوبی
اور بازی اور تبسم نے اُسکی واپسی سے تازگی پائی اور وے اُسکے گرد اُن پھولون پر جلوہ نما ہوئے جو
اُس ملک فرح افزا این زمین کو مختلف خوبی سے آراستہ کرتے ہین اور ہوا کو خوشبوؤن سے بھرتے ہین
نیپٹیون نے ایک کو اُن دیوتاؤن مین سے بھیجا جو اُن خیالات پر حکومت رکھتے ہین جو ہر طرح
خوابون کے برابر ہین سوا اِسکے کہ خواب سوتے ہوؤن پر عمل کرتے ہین اور یے جاگتے ہوؤن پر اِس
کینہ ور دیوتا نے ایک جماعت اُن پردار خیالون کی ساتھہ لیکر جو ہمیشہ اُسکے گرد اُڑتے رہتے ہین ایک طرح کا
دلفریب اور جادو آمیز عرق ایتھیماس ملاح کی آنکھون پر چھڑکا جو ستارونکے راستے کو اور اِتھاکا کے کنارے
کو غور سے دیکھہ رہا تھا جسکے ٹیلے بہت دور نہین معلوم ہوتے تھے اِسوقت سے ایتھیماس کی آنکھون نے
اپنے کام کے ساتھہ وفاداری نکی اور اُسکو ایک دوسرا آسمان اور دوسری زمین دکھائی ستارے ایسے
معلوم ہوئے گویا اُنکا راستہ اُلٹ گیا تھا اولمپس نئے قاعدے سے چلتا معلوم ہوتا تھا اور زمین نے اپنی
جاے قرار چھوڑ دی تھی ایک خیالی اِتھاکا اُسکے آگے پیدا ہوا حالانکہ وہ اُس اصل ملک سے جہاز کو دوسری
طرف چلا رہا تھا اور جیسے آگے بڑھتا تھا اُسکے آگے نظر فریب کنارے بھاگتے جاتے تھے وہ دیکھتا تھا کہ مین
اُن تک نہین پہنچتا اور متعجب ہوتا تھا تو بھی کبھی وہ خیال کرتا تھا کہ مین اُس بندر کے لوگونکی آواز سنتا
ہون اور اُن حکمون کے مطابق جو اُسنے پائے تھے ٹیلیمیکس کو ایک چھوٹے جزیرے کے کنارے پر جو اِتھاکا
کے قریب تھا اُتارنے کی تیاری کیا چاہتا تھا کہ اُسکی واپسی پینیلوپ کے امیدوارون سے پوشیدہ
رہے جو اُسکی ہلاکت پر متفق تھے اور کبھی خود کو اُن چٹانون سے خطرے مین دیکھتا تھا جو اُس کنارے
کے آس پاس تھے اور سوچتا تھا کہ اُن لہرون کا بھیانک شور سنتا ہون جو اُنسے ٹکراتی ہین اور تب
وہ زمین اُسکی آنکھون سے پھر دور ہو جاتی تھی اور پہاڑ صرف ایسے بادلون سے نظر آتے تھے جو کبھی کبھی وقت
غروب آفتاب اُفق کو چھپاتے ہین۔

اسطرح ایتھیماس متعجب اور متحیر تھا اور اُس دیوتا کے جس اثر نے اُسکی آنکھون مین دھوکہ دیا تھا
اُسنے اُسکے دل مین ایک دہشت پیدا کی جو تب تک اُسکو کبھی نہین معلوم ہوئی تھی کبھی سوچتا تھا کہ مین
جاگتا ہون یا جو کچھہ دیکھتا ہون صرف ایک خواب یا خیال ہے اِس عرصہ مین نیپٹیون نے مشرقی ہوا کو

इथाका
वीनस
आइडेलिया
नेप्च्यून
ऐथेमास
इथाका
ऐथेमास
ओलिम्पस
इथाका
टैलीमेकस
इथाका
पेनीलोप
ऐथेमास
नेप्च्यून

چلنے کا حکم دیا کہ اُس جہاز کو ہیسپیریہ کے ساحل پر لیجائے اور اُس ہوا نے اِس سختی سے اُسکے حکم کی اطاعت
کی کہ فوراً ہیسپیریہ کا کنارہ اُنکے آگے آ گیا۔

صبح نے پہلے سے دن نکلنے کی اطلاع دی تھی اور ستارے آفتاب کی شعاع سے رشک و دہشت کھاکے
اپنی بجھتی ہوئی روشنی کو چھپانے کے واسطے دریا کے سینے مین جا چھپے تھے ملاح پکارا کہ مجھے یقین ہی کہ
ہمارا بندر یعنی جزیرہ ائیتھاکہ ہمارے آگے ہی بلکہ ہم اُسکے ساحل سے آلگے ہین پس اے ٹیلیمیکس خوش ہو کیونکہ
ایک گھنٹے کے اندر تو پھر پینیلوپ کے گلے لگیگا اور شاید پھر یولیسیز کو تخت پر دیکھے گا۔

اِس آواز سے ٹیلیمیکس جو اُسوقت گہرے خواب مین سوتا تھا جاگا اور چونکا اور بیقرار ہو کے پتوار کی طرف دوڑا
اور ملاح سے ہم آغوش ہوا اُسی وقت اپنی آنکھین جو ابتک کم کُھلی تھین کھولکے اِس پاس کے ساحل کو دیکھا
تو دفعۃً نا امیدی اور حیرانی سے متحیر ہوا کیونکہ اِس ساحل مین اُسنے اپنے ملک کی کچھہ شباہت نہ پائی اُسنے
کہا افسوس ہم کہان آئے یہہ ائیتھاکہ وہ عزیز جزیرہ نہین ہی جسکو مین تلاش کرتا ہون بیشک تو بھولا ہی
اور میرے ملک سے بخوبی واقف نہین ہی جو تیرے ملک سے بہت دور ہی اییتھیماس نے جواب دیا کہ نہین مین
بھولا نہین ہون یہہ وہی ساحل ہی مین اِس بندر پر اتنی بار آیا ہون کہ اِسکی ہر ایک چٹان سے
واقف ہون اور جتنا اِس سے آشنا ٹائیر سے واقف نہین ہون دیکھہ وہ پہاڑ جو اُس کنارے سے چلا ہی اور
وہ چٹان جو برج سی اُٹھہ رہی ہی تو اُن دوسرے پہاڑون اور چٹانون کو نہین دیکھتا ہی جو اوپر سے
اُٹھے ہوئے دریا کو اپنے گرنے سے ڈرا رہے ہین اور اُن لہرونکی آواز نہین سُنتا ہی جو اُنکے پانو سے ٹکرا
رہی ہین یہہ منروا کا مندر ہی جسکا سر بادلون سے لگا ہوا نظر آتا ہی اور وہ یولیسیز کا قلعہ اور محل ہی
ٹیلیمیکس نے جواب دیا کہ ابھی تک تو بھولا ہوا ہی مین دیکھتا ہون کہ یہہ کنارہ بیشک اونچا ہی لیکن ہموار اور
شکستہ ہی مین ایک شہر دیکھتا ہون لیکن وہ ائیتھاکہ نہین ہی اسطرح اے دیوتاؤ تم آدمیونکے ساتھہ کھیلتے ہو
جب ٹیلیمیکس یون کہہ رہا تھا اییتھیماس کی آنکھین کُھلین وہ اثر دور ہوا وہ کنارہ دیکھا جیسا تھا
اور اپنی بھول قبول کی اور کہا اے ٹیلیمیکس مین مانتا ہون کہ کسی ناموافق دیوتا نے میری نظر کو دھوکہ
دیا مین نے سوچا کہ مین ائیتھاکہ کا کنارہ دیکھتا ہون جسکا پورا نقشہ میرے آگے ہی لیکن اب وہ مثل خواب
جاتا رہا اب مین دیکھتا ہون کہ یہہ ایک دوسرا شہر ہی اور جانتا ہون کہ اسکا نام سیلینٹم ہی جسکو ائیڈومینیس
جو کریٹ سے بھاگا ہی ہیسپیریہ مین آباد کرتا ہی اور اسکی اُٹھتی ہوئی دیوارین ابتک ناتمام ہین اور یہہ بندر ہی

हैस्पिर्या
हैस्पिर्या
अइथाका
टैलीमेकस
पैनीलोप
यूलीसीज़
टैलीमेकस
अइथाका
रेथेमास
मिनर्वा, यूलीसीज़
टैलीमेकस
अइथाका
टैलीमेकस
रेथेमास
टैलीमेकस
अइथाका
सैलेन्टम
अइडोमिनिअस
क्रीट, हैस्पिर्या

جسکا کوٹ اب تک پورا نہین کھنچا۔

جب ایتھیماس اُن مختلف کامون کا جو اس نو آباد شہر مین ہو رہے تھے بیان کرتا تھا اور ٹیلیمیکس اپنی کمبختی پر روتا تھا تب جو ہوا نیپٹیون نے چلائی تھی سو اُنکو بھرے ہوئے بادبانون کے ساتھ اُس رستے پر لیگئی جہان اُنھون نے خود کو پناہ مین اور اُس نئے بندر کے نزدیک دیکھا۔

مینٹر جو نیپٹیون کی عداوت سے ناواقف تھا نہ وینس کے ظالمانہ فریبون سے ایتھیماس کی بھول پر صرف مسکرایا جب وے سلامت سے رستے پر پہنچے تب اُسنے ٹیلیمیکس کو کہا کہ جوپیٹر تجھکو آزماتا ہی لیکن وہ تجھے مرنے نہین دیگا وہ تجھکو اسلئے آزماتا ہی کہ تیرے آگے بزرگی کے دروازے کھولے ہرکیولیز کی محنتون کو یاد کر اور اپنے باپ کی تحصیلات کو ہمیشہ اپنے دل مین حاضر رکھہ جو تکلیف نہین اُٹھاتا ہی سو بزرگی روحانی نہین پاتا ہی تجھے چاہیے کہ صبر و استقلال سے بدنصیبی کو تھکائے جو تیرے پیچھے لگ رہی ہی اور یقین رکھہ کہ تجھکو نیپٹیون کی ناخوشی سے اتنا خطرہ نہین ہی جتنا کیلپسو کی خاطرداری سے تھا لیکن اس بندر پر چلنے مین کیون توقف ہی یہان کے لوگ اپنے دوست ہین کیونکہ یے یونان کے رہنے والے ہین اور ائیڈومینیس نصیب کی بدسلوکیان سہ چکا ہی سو ضرور ہماری تکلیف پر طبیعۃً رحم لائیگا بس وے فوراً سیلینٹم کے بندر مین داخل ہوئے جہان فینیشیہ والون کو بے اشتباہ آنے دیتے تھے کیونکہ وے زمین پر ہر ایک قوم سے صلح اور تجارت رکھتے ہین۔

ٹیلیمیکس نے اُس تعمیر ہوتے ہوئے شہر کو تعجب سے دیکھا جیسے ایک نیا پودا جو شبنم سے سیرابی پاتا ہی اور صبح کے آفتاب سے تازگی قدرتی تاثیر سے بڑھتا ہی شگوفہ لاتا ہی پتے پھیلاتا ہی اور ہزار رنگ کے خوشبودار پھول بچھاتا ہی اور ہر لحظہ کچھہ زیادہ خوبی دکھاتا ہی ویسا سیراب دریا کے کنارون پر ائیڈومینیس کا یہہ نیا شہر تھا وہ ہر ساعت زیادہ تر بزرگی مین بڑھتا تھا اور جو مسافر دریا کی راہ سے اُسمین آتے تھے اُنکو دور سے نظر آتا تھا عمارت زیبا ایسی بلند تھین جو بادلون سے باتین کرتی تھین تمام کنارہ کاریگرون کی آوازون اور ہتوڑون کی چوٹون سے گونج رہا تھا اور بڑے بڑے پتھر ہوا مین چرخیون پر لٹک رہے تھے صبح ہوتے ہی نوکر اپنے افسرون کے ساتھہ اپنے اپنے کام مین مصروف ہوتے تھے اور ائیڈومینیس خود اپنے حکم دینے کو حاضر رہتا تھا سب کام ایسی پھرتی سے چلتے تھے جو اعتبار نہین کرسکتے۔

جب فینیشیہ کا جہاز کنارے پر آیا تو کریٹ والون نے ٹیلیمیکس اور مینٹر کا دوستی مخلصانہ کے تمام

ऐथेमास टैलीमेकस
नैप्चून
मेन्टर, नैप्चून वीनस, ऐथेमास
टैलीमेकस जूपीटर
हर्क्यूलीज़
कैलिप्सो
आइडोमिनियस
सैलैन्टम
फ़िनीशिया
टैलीमेकस
आइडोमिनियस
आइडोमिनियस
फ़िनीशिया, क्रीट टैलीमेकस मेन्टर

आइडोमिनियस / यूलीसीज़ / यूलीसीज़ / यूलीसीज़ / ट्राय / टैलीमेकस

اظہار کے ساتھ استقبال کیا اور فوراً ایڈومینیس کو خبر دی کہ یولیسز کا بیٹا تیری حدود مین آیا ہی اُسنے
کہا کیا اُس یولیسز کا بیٹا ہی جو میرا عزیز دوست ہی اور کیا اُس یولیسز کا بیٹا جو شجاع بھی ہی اور دانا بھی اور
صرف جسکی صلاح سے ٹراے کی بربادی کامل ہوئی تھی تم اُسکو یہان لاؤ تاکہ مین اُسے یقین کراؤن کہ مین
اُسکے باپ کو کسقدر چاہتا ہون تب ٹلیمیکس کو اُسکے روبرو لائے اُسنے اپنا نام بتایا اور حقوق مہمانداری
کا دعوی کیا۔

आइडोमिनियस / यूली सीज़

ایڈومینیس نے شفیقانہ تبسم سے اُسکی پیشوائی کی اور کہا مین یقین کرتا ہون کہ تو یولیسز کا بیٹا
ہی اگر تیرا نام نہ سنتا تو بھی مین پہچان لیتا مین تیری آنکھون مین تیرے باپ کی بصارت اور جسارت دیکھتا
ہون تیری اول گفتگو مین ویسی ملایمی اور مستقلی پائی جاتی ہین جیسی اُسمین تھین جو اتنی مختلف درستی
اور اتنی چستی رکھتی تھین تو اُسکی سی ہوشیارانہ دوربینی اور آسودگانہ بیفکری اور شیرینی اور سادہ
اور پُراثر فصاحت رکھتا ہی جو دلکو بیشتر اپنی حفاظت کرنے سے تسخیر کرتی ہی فی الحقیقت تو یولیسز کا بیٹا ہی
اور اب سے آیندہ ویسا ہی میرا ہی اب مجھہ سے بیان کر کہ کونسا کام تجھکو اس ساحل پر لایا ہی کیا تو اپنے
باپ کو تلاش کرتا ہی افسوس مین تیرے باپ کی کچھہ خبر تجھہ سے نہین کہہ سکتا بدبختی نے اُسکا اور میرا برابر
یکسان پیچھا کیا ہی وہ اپنے ملک کو ابتک نہین لوٹا اور مین بھی دیوتاؤنکی ناخوشی کا شکار بنا ہون اُسنے
مینٹر پر غور سے نظر کی اور جاناکہ مین اسکو پہچانتا ہون اگرچہ اسکا نام یاد نہین رکھہ سکا۔

(यूलीसीज़ / मैन्टर)

टैलीमेकस / यूलीसीज़

اس عرصہ مین ٹلیمیکس آنکھون مین اشک بھر لایا اور بولا اے بادشاہ مجھے میرے افسوس کیواسطے
معاف فرما جو مین چھپا نہین سکتا فی الواقع مجھے واجب ہی کہ تیرے حضور مین افسوس ظاہر نہ کرون بلکہ خوشی
ظاہر کرون اور تیری مہربانی کے واسطے شکریہ تاہم جو تاسف تو یولیسز کے واسطے ظاہر کرتا ہی سو مجھکو میرے
باپ کے نقصان کی مصیبت سے زیادہ متاثر کرتا ہی مین اُسکو پہلے سے دریا کے تمام جزیرون مین تلاش
کر چکا ہون لیکن دیوتاؤن کی ناخوشی ایسی ہی کہ نہ اُسکو دیکھنے پاتا ہون نہ اُسکی کچھہ خبر سُنتے نہین معلوم
کہ دریانے اُسکو ہمیشہ کیواسطے اپنے اندر چھپا لیا ہی یا کیا اور نہ اِتھاکہ کو واپس جا سکتا ہون جہان پنیلوپ
اپنے امیدوارون سے آزادی پانے کے واسطے بیقرار و مضطرب ہو رہی ہی مجھکو تجھہ سے کریٹ مین ملاقات
کی امید تھی سو وہان مینے صرف تیری مصیبت کی داستان سُنی اور تب مجھکو ہیسپیریہ کے کنارے پر پہنچنے
کا خیال تھا جہان تو نے نئی بادشاہت کی بنا ڈالی ہی لیکن نصیبے جو آدمی کے ساتھہ بازی کرتا ہی اور

(इथाका / पैनीलोप / क्रीट / हैस्पिरया)

مجھکو میرے ملک سے دور ملک مین آوارہ رکھتا ہی آخر کو تیرے اِس کنارے پر لا ڈالا یہہ ایک مصیبت ہی
جسکو مین دوسری مصیبتون سے کم جانتا ہون کیونکہ اگرچہ مین اِیتھاکہ سے دور آیا ہون لیکن ایڈومینیس
کے پاس پہنچا ہون جو آدمیون مین سب سے زیادہ فیاض ہی۔

ائیڈومینیس ٹیلیمیکس کو گلے لگا کر بڑی محبت سے اپنے محل مین لیگیا اور وہان اُس سے پوچھنے لگا کہ
وہ واجب التعظیم پیر کون ہی جو تیرے ساتھہ آیا ہی مین سوچتا ہون کہ مین نے اُسکو آگے کہین دیکھا ہی
ٹیلیمیکس نے کہا کہ وہ مینٹر ہی تو لیسیز کا دوست جسکی حفاظت مین اُسنے مجھکو طفلی سے چھوڑا ہی اور مین جسکی
مہربانیون کا ایسا ممنون ہون کہ ظاہر نہین کر سکتا۔

ائیڈومینیس نے فوراً مینٹر کیطرف بڑھکے اُس سے ہاتھہ ملایا اور کہا کہ مین اور تو کہین آگے ملاقی ہوئے
ہین تجھکو یاد ہی وہ سفر جو تونے کریٹ کو کیا تھا اور وہ نیک صلاح جو مجھکو وہان دی تھی تب مجھپر جوش
جوانی اور شوق فریب آمیز شادمانی غالب تھا اور تھا کہ جو مینے عقل سے نہین سیکھا سو مصیبت سے سیکھون
اچھا ہوتا کہ مین تیری صلاح پر عمل کرتا لیکن مجھکو تعجب ہی کہ اتنے برسون نے تیری صورت پر اتنا تھوڑا فرق پیدا
کیا ہی کہ تیرے چہرے پر ویسی ہی تازگی پائی جاتی ہی اور تیرا قامت ویسا ہی درست ہی اور تیری
طاقت ویسی ہی بے کم و کاست سوا اسکے مین کچھہ فرق نہین پاتا کہ تیرے سر کے بالون مین کسی قدر سفیدی
آگئی ہی۔

مینٹر نے جواب دیا کہ اگر خوشامد کیا چاہون تو مین بھی ایسا ہی کہہ سکتا ہون کہ تو بھی جوانی کی ویسی
ہی شگفتگی رکھتا ہی جو ٹرائے کے محاصرے سے پہلے تیری صورت پر عیان تھی لیکن تجھے خوش کرنیکی ایسی
خوشی سے خود کو مانع ہوتا ہون اور راستی کو ناخوش کرنا نہین چاہتا فی الحقیقت تیری عاقلانہ گفتگو سے
دریافت ہوتا ہی کہ تو خوشامد سے خوش نہین ہوگا اور جانتا ہون کہ جو صاف کہتا ہی اُسکو ائیڈومینیس سے
کچھہ زیان نہین ہی اسلیئے کہتا ہون کہ فی الواقع تیری صورت مین اتنا تبدل آگیا ہی کہ مین تجھکو نہین پہچان
سکتا لیکن مین ناواقف نہین ہون کہ تو مصیبت کے ہاتھہ مین مبتلا رہا ہی مگر اتنی تکلیفون سے تو فائدہ
یاب ہوا ہی کیونکہ تونے اُنسے عقل سیکھی ہی اور جو جھریان وقت سے تیرے چہرے پر پڑ رہی ہین انپر اگر
تو اس عرصے مین زمین سینہ مین درخت نیکی لگاتا رہا ہی تو ذرا افسوس نہین چاہیئے سوا اسکے یہہ بھی خیال
کرنا چاہیئے کہ دوسرے آدمیونکی نسبت بادشاہ جلد تھک جاتے ہین کیونکہ مصیبت مین تردد دل اور

ऋइथाका
अइडोमिनिअस
अइडोमिनिअस
टैलीमैकस
टैलीमेकस
मैन्टर
यूलीसीज़
अइडोमिनिअस
मैन्टर
क्रीट
मैन्टर
ट्राय
अइडोमिनिअस

طاقت جسم پیری سے پہلے ضعف پیری لاتے ہین اور عافیت مین عیاشانہ زندگی کی زیادتیان بدنی محنت
اور ذہنی فکرت سے زیادہ ترستاتی ہین کوئی چیز تندرستی کے واسطے نامعتدل فرحت سے زیادہ مضر نہین
ہی اور اسلیے بادشاہ کیا وقت صلح اور کیا وقت جنگ ایسی فرحت اور تکلیف پاتے ہین کہ پیری اپنے وقت سے پہلے
آجاتی ہی متقیانہ اور معتدلانہ اور سادگانہ زندگی زیادہ رہتی ہی جو اتفاقی و اشتیاقی بیقراریون سے آزاد
ہوتی ہی اور محنت اور راحت مین برابر انقسام پاتی ہی عاقلون کو اگر یہہ احتیاط محافظ نہین ہوتا تو برکات جوانی
بسجناح زمانی اُنکے پاس سے اُڑجانے کو تیار رہتی ہین۔

آئیڈومینیس جو منیٹر کی اُس نصیحت کو خوشی کے ساتھہ سُنتا رہا تھا اگر اُسکو اس قربانی کی یاد نہین دلاتے
جو وہ جوپیٹر کے واسطے کیا چاہتا تھا تو اس عمدہ خوشی کی تحصیل مین زیادہ تر مشغول رہتا ٹیلیمیکس اور منیٹر اُسکے
ساتھہ مندر مین گئے بہت سے آدمی ہمراہ تھے جو ان دو اجنبیونکو بڑے شوق اور تعجب سے دیکھتے تھے اور کہتے
تھے کہ یے آدمی ایک دوسرے سے نہایت مختلف ہین چھوٹا کچھہ ایسی بات چُست و دل پسند رکھتا ہی جسکا اظہار
مشکل ہی جملہ خوبیان جوانی اور حسن کی اُسکے تمام بدن پر آشکار ہین تاہم وہ کسیطرح کی ملائمت زنانہ نہین
رکھتا اگرچہ شگفتگی نوجوانی پختگی جوانی پر نہین آئی تاہم توانا و تنا ور اور محنت کا عادی معلوم ہوتا ہی اور دوسرے
نے اگرچہ عمر مین بہت زیادہ ہی تاہم وقت سے کچھہ نقصان نہین پایا ہی بادی النظر مین اُسکی عام صورت کم اپرانہ
ہی لیکن غور سے دیکھنے پر ہم اُسکی ناساختہ سادگی مین عقل و نیکی کے استوار آثار دیکھتے ہین ایسی ناموسوم بزرگی
کے ساتھہ کہ دفعۃً تعظیم و تعجب پیدا کرتی ہی جب دیوتا زمین پر آئے ہین تب اُنھون نے بیشک ایسے ہی اجنبیون
اور مسافرون کی سی صورتین اختیار کی ہین۔

اس اثنا مین ہم جوپیٹر کے مندر مین داخل ہوئے جسکو آئیڈومینیس نے جو اُس دیوتا کی نسل مین تھا
بڑی شان و شوکت سے سجایا تھا اُسکی چارون طرف مختلف قسم کے سنگ مرمر کے ستونونکی دُہری قطار تھی
اُنکے اوپر کے حصے چاندی کے تھے تمام عمارت سنگ مرمر سے منڈھی تھی اور چارون طرف تصویرین بنی
تھین کُھداوٹ مین جوپیٹر کا بیل کیصورت ہونا اور اُسکا یوروپہ کو بھگانا جسکو وہ صورت عاریتی مین چھپا ہوا
لہرون مین ہوکر جو اُسکے مطیع تھین کریٹ کو لیگیا تھا اور منیناس کا پیدا ہونا اور اُسکی جوانی کا حال اور
اپنی کبرسنی مین اُن قوانین کا جاری کرنا جو اُسکے ملک کی بہتری کی پایداری کے باعث تصور ہین دکھایا تھا
ٹیلیمیکس نے ٹرائے کے محاصرے کی خاص تصویرات واقعات وہان کندہ دیکھین جنمین آئیڈومینیس نے بڑی بہادرانہ

आइडोमिनियस
मेन्टर

जूपीटर
टैलीमेकस
मेन्टर

जूपीटर
आइडोमिनियस

जूपीटर
यूरोपा

क्रीट
मइनास

टैलीमेकस
ट्राय
आइडोमिनियस

شہرت حاصل کی تھی اِن واقعات مین ٹیلیمیکس نے اپنے باپ کو تلاش کیا اور ریسس کے گھوڑے پکڑتے ہوئے جسکو
ڈیومیڈیز نے اُسیوقت مقتول کیا تھا اور ایکیلیز کی زرہ کے واسطے ایجاکس کے ساتھہ یونانی بادشاہون کے
آگے لڑتے ہوئے اور ٹراے کو اُسکے باشندون کے خون مین ڈبونے کے لئے اُس مہلک گھوڑے پر سے اترتے
ہوئے دیکھا اِن حالتون سے ٹیلیمیکس نے اپنے باپ کو پہچانا کیونکہ اُسنے اکثر اُسکے یے حالات سُنے تھے اُس سے
مینٹر نے کیے تھے جب اُنکو سوچا تو اُسکے دل مین ایک جوش پیدا ہوا آنکھون مین اشک بھر آئے رنگ بدلا چہرہ
غمگین ہوا اُسنے اپنی پریشانی چھپانے کو منہہ پھیر لیا مگر بادشاہ نے دیکھہ لیا آئیڈومینیس نے کہا اِس بات سے
مت شرما کہ ہم تجھے تیرے باپ کی بزرگی اور مصیبت سے متاثر دیکھین۔

لوگ اب جوق جوق اُسکے وسیع صحن مین جمع ہوئے جو اُن ستونون کی دُہری قطار سے بنا تھا جو
اُس عمارت کے گرد تھے انمین دو جماعتین لڑکون اور لڑکیونکی تھین جو اُس دیوتا کے بھجن گاتے تھے جسکے
اختیار مین رعد ہاے آسمانی رہتے ہین وے اپنی خوبصورتی کے واسطے منتخب تھے اور لمبے لمبے بال رکھتے تھے
جو زلفونکی طرح شانون پر لٹکتے تھے بدن پر سفید پوشاک سر پر گلاب کے تاج پہنے تھے خوشبوؤن مین ڈوبے ہے
تھے آئیڈومینیس نے سَو بیل جوپیٹر کو اُس لڑائی مین فتح پانے کے لئے قربانی چڑھائے جو وہ گرد و نواح کے
رئیسون کے ساتھہ کیا چاہتا تھا اور مقتولون کا خون ہر طرف سے دھوان بنکر اُڑنے لگا اور اُسکو سونے اور
چاندی کے بڑے بڑے برتنون مین لیتے تھے۔

تھیوفینیز جو اُس مندر کا پوجاری اور عمر مین واجب التعظیم اور اُس دیوتا کا پیارا تھا اس کام مین
اپنا سر سرخ جامہ کے دامن سے ڈھانپ کر مقتولون کی تڑپتی ہوئی انتڑیان دیکھنے کو گیا اور ایک تپائی
پر چڑھا اور پکارا اے دیوتاؤ یے اجنبی کون ہین جنکو تم ہمارے یہان لائے ہو اِنکے بغیر یہہ لڑائی جو ہم کیا چاہتے
ہین مہلک ہوتی اور سیلینٹم اپنی بنیاد سے اُٹھتے اُٹھتے تباہ ہوتا مین دیکھتا ہون کہ یہہ جوان بہادر ہی اور
عقل اِسکی رہنما آدمزاد کو اسیقدر بیان کی اجازت ہی۔

جب وہ بولتا تھا اُسکی نگاہین وحشیانہ اور آنکھین آتشین ہوجاتی تھین اور جو چیزین اُسکے روبرو
تھین اُنکو چھوڑکے دوسری چیزون کو دیکھتا تھا اُسکا چہرہ لال اور بال کھڑے ہوجاتے تھے مُنہہ سے
جھاگ نکلتے تھے اور بازو جو وہ اوپر کو اُٹھاتا تھا بیحرکت رہجاتے تھے اور اُسکی تمام قوی قدرتی تاثیر سے
متاثر معلوم ہوتی تھین اُسکی آواز آدمی کی آواز سے زیادہ تھی وہ دم لینے کو مُنہہ کھولتا تھا اور روح

टेलीमेकस
रीसस
डीओमेडीज़
एकिलीज़
ऐजाक्स
ट्राय
टेलीमेकस
मेन्टर
आइडोमिनियस
आइडोमिनियस
जूपीटर
थीओफ़ेनीज़
सैलैन्टम

अइडोमिनिअस
قادره جو اُسکے اندر متحرک تھی پھر گئی تھی جلد ہی اُسنے نیا الہام دیا کہ ای خوش نصیب ائیڈ وینیئس مین کیا
دیکھتا ہون عجب مہیب آفات دیکھتا ہون لیکن وے رو گردان ہین اندر امان ہی اور باہر جنگ لیکن فتح
ہی ای ٹیلیمیکس تیری تحصیلات تیرے باپ کی تحصیلات سے بڑھکر ہین تیرے نیزے کے تلے نخوت اور نقیض
خاک مین ایک ساتھ لوٹتے ہین اور برنجی کواڑ اور دشوار گذار برج تیرے پانوسے پامال ہوتے ہین ای
توانا دیبی اسکے باپ کو - ای نوجوان نامی تو - پھر دیکھے گا یہان اُسکے الفاظ اُسکی زبان پر تمام ہوئے اور
اُسکے قوی بے اختیار خاموشی اور تعجب مین معلق رہے

अइडोमिनिअस थीओफैनीज़
لوگ دہشت سے سرد ہوئے ائیڈ وینیئس کانپ اُٹھا اور تھیوفینیز سے زیادہ دریافت کی جرات
टैलीमेकस
نکرسکا ٹیلیمیکس جو کچھ سنا تھا اچھی طرح سمجھ نہ سکا بلکہ شک کرنے لگا کہ ایسے بڑے اور ضروری الہام فی الحقیقت
मैन्टर
دیوتاؤن کیطرف سے دئے گئے ہین یا کیا اِس بڑے مجمع مین صرف ایک مینٹر تھا جو اِن غیب کی باتون سے
अइडोमिनिअस
متعجب نہین ہوا تھا اُسنے ائیڈ وینیئس سے کہا کہ دیوتاؤن کا مطلب یہہ ہی کہ جس قوم پر ہتھیار اُٹھائیگا
تیری فتح ہوگی لیکن اِس نوجوان کے ہاتھ سے جو تیرے دوست کا بیٹا ہی تو اپنی فتحیابی کے واسطے اسکا
ممنون رہیگا اس عزت پر حاسد نہ ہو بلکہ جو کچھ دیوتا اُسکے ہاتھ سے تجھے دین اُسکو شکر گذاری کے
ساتھ لے -

अइडोमिनिअस
ائیڈ وینیئس نے جواب دینا چاہا مگر ابتک اپنی حیرانی سے ہوش مین نہ آیا تھا کچھ جواب نہین سوجھا اور
टैलीमेकस मैन्टर
اسلیے خاموش رہا ٹیلیمیکس اسقدر متحیر نہ ہوا تھا مینٹر سے بولا کہ اتنی بڑی بزرگی کا اقرار کچھ میرے دل پر
اثر نہین کرتا اور مین صرف اِن پچھلے لفظون کا یعنی تو پھر دیکھیگا کا مطلب جاننا چاہتا ہون جسکو مین پھر
دیکھونگا سو میرا باپ ہی یا فقط میرا ملک ہی افسوس ہی یہہ کلام ناتمام کیون رہا اور میرا شک گھٹانے کے عوض بڑھانے
यूलीसीज़
کو ایسا کیون کہا ای یولیسیز ای میرے باپ کیا وہ تو ہی ہی جسکو مین دیکھونگا کیا یہہ بات ممکن ہی حیف ہی
کہ میری آرزو مجھے امید کا دھوکہ دیتی ہی یہہ ظالمانہ الہام صرف میری مصیبتون سے کھیلتا ہی اِسمین ایک
मैन्टर
لفظ اور ہوتا تو مجھکو بالکل خوش کر دیتا مینٹر نے کہا جو کچھ دیوتاؤن نے ظاہر کیا ہی اُسکی تعظیم کر اور جو کچھ
اُنھون نے چھپایا ہی اُسکی حجت و جونکر مناسب ہی کہ متکبرانہ شوق حیرانی سے پوشیدہ رہے دیوتاؤن
نے اپنی حکمت و رحمت کی زیادتی سے مستقبل کو آدمی کی نظر سے دشوار گذار تاریکی مین چھپایا ہی فی الحقیقت
واجب ہی کہ ہم صرف اُس بات سے واقف ہون جو مطلقاً ہم سے متعلق ہی اور ہماری چال کی درستی کا باعث ہی اور

اِسیقدر مناسب ہی کہ ہم اُن باتون سے ناواقف رہین جنپر ہم اختیار نہین رکھتے اور جنکو دیوتاؤن نے
ہمارا نصیب تجویز کیا ہی -

ٹیلیمیکس اس جواب سے متاثر ہوا تاہم بلا شکلی خود کو روک نہ سکا اس عرصے مین آئیڈومینیس
اچھی طرح اپنے آپے مین آکے ٹیلیمیکس اور منیٹر کو دشمنون پر اپنی فتح کے واسطے سمجھنے کے لئے جوپیٹر کو اپنا شکریہ
ظاہر کرنے لگا اُس قربانی کے بعد اُسنے ایک بڑی ضیافت دی اور پھر ان اجنبیون سے مخاطب ہو کر
اِسطرح کہا مین اقبال کرتا ہون کہ جب مین ٹرائے کے محاصرے سے کریٹ کو لوٹا تب علم حکومت سے اچھی طرح
آگاہ نتھا اے میرے عزیز دوستو تم میری اُن مصیبتون سے جنھون نے مجھکو اُس میرے وسیع جزیرے سے
محروم کیا ہی ناواقف نہین ہو کیونکہ تم کہتے ہو کہ ہم تیرے اُسکو چھوڑ دینیکے بعد وہان گئے تھے یہ مصیبتین ایسی
ہین کہ اگر مجھکو غافلی اور غضب پر غالبی سکھائین تو بھی انکو مین بے تکلیف سمجھون مین آسمانیون اور زمینیون
کے انتقام سے متعاقب ہو کے مثل مفرور دریا پر آوارہ ہوا میری پہلی حالت کی ترقی صرف میرے تنزل
کی زیادتی کا باعث ہوئی اور اپنے خانگی دیوتاؤن کے لئے اس ویران ساحل پر پناہ پذیر ہوا جو جھاڑی
اور کانٹون سے اور ایسے دشوار گذار جنگل سے ڈھکا ہوا تھا کہ ابتداے زمین سے اُسکے اوپر اُگا ہوا تھا
اور ایسے دشوار گذار پہاڑون سے بھرا ہوا تھا جنمین وحشی جانور رات کو شکار کے لئے پھرتے تھے اور دن
مین چھپے رہتے تھے میری ضرورت ایسی تھی کہ تھوڑے سے سپاہیون اور دوستون سے جو مہربانی سے
میری مصیبتون مین میرے ساتھ ہوئے تھے مین نے خوشی سے اس ویران صحرا پر اپنا قبضہ کیا اور اس
ویرانے کو اپنا ملک سمجھا اُس دلکشا ملک مین پھر جانے کی امید نرہی تھی جہان دیوتاؤن کی مرضی سے مین
حکمرانی کے واسطے پیدا ہوا تھا مجھکو اس تبدیل سے نہایت رنج ہوا مین نے کہا کہ آئیڈومینیس دوسرے
بادشاہون کے لئے کیا عبرت انگیز نظیر ہی اور کیا نصیحت ہی جو تیری تکلیفات سے وے حاصل نکرینگے وے
سوچتے ہین کہ دوسرے آدمیون پر ہمارا ترقی پانا تکلیف سے محفوظ رہنا ہی لیکن افسوس ہی کہ اُنکی ترقی ہی
اُنکے خطرے کا باعث ہوتی ہی مجھ سے میرے دشمن ترسان اور میرے دوست فرحان تھے مین ایک طاقتور
اور ایک جنگی قوم کا حاکم تھا دور دور کے بادشاہون مین میرا دبدبہ تھا مین ایک زرخیز اور خوشنما ملک کا
مالک تھا سو شہرون کی دولت سے خراج پاتا تھا مجھکو لوگ جوپیٹر کی نسل مین جانکر مانتے تھے جو اس ملک مین
پیدا ہوا تھا جسمین مین حاکم تھا مین مثل نبیرہ مینیاس جسکے قوانین نے دفعۃً سبکو طاقتور اور خوش کر دیا

टैलीमेकस
अइडोमिनियस
टैलीमेकस
मैन्टर. जूपीटर
ट्राय. क्रीट
अइडोमिनियस
जूपीटर
मइनास

تھا سب کا عزیز تھا میری راحت مین صرف یہہ کمی تھی کہ مین اعتدال کے ساتھہ اُسکا حاصل کرنا نجانتا
تھا میرے غرور نے اور اُسکو خوش لگنے والی خوشامد نے میرا تخت چھین لیا اور مین اُس سے دور ہوا جیسے
سب دوسرے بادشاہ دور ہونگے جو اپنی عقل کے تابع رہتے ہین اور خوشامدیون کی صلاح مانتے ہین جب
مین یہان آیا تو مین نے خوشی اور امید کی نظر سے اپنا رنج چھپانے مین کوشش کی تا کہ میرے ہمراہیون کی
ہمت قایم رہے مینے اُنسے کہا آؤ یہان جو شہر کھویا ہی اُسکے عوض مین دوسرا بسائین یہان جو ہمارے آس
پاس کے لوگون نے ہمارے کام کی ایک اچھی نظیر اختیار کی ہی ہم دیکھتے ہین کہ ٹیرینٹم بڑھتا جاتا ہی فیلاٹس نے
اور اُسکے ماتحت لیسیڈیمن والون نے آباد کیا تھا اور فلاکٹیٹز اُسی کنارے پر پیٹیلیا کو بساتا ہی میٹپنٹم
اُسی طرح کی ایک اور نئی آبادی ہی پس کیا ہم جیسی آبادی ان اجنبیون نے بسائی ہی اُس سے بھی کم
بسائین یہہ بھی ہماری طرح آوارہ رہے ہین اور ان کے ساتھہ بھی مصیبتون نے کم مقابلہ نہین کیا ہی
لیکن مین اُس تسلی کا محتاج تھا جو دیا چاہتا تھا اور اُس رنج کو اپنے دل مین پوشیدہ رکھتا تھا جسکو
دوسرون مین بُرا سمجھتا تھا اُسکا مجھکو سوا اسکے اور علاج نہ سوجھا کہ اپنے رنج کو چھپانے کے زور سے بچنا چاہا یا
اور تسلی کے ساتھہ دن کے اختتام کا انتظار کیا تا کہ رات کے اندھیرے مین بے گواہ اپنے رنج کا متحمل رہون
تب میری آنکھین آنسوون مین ڈوبتی تھین اور خواب میری نظر کے پاس نہین آتا تھا لیکن پھر صبح کو اُسی
شوق اور کوشش سے محنت کرتا تھا اور یہی سبب ہی کہ اپنے وقت سے پہلے پیر ہوا ہون۔

ایڈومینیس نے تب ٹیلیمیکس اور مینٹر سے جو لڑائی اختیار کی تھی اُسمین مدد کی درخواست کی اور
ٹیلیمیکس سے کہا کہ اس لڑائی کے آخر ہوتے ہی مین تجھے ایتھاکہ کو بھیجدونگا اور اس درمیان مین یولیسیز
کی تلاش کے لیے ہر ایک ملک کو جہاز بھیجونگا اور دنیا کے جس جاتے ہوئے حصہ مین وہ طوفان سے یا کسی ناموافق
دیوتا کی عداوت سے پہنچا ہوگا وہان سے صحیح وسالم لایا جائیگا دیوتا اُسکو زندہ رکھین اور تجھکو عمدہ جہازون
پر جو کریٹ مین آجتک بنے ہین چڑھاؤنگا یہ جہاز اُن درختون سے بنائے گئے ہین جو آئیڈا کے پہاڑ پر جو جوپیٹر
کی زاد بوم ہی پیدا ہوتے ہین اُنکی لکڑی دریا مین کبھی نہین بگڑتی اور پہاڑ اور ہوا بھی اُسکو مانتے ہین اور
خود نیپٹیون اپنے غضب کی نہایت تیزی مین اُسکے مقابل لہرونکو ہلانے کی جرأت نہین کرتا ہی اسلیے یقین کر
کہ تو سلامت سے ایتھاکہ کو پہنچیگا اور پھر کوئی ناموافق دیوتا تجھکو دوسرے ساحل پر نہ لیجائیگا یہہ سفر چھوٹا اور
آسان ہی اسواسطے اس فینیشیائی جہاز کو جو تجھے یہان لایا ہی رخصت دے اور صرف اُس بزرگی کا خیال رکھہ

टैरेन्टम
फैलाटस
लेसीडीमन
फिलाक्टिटीज़
पेटीलिया
मिटेपान्टम

इडोमिनियस
टेलीमेकस मेन्टर

टेलीमेकस
इथाका
यूलीसीज़

क्रीट, आइडा
जूपीटर

नेप्चून

इथाका

फ़िनीशियाई

جو تو ائیڈ ومینیس کی نئی بادشاہت کو قایم کرنے سے اور اُسکے مصائب سابقہ کی تلافی کرنے سے بایگا ای یولیسیز کے بیٹے اِس سے ثابت ہوگا کہ تو اپنے باپ کے لایق ہی اور اگر نا موافق نصیبے اُسکو پلیوٹو کی تاریک حدود مین اُتار دیا ہی تو اہل یونان خوشی کے ساتھ یولیسیز کو تجھ مین دیکھین گے۔

یہان ائیڈ ومینیس کو ٹیلیمیکس نے روکا اور کہا کہ ہم فینیشیائی جہاز کو رخصت کرتے ہین پھر تیرے دشمنون پر ہتھیار اُٹھانے مین کیون توقف کرین کیونکہ جو تیرے دشمن ہین سو ہمارے دشمن ہین جب ہم نے ایسسٹیز کے لئے جو ٹراے کا تھا اور اسلئے یونانیون کا دشمن تھا لڑکر فتح پائی ہی تب کیا یونانی بادشاہ کے لئے جو اُن بہادرون کا شریک رہا ہی جنھون نے دغاباز پرائیم کے شہر کو تہ و بالا کیا ہی ہم زیادہ شوق سے لڑنے کی کوشش نکرینگے اور کیا دیوتا ہماری مدد نفرمائین گے فی الحقیقت جو الہام ہم نے ابھی سُنا ہی اُسمین کچھ شک نہین ہی ÷

باب دہم

ائیڈ ومینیس کا مینٹر کو لڑائی کا سبب بتانا اور مینڈیوریہ والونکا ساحل ہیسپیریہ اپنے سپرد کرنا اور وہان پہنچنے پر اپنا نیا شہر بسانا اور اُنکا قرب وجوار کے پہاڑون مین چلا جانا اور وہان اپنے آدمیون کا اُنکو ایذا پہنچانا اور اپنے گماشتونکو بھیجنا اور اُنکی معرفت شرایط صلح ٹھہرانا اور اپنے آدمیونکا جو شکار کو گئے تھے اور اُن شرطون سے ناواقف تھے اُن شرطونکو توڑنا اور مینڈیوریہ والونکا اُسپر حملہ آور ہونا اور اِسی اثنا مین مینڈیوریہ والونکا مسلح ہوکر سیلینٹم کے دروازون پر داخل ہونا نیسٹر اور فلاکٹیٹیز اور فیلینتھس کا جنکو وہ طرفین سے بے علاقہ سمجھتا تھا اُن کے لشکر کے ساتھ آنا پھر مینٹر کا سیلینٹم کے باہر تنہا جانا اور صلح کے شرایط جدید ٹھہرانا

جب ٹیلیمیکس بولتے ہوئے اپنے سینے مین بہادرانہ شوق مشتعل ہونے سے متاثر ہوا تب مینٹر نے اُسکو ملائمت سے اُسکی طرف متوجہ ہوکر کہا ای یولیسیز کے بیٹے مین تیری آنکھون مین نور خواہش عظمت تابان دیکھکر

ائیڈومینिअस
यूलीसीज़
प्लूटो
यूलीसीज़
ऐडोमिनिअस
टेलीमेकस
फ़िनीशियाई
ऐसिस्टीज़
ट्राय
प्राइऐम
ऐडोमिनिअस
मेन्टर, मैन्डूरिया
हैस्पिर्या
मैन्डूरिया
मैन्डूरिया
सैलैन्टम
नैस्टर, फिलाक्टिटीज़
फ़िलैन्थस
मैन्टर
सैलैन्टम
टैलीमेकस
मैन्टर
यूलीसीज़

بہت خوش ہون لیکن تجھے یاد رکھنا چاہیئے کہ تیرے باپ نے ٹراے کے محاصرے پر مددگار بادشاہون مین
ऐकिलीज़
اپنی بزرگانہ دانش اور بہیوشانہ صلاح سے شہرت حاصل کی تھی اور ایکیلیز اگرچہ مغلوبی و مجروحی کے قابل
ट्राय
نتھا اور بالیقین جہان کہین لڑتا تھا دہشت و ہلاکت پھیلاتا تھا تو بھی شہر ٹراے کی دیوار کے تلے مارا گیا
ट्राय हेक्टर यूलीसीज़
اور ٹراے بےجنبش قایم رہا اور اُس ہیکٹر کو فتح کرنیوالے سے فتح نہو سکا لیکن یولیسیز نے جسکی شجاعت عقل کامل
کی ہدایت کے تابع تھی اُسکے بیچ مین جاکر تلوار چلائی اور آگ لگائی اور ہم اُن اونچے برجون کی اُفتادگی
यूलीसीज़
کے واسطے صرف یولیسیز کے ممنون ہین جنھون نے یونان کے مددگار بادشاہون کو دس برس تک تباہی
سے وہمکایا تھا ہوشیارانہ اور زور دفہمانہ شجاعت پہچانا نہ اور سخت کوشانہ ہمت سے اتنی بڑھکر ہی جیتنی
मिनर्वा, मार्स
منروا مارس یعنی مریخ سے اسلیئے ہمکو مناسب ہی کہ اس لڑائی مین مصروف ہونے سے پہلے دریافت کرین
अइडोमिनिअस
کہ اُسکی بنیاد کیسی ہی مین ہر ایک خطرے سے مقابلہ کرنے کو تیار ہون لیکن مصلحت ہی کہ یہہ بھی ایڈومینیس
سے دریافت کرون کہ جنکے ساتھہ وہ لڑائی چاہتا ہی اُنکے ساتھہ اُسکی لڑائی منصفانہ ہی یا نہین اور اُسکے
پاس کتنی فوج ہی جسکی مدد سے وہ امید کامیابی رکھتا ہی۔

अइडोमिनिअस
ایڈومینیس نے کہا کہ جب ہم اس ساحل پر پہنچے تھے تب یہان ایک قسم کے جنگلی لوگ آباد تھے جو
وحشیانہ جنگلون مین رہتے تھے اور ایسے جانورون پر جنکو شکار کرتے تھے اور ایسے میوجات اور نباتات
मैन्डयूरिया
پر جو بلا زراعت ہر فصل مین پیدا ہوتے ہین اپنی گزر کرتے تھے یے لوگ جو اہل مینڈیوریہ کے نام سے
مشہور ہین ہمارے جہازون اور ہتھیارون کو دیکھکر ڈر گئے اور پہاڑون کو بھاگ گئے مگر ہمارے سپاہی
اس ملک کے دیکھنے کا اشتیاق رکھتے تھے اور شکار کے پیچھے دور تک چلے جاتے تھے سو بعض مفرورون
سے دوچار ہوئے اُنکے افسرون نے اُن سے یہہ کہا کہ ہمنے دریا کا وہ خوشنما ساحل تمھارے واسطے چھوڑ دیا
ہی اور اب ہمارے پاس سوا اِن پہاڑون کے جو دشوار گذار ہین کچھہ نہین رہا اسلیئے مقتضاے انصاف
یہہ ہی کہ ہمکو ان پہاڑون پر بلا مزاحمت قابض رہنے دو تم جو ایک آوارہ و پریشان اور بے پناہ جماعت
ہو ہمارے ہاتھون مین آپڑے ہو ہم تمکو ابھی ایسا تباہ کر سکتے ہین کہ تمھارے رفیقونکو خبر تک نہو کہ تمھارا کیا
حال ہوا لیکن ہم اُنکے خون سے اپنا ہاتھہ آلودہ نہین کرنا چاہتے جو اگرچہ اجنبی ہین مگر عموماً ہماری جنس سے
ہین اسلیئے صلح سے رہو اور یاد رکھو کہ تم اپنی زندگی کے واسطے ہماری انسانیت کے مرہون ہو اور یہہ
کہ جن لوگونکو تمنے وحشی اور جنگلی کے نام سے بدنام کیا ہی اُنھون نے تمکو اپنی چال سے یہہ معتدلی اور

فیاضی کا سبق دیا ہی۔

ہمارے آدمی اُن جنگلیون سے رخصت ہوکر اپنی لشکرگاہ مین واپس آئے اور جو حال گذرا تھا اُسکے مظہر ہوئے سپاہی یہہ سُنکر بھڑکے اور متنفر ہوئے کہ اہل کریٹ اپنی زندگی کے واسطے ان آوارہ جنگلیون کے مرہون رہین ہمارے نزدیک آدمی کیا ہیں کچھ سے بھی کمتر ہین اسلیے وے زیادہ تر مجتمع اور مسلح ہوکر شکار کو گئے اور جلد اُنکی ایک جماعت کے ساتھہ دوچار ہوکے اُنپر حملہ آور ہوئے یہہ مقابلہ خونریز ہوا دونون طرف سے تیر چلے جیسے آندھی مین اولے اور آخر کو وے جنگلی ہارکے اپنے پہاڑونکو گئے جہان ہمارے آدمی اُنکے تعاقب کی ہمت نکر سکے۔

تھوڑے عرصے کے بعد اُنھون نے دو پیر مرد نہایت عقلمند صلح کے واسطے میرے پاس بھیجے اُنھون نے جانورون کے چمڑے اور میوجات جو وہان ہوتے تھے اور اُنکو میسر تھے میری نذر گذرانے اور ریے کلام کیے کہ ای بادشاہ تو دیکھتا ہی کہ ہم ایک ہاتھہ مین تلوار رکھتے ہین اور ایک ہاتھہ مین شاخ زیتون جو دونون علامتین ہین صلح و جنگ کی جو چاہے سو پسند کر ہمارے نزدیک صلح پسند یدہ ہی صرف صلح کے واسطے ہمنے یہہ خوشنما ساحل تیرے آدمیونکے لیے چھوڑ دیا ہی جہان آفتاب زمین مین رضاعت لاتا ہی اور مزہ دار میوے پکاتا ہی مگر صلح اُن میوون سے بھی شیرین ہی اور صلح ہی کے واسطے ہم ان پہاڑون مین رہتے ہین جہان ہمیشہ برف پڑتی ہی اور چشمون پر گھاس نہین جمتی اور فصل خریف میوے نہین دیتی ہم جنگ سے نفرت کرتے ہین جو بلند حوصلگی اور بزرگی کے عالی لقبون کے واسطے زمین کو اُجاڑتی ہی اور آدمزاد کو بگاڑتی ہی اگر تو خونریزی اور تباہی مین بزرگی سمجھتا ہی تو ہم حسد نہین کھاتے مگر تیرے فریب کھانے پر افسوس کرتے ہین اور دیوتاؤن سے مانگتے ہین کہ کبھی ہمارے دلونکو ایسے خوفناک جنون سے خراب نکرین اگر یہہ لیاقت جسکو اہل یونان اتنی محنت سے حاصل کرتے ہین اور یہہ مروت جسکے لیے وے ایسی واقفانہ بزرگی کے ساتھہ مشیخت رکھتے ہین اُنکو ایسی خونخوار اور مضرت آر خواہشون کی ترغیب دیتی ہین تو ہم خود کو بغیر ان فوایدکے خوش سمجھتے ہین ہم بزرگی اُسکو جانتے ہین اگرچہ جاہل و نالایق رہین مگر منصف اور انسانیت پسند اور ایماندار اور بیغرض اور تھوڑے پر قانع اور بے اصل لذت سے نافر رہین جو تحصیل زیادہ کی محتاج کرتی ہی ہم تندرستی اور کفایت شعاری اور آزادی اور بدنی اور ذہنی طاقت کی جیسی قدر کرتے ہین ویسی کسی دوسری شی کی نہین کرتے ہم صرف نیکی سے محبت اور دیوتاؤن سے دہشت اور

ہمسایون کے ساتھہ سلوک اور دوستون کے ساتھہ وفا اور اہل دنیا کے ساتھہ صفا عافیت مین اعتدال اور مصیبت مین استقلال ہر حالت مین راستگوئی کی ہمت اور خوشامد سے منصفانہ نفرت و حقارت واجب سمجھتے ہین اگر دیوتا تجھکو اپنی ناخوشی سے ایسا اندھا کرینگے کہ تو اُن کو پسند نکریگا تو تجربہ تجھکو پسند کرائیگا مگر بیوقت کہ جنکو اعتدال صلح پر مایل رکھتا ہی جب جنگ سے مجبور رہوتے ہین تب نہایت مہیب ہوتے ہین

مین نے اِن اطفال قدرت کی یہہ بے تعلیمی نصیحت سُنی اور غور کامل سے اُنکو دیکھا لیکن میری آنکھین سیر نہوئین اُنکی داڑھیان ویسی ہی لمبی تھین جیسی نکلی تھین اُنکے بال چھوٹے تھے مگر برف سے سفید اُنکی بھوین گھنی تھین اور آنکھین تیز اور نظر مستقل تھی تقریر اُنکی سنجیدہ اور زبردست تھی اُنکا طریقہ سادہ اور صاف تھا وے ایک قسم کی کملیان اوڑھے ہوئے تھے سو اُنپر بے احتیاطی سے پڑی ہوئی اور کاندھون پر گرہ لگی ہوئی تھین اُنکے پٹھے زوردار اور بھاری تھے اور اُنکے ہتھیار کُشتی بازون کے ہتھیارون سے زیادہ مضبوط اور زوردار تھے۔

مین نے اِن عجیب ایلچیون سے کہا کہ مین صلح چاہتا ہون اور اُنکے اور اپنے درمیان کئی شرطونکا صلحنامہ لکھا کے تعمیل کے ایماندارانہ ارادے سے اُسپر مہر کی اور دیوتاؤن کی گواہی اور اپنی طرف سے اُنکو تحایف دیکر رخصت دی مگر دیوتاؤن نے جنھون نے مجھکو اُس سلطنت سے نکالا تھا جسکا مین وارث پیدا ہوا تھا میرا پیچھا نچھوڑا ہمارے شکاری جو باہر گئے تھے اور اِس صلحنامہ سے ناواقف تھے اِن غریب جنگلیون کی ایک بڑی جماعت سے جو اُن ایلچیون کے ساتھہ آئی تھی اور جس روز یہہ صلحنامہ ہوا تھا اُسی روز اپنے گھر کو واپس جاتی تھی ملے اور سخت غصّے سے اِنپر ٹوٹے بہتون کو مارا اور باقیون کا تعاقب کیا اسطرح یہہ لڑائی کا باعث ہوا اور اِن جنگلیون کو یقین ہوا کہ یے لوگ قول و قسم پر قایم اور قابل اعتبار نہین ہین۔

اور اسواسطے کہ معرکہ مین ہمارا مقابلہ اچھی طرح سے کرسکین اپنی مدد کے لئے لوکریا اور اپیولیہ اور لیوکینیہ اور بریوٹیہ اور کروٹونا اور نرتیم اور برنڈیوزیم کے باشندون کو بُلایا ہی لیوکینیہ والے لڑائی مین رتھون پر آتے ہین جو داس یعنی ہنسوون سے مسلح ہوتے ہین اور اپیولیہ والے جن جنگلی جانورونکو مارتے ہین اُنکے چمڑے اوڑھے رہتے ہین اور فولادیون سے مسلح ہوتے ہین جو گٹھیلی اور کیلون سے جڑی رہتی ہین وے قد کے لمبے اور چوڑے ہوتے ہین اور جن جنگلی محنتیانہ شغلونکے

लोक्रिया
एप्यूलिया
ल्यूकेनिया ब्रूशिया
क्रोटोना थिरीयम
ब्रन्डूजियम
ल्यूकेनिया
एप्यूलिया

وے عادی ہوتے ہین اُن سے بدن کے کپڑے اور پھٹے کٹے بنے رہتے ہین ایسے کہ اُنکی صورت سے
دہشت معلوم ہوتی ہی لوکریا والے جو اصل مین یونان سے آئے ہین اب تک اپنی اصل کی سب علامتون سے | लोक्रिया
خارج نہین ہوئے وے بہ نسبت دوسرونکے کم وحشی ہین لیکن اُنھون نے اپنی یونانی فوج کی معمولی تعلیم
مین اِن جنگلیون کی وطنی طاقت شامل اور ہمیشہ محنت اور مشقت اُٹھانے سے سختی عادتی حاصل کرلی
ہی اسلیے ناقابل مفتوحی ہوگئے ہین سلاحًا ایک لمبی تلوار اور حفاظۃً ایک ہلکی ڈھال بناوٹ کی اور چمڑے
سے سنڈھی ہوئی رکھتے ہین اور بریوٹیہ والے ہرن سے تیز پا ہین ایسے کہ گھاس بھی اُنکے پانوون کے | ब्यूटिया
تلے کم دبتی ہی ریگستان مین بھی اُنکے نقش پا نہین دیکھ سکتے وے اپنے دشمنون پر نظر آنے سے پہلے پہنچ
جاتے ہین اور ویسی ہی سرعت سے واپس آتے ہین اور کروٹونا والے اپنی تیراندازی سے باعث خوف | क्रोटोना
ہین وے ایسی کمان رکھتے ہین کہ اکثر یونانی اُسکو نہین جھکا سکتے اور اگر وے کبھی یونانی بازیون
مین شامل ہون تو یقین ہی کہ بازی لیجائین اُنکے تیر ایک قسم کی زہری گھاس کے عرق مین بجھے
رہتے ہین جو کہتے ہین کہ دریاے ایورنس کے کنارون پر اُگتی ہی اور اُن سے جو زخم ہوتا ہی سو مہلک | ऐवर्नम
ہوتا ہی اور نریٹم اور برنڈیوزیم والے بدنی طاقت اور دلی ہمت کے سوا کوئی بات شیخت کی نہین رکھتے | निरीटम / ब्रन्डूज़ियम
لیکن جب حملہ کرتے ہین تب ایسی چیخ مارتے ہین کہ سب آوازون سے زیادہ ترہیب ہوتی ہی وے فلاخن
کا استعمال اچھا کرتے ہین اُنسے پتھرون کی جھڑی ایسی برساتے ہین کہ ہوا کو تاریک کردیتے ہین لیکن
بے ترتیبانہ لڑتے ہین یہہ لڑائی کی بنا ہی اور ایسی دشمنونکی طبیعت ہی۔

یہہ بیان سننے کے بعد ٹیلیمیکس نے جو جنگ کے واسطے بے صبر تھا صرف اُنکے ساتھ معرکہ کا ارادہ کیا | टैलीमेकस
پھر مینٹر نے دیکھکر اُسکے شوق کو روکا اور آئیڈومینیس سے کہا کہ کیا سبب ہی کہ لوکریا والے جو خود یونانی | मैन्टर / अइडोमिनिअस
نسل سے ہین جنگلیون کے واسطے مسلح ہوکر یونانیون پر آیا چاہتے ہین اور کیا سبب ہی کہ اتنی آبادیان
ایک ہی ساحل پر آباد ہین اور باہم ایسی عداوت نہین رکھتی ہین اے آئیڈومینیس تو کہتا ہی کہ دیوتا | अइडोमिनिअस
اب تک تیرے تعاقب سے باز نہین آئے اور مین کہتا ہون کہ ابتک اُنھون نے تجھکو نصیحت کامل نہین
دی ان سب مصیبتون نے جو تو نے ابتک سہی ہین تجھکو وہ بات ابتک نہین سکھائی جس سے لڑائی بند
ہوتی ہی تو نے جو اِن وحشیون کی راستبازانہ صفائی کا بیان کیا ہی سو یہہ جتانے کے واسطے کافی
ہی کہ تجھکو اُنکے ساتھ برکات صلح مین شریک ہونا چاہیے تھا لیکن تیری نخوت اور رعونت نے بالضرورت

یے جنگ کی آفتین تجھپر ڈالی ہین تجھکو باہم ضامن دینے لینے مناسب تھے اور آسان تھا کہ کچھ آدمی مناسب
اختیار کرکے اُنکے سلامت سے واپس آنیکا بندوبست کرکے اہلچیونکے ساتھہ بھیجتا جب یہہ جنگ شروع ہوئی
تھی تبہان مظلومونسے یہہ عذر ظاہر کرکے اِس جنگ کو روکتا کہ تمھارا مقابلہ یہ اُن لوگون نے کیا ہی جو
اُس صلحنامہ سے واقف نہوئے تھے جو ابھی اپنے بیچ مین ہوا ہی اور ایسے ضامن دیتا جیسے وے چاہتے اور
اپنی رعایا کو تاکید کرتا کہ جو اِس صلحنامہ کی شرطونکو توڑیگا سو سخت سزا پائیگا لیکن جب سے یہہ لڑائی شروع
ہوئی تھی تب سے اور کیا ظہور مین آیا ہی۔

आइडोमिनिअस

اَئیڈ وینیئس نے کہا کہ مینے اُن جنگلیون کے ساتھہ کسطرح کی درخواست کرنی اپنے درجہ سے کم
جانی خصوص جب اُنھون نے جلدی کرکے اپنے جنگی آدمی جمع کئے اور تمام آس پاس کے لوگون سے مدد
چاہی اور ہماری طرف سے اُنکو ناراض اور بدگمان کردیا مین نے سوچا کہ سب سے بہتر یہہ بات ہی کہ اِن
پہاڑون کے جو گھاٹے اچھی طرح محفوظ نہین ہین یکایک اُنپر اپنا قبضہ کرلون سو مینے کرلیا ہی اِس سبب سے
وے جنگلی بہت سے ہمارے اختیار مین آگئے ہین مین نے اِن گھاٹون مین بیچ بنالئے ہین جنپر سے ہمارے
آدمی اُنکو ایسا تنگ کرسکتے ہین کہ وے پہاڑون سے ہمارے ملک پر حملہ آور نہین ہوسکتے بلکہ ہم اُن
کے بیان جاسکتے ہین اور جب چاہین تب اُنکے خاص مقامات کو لوٹ سکتے ہین اسطرح پر ہم ایسی حالت
مین ہین کہ خود کو اُنکی بڑی فوج سے بچا سکتے ہین اور جو بیشمار دشمن ہمارے گرد فراہم ہوئے ہین اُنکو اگرچہ
ہماری فوج اُنکے برابر نہین ہی بھگا سکتی ہی لیکن صلح کرنا اسوقت مین ناممکن ہی ہم اُن برجونکو بے مقابلہ
ہوئے چھوڑ نہین سکتے اور جبتک اُنپر قابض ہین وے ایک طرح کی گڈھیان سمجھی جاتی ہین گویا یہان کے
باشندون کو غلامانہ مطیع کرنے کے واسطے بنائی ہین۔

मैन्टर
आइडोमिनिअस

مینتر نے جواب دیا کہ ای ائیڈ وینیئس مین جانتا ہون کہ تیری عقل کو راستی بے زیبایش و آرایش
سب سے زیادہ پسند ہوگی تو اُن سب سے بزرگتر ہی جو برابر کمزوری اور دہشت سے اپنی آنکھین اُسکی قربت
سے پھراتے ہین اور اپنی غلطیونکو درست کرنے کی طاقت نرکھنے سے اپنے اختیار کو اُنکی مدد پر لاتے ہین بس
مین آزادانہ تجھہ سے کہتا ہون کہ اِن جنگلیون نے تیرے واسطے ایک عمدہ نظیر پیدا کی ہی جب وے تیرے
پاس صلح کی درخواست سے آئے تھے کیا وے صلح اسواسطے چاہتے تھے کہ وے تجھہ سے لڑائی کرسکنے کے قابل
نتھے کیا وے تیرے ساتھہ ہم معرکہ ہونے مین ہمت یا طاقت کے محتاج تھے فی الحقیقت ایسا نہین تھا کیونکہ

اُنکی جنگجویانہ ہمت اب اُنکے مددگارون کی تعداد اور فوج سے برابر ظاہر ہی پس تونے اُنکی نظیر قابل پیروی کیون نہین سمجھی تو عزت و شہرت کے خیالات باطل سے دھوکہ پاکر بلا مین پھنسا ہی تو اپنے دشمنون کو مغرور کرنے سے ڈرا ہی لیکن بیشک تونے اپنی مغرورانہ اور موذیانہ عادت سے جنسے بہت سی اقوام تیرے برخلاف متفق ہوگئی ہین اُنکو طاقتور کردیا ہی یہ برج کس کام کے ہین جنکے فواید تونے اس تسلی کے ساتھہ ظاہر کئے ہین سوا اسکے کہ تیرے گرد و نواح کی اقوام کو اپنی آزادی کے واسطے اپنے مرنے یا تیرے مارنے پر مجبور کرین تو نے یہ برج اپنے بچاؤ کے لئے بنائے ہین لیکن درحقیقت تیرے واسطے محل خطر ہین بادشاہت انصاف اور اعتدال اور ایمان سے خوب مستحکم ہوتی ہی جنسے اُس پاس کے رئیسون کو یقین ہوتا ہی کہ ہماری حدود ہمارے قبضے سے باہر نجائینگی سب سے زیادہ مستحکم دیوارین ایسے مختلف اتفاقات سے گرجاتی ہین جنکو کوئی دوربین پہلے سے نہین دیکھہ سکتا اور سب سے بہترین اہتمام والی جنگ قسمت کے ذرا سے تغیر و تبدل سے ناکامیاب ہوجاتی ہی لیکن اُس پاس کے رئیس جنکو تیرے اعتدال کا امتحان ہوچکا ہی اپنے اتحاد و اعتماد سے تیرے گرد فراہم ہونگے ایسی دشوار گذار طاقت اور وسایل حفاظت کے ساتھہ جنپر کوئی فوج غالب نہین آسکتی اور کوئی شجاع حملہ نہین لاسکتا اگر تو کسی گرد و نواح کے بادشاہ کی بیوقوفی یا بے انصافی سے متحمل حملہ ہوگا تو سب دوسرے بادشاہ تیری حفاظت مین اپنا فائدہ سمجھکے تیری صیانت پر آئینگے ان متفق اقوام کی اعانت جو تیرے فائدے کی مدد مین اپنا فائدہ تصور کرینگے تجھکو ایسے فواید دیگی جو اُن فواید سے کہین زیادہ ہونگے جنکی تو اُن برجون سے امید رکھتا ہی جنپر تو مغرور ہی اور جو صرف اُن خرابیون کو لاعلاج کرتی ہین جنکے رفع کے واسطے بنائی گئی ہین اگر تو پہلے احتیاط کرتا اور اُس پاس کے رئیسون مین حسد روکتا تو تیرا یہہ نو تعمیر شہر امن و امان سے جلد آباد ہوتا اور تو ہیسپیریہ مین سب اقوام کا منصف بنتا مگر بالفعل فقط ہمکو وہ تدبیر سوچنی چاہئے جو مستقبل سے ماضی کی تلافی کرسکے تو کہتا ہی کہ بہت سی یونان کی نئی آبادیان اِس کنارے پر آباد ہوئی ہین یقین ہی کہ اُنکے باشندے تجھکو مدد دینا چاہینگے وے جوپیٹر کے بیٹے مینا س کا نام نہ بھولے ہونگے اور نہ تیری اُن تحصیلات کو جو تونے ٹراے کے محاصرے مین حاصل کی ہین جہان تونے یونان کے واسطے یونانی بادشاہون مین اکثر نام پیدا کیا ہی پھر ان نو آبادی والون کو اپنے فائدے مین کیون نہین شامل کرتا۔

ائیڈومینیئس نے جواب دیا کہ اِن نئی آبادیون کے باشندون نے طرفین سے علیحدہ رہنا تجویز

हैसपिरया

जूपीटर
मइनास

ट्राय

ऐडोमिनियस

کیا ہی فی الحقیقت وے کچھ میل میری مدد پر رکھتے ہین الا محتشمانہ صورت نے ہمارے شہر کی جو ابھی اپنی بنیاد
سے اٹھہ رہا ہی انکو ڈرا رکھا ہی ہمارے سب یونانی اور دوسرے سب ہمسایہ ڈرتے ہین کہ ہمارا ارادہ اُن کی
آزادی چھیننے کا ہی وے خیال کرتے ہین کہ ان بھاری جنگلیون کے مجبور کرنے کے بعد ہم اپنا حوصلہ آگے
بڑھائینگے فی الجملہ سب ہمارے خلاف ہین جو ظاہرا ہم پر حملہ آور نہین ہوئے سو باطناً ہمکو عاجز دیکھنا چاہتے ہین
انکے حسد نے ہمکو بے رفیق کر رکھا ہی۔

मैन्टर

مینٹر نے کہا حقیقت مین یہہ عجیب بات ہی کہ تو نے زور آور معلوم ہونیکے واسطے کوشش کرکے خود کو کمزور
کر دیا ہی اور تو باہر اپنے ہمسایون کو باعث دشمنی و دہشت ہوا ہی لیکن اندر اتنی طاقت بھی نہین رکھتا ہی
کہ لڑائی لڑسکے جو ضرورۃً تیری دشمنی اور دہشت نے پیدا کی ہی حقیقت مین تو بڑا بدنصیب ہی کہ اپنے اوپر
یہہ آفت آپ لایا ہی بلکہ زیادہ تر بدنصیب ہی کہ اس آفت سے جتنی عقل سیکھنی چاہیے تھی تو نے اس سے آدھی
بھی نہین سیکھی ضرور ہی کہ اُن خرابیونکو دیکھنے سے پہلے جنھون نے تجھے اس نقصان مین ڈالا ہی تو یہہ دوسری
بادشاہت بھی اپنے ہاتھہ سے کھو دے مگر اب اپنی یے مشکلات حال مجھپر چھوڑ صرف اتنا بتا کہ اس کنارے پر
کون کون سے یونانی شہر واقع ہین۔

इड्डोमिनियस
टैरेन्टम
फ़ैलेन्थस

ائیڈومینیس نے کہا کہ ایک خاص یونانی شہر ٹیرینٹم ہی جسکو تین برس ہوئے فیلینتھس نے آباد کیا تھا

लैकोनिया
ट्राय

بہت سے لڑکے لیکونیا مین اُن عورتون سے پیدا ہوئے تھے جو اپنے خاوندون کو ٹراے کی لڑائی پر
جانے سے بھول گئی تھین اور جب وے واپس آئے تب اُن عورتون نے اپنے گناہ کی تکفیر کے لئے اُن
لڑکون کو چھوڑ دیا اور اسطرح وے لڑکے اپنے ماباپ سے متروک ہو جانے پر خودمختار رہے اور جیسے

फ़ैलेन्थस

بڑے ہوتے گئے ویسے ابتر ہوتے گئے قانوناً اُنپر سختی واجب ہوئی تب وے فیلینتھس کے زیر حکم ایک جماعت
بنگئے جو ایک بہادر اور دلاور اور حوصلہ ور سردار ہی اور جو بہت سے مکر و فریب سے اُن نوجوانون کا

टैरेन्टम
लैसीडीमन

دل اپنے ہاتھہ مین کرکے انکو اس ساحل پر لایا جہان اُنھون نے ٹیرینٹم کو دوسرا لیسیڈیمن بنا لیا ہی

फिलाक्टिटीज़
ट्राय, हक्यूलीज़

دوسری طرف پر فلاکٹیٹیز نے جسنے ٹراے کے محاصرے مین ہرکیولیز کے تیر لاکے ایسی شہرت پائی تھی

पेटीलिया
टैरेन्टम

پیٹیلیا کا کوٹ قایم کیا ہی یہہ حقیقت مین ٹیرینٹم سے طاقت مین کم ہی لیکن عاقلانہ حکمرانی سے زیادہ تر مستحکم

मिटेपान्टम
नैस्टर, पीलिया

ہی اور تھوڑے فاصلے پر میٹیپانٹم ہی اس شہر کو نیسٹر کی ہدایت سے پیلیا والون نے آباد کیا ہی۔

मैन्टर, नैस्टर
हैसेपर्या

مینٹر نے پوچھا کہ نیسٹر ہیسپیریہ مین کیسے آیا اور کیا تو اسکو اپنے فائدے مین شامل نہین کر سکا جسکی

آنکھون کے تلے تو ٹراے کی دیوارونکے نیچے بارہا لڑا ہی اور جو تب تیرا دوست تھا جو عام معاملہ مین سبکا شریک [ट्राय]
اور ہر وقت مخاطرہ سبکا رفیق عزیز تھا آیڈومینیس نے جواب دیا کہ وہ اُن لوگون کے فریب سے جو نام کے [आइडोमिनिअस]
جنگلی ہین میرے ہاتھون سے نکلگیا کیونکہ انھون نے اُسکو اِس حیلہ سے بہکایا کہ آیڈومینیس تمام ہیسپیریا [आइडोमिनिअस हैसपियो.]
کو دبایا چاہتا ہی مینٹر نے کہا کہ ہم اُسکو اس فریب سے نکالین گے پیشتر اس سے کہ اُسنے اِس نئی آبادی کی [मैन्टर]
بنا ڈالی اور ہم نے دنیا مین یولیسیز کی تلاش شروع کی ٹیلیمیکس نے اُسکو پیلاس مین دیکھا ہی نیسٹر یولیسیز کو [यूलीसीज़, टैलीमेकस पिलास, मैन्टर, यूलीसीज़]
بھول نہین سکتا بلکہ ٹیلیمیکس کو محبت سے یاد کرتا ہوگا جسکو اُسنے اپنا بیٹا مُنہہ سے کہا تھا ہمارا خاص کام [टैलीमेकस]
یہہ ہی کہ بدگمانی کو رفع کرین اس لڑائی کو اُس حسد نے اشتعال دی ہی جو تو نے اپنے ہمسایون مین
پیدا کیا ہی اور حسد دفع ہونے سے یہہ رفع ہو سکتی ہی مین ایک دفعہ پھر تجھہ سے کہتا ہون کہ اس کام
کا انصرام مجھپر چھوڑ۔

مینٹر کے اِس خطاب سے آیڈومینیس ایسا متاثر ہوا کہ جواب نہ دے سکا اور خاموشانہ محبت کے [मैन्टर आइडोमिनिअस]
جوش مین آکر اُس سے ہمکنار ہوا اگرچہ آخر کو بڑی مشکل سے یہ لفظ بولا کہ ای مینٹر تو پیغمبر غیبی ہی مین تیری [मैन्टर]
عقل دیکھتا ہون اور اپنی غلطیان قبول کرتا ہون تاہم اقرار کرتا ہون کہ یہی عقل اگر دوسرے مین ہوتی
تو بیشک میرا غصہ پیدا کرتی تو ہی مجھکو صلح کی ترغیب دیسکا ہی ورنہ مین مرنے یا مارنے پر آمادہ تھا لیکن بہتر
ہی کہ تیری صلاح پر چلون نہ اپنے جوش طبیعت پر ٹیلیمیکس کیسا خوش نصیب ہی کہ تجھہ سا رہنما ساتھہ رکھنے سے [टैलीमेकस]
کبھی ایسا آوارہ نہین ہو سکتا جیسا مین ہوا ہون مین یقینی اعتقاد سے تیرا اعتبار رکھتا ہون تجھکو دیوتاؤن
نے عقل آسمانی بخشی ہی منروا کی صلاح بھی تیری صلاح سے زیادہ مفید نہین ہو سکتی پس جا اور جو کچھہ میرے
اختیار سے ہو سکتا ہی اقرار کر اور انصرام دے اور جایز رکھہ قبول کر یا رد کر جو کچھہ تو کریگا مین منظور کرونگا

ابتک آیڈومینیس یہہ کلام کہہ رہا تھا کہ انھون نے یکایک پریشانی کی آواز سُنی یعنی رتھون کی [आइडोमिनिअस]
گھڑگھڑاہٹ اور گھوڑونکی ہنہناہٹ اور آدمیون کی کلکلاہٹ اور تُرہی کی تُرتُراہٹ لوگ پُکارے
کہ دشمن فراہم ہو کے نیچے اُتر آئے اور اُن گھاٹونکو نہین گئے جو آیڈومینیس نے سیلینٹم کے محاصرے کے [आइडोमिनिअस सेलैन्टम]
واسطے روکے تھے وہان کے پیر مرد اور پیر زن دہشت سے گھبرائے اور پُکارے افسوس ہی کہ ہم اپنا وطن
یعنی عزیز و سیراب ملک کریٹ کو چھوڑکے ایک بدنصیب بادشاہ کے ساتھہ دریاؤن کے خطرات اُٹھاکے یہان [क्रीट]
یہہ نیا شہر بسانے کو آئے جو ٹراے کی مانند ابھی خاک مین ملیگا شہر پناہ کی دیوارون سے جو ابتک پوری [ट्राय]

نہین اُٹھی تھین نیچے وسیع میدان مین دشمنون کے مغفر اور بختر و سپر نظر آتے تھے جو آفتاب مین چمکتے تھے اور
نظر کو جھپکاتے تھے اُنکی برچھیون سے زمین اُفق تک ایسی چھا گئی تھی جیسی اُن فصلون سے چھا جاتی ہی جنکو
سرسبز موسم گرما کے آفتاب کی گرمی سے آیندہ کے کھیتون مین کاشتکارونکی محنت کا انعام دینے کو بچاتی ہی (सिरीज़ ऐना)
اُنمین وے رتھہ نظر آئے جنمین دھیان یعنی ہنسوے لگے تھے اور سب مختلف قوم کے آدمی جو اُنکی مدد پر آئے
تھے اپنے ہتھیارون اور سپاہیون سے بہ آسانی پہچانے جاتے تھے ۔

(मेन्टर आइडोमिनियस टेलीमेकस) مینٹر اُنکو اچھی طرح دیکھنے کے واسطے ایک اونچے برج پر چڑھا اور آئیڈومینیس اور ٹیلیمیکس اُسکے
ہمراہ گئے اُنھون نے فوراً دیکھا کہ فلاکٹیٹیز ایک جانب ہی اور نسٹر جو اپنی تعظیم قابل عزت باسانی پہچانا (फ़िलाक्टिटीज़ मेन्टर)
جاتا تھا اپنے لڑکے پزسٹریٹس کے ساتھہ دوسری جانب پر مینٹر نے کہا یہ کیا ہی تو سمجھتا تھا کہ فلاکٹیٹیز اور (पिसिस्ट्रेटस नैस्टर, फ़िलाक्टिटीज़)
نیسٹر صرف تیرے معاون ہونے پر قناعت کرینگے تو دیکھتا ہی کہ وے تیرے مقابل ہتھیار باندھکے آئے ہین (मेन्टर)
اور اگر میری نظر غلطی نہین کرتی ہی تو وے دوسرے گروہ جو ایسی سنجیدہ گامی اور ایسی درست ترتیب
سے آتے ہین فیلینتھس کے زیر حکم لیسیڈیمن والے ہین یے سب تیرے خلاف ہین اس کنارے پر کوئی (फैलेन्थस लेसीडेमन)
قوم ایسی نہین ہی جسکو تونے خواہ مخواہ اپنا دشمن نہ بنایا ہو۔

(मेन्टर) مینٹر یہ حال دریافت کرتے ہی اُس برج سے نیچے اُترا اور شہر کے اُس دروازے کیطرف چلا جدھر
سے دشمن بڑھے آتے تھے اُسنے فوراً دربان کو دروازہ کھولنے کا حکم دیا آئیڈومینیس اُسکی وضع کے جلال
رعب سے متحیر ہو کر نہین پوچھہ سکا کہ تو کہان جاتا ہی وہ دروازے کے باہر نکلا اور ہاتھہ کے اشارے سے دوسرونکو
ساتھہ آنیکے واسطے مانع ہو کر آپ سیدھا دشمن کے سامنے بڑھا جو ایک تنہا آدمی کو بے حفاظت اپنے پاس
آتے دیکھکر متعجب ہوئے ابھی وہ نزدیک نہ پہنچا تھا کہ اُسنے شاخ زیتون بطور علامت صلح اُنکے سامنے بلند
کی جب اتنا نزدیک پہنچا کہ وے اُسکی بات سُن سکین تو کہا کہ اپنے سردارونکو جمع کرو اور جب وے جمع
ہوگئے تب اُنسے یے کلام کیے ۔

مین ہر ایک قوم کے افسر کو جو اس خوشنما ملک مین آباد ہین اپنے آگے دیکھتا ہون اور جانتا ہون کہ
فیاضانہ مطلب اِس مجمع کا ایک فائدہ عام کی حفاظت ہی یعنی آزادی کی جو آدمی کا حق پیدایش اور
فرحت اور فخر ہی مین تمھارے شوق کو آفرین کہتا ہون لیکن تمکو ایک آسان طریق بتانے کی اجازت چاہتا
ہون جس سے بلا خونریزی تم اپنی آزادی اور عزت بچا سکتے ہو اس مجمع مین دوسرے بادشاہون کے

درمیان مین دیکھتا ہون کہ نیسٹر بھی ہی ای نیسٹر تجھکو تیری عمر اور عقل نے لڑائی کی آفتون سے واقف کیا
ہی خواہ لڑائی انصاف کے مطابق اور دیوتاؤن کی مرضی کے موافق ہو تو بھی سب بلاؤن سے جو آسمان سے
آدمی پر نازل ہوتی ہین زیادہ خوفناک ہی تو کبھی نہین بھول سکتا ہی جو تکلیفین یونانیون نے دس برس
تک ٹراے کی دیوارون کے آگے اُٹھائین اور جو اختلاف اُنکے سردارون مین ہوئے اور جو واہمہ نصیب نے
پیدا کیے اور جو خونریزی ہیکٹر نے کی اور جو آفات دور دور کے شہرون مین اُنکے بادشاہونکے مدت تک
غیر حاضر رہنے کے باعث نازل ہوئین اور جو تکلیفات اُنھون نے اپنی واپسی کے وقت جھیلین اور جیسے
بعضون کے جہاز کیفیریس کی بلندی پر تباہ ہوئے اور جیسے بعضون نے مہیب خرابیون سے اپنی جان
لہرون مین گنوائی بیشک جیسے دیوتاؤن نے اپنی ناخوشی مین اُنکو اس مہم کی رونق باطلہ سے بہکنے
دیا ویسے ای ہیسپیریہ والو وے تمکو اس مہلک فتح کی امید سے بہکنے ندین فی الحقیقت ٹراے خاک مین ملگیا
لیکن اگر وہ اپنی تمام بزرگی کے ساتھ آباد رہتا اور پیرس اُن خوشیونکے ساتھ ہیلن کو رکھتا جو بدنامی
اور گنہگاری کے لایق ہین تو یونان کے واسطے بہت بہتر ہوتا کیا فلاکٹیٹیز جو مدت تک لیمناس کے جزیرے
مین مصیبت زدہ اور متروک عالم رہا ہی لڑائی کی ویسی آفتون سے نہین ڈرتا ہی کیا لیکونیا والون نے
اپنے سردارون اور حاکمون اور سپاہیونکی غیر حاضری سے جو ٹراے کے محاصرے پر گئے تھے تکلیف نہین
اُٹھائی ہی اور کوئی یونانی اسوقت ہیسپیریہ کے کنارے پر ایسا ہی جو اپنے ملک سے اُس مہلک مہم کا مارا بھاگ کر
نہین آیا۔

مینٹر یہہ خطاب کرتا ہوا اپیلیا والون کی طرف بڑھا اور نیسٹر اُسکی وضع سے اُسکو پہچانکر اُسکے سلام
کو آگے آیا اور بولا یہہ بڑی خوشی ہی کہ مین ایک دفعہ پھر مینٹر سے ہاتھ ملاتا ہون بہت برس ہوئے جب
مینے پہلے تجھکو فوسس مین دیکھا تھا تب تو صرف پندرہ برس کا تھا مگر تجھہ مین عقل کا آغاز معلوم ہوتا تھا
جو اب ایک جہان پر آشکار ہی مگر مجھکو جتا کہ تو یہان کیسے آیا ہی اور یہہ لڑائی روکنے کی تو نے کیا تدبیر سوچی
ہی ایڈومینیس نے ہمکو حملہ آوری پر مجبور کیا ہی ہم صرف صلح چاہتے ہین یہی ہمارا فائدہ ہی اور یہی ہماری
خواہش مگر ممکن نہین ہی کہ جب تک وہ مارا نجائے تب تک صلح ہوسکے اُسنے آس پاس کے لوگون سے سب
قول و قرار توڑ دیئے ہین اور اب اگر ہم اُسکے ساتھ عہدنامہ کرینگے تو سوا اُسکے اور کچھ نتیجہ ندیگا کہ ہمارا اتفاق
جسپر ہماری سلامت موقوف ہی ٹوٹ جائیگا اُسنے اچھی طرح سب دوسرے لوگون کو اپنی غلامی مین لانے کا

नैस्टर, नैस्टर
ट्राय
हैक्टर
कैफ़ैरियस
हैस्पिर्या. ट्राय
पैरिस, हैलन
फ़िलाक्टिटीज़
लैम्नास
लैकोनिया
ट्राय
हैस्पिर्या
मैन्टर, पीलिया
नैस्टर
मैन्टर
फ़ोसिस
ऐडोमिनियस

ارادہ ظاہر کیا ہی اور ہمکو اپنی آزادی کا بجز اِسکے اور کچھہ وسیلہ نہین رہا ہی کہ اُسکی نئی بادشاہت کو تباہ کرین
اُسکی بے ایمانی ہمکو اس انتہا پر لائی ہی کہ اُسکی طاقت کو آخر کرین یا اُسکی اطاعت کا جُوا اپنے کاندھے پر
رکھین اگر تو ثابت کرے کہ اُسکا اعتبار کرنے مین کچھہ نقصان نہوگا اور یقین کرائے کہ اُسکے ساتھہ عہدنامہ کرنے
سے صلح قایم رہیگی تو یے سب لوگ جو اُسکے برخلاف متفق ہوکر آئے ہین خوشی سے اپنے ہتھیار رکھدینگے اور
تیری عقل کو اپنی عقل سے زیادہ سمجھین گے۔

मैन्टर
यूलीसीज़
टैलीमेकस
पैलास

مینٹر نے جواب دیا کہ تو جانتا ہی کہ یولیسیز نے اپنا بیٹا ٹیلیمیکس میری حفاظت مین رکھا ہی یہہ نوجوان
اپنے باپ کا حال دریافت کرنے کو پہلے پیلاس مین گیا جہان تو نے اُسپر ایسی مہربانی کی جیسی مہربانی کی اُسکو
اپنے باپ کے دوست سے امید تھی اور جب وہ تجھہ سے رخصت ہوا تو تو نے اپنا لڑکا اُسکے ہمراہ کیا پھر اُسنے

सिसिली, मिस्र
साइप्रस, क्रीट
इथाका

دریا پر بہت دور دور کے سفر کیے سسلی اور مصر اور سیپرس اور کریٹ کے جزیرے دیکھے آخر ہواؤن
نے بلکہ دیوتاؤن نے اُسکو ایتھاکہ کو جاتے جاتے اس کنارے پر لا ڈالا یہان ہم وقت پر آپہنچے ہین کہ
تجھکو دوسری لڑائی کی نفرت آمیز عداوتون سے بچائین کیونکہ تو اب صلحنامہ کی شرایط کے ایفا کے لیے

आइडोमिनियस
यूलीसीज़

ائیڈومینس کا اعتبار نکریگا لیکن یولیسیز کے بیٹے کا اور میرا تو کریگا۔

मैन्टर, नैस्टर
आइडोमिनियस
टैलीमेकस, क्रीट
सैलैन्टम
मैन्टर
नैस्टर

جب مینٹر اور نیسٹر مین مددگارون کی فوج کے درمیان یہہ گفتگو ہوتی تھی تب ائیڈومینس اور
ٹیلیمیکس سب اہل کریٹ والون کے ساتھہ سیلینٹم کی دیوارون سے اس حال کے ناظر تھے جاننا چاہتے
تھے کہ وے مینٹر کے کلام کسطرح پر سنتے ہین اور ایسے ذی عقل اور واجب التعظیم آدمیونکی گفت وشنود مین
حاضر ہوا چاہتے تھے نیسٹر ہمیشہ سے یونان کے دوسرے بادشاہون سے علم تجربہ اور خوبی فصاحت مین

ऐकिलीज़
ऐगेमेम्नन, ऐजाक्स
डीओमेडीज़
नैस्टर

افضل سمجھا جاتا تھا یہی تھا جسنے ایکیلیز کے غصہ کو ایگیممنن کے غرور کو اور ایجاکس کی سختی کو اور ڈیومیڈیز
کی جلد بازانہ جرأت کو روکا تھا شہد سے شیرین تر تقریر ترغیب جو اُسکے لبون سے نکلتی تھی اور صرف
اُسکے بولنے کی آواز لوگونکو اُسکی طرف متوجہ کرنے کو کافی تھی جب نیسٹر بولتا تھا سب بہادران حاضر
خاموش رہتے تھے اور اسی کو طاقت تھی کہ نفاق کو وفاق سے بدلتا تھا اب وہ عمر کی کمزوری سے تاثیر سے
متاخر تھا لیکن اُسکے الفاظ ویسے ہی زوردار اور ویسے ہی شیرین تھے وہ اکثر سانحات ماضیہ کا بیان
کرتا تھا تاکہ نوجوان اُسکے تجربہ سے تعلیم پائین اگرچہ اُسکی تقریر آہستہ تھی لیکن اُسکا مضمون
دلچسپ تھا۔

الّا یہ پیر واجب التعظیم جو تمام یونان کا ممدوح تھا جب سے مینٹر کے مقابل ہوا تب سے اپنی لیاقت اور فصاحت اور بلاغت بھول گیا اُسکے مقابلہ مین وہ عمر سے پژمردہ اور افسردہ معلوم ہونے لگا کیونکہ مینٹر کی درستی اور چستی مین پیری سے کچھ نقصان عاید نہین ہوا تھا مینٹر کی فصاحت مین اگرچہ پر تسکین اور سادہ تھی لیکن ایک طرح کا اقتدار اور اختیار پایا جاتا تھا جو نیسٹر کی فصاحت مین نتھا وہ جو کہتا تھا سو مختصر اور منتخب اور مضبوط ہوتا تھا کبھی لفظ کو دُہراتا نتھا اور صرف مطلب کی بات کہتا تھا اگر کوئی بات تعلیم یا ترغیب کے واسطے دوبارہ کہنی پڑتی تھی تو ہمیشہ ایک خوش مزاجانہ تبسم یا اشارے سے ادا کرتا تھا اُسکو راستی سمجھانے کا ایسا علم تھا کہ جب خاص طبیعتون اور سیرتون کے ساتھہ موافق ہونا پڑتا تھا تب ایک طرح کی خوش خلقی اور خوش مزاجی سے سمجھاتا تھا ان شخصون کی صورت مین کچھہ ایسی بات تھی کہ جو لوگ اُنکے گرد تھے اُنکے دلون مین زبردستی تعظیم پیدا کرتی تھی اور جو مددگارون کے لشکر سیلینٹم پر آئے تھے سو شایقانہ ایک دوسرے پر گرتے تھے تاکہ اُنکو اچھی طرح دیکھین اور اُنکی کوئی بات سنین اور آئیڈومینیس اور لوگ جو اُسکے ساتھہ تھے بڑے شوق و ذوق سے اپنی آنکھین اُنپر لگا رہے تھے تاکہ اُنکی صورت اور ادا سے ظاہر ہو کہ اُنکی گفتگو کا کیا مطلب ہی۔

باب یازدہم

ٹیلیمیکس کا مینٹر کو مددگارون کے درمیان دیکھنا اور اُنکی گفتگو سُننے کے واسطے بیقرار ہونا سیلینٹم کے دروازے کُھلوانا اور اپنے دوست کے پاس جانا اور اُسکی موجودی سے مددگارون کا اُن شرطونکو منظور کرنا جو آئیڈومینیس کیطرف سے مینٹر نے کی تھین اور سیلینٹم مین دوستانہ داخل ہونا آئیڈومینیس کا مینٹر کی تجویزونکا تصدیق کرنا اور باہم ضامن دینا اور سب فریقونکا ایک قربانی مین شہر اور لشکرگاہ کے درمیان اُس عہدنامہ کے ثبوت مین مدد کرنا ✦

اِس اثنا مین ٹیلیمیکس جو اپنی بے صبری کو زیادہ نہ روک سکا اُس مجمع سے علیحدہ ہوا اور دوڑتا ہوا

मेन्टर
मेन्टर
मेन्टर
नेस्टर
सेलेन्टम
इडोमिनियस
टेलीमेकस
मेन्टर
सेलेन्टम
इडोमिनियस
मेन्टर
सेलेन्टम
इडोमिनियस
मेन्टर
टेलीमेकस

मैन्टर

اُس دروازے پر گیا جس سے مینٹر باہر گیا تھا اور زور کی اختیارانہ آواز سے حکم دیا تو دروازہ فوراً کھولدیا

आइडोमिनियस

ائیڈ ومینیس جسکو یقین تھا کہ وہ میرے پاس کھڑا ہی تھوڑے لحظون مین اُسکے اُس میدان پر دوڑتا ہوا

नैस्टर. नैस्टर

دیکھکر جو اُس مقام سے دور تھا جہان نیسٹر کھڑا تھا متعجب ہوا نیسٹر نے فوراً اُسکو پہچانا اور جلدی مدنظر

टैलीमेकस

رکھکر لیکن آہستہ اور بھاری قدم سے اُسکی پیشوائی کے لئے بڑھا ٹیلیمیکس اُسکے گلے سے لپٹ گیا اور اپنے

دونون ہاتھ اُسکی گردن کے حمایل کئے بولنے کی طاقت نہ تھی مگر آخر کو پکارا ای میرے باپ مین تجھکو اس

عزیز خطاب سے پکارنے کے دعوی سے خوف نہین کھاتا اُسکا نقصان جس سے مین پیدا ہوا ہون اور وہ

پدرانہ محبت جو مین نے تجھ مین دیکھی ہی مجھے تجھکو اس لقب سے ملقب کرنے مین مستحق کرتے ہین تو وہ باپ ہی

यूलीसीज़

جس سے مین پھر ملنے پایا ہون کیا مین اسیطرح ایک دفعہ یولیسیز سے ملنے پاؤن گا اگر کوئی شی اُسکے نقصان

کی تلافی کرسکتی ہی تو وہ یہہ ہی کہ تجھ مین اُسکی عقل اور نیکی اور شفقت دیکھتا ہون۔

नैस्टर

اس الفت نما شوق کے خطاب سے نیسٹر آنکھون مین آنسو بھر لایا اور اپنے اس نوجوان عزیز مین

ایسا اظہار الفت دلی دیکھکر جسنے اُسکے چہرے کو زیادہ رونق بخشی تھی اندرونی خوشی سے متاثر ہوا اور

اُس نوجوان اجنبی کی خوبصورتی اور شیرین زبانی اور خوش اعتقادی سے کہ بلا احتیاط اتنے دشمنون

नैस्टर

مین آنے کی ہمت کی سب مددگاران دشمن متحیر ہوئے اور کہنے لگے کیا یہہ اس پیرمرد کا بیٹا تو نہین ہی جو نیسٹر

سے باتین کرنے آیا ہی بیشک ہم ایک سی عقل ان دونون مختلف العمر مین دیکھتے ہین سوا اسمین صرف بصورت

شگوفہ ہی اور اُس دوسرے مین بصورت بار پختہ۔

मैन्टर.नैस्टर
टैलीमेकस

مینٹر اُس شفقت کو دیکھکر بہت خوش ہوا جسکے ساتھ نیسٹر نے ٹیلیمیکس کا استقبال کیا تھا اور اُسکی اس

यूलीसीज़

موافق مطلب طبیعت سے استفادہ کرکے بولا یہہ یولیسیز کا بیٹا ہی جو سب یونان کا پیارا ہی اور جسکو تو اس

आइडोमिनियस

شفقت سے پیار کرتا ہی مین اسکو ضامن دیتا ہون جو کچھ ائیڈ ومینیس کیطرف سے اقرار ہوگا اُسکے

ایفا کے واسطے یہہ ضامن گران بہا ہی تو جانتا ہی کہ مین اس لڑکے کے نقصان سے اسکے باپ کا نقصان

पैनीलोप
सैलेन्टम

ہرگز گوارا نہین کرسکتا اور پنیلوپ کے بچے کو سیلینٹم کے نئے بادشاہ کی طمع پر نثار کرکے اُسکی ملامت نہین

[illegible]

اُٹھا سکتا اس ضمانت سے ای ہیسپیریہ والو جو مین خوشی سے دیتا ہون اور جسکو دیوتاؤن نے بھیجا ہی

جو صلح چاہتے ہین مین پائدار صلح قایم کرنے کی تجویز کرتا ہون۔

صلح کے نام سے لوگ صف بہ صف بڑ بڑانے لگے اور ناصاف خفگی دکھانے لگے جسکو وے بمشکل روکتے

تھے کیونکہ سب حاضرین ہر ایک لحظے کو ضایع سمجھتے تھے جسمین لڑائی ملتوی رہتی تھی اور سوچتے تھے کہ مینٹر کا مطلب
मैन्डयूरिया
صرف یہہ ہی کہ ہماری عداوت کم کرے اور ہمارا شکار ہم سے چھین لے خصوصاً مینڈیوریہ والے پھر زبین آنا
मैन्टर
نہین چاہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مینٹر کی فصاحت ہمارے مددگارون پر غالب آئیگی اسلیے بار بار اسکو روکا
मैन्टर
چاہتے تھے بلکہ وے سب یونانیون پر جو وہان حاضر تھے شک کرنے لگے اور مینٹر نے جو انکا یہہ شک دیکھا تو فوراً
اسکو بڑھانا چاہا تاکہ انمین سنگ تفرقہ ڈالکر انکے اتفاق کو توڑے ۔

मैन्डयूरिया
اسنے کہا مین مانتا ہون کہ اگر مینڈیوریہ والے جو تکلیف انھون نے اٹھائی ہی اسکے واسطے شکایت
کرین اور اطمینان چاہین تو زیبا ہی لیکن یہ ایسے ہی اس ملک کے پرانے باشندے تمام یونانیون کے ساتھ جو
آکر انکے کنارے پر آباد ہوگئے ہین اشتباہ اور عداوت رکھین تو کیا بیجا ہی اسلیے سب یونانیونکو اتفاق سے
باہم مستحکم رہنا چاہیے تاکہ آس پاس کی اقوام سے اپنے ساتھ سلوک واجب کرا سکین اور خود بھی انکی حدود
आइडोमिनिअस
پر کسی بہانہ سے دست درازی نکرین مین جانتا ہون کہ آئیڈومینیس اپنی بدبختی سے حسد کا سبب کافی
टैलीमेकस
ہوا ہی لیکن یہہ حسد بہ آسانی رفع ہوسکتا ہی ٹیلمیکس اور مین دونون اسکی آیندہ کی وفاداری کے
واسطے ضامن ہوتے ہین اور جب تک اسکی شرطین پوری نہون تب تک تمہارے اختیار مین رہنے
मैन्डयूरिया
کو حاضر ہین پھر اسنے مینڈیوریہ والون سے مخاطب ہوکر کہا مین جانتا ہون کہ تمنے جو کنارے کا میدان
क्रीट
کریٹ والونکو خالی کردیا ہی سو تم واپس نہین چاہتے لیکن صرف اس سببسے ناراض ہو کہ انھون نے یکایک
پہاڑون کے گھاٹے روک کر اپنے قبضے مین کرلیے ہین تاکہ جب چاہین اس ملک مین چلے آئین جسمین تم
क्रीट
جا رہے ہو یہے گھاٹے کریٹ والون نے بلند برجون سے اور توانا فوج سے مستحکم کرلیے ہین یہی اس
لڑائی کا اصل باعث ہی اور اگر کوئی دوسرا باعث ہو تو ظاہر کرو ۔

मैन्डयूरिया
تب مینڈیوریہ والون کے سردار نے آگے بڑھکے یے کلام کہے اس لڑائی کا جو کچھ سبب ہی اسکے روکنے
کے واسطے جو تدبیر ممکن تھی ہمنے کوئی باقی نرکھی دیوتا ہمارے گواہ ہین کہ ہمنے صلح قایم رکھنے مین کسیطرح
क्रीट
کمی نہین کی لیکن کریٹ والون کی بیقرار طمع نے اسکو قایم رہنے نہین دیا اور انکی بے ایمانی سے قسم
پر بھی انکا اعتبار ناممکن ہی ان بیوقوفون نے ہمکو اس مہلک ضرورت مین لا ڈالا ہی کہ خود مرین یا انکو
مارین جب تک وے ان گھاٹون پر جو مضبوط کرلیے ہین قابض ہین تب تک ہمکو ہمیشہ ان سے اپنی حدود پر
حملہ آوری اور اپنی مغلوبی کا اندیشہ ہی اگر وے اپنے ہمسایون کے ساتھ صلح سے رہنے کا صاف ارادہ

رکھتے ہین تو جو ملک خوشی سے ہمنے اُنکے حوالے کر دیا ہی اُسپر قناعت کرین ہم اُنکو حریصانہ دوسرون کی آزادی
کا ارادہ نہین کرنا چاہیے تھا اور اسلیے جن راستون سے دوسرے کے ملک مین جا سکتے ہین اُنکو اپنے
قبضے مین لانا نہین چاہیے تھا لیکن ای پیر زمان دیدہ اگرچہ تو عقلمند ہی لیکن تو اُنکو نہین جانتا ہی اور
ہم صرف اپنی تکلیفون سے اُنکو جانتے ہین اسلیے ای آسمانیون کے پیارے ایسی منصفانہ اور مجبورانہ جنگ
کو مت روک جسکے بغیر ہیسپیریہ ہمیشہ صلح سے محروم رہیگا وے ناشکرے اور بے ایمان اور بیمروت آدمی ہین
हैम्पियर्या
جنکو دیوتاؤن نے اپنے غصے مین ہمارے درمیان ہمارے آرام مین خلل ڈالنے کو اور ہمکو ہمارے قصورون
کی سزا دینے کو بھیجا ہی لیکن دیوتا جب ہمکو سزا دے چکین گے تب ضرور ہمارا بدلہ لینگے اور ہمارے دشمن بھی
جانین گے کہ ہم حق پر تھے۔

اِن کلامون پر اُس مجمع کے سب لوگ متاثر ہوئے اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا مارس اور بلونا ایک
[illegible] बैलोना
صف سے دوسری صف مین جاتے ہین اور ہر ایک کے سینے مین آتش جنگ بھڑکاتے ہین جسکو مینٹر بجھانا
मैन्टर
چاہتا تھا لیکن اُسنے پھر اُس مجمع سے مخاطب ہوکے یہ کلام کیے کہ اگر مین خالی اقرار کرتا تو تمھارا نہ ماننا
بجا تھا لیکن مین جو اقرار کرتا ہون اُسمین فائدہ یقینی اور حالی ہی اگر تم مجھکو اور ٹیلیمیکس کو ضامن لینے
टेलीमेकस
پر راضی نہین ہو تو کریٹ والون کے سب سے عمدہ اور بہادر بارہ سردار بطور ضامن تمھارے سپرد کیے جاینگے
क्रीट
مگر انصافاً تمکو بھی اسیطرح ضامن دینے پڑینگے کیونکہ آئیڈومینیس صلح چاہتا ہی لیکن بے دہشت اور بے
आइडोमिनिअस
عاجزی چاہتا ہی وہ انھی شرطون پر صلح چاہتا ہی جنپر تم چاہتے ہو یعنی عقل و اعتدال پر اسلیے نہین کہ وہ
عیاشانہ آرام سے رہا چاہتا ہی یا لڑائی کے خطرے سے ڈرتا ہی وہ بھی تمھاری طرح مرنے یا مارنے پر مستعد ہی
لیکن وہ صلح کو فتح جایلہ پر مقدم سمجھتا ہی وہ شرم مغلوبی سے نافر ہی الا نا منصفی سے ڈرتا ہی اور اپنے قصورون
کی تلافی کرنے مین شرم نہین کرتا وہ اپنی تلوار ہاتھ مین لیکے تمسے صلح چاہتا ہی لیکن مغرورانہ اپنی شرطون
پر صلح نہین چاہتا اور مجبورانہ عہدنامہ کی قدر نہین کرتا وہ ایسی صلح چاہتا ہی کہ سب فریق قانع ہون اور
سب طرح کے حسد آخر اور سب طرح کی عداوت دور ہو اور سب طرح کی بے اعتباری جاتی رہے اُسکا
کہنا منصفانہ ہی جیسا تم چاہتے ہو سوائے ثبوت صداقت اور کوئی بات ضرور نہین ہی سو اگر تم میرا کہنا بے وہم
اور بے غصے سنوگے تو کچھ مشکل نہین ہی پس تم ای شجاعت مین نامی قومو اور ای عقلمند گرامی سردارو جو مین
آئیڈومینیس کیطرف سے اب کہتا ہون سنو یہہ بات منصفانہ نہین ہی کہ وہ اپنے ہمسایون کے علاقہ
आइडोमिनिअस

پر حملہ آور ہوا اور یہہ بات بھی منصفانہ نہین ہی کہ وے اِسکے علاقہ پر حملہ آور ہون وہ اقرار کرتا ہی کہ جن برجون
سے اُسنے گھاٹے مستحکم کرلئے ہین اُن مین طرفین کے سپاہی رہا کرین اے نیسٹر اور اے فلاکٹیٹیز تم دونون
یونانی نسل سے ہو تو بھی اس جھگڑے مین تم آئیڈومینیس کے خلاف ہو اسلئے تمپر اسکی جانب داری کا اشتباہ
نہین آسکتا تم صرف اس عام کام کے لئے ہیسپیریہ کی صلح اور آزادی کے جانب دار ہو پس یے گھاٹے
جو اس جنگ کے باعث ہوئے ہین تمھارے سپرد رہین تمکو جیسا فائدہ ہیسپیریہ کے اصلی باشندون کو
سیلینٹم جو تمھاری جیسی نئی آبادی ہی تباہ کرنے سے باز رکھنے مین ہی ویسا ہی آئیڈومینیس کو اپنے
ہمسایون کے حقوق چھیننے سے باز رکھنے مین ہی اسلئے تم اِن دونون کے بیچ مین میزان عدل بنو اور
جنکے ساتھہ تمھین محبت اور الفت سے پیش آنا چاہئے اُنکو آگ اور تلوار سے تباہ کرنیکے عوض اپنے واسطے
شائشانہ اور منصفانہ بزرگی حاصل کرو شاید تم ایسا کہو کہ یہہ شرایط پوری نہین ہونگی تو مین اچھی طرح
سے تمھارا اطمینان کرسکتا ہون کہ آئیڈومینیس صاف دل ہی جن ضامنون کا مین نے ابھی ذکر کیا ہی
سو جب تک یہہ برج تمھارے حوالے نہ کئے جائین تب تک طرفین سے طرفین کے پاس رہین جب حفاظت
نہ فقط سیلینٹم کی بلکہ تمام ہیسپیریہ کی تمھارے اختیار مین رہیگی تو کیا پھر بھی تم راضی نہوگے اور سوا اپنے
کس دوسرے کی بے اعتباری کروگے تم آئیڈومینیس پر اعتبار نہین کرسکتے لیکن وہ اپنے ارادے کی
صفائی کے ثبوت کے واسطے تم پر اعتبار کرنے کو تیار ہی اور اپنی اور اپنی رعایا کی سلامت اور زندگی
اور آزادی تمھارے حوالہ کرنے کو آمادہ ہی اگر یہہ بات سچ ہی کہ تم صرف منصفانہ اور پایدار صلح چاہتے ہو
تو یہہ صلح تم سے ایسی شرطون کے ساتھہ کی جاتی ہی کہ تم اُنکی نامنظوری کے لئے کوئی حیلہ نہین کرسکتے مگر
ایک دفعہ پھر تمکو مطلع کرتا ہون کہ ایسا نہ سمجھو کہ آئیڈومینیس نے یہہ تجویز ڈر کے کی ہی اُسکا مقصد صرف دور بینی
اور انصاف پر مبنی ہی اور اپنے ارادہ کی درستی سے واقف ہی اس سے تمھاری رائے کا محتاج نہین ہی
اگرچہ تم اُسکو کمزوری سے متہم کرو لیکن وہ جانتا ہی کہ اُسکی کمزوری نیکی پر مبنی ہی ابتدا مین وہ بعض
غلطیون کا قصوروار تھا اسلئے اُنکے اقبال کو ایک طرح کی عزت سمجھہ کے ایسی شرطین کرتا ہی جیسی تمھاری
خواہشون کے موافق ہین جو شخص اپنی غلطیون کو نخوت اور رعونت سے چھپایا چاہتا ہی سو اپنی پر افسوس
کمزوری اور نالایقی اور اپنے فائدہ سے سخت نادانی ظاہر کرتا ہی لیکن جو شخص اپنے دشمن سے اپنی غلطی
قبول کرتا ہی اور اُسکی تلافی کیا چاہتا ہی سو اس بات کی مضبوط دلیل دیتا ہی کہ پھر وہ ایسی غلطی نکریگا او

नैस्टर
फ़िलाक्टिटीज़
आइडोमिनिनस
हेस्पिरया
हेस्पिरया
सैलेन्टम
आइडोमिनिनस
आइडोमिनिनस
सैलेन्टम
हेस्पिरया
आइडोमिनिनस
आइडोमिनिनस

ایسی عقلمندی اور مستقلی ظاہر کرتا ہی جو صلح نامنظور ہونے پر بھی اُسکی دشمنی کو معیب کرتی ہین اسلئے احتیاط رکھو کہ اس
معاملہ مین تمھاری غلطی نہ ہونے پائے اگر تم انصاف اور صلح کو جسکے لئے درخواست ہی نامنظور کرتے ہو تو یقین
رکھو کہ صلح اور انصاف کے کام کا انتقام لیا جائیگا اور رائیڈ ومینیس جو دیوتاؤن کی ناخوشی سے واجب الڈرتا
आइडोमिनियस
ہی پھر اُنکو اپنے ساتھ موافق اور تمھارے ساتھ منافق پائیگا ٹیلیمیکس اور مین خود اُسکی حفاظت کیواسطے
टेलीमेकस
ہتھیار اُٹھائینگے اور مین آسمان اور زمین کے دیوتاؤن کو گواہ کرکے کہتا ہون کہ جملہ شرائط جو مینے
تم سے ظاہر کی ہین سو محض منصفانہ ہین۔

मैन्टर
پھر منیٹر نے شاخ زیتون جو اُسکے ہاتھ مین تھی بلند کی تاکہ دور والے علامت صلح دیکھ سکین سردار جو
اُسکو اپنے پاس دیکھتے تھے متعجب ہوئے اور اُس آسمانی نور سے جو اُسکی آنکھون سے چمکا چندھیا گئے اور
اُنھون نے اُس مین کوئی چیز ایسی بزرگانہ اور حاکمانہ دیکھی جو آدمی کے قیاس سے باہر تھی اور اُسکی
پُرزور اور شیرین فصاحت کے جادو نے گویا اُنکا دل چرا لیا اُسکی طاقت پوشیدہ اور ایسی نامتنع تھی
جیسی سحر ساحر کی جو رات کی خاموشی مردگانہ مین آسمان کے چاند اور ستارون کو مسخر کرتی ہی اور
دریا کا جوش خروش مٹاتی ہی اور ہواؤن اور لہرون کو دباتی ہی اور بڑے زور دار دریاؤن
کی روانی روکتی ہی۔

बैकस
وہ ان غصہ ور آدمیون کے درمیان ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بیکس گھبرون کے درمیان جنکی سختی اُسکی
شیرین کلامی سے ملایم ہوتی ہی حتی کہ سب ارادۃً اُسکے گلے سے لپٹنے اور اطاعۃً اُسکے پاؤن چاٹنے لگتے ہین آخر
सब लोग
मैन्टर
سب لوگ خاموش رہے سردار ایک دوسرے کا منہہ تکنے لگے منیٹر کی فصاحت پر معترض نہوسکے متحیر تھے کہ یہہ کون ہی
جو لوگ اُسکے گرد حاضر تھے اُن مین سے ہر ایک کی نظر اُسپر تھی اور زبان خاموش اس اندیشہ سے کہ وہ کچھہ اور
کہے اور ہمارے لفظ اُسکو سننے نہ دین اگرچہ وے سمجھتے تھے کہ جو یہہ کہہ چکا ہی اُسمین کچھہ زیادہ نہین کرسکتا تاہم چاہتے
تھے کہ جلد خاموش نہو اور اُسکے لفظ ہمارے دلون پر منقوش ہون اُسکی خوش بیانی نے اُسکو سبکا مرجع اعتبار
ہی نہین بلکہ مرجع محبت بھی کیا اور سننے والون کی قوی کو بیکار رکھا وے دم نہ لے سکے کہ شاید کوئی لفظ اُسکے منہہ سے
نکلے اور سننے مین نہ آئے۔

اس خاموشی کے بعد ایک طرح کی آہستہ مکالمت ہوئی سو رفتہ رفتہ سب مین پھیل گئی وہ غصہ
کی سی ناساز اور خبط آواز نتھی بلکہ ملایمت اور آدمیت کی سی سرگوشی تھی جو پہلے خفیہ ہر ایک کی صورت مین

ظاہر ہو چکی تھین مینڈیوریہ والون نے جو اپنے غضب سے متاثر ہو چکے تھے اب اپنے ہتھیار ہاتھ سے رکھدئے اور
تند مزاج فیلینتھس مع لیسیڈیمن والون کے خود کو مہربانی سے ملایم دیکھکر متعجب ہوا اور دوسرے ہر ایک قوم
والے اُس صلح کے لئے مرنے لگے جسکی درخواست کی گئی تھی اور فلاکٹیٹیز جسکی واقفیت مصیبت سے
زیادہ ہو گئی تھی اپنے اشکون کو روک نہ سکا اور نیسٹر مینٹر کے کلام سے ایسا مسرور اور متحیر ہوا کہ
بول نہ سکا اور دلی شفقت سے اُسکے ساتھ ہم آغوش ہوا اور سب لوگ ایک ساتھ گویا اشارۃً پکار اُٹھے کہ تیری
عقل نے ہمارے ہتھیار گرادئے صلح بہتر ہی صلح بہتر ہی پہلی خاموشی پر نیسٹر نے بولنا چاہا لیکن فوج والون کو اندیشہ ہوا کہ یہہ
کچھہ دشواری پیدا نکرے اسلئے پھر نہایت بیقراری سے پکارے کہ صلح بہتر ہی صلح بہتر ہی اور اُنکے سردار
اُنکو خاموش نکرسکے بلکہ خود اُنکی آواز کے شامل ہو گئے ۔

मेन्डयूरिया — फ़ैलेन्थस — लैसीडीमन — फ़िलाकिटीज़ — नैस्टर — मेन्टर — नैस्टर

نیسٹر نے یہہ دیکھکر کہ کلام برابر سُنا نہ جائیگا صرف یہہ کہنے پر قناعت کی کہ ای مینٹر تو دیکھتا ہی کہ اچھے
آدمی کے کلام کیسا اعجاز رکھتے ہین جب عقل اور نیکی اپنا زور دکھاتی ہین تب ہر ایک جوش سرد ہوجاتا ہی
ہماری عداوت کیسی ہی منصفانہ تھی مگر اب دوستی سے بدل گئی اور ہمارا ارادۂ جنگ خواہش صلح پایدار
سے مبدل ہوا جس صلح کو تو کہتا ہی ہم منظور کرتے ہین اُسوقت سردارون نے اپنے ہاتھہ بطور علامت ایجاب
پھیلائے ۔

नैस्टर — मेन्टर

مینٹر اب سیلینٹم کے دروازے کی طرف دوڑا تاکہ اُسکو کھلوائے اور آئیڈومینیس کو اطلاع کرے کہ
شہر کو بیخوف چھوڑے اِس عرصہ مین نیسٹر ٹیلیمیکس کے پاس گیا اور اُسکو گلے لگاکر بولا ای میرے ہر دل عزیز
نوجوان تیرا باپ یونان کے سب بادشاہون سے عقلمند تھا تو بھی ویسا ہی ہوا اور اُس سے زیادہ تر نصیبور
تم دونون کے بدن بہت مشابہ ہین اور یہہ صرف یولیسیز کی مشابہت ہی جسنے ہماری عداوت کو ملائمت سے بدلا
ہی فیلینتھس اگرچہ طبیعۃً سخت اور نامتاثر تھا اور کبھی اُسنے یولیسیز کو نہین دیکھا تھا تاہم اُسکی اور اُسکے
لڑکے کی مصیبتون سے متاثر ہوا اور دوسرے سردار ٹیلیمیکس کے پاس فراہم ہوکے اُسکے سوانح پوچھنے لگے
اِس عرصہ مین مینٹر آئیڈومینیس کے ساتھہ واپس آیا اور وہ کریٹ والا نوجوان بھی آیا جو سواری کے
ساتھہ تھا ۔

मेन्टर सैलैन्टम — आइडोमिनिअस — नैस्टर टैलीमेकस — यूलीसीज़ — फ़ैलेन्थस — यूलीसीज़ — टैलीमेकस — मेन्टर — आइडोमिनिअस — क्रीट

آئیڈومینیس کو دیکھکر مددگار لوگون کی عداوت پھر تازہ ہونے لگی لیکن مینٹر نے اِس آتش کو پہلے
اِس سے کہ مشتعل ہو بجھادیا اُس نے کہا اب اِس پاکیزہ دوستی کے انصرام مین کیا توقف ہی جس کے آسمانی

आइडोमिनिअस — मेन्टर

دیوتا ناظر اور محافظ ہین جو کوئی اُسکو توڑے اُس سے دیوتا اُسکے توڑنے کا انتقام لین اور لڑائی کی تمام بلائین ایماندار اور بے گناہ سے دور ہوکے اُس جھوٹھے اور ملعون کے سر پر پڑین جو اِس پاک دوستی کے حقوق کی پامالی کی ہوس کرے وہ آسمان اور زمین پر مکروہ ہو اور اپنی بے ایمانی سے فائدہ نہ اُٹھائے اور دوزخ کی دیوانگیان اپنی نہایت مہیب صورتون سے اُسکے سینے مین دائمی رنج اور ناامیدی پیدا کرین وہ بلا امید تدفین وفات پائے اُسکے اعضا کو گدھ اور کُتّے چبائین جب وہ دوزخ کی سرزمین مین جائے تب ٹارٹیرس کی خلیج مین پڑے اور وہان اُس سے بھی سخت تر عذاب ہمیشہ اُٹھاتا رہے جو ٹینٹیلس اور اِکزن اور ڈینائیڈیز اُٹھاتے ہین لیکن یہہ صلح مثل کوہ ایٹلاس جسپر افلاک قایم ہین قایم رہے اور زمین پر ہر ایک قوم مین قابل تعظیم ہو اور اُسکی برکات نسل در نسل عاید ہون اور جنھون نے یہہ صلح کی ہے اُنکے نام ہماری اخیر اولاد تک عزت اور محبت کے ساتھہ یاد رہین یہہ صلح ہر ایک صلح کے واسطے نظیر ہے جو آیندہ انصاف شعاری اور ایمانداری پر مبنی ہو اور سب اقوام جو خوشی اور اتفاق رکھا چاہین سوا اِن ہیسپیریہ کی پیروی کرین۔

پھر اَئیڈومینیس نے اور دوسرے بادشاہون نے اُن شرطون پر صلح قایم کی جو قسم پر تجویز ہوئی تھین بارہ بارہ ضامن طرفین سے طرفین کو دئے گئے ٹیلیمیکس اپنی خوشی سے اُن ضامنون مین سے ایک بنا جو اَئیڈومینیس نے دئے تھے لیکن مددگار بادشاہون نے مینٹر کا اُسکے ساتھہ دوسرا ضامن ہونا منظور نہ کیا اِس غرض سے کہ وہ اَئیڈومینیس کے پاس اور اُسکے چال چلن کا ذمہ دار رہے اور جب تک اُسکے اقرار تمام وکمال پورے نہون اُسکی مشورت کی محافظت کرے بعد ازان ایک سو بچھڑے برف سے سفید اور ایک سو اُسی رنگ کے بیل جنکے سینگ سونے سے منڈھے اور اُنپر پھولون کے ہار پڑے تھے لشکرگاہ اور شہر مین قربان کئے گئے اور پاک چھری کے نیچے آنے پر اُنکی پکار سے آس پاس کے پہاڑ گونج اُٹھے اور اُنکا خون ہر طرف دخانی دھارین بنکر بہا اور نہایت تیز شراب کثرت سے دیوتاؤن کے آگے چڑھائی مقتولون کی اَن انتڑیون سے برکتین ہم ازرہین جب تک وے روح باقی رہنے سے تڑپتی تھین اور پوجاریون نے محرابون پر خوشبوئین جلائین جنکا دھوان خوشبودار بادل بنکر اُڑا اور سب میدان پر چھایا۔

اِس درمیان مین دونون طرف کے سپاہی دشمنی کو بھول گئے اور ایک دوسرے کو اپنے اپنے سوانح سُنانے لگے اور بعد محنت فرح بخش سستی پر مایل ہوئے اور دوربینی سے صلح کا مزہ چکھنے لگے بہتون نے جو اَئیڈومینیس کے ساتھہ ٹرائے کے محاصرے پر گئے تھے نیسٹر کے سپاہیون سے اُسوقت کی پہچان نکالی جسوقت

टार्टरस
टैन्टेलस
इक्ज़न
डैनाईडीज़
एटलास
हैस्पिया
अइडोमिनियस
टैलीमेकस
अइडोमिनियस
मैन्टर
अइडोमिनियस
अइडोमिनियस
ट्राय- नैस्टर

اُنکے ساتھہ ہوکر وے اُس لڑائی مین لڑے تھے اُنھون نے ایک دوسرے کو نہایت محبت سے بغلگیر کیا اور
اُس بزرگ شہر کو جو فخر ایشیا تھا تباہ کرنیکے بعد جو کچھہ اُنپر گذرا تھا سو سبنے باہم بیان کیا اور فرش کا پر بیٹھکر
پھولون کے تاج پہنے اور اُس شراب سے جو اُس دن کی بہار کے اظہار کے واسطے برتنون مین بھر کر شہر
سے لائے تھے حظ اُٹھایا۔

एशिया

اِس فرحت و بہجت مین مینڈر یکایک جوش طبیعت سے پکار کر کہنے لگا اے بادشاہو اور رای سردارو اب سے
آیندہ لوگ جو یہان جمع ہین اگرچہ مختلف قومون کے نامون سے موسوم اور مختلف افسرون سے محکوم ہین
ایک قوم سمجھے جاوینگے اسواسطے دیوتا جو اپنی مخلوقات سے محبت رکھتے ہین اُنکے بیچ مین وثیقۂ اتفاق بنا چاہتے
ہین نسل آدمی کیا ہی صرف ایک خاندان ہی جو وسعت کے ساتھہ زمین پر پھیلا ہوا ہی بالطبیعت سب آدمی آپسمین
برادر ہین اور اسلیئے اُنکو باہمدیگر برادرانہ محبت رکھنی چاہیئے اُن ناپاک وحشی مزاجون پر لعنت ہو جو اپنے رشتہ دارون
کے خون مین جو اُنکے خون سے صرف براے نام مختلف ہی عظمت چاہتے ہین جنگ فی الحقیقت کبھی کبھی ضرور
ہی لیکن ضرورت جنگ آدمی کے واسطے چشم نمائی ہی چاہیئے کہ اب حوصلہ ور بادشاہ جنگ کو وسیلۂ بزرگی نہ سمجھین
کیونکہ جو چیز ظلم رکھتی ہی سو عظمت نہین رکھہ سکتی جو شخص ظلم کرکے عظمت پیدا کرتا ہی سو ایک شیطان ہی آدمی نہین
ہی عظمت حقیقی اسطرح حاصل نہین ہوسکتی عظمت کچھہ نہین مگر صرف ایک نور نیکی ہی اور نیکی بادشاہانہ روی
اور مہربانی ہی خوشبوے خوشامد ظالم کی بیوقوفی اور بےشعوری پر چڑھاتے ہین لیکن چڑھانیوالے
خود اپنے دل کی زبان سے پوشیدہ اقرار کرتے ہین کہ عظمت اُنکو جسقدر بے ایمانی سے تلاش کرتے ہین
اُسیقدر نازیبا ہی واجب ہی کہ جو آدمیونکو ایسا حقیر جانتا ہی کہ اپنی وحشیانہ بےشعوری کی تسلی کے واسطے
اُنکے خون سے زمین کو آلودہ کرتا ہی اُسکو آدمی بھی حقیر سمجھین وہ بادشاہ خوش ہی جو اپنی رعیت سے محبت
رکھتا ہی اور رعیت اُس سے محبت رکھتی ہی اور جو اپنے ہمسایون پر اعتبار رکھتا ہی اور ہمسائے اُسپر اعتبار
رکھتے ہین اور جو اُنکے ساتھہ جنگ سے ایسا باز رہتا ہی کہ اُنکو باہمدیگر جنگ کرنے سے روکتا ہی اور جو دوسرے
بادشاہون کو اپنے ملک مین وہ خوشی پھیلانے کے واسطے حاسد کرتا ہی جو وہ اپنے ملک مین پھیلاتا ہی پس اے
ہیسپیریہ کے بادشاہو تم اکثر مجتمع ہوا کرو اگر کم سے کم ہو تو بھی تین سال مین ایک دفعہ تجدید اقرار سے اُس
صلح کو مضبوط کرنے اور اپنے باہمی اقرار کو دہرانے اور عام فواید پر غور فرمانے کے لئے ضرور باہمدیگر ملاقات
کرو جب اِس پُر فرحت ملک مین تم روابط صلح سے مربوط ہوگے اِس پُر فرحت ملک کی کثرت پیدایش پر قابض

मेन्दर

हेसिपेरिया

ہوگے تب اپنے گھر مین پرُعظمت اور باہر نامغلوب رہوگے نا اتفاقی ایک دوزخیانہ غضب ہی جو آدمیونکو تکلیف
دینے کے واسطے دوزخ سے آتا ہی سو صرف اُس آرام کو روکتا ہی جو دیوتاؤن نے تمکو دیا ہی۔

नैस्टर

نیسٹر نے کہا صلح کرنے کے واسطے ہماری مستعدی اِس بات کی ایک دلیل کافی ہی کہ ہم بفائدہ عظمت کے
واسطے جنگ سے اور اپنے ہمسایون کو گھٹا کے خود کو بڑھانیکے نامنصفانہ ارادے سے احتراز کرتے ہین لیکن
جب اِن بادشاہون مین سے جو یہان فراہم ہین کوئی ایسا ہو کہ قانون کو نہ مانے اور صرف اپنا فائدہ

आइडोमिनियस

مقدم جانے اور دوسرے کی حدود پر حملہ آوری کا موقع نہ چوکے تب کیا کیا جائے مت سمجھ کہ اب مین آئیڈومنیس

ऐड्रास्टस

کا ذکر کرتا ہون کیونکہ اب مین آیندہ اُسکو ایسا اتہام نہین لگا سکتا اب ہمکو فقط ایڈراسٹس سے خوف ہی

डानिया

جوڈانیا کا بادشاہ ہی یہہ ظالم دیوتاؤن کو نہین مانتا اور جانتا ہی کہ سب آدمی زمین پر صرف اپنی کمینگانہ
اطاعت سے میری عظمت کی امداد کے لئے پیدا ہوئے ہین وہ رعایا کو اسلئے نہین چاہتا کہ اُنکے ساتھہ دُہرا
رشتہ بادشاہ اور باپ کا پیدا کرے بلکہ صرف اسواسطے چاہتا ہی کہ وے اُسکے غلام اور خادم رہین اور
اُسکو دیوتاؤن کی سی تعظیم کرین نصیبے اُسکی نابینایانہ ہوس نے ابتک اُسکے کامون کو سرسبز کر رکھا ہی

सैलैन्टम

ہم سیلینٹم پر حملہ کرنے کو صرف اسلئے جلد آئے تھے کہ اس بادشاہت کو حالت ابتدائی مین دبائین تاکہ

ऐड्रास्टस

ہم ملیب اگر بیفکر ہوکے اپنے کل لشکر کو ایڈراسٹس پر لیجائین جو پیشتر سے ایک قوی دشمن ہی اُسنے ہمارے

क्रोटोनिया

مددگارون کے بہت سے شہر چھین لئے ہین اور کروٹونیا والونکو دو لڑائی مین شکست دی ہی وہ اپنی
ہوس برلانے مین کچھہ پس وپیش نہین کرتا اگر وہ اپنے دشمنون کو تباہ کر سکتا ہی تو زر یا زور کرنے مین
کچھہ اندیشہ نہین رکھتا اُسنے بہت روپیہ جمع کیا ہی اُسکی فوج خوب باقاعدہ اور جنگ آزمودہ ہی اور اُسکے
افسر تجربہ کار ہین اور اچھی نوکری دیتے ہین وہ اپنے احکام کی نگرانی آپ رکھتا ہی تھوڑے قصور پر بہت
سزا کرتا ہی اور اچھی نوکری پر فیاضانہ انعام دیتا ہی اور اپنی فوج کو اپنی ہمت سے رکھتا ہی اور تقویت دیتا
ہی اگر اُسکا طریقہ انصاف اور ایمان سے درست ہوتا تو وہ بہت کامل بادشاہ ہوتا لیکن نہ وہ دیوتاؤن
کے انتقام سے ڈرتا ہی نہ عقل کی سرزنش سے وہ نیکنامی کو صرف ایک خیال جانتا ہی جس سے صرف کمزورون
کے دل متاثر ہوتے ہین وہ اپنے خیال مین صرف اِسی کو اصلی اور حقیقی نیکی جانتا ہی کہ بہت سا روپیہ جمع
کرے اور اپنا رعب خوب جمائے اور آدمیونکو اپنے پانو کے تلے دبائے اُسکی فوج جلد ہماری حدود مین آنیوالی
ہی اور اگر ہم باہمی اتفاق سے اُسکے مقابلہ کی طاقت بہم نہ پہنچائینگے تو اپنی آزادی کا ہمیشہ کو استعفا دینگے

اس ظالم کا مقابلہ کرنے مین جو کسی کو اپنی اطاعت سے آزاد نہین رکھا چاہتا آئیڈ ومینیس کو بھی دوسرے بادشاہون سے کم فائدہ نہین ہی اگر ہم مغلوب ہونگے تو سیلینٹم بھی ہمارے ساتھ مغلوب ہوگا اسلئے مناسب ہی کہ ہم سب عام حفاظت کے لئے بلا توقف اتفاق کرین جب نیسٹر یہ کلام کرنا تمام کر چکا تب وے شہر کیطرف بڑھے کیونکہ آئیڈ ومینیس نے سب بادشاہون کی اور خاص سردارون کی شہر کے اندر دعوت کی تھی ❖

باب دوازدہم

مینٹر کا مددگارون کیطرف سے آئیڈ ومینیس سے ڈانیا والے دشمنون کے مقابلہ مین مدد چاہنا اور مینٹر کا سیلینٹم کی اندرونی حکومت کے واسطے درست قوانین کا مقرر کرنا اور لوگونکا کاشتکاری مین لگانا چاہ کے انکو کریٹ کے سوا مٹیلیمیکس کے زیر حکم دیکے راضی کرنا اور انکی روانگی کے بعد اسکا شہر اور بندر کی محققانہ تحقیق مین مشغول ہونا اور ہر ایک امر سے واقف ہو کر آئیڈ ومینیس سے حکومت اور تجارت کے لئے قوانین جاری اور رعایا کے سات درجے مقرر کراکے مختلف لباس سے انکے درجہ اور عزت کی شناخت اور غیر ضروری ہنر اور عیاشی گھٹا کے لوگونکو کاشتکاری مین جو منصفانہ شہرت کا باعث ہی مصروف کرانا ❖

اب مددگارون نے اپنے خیمے نصب کئے اور میدان ہر رنگ کے گنبذ دار خیمون سے چھا گیا اُن مین ہارے ماندے ہیسپیریہ والے سوئے اس عرصہ مین بادشاہ اور اُنکے ہمراہی شہر مین داخل ہوئے اور دیکھکر متعجب ہوئے کہ اتنی عالیشان عمارتین اتنے تھوڑے عرصے مین تعمیر ہوگئین اور ایسی مہیب لڑائی اُسکی افزایش اور آرایش مین مخل نہوئی۔

اُنھون نے آئیڈ ومینیس کی عقلمندی اور ہوشیاری کو سراہا جسنے ایسی لایق بادشاہت قایم کی تھی اور سوچا کہ ڈانیا والون کے مقابلہ مین ایسے مددگار کا شامل ہونا بہت طاقت بخشیگا اسلئے اُس سے اُنھون نے

आइडोमिनिअस मैन्टर
आइडोमिनिअस
सैलैन्टम
मइनास
आइडोमिनिअस
मैन्टर
मैन्टर
आइडोमिनिअस मैन्टर

شامل ہونیکی درخواست کی آئیڈومینیس نے اُسکا منظور کرنا مناسب سمجھا اور اُنکو فوج دینے کا اقرار کیا لیکن مینٹر اُن سب باتون سے واقف تھا جو بادشاہت کی بہتری کیواسطے ضرور ہین اور بالیقین جانتا تھا کہ آئیڈومینیس کی طاقت فی الحقیقت اتنی بڑی نہین ہی جتنی ظاہرا معلوم ہوتی ہی اسلئے وہ اُسکو ایک طرف لیگیا اور اُسکے ساتھ اسطرح مخاطب ہوا۔

تو دیکھتا ہی کہ اپنی محنت رائگان نہین گئی سیلینٹم تباہی سے بچگیا لیکن صرف تو اُسکی بزرگی کو ترقی دے سکتا ہی رعایا کی محکومی تجھپر منحصر ہی اور تیرا کام ہی کہ سیناس کی عقل کا رواج دے اور ظاہر کرے کہ تو اُسکی نسل کے لایق ہی مین تجھکو یہہ سمجھکے آزادگانہ کہتا ہون کہ تو راستی کو پسند کرتا ہی اور خوشامد سے نفرت رکھتا ہی جب یے بادشاہ تیری بزرگی کی تعریف کرتے تھے مین تیری بے تدبیری پر اندیشہ کرتا تھا اِس بے تدبیری کے لفظ پر آئیڈومینیس کا چہرہ بدلا آنکھین تیزی پر آئین رخسارے ونگ اُٹھے اور اظہار ناخوشی سے مینٹر کو روکا چاہتا تھا کہ مینٹر نے شرم آگین اور تعظیم نما آواز سے بے تکلف اور بے لغزش کہا کہ لفظ بے تدبیری تجھکو بُرا معلوم ہوا ہی اور مین قبول کرتا ہون کہ اگر یہہ لفظ میرے سوا کوئی دوسرا آدمی کہتا تو تیری ناخوشی واجب تھی کیونکہ بادشاہون کی تعظیم فرض ہی اور وے ایک طرح کی حساسانہ سمجھ رکھتے ہین اسلئے اُنکے ناصحون کو بھی احتیاط چاہیے کہ اُسکو کسیطرح مجروح نکرین کیونکہ اُنکو بیان راستی کیسا ہی ملایم ہو ناگوار گذرتا ہی اور مجھے امید تھی کہ تو مجھے اجازت دے کہ بلا اظہار ملائمت تعلیمی تیرے عیب تجھے بتاؤن اور تو اس بات مین میری خاطر کریگا کہ تجھے اپنے عیب نام بنام سننے کا عادی کرون اور تجھے اُس خیال کا دریافت کرنا سمجھاؤن جو دوسرون کو تعظیم کے مانع اظہار ہونے سے ہوتا ہی اگر تو خود کو عیاشانہ فریب کے حوالے نکریگا تو تو اپنے نقصان کے مضمون کو جتنا جتنا یا چاہتا ہی اُس سے زیادہ سمجھ سکیگا مین تو اپنے اظہار کو جتنا ملایم ہوسکتا ہی ملایم کرنے کو تیار ہون لیکن تیرے لئے یقیناً اِس بات مین زیادہ فائدہ ہی کہ جو شخص تیرے کامون مین بالطبع بے مطلب اور بے غرض اور بے تعلق ہو سو جب تنہائی مین کوئی بات کہے تو صاف صاف کہے کوئی دوسرا ایسا ہرگز نہین کریگا تو راستی کو بالتمام نہ دیکھہ سکیگا اُسکی صورت سے نا آشنا رہیگا کیونکہ وہ تیرے روبرو خوشنما بنکے کبھی نہین آئیگی۔

آئیڈومینیس جسکی پہلی بےصبری پہلے سے دور ہوگئی تھی اب اپنی کمزوری سے شرمانے لگا اور مینٹر سے بولا کہ تو جانتا ہی کہ ہمیشہ کی خوشامد کیا کرتی ہی مین اپنی نئی بادشاہت کی حفاظت کے واسطے تیرا مرہون ہون

ہون اور کوئی ایسی راستی نہین ہی جو تیرے لبون سے سنکر مین خود کو خوش نصیب نہین سمجھونگا رحم کے ساتھ
یاد کر کہ مین مدت سے زہر خوشامد سے متاثر ہوا ہون اور اپنی تکلیفون مین بھی راستی سے نا آشنا رہا ہون
افسوس ہی کہ کسی شخص نے مجھکو اتنا نہین چاہا کہ جس بات کے کہنے مین میری ناخوشی سمجھتا سو مجھے کہتا ۔
یہہ بات کہتے ہوئے ایڈومینیس کا دل پگھلا آنکھون مین آنسو بھر آئے اور بڑی محبت کے ساتھ مینٹر
سے بغلگیر ہوا مینٹر نے کہا مجھے نہایت افسوس آتا ہی کہ تجھے رنج پہنچاتا ہون لیکن مجبور ہون کہ مین تجھکو
راست بات کے چھپانے سے دھوکہ نہین دیسکتا کیا تو میرا قایم مقام ہو کر ایسا کریگا اگر اب تک تو ہمیشہ دھوکہ
کھاتا رہا ہی تو اُسکا باعث یہہ ہی کہ تو دھوکہ کھانا پسند کرتا تھا کیونکہ جو تجھکو صلاح دیتے تھے تو انہین صفائی
دیکھنے سے ڈرتا تھا کیا تونے ایسے آدمی تلاش کئے تھے جو نہایت بیغرض تھے اور ایسے جو غالبًا تیری مرضی
کے خلاف کہتے کیا تونے ایسے آدمی پسند کئے ہین جو تیری خوشی کی اور اپنے مطلب کی اعانت نہ کرتے
ہون بلکہ جب تیری خواہشات نادرست ہون اور تیری تدبیرات نامنصفانہ تب اُنکا مقابلہ کرتے ہوئے
تونے دیکھے ہون جب تونے کسیکو خوشامدی معلوم کیا ہی تو کیا اپنے حضور سے اُسے خارج کیا ہی اور جنپر تونے
شک کیا ہی کیا پھر اُنپر سے اپنا اعتبار اُٹھا لیا ہی کیا تونے وے کام کئے ہین جو راستی کے چاہنے والے اور اُسکے
مستحق کرتے ہین جن راستیون سے تو بدنام ہی کیا تو اُنکی سماعت کے تحمل کی طاقت رکھتا ہی ان باتون کا
مین امتحان کرتا ہون اور تجھ سے پھر کہتا ہون کہ جس بات سے تونے تعریف پائی ہی سو قابل ملامت ہی جب
تو دشمنون سے محصور اور اس ملک مین اجنبی ہی تب تو اِس نئے شہر کو عمارات عالیشان سے آراستہ کرنے
کا خیال رکھتا ہی جسکے واسطے تونے ابھی مجھ سے کہا ہی کہ تونے اُسکے واسطے اپنا آرام چھوڑا ہی اور اپنا روپیہ
خرچ کیا ہی تونے نہ اپنے ملک مین رعایا بڑھانے کی نہ اپنے ملک مین زراعت کرانیکی تدبیر سوچی ہی کیا تیری
طاقت آبادی رعایا پر اور اُنکی ضروریات کی کثرت پیداوار پر منحصر نہین ہی اول ریاست قایم کرنے
پر ترقی رعایا کے لئے بڑا امن درکار ہی اسلئے بالفعل تجھکو سوا زراعت کرانے اور قوانین بنانے کے اور
کوئی بات نہین کرنی چاہئے تو مغرورانہ حوصلہ سے سیدھے پہاڑ کے کنارے پر چڑھا ہی تاکہ صورت بزرگی
نظر آئے اور اپنی اصلی بزرگی کی بنیاد کو جڑ سے کھودتا ہی اِن غلطیونکو بلا توقف درست کر اِس سستی افزا
بزرگی کے کام چھوڑ اِس احتشام سے جو تیرے نئے شہر کو تباہ کریگا مُنہ موڑ اپنی رعایا کو محنت سے آسودہ
کر اور اُنہین کثرت معیشت سے طاقت مناکحت پیدا کر یاد رکھہ کہ تو بادشاہ ہی مگر علی قدر رعایا جنپر تو حکمران ہی

اور تیرے اختیار کی مقدار تیری رعایا کی تعداد ہی نہ تیرے ملک کی وسعت اپنے علاقہ کو کیسا ہی چھوٹا ہو سرسبز
رکھہ اور اُسکو ایسے آدمیون سے آباد کر جو تعلیم یافتہ اور محنتی ہون اگر تو ان لوگون کا عزیز رہیگا تو اُن
سب فتح کرنیوالون سے جنھون نے زمین کو ویران کیا ہی تو زیادہ تر طاقتور اور زیادہ تر خوش اور بزرگ ہوگا ۔

आइडोमिनियस
آئیڈومینیس نے کہا تو پھر مین ان بادشاہون کو جنھون نے مجھہ سے اس معاملہ جنگ مین مدد چاہی ہی
کیا جواب دون کیا اپنی ریاست کی کمزوری ظاہر کرون درحقیقت یہہ بات درست ہی کہ باوجود خاص
فواید کے جو اپنے موقع حاصل سے مجھکو حاصل ہین غافل رہا ہون مینے زراعت و تجارت کے کام مین غفلت
कی ہی اور صرف شہر کو عالیشان کرنے کا خیال رکھا ہی لیکن ای عزیز مینٹر کیا مین اتنے بادشاہون کے سامنے مैन्टर
اپنی بے تمیزی قبول کرکے خود کو بے حرمت کرون اگر مجبوری کرنی پڑیگی تو کرونگا اور کیسی ہی تکلیف ہو
فوراً جھیلونگا کیونکہ تو نے مجھکو سمجھایا ہی کہ بادشاہ صرف رعایا کے واسطے ہی اور بالکل اُنکا محکوم ہی اور
اُسکو ہمیشہ چاہیے کہ اُنکی عافیت اپنی شہرت پر مقدم جانے ۔

मैन्टर
مینٹر نے کہا کہ یہہ تقریر بزرگی رعایا کے لایق ہی اور مین اسی کے واسطے تجھکو تیرے نام کے لایق بادشاہ
سمجھتا ہون نہ تیرے شہر کی پرغرور بزرگی کے واسطے لیکن تیری عزت کی حفاظت تیرے ملک کی منفعت
پر بھی مقدم ہی اس کام کو مجھپر چھوڑ مین ان بادشاہون کو سمجھاؤنگا کہ تو یولیسیز کو اگر جیتا ہی اور اگر (यूलीसीज़)
مرگیا ہی تو اُسکے بیٹے کو جبراً اُسکی بادشاہت کی حکومت پر قایم اور پینیلوپ کے امیدوارون کو ملک اتھاکا (पैनीलोप، अइथाका)
سے خارج کیا چاہتا ہی وے فوراً سمجھ جاینگے کہ یہہ بات بلا افواج بیشمار ناممکن ہی اسلئے ڈانیا والون کے (डानिया)
مقابلہ مین تجھہ سے تھوڑی فوج ملنے پر بھی راضی ہوجاینگے ۔

وہ یہہ بات سنکر اُس شخص سا خوش ہوا جو اپنے سر سے اُس بوجھہ کے اُترجانے سے خوش ہوتا ہی
جسکے تلے وہ دب رہا ہی اور بولا کہ ای میرے عزیز مینٹر بیشک اس بات سے تیری شہرت اور میرے (मैन्टर)
نوآباد شہر کی عزت دونون محفوظ رہینگی اور میرے ہمسایہ کے بادشاہون پر میری کمزوری ظاہر نہوگی
لیکن جب ٹیلیمیکس خود میری طرف سے ڈانیا والون کے مقابلہ مین مصروف رہیگا تب مین کس صداقت (टैलीमेकस، डामिया)
کے اظہار پر یہہ عذر کرسکتا ہون کہ مین یولیسیز کو یا ٹیلیمیکس کو اُسکی بادشاہت پر قایم کرنے کے واسطے (यूलीसीज़، टैलीमेकस)
فوج بھیجا چاہتا ہون مینٹر نے کہا کہ اس بات سے کچھہ تکلیف نہ پا مین جھوٹھہ کبھی نہین بولونگا یے جہاز جو (मैन्टर)
تو اپنی تجارت کے واسطے درست کررہا ہی اپیپیرس کے ساحل کو جاینگے اور دو فائدے ایک ساتھہ (इपिरस)

حاصل کرینگے ایک یہہ کہ جو تجار افزونی محصول کے سبب سے سیلینٹم سے چلے گئے ہین اُنکو واپس لائین گے
اور دوسرا یہہ کہ یولیسیز اگر زندہ ہی تو اُسکی کچھ خبر پائین گے وہ کہین اُن دریاؤن کے قریب ہی ہوگا
جو یونان کو اِٹّیلی سے علیحدہ کرتے ہین اور یہہ معتبر خبر پائی ہی کہ لوگون نے اُسکو فینیشیہ والون کے درمیان
دیکھا ہی لیکن اگر تو یولیسیز نہ ملیگا تو بھی اُسکے بیٹے کو تیرے جہازون سے بہت فائدہ ملیگا کہ وے اُسکے نام
سے تمام اِتھاکہ مین اور آس پاس کے ملکون مین جہان یقین کرتے ہین کہ جیسے اُسکا باپ مرگیا ہی ویسے
وہ بھی مرگیا ہی اُسکا رعب پیدا کرینگے پینیلوپ کے امیدوار یہہ سُنکر حیران ہونگے کہ وہ ایک توانا بادشاہ کی
فوج کے ساتھہ واپس آتا ہی اہل اِتھاکہ خوف سے مطیع رہین گے اور پینیلوپ کو دوسرے خاوند کے اقبال
کے انکار مین تقویت ہوگی اسطرح پر جب ٹیلیمیکس ڈانیا والون کے مقابلہ مین تیری خدمت کریگا تو اُسکی
خدمت کریگا آئیڈومینیئس نے کہا وہ بادشاہ خوش نصیب ہی جسکو ایسی صلاح ملتی ہی لیکن وہ اُس سے
دوچند خوش نصیب ہی جو اہل صلاح کی قدر جانتا ہی اور اُس سے فائدہ اُٹھاتا ہی ایک خردمند اور وفادار
دوست ایک لشکر فیروزی اثر سے بہتر ہی تا ہم بادشاہ خردمند اور وفادار پر جنکی نیکی سے ڈرتے ہین
اعتبار کم لاتے ہین خود کو خوشامدیون کے حوالہ کرتے ہین اور اُنکی بے ایمانی سے نہین ڈرتے ہین مین
خود ایسی مہلک غلطی مین پڑچکا ہون اور تجھہ سے وے مصائب بیان کرونگا جو مینے ایک جھوٹھے دوست
سے سہے ہین وہ میری خواہشون کو خوشامدیانہ سراہتا تھا اس امید سے کہ مین اُسکی خواہشون کو
پورا کرون۔

مینٹر نے بآسانی مددگارونکو یقین کرایا کہ مناسب ہی کہ آئیڈومینیئس ٹیلیمیکس کے کام اپنے ذمہ لے
اور ٹیلیمیکس اُسکی طرف سے ہمارے ساتھہ اس معاملے مین شریک رہے بلکہ اس بات سے بہت راضی ہوئے
کہ بڑے یولیسیز کا بیٹا کریٹ کے سو جوانون کے ساتھہ ہمارے ہمراہ رہیگا جنکو آئیڈومینیئس نے اُسکے زیر حکم
کر رکھا ہی یے نوجوان اُسکے باغ مصاحبت کے گل تھے جنکو وہ اپنے وطن سے اپنے ساتھہ لایا تھا اور جنکے
واسطے مینٹر نے اُسکو اس عزیمت پر بھیجنے کی صلاح دی تھی یعنی اُسنے کہا تھا کہ ایام امان مین رعایا کی تعداد
کا بڑھانا ضرور ہی لیکن جنگی نام اور کام کی قومی ناواقفی مٹانے کے لئے اِن نوجوان امیرونکو جنگ پر بھیجنا
بھی واجب ہی تاکہ سپاہیانہ خوبی کا خیال امیرانہ نسل اور بلندی درجہ کے خیال سے ملکے قومی خواہش
بزرگی اور شوق سلاح اور تحمل تکلیف اور تحقیر مرگ اور علم جنگ سے آزمودہ کارانہ واقفی کے پیدا کرنے اور

सैलैन्टम
यूलीसीज़
इटैली
फ़िनीशिया
यूलीसीज़
अइथाका
पैनीलोप
अइथाका
पैनीलोप
टैलीमेकस
डानिया
अइडोमिनिअस
मैन्टर
अइडोमिनिअस
टैलीमेकस
टैलीमेकस
यूलीसीज़
क्रीट
अइडोमिनिअस
मैन्टर

رکھنے کو کافی ہو۔

आइडोमिनियस
मैन्टर, सैलैन्टम

مددگار بادشاہون نے آئیڈومینیس سے رضامند اور مینٹر کی عقل سے خورسند ہوکے سیلینٹم سے کوچ

टैलीमेकस
टैलीमेकस

کیا وے ٹیلیمیکس کے ہمراہ ہونے سے بہت خوش تھے لیکن ٹیلیمیکس کو اپنے دوست سے جدا ہونے پر بہت افسوس

आइडोमिनियस
मैन्टर
टैलीमेकस

ہوا جسوقت وے بادشاہ آئیڈومینیس سے رخصت ہوتے تھے اور اُسکے ساتھ ہمیشہ کے لئے اپنی دوستی
قایم رکھنے کے عہد کرتے تھے اُسوقت مینٹر نے ٹیلیمیکس کو ایک خاموشانہ جوش محبت مین آکے اپنے سینہ سے لگایا

टैलीमेकस

اور خود کو اُسکے اشکون سے تر پایا ٹیلیمیکس نے کہا کہ مجھکو بزرگی کی تلاش مین خوشی نہین ہی اور تیری جدائی
سے سوا افسوس کے اور کچھ نظر نہین آتا اور مین سوچتا ہون کہ وہی مہلک وقت پھر آیا جب مصریون نے

मैन्टर

مجھکو تیرے آغوش سے دور کرکے تجھ سے پھر ملنے کی امید بغیر دور کے ملک مین ڈالا تھا مینٹر نے اُسکو ملایمی اور
تسلی کے الفاظ کہکے تشفی دی اور کہا کہ یہہ جدائی اُس جدائی سے بہت مختلف ہی جو مصر مین ہوئی تھی یہہ
جدائی خوشی کی ہی اور تھوڑے دن کی اور تجھکو بزرگی بخشیگی ای بیٹے تو مجھ سے کم ملایمی اور زیادہ مضبوطی
کے ساتھ محبت رکھیو اور میری جدائی کی عادت سیکھیو کیونکہ وہ وقت آتا ہی کہ مین اور تو ہمیشہ کے واسطے
جدا ہونگے اور کیا درست ہی اور کیا نادرست ہی سو تجھکو اپنی عقل اور نیکی کے الہام سے زیادہ تر سیکھنا چاہیے

मैन्टर

اِس سے کہ مینٹر کی موجودگی سے سیکھتا ہی۔

मैन्टर
टैलीमेकस

اُس دیبی نے جو مینٹر کی صورت مین مخفی تھی تب ٹیلیمیکس کو اپنی سپر سے محفوظ کیا اور اُسکو عقلمندی اور
دوربینی اور بے باکانہ ہمت اور اشرافانہ اعتدال کا نور مع اُن نیکیون کے جو کم نصیب ہوتی ہین بخشا
اور کہا کہ جہان تیرا کام ہی وہان جا اور مت سوچ کہ وہ پُرخطر ہی یا پُرسلامت بادشاہ کو خطرے سے بچنے کے
واسطے لڑائی سے انکار کرنا اتنا باعث بے عزتی نہین ہی جتنا لڑائی کے وقت الگ ہونا باعث بیعزتی ہی جو دوسرون
پر حکم کرتا ہی چاہیے کہ اُسکی ہمت کبھی مشتبہ نہو اگر یہہ مناسب ہی کہ رعیت اپنے بادشاہ کو بچاوے تو یہہ زیادہ تر مناسب
ہی کہ بادشاہ اپنی عزت کو بچائے یاد رکھ کہ جو دوسرون پر حاکم ہوتا ہی اُسکو اُنکے واسطے نظیر بننا پڑتا ہی اور

टैलीमेकस

اپنی ہمت دکھاکے اُنکی ہمت کو تقویت دینی پڑتی ہی اسلئے ای ٹیلیمیکس خطرے سے مت ڈر لڑائی مین مگر اپنی شجاعت
پر حرف نہ آنے دے جو خوشامدی تجھ سے کہتے ہین کہ تجھے خود کو خطرے مین نہ ڈالا چاہیے سو ہی جب خطرہ آئیگا
اور اُنسے صلاح لیجائیگی تو تیری کم ہمتی ظاہر کرینگے لیکن بے ضرورت خود کو خطرے مین نہ ڈال ہمت جہان تک
عقل کے ساتھ ہی ایکطرح کی خوبی ہی اور اگر عقل کے ساتھ نہین ہی تو وہ زیست کی ایک بیوقوفانہ حقارت ہی

یعنی صرف ایک وحشیانہ خوشی ہی جاہلانہ ہمت سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا جو کوئی خطرے مین اپنے ہوش بجا نہین
رکھتا ہی سو بہادر نہین دیوانہ ہی اور صرف اپنی بے امتیازی سے دہشت پر غالب آتا ہی ورنہ جسقدر اضطراب
سے آزاد ہی اُسیقدر بزدلہی اور اگر نہین بھاگتا ہی تو مضطرب ہی دل اختیار مین نہین رکھتا کہ انتظام درست
رکھہ سکے اور اتفاقی اور ضروری موقع پا سکے یا اُس سے فائدہ اُٹھا سکے جیسا لڑائیون مین پاتے ہین اور
اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہین کہ دشمن کو گھبرا دیتے ہین اور اپنے ملک کو بچا لیتے ہین اور اگر وہ سپاہیانہ شوق
رکھتا ہی تو حاکمانہ تمیز نہین رکھتا اور نہ وہ ہمت رکھتا ہی جو عام آدمی کے واسطے بھی ضرور ہوتی ہی کیونکہ
عام آدمی بھی کام کے جوش مین اتنی تمیز رکھتا ہی جتنی اپنے افسر کے احکام سننے اور سمجھنے کو ضروری ہی جو شخص
جلد بازی کرتا ہی سو فوج کی درستی اور ترتیب کو بگاڑتا ہی اور پُرضرر بے تدبیری کی نظیر بنتا ہی اور اکثر
تمام فوج کو لاعلاج نقصان مین ڈالتا ہی جو لوگ عام کام پر صرف اپنی ہوس برآری مقدم جانتے ہین سو
انعام کے نہین سزا کے مستحق ہوتے ہین۔

پس ای میرے بیٹے بزرگی کے تعاقب مین بھی تعجیل سے احتراز کر کیونکہ بزرگی صرف موقع منفعت
کا صابرانہ تسلی کے ساتھہ انتظار رکھنے سے حاصل ہوتی ہی وہ نیکی زیادہ تر واجب التعظیم ہی جو بے شر
اور بے ضرر اور بے نخوت ہوتی ہی جیسے تجھکو خطرے مین پڑنے کی ضرورت زیادہ ہو ویسے چاہیے کہ تیری
تدبیر اور دوربینی اور ہمت بھی زیادہ ہو یہہ بھی یاد رکھہ کہ جس بات سے تیرے رفیقونکو حسد پیدا ہو اُس سے
پرہیز کر اور خود مین دوسرے کی کامیابی کو حسد پیدا نکرنے دے جس کام کے واسطے آفرین چاہیے فیاضانہ آفرین
دے مگر نیکی اور بدی سے مشتمل کام کے واسطے سکوت سراہ نیکی کو خوشی سے ظاہر کر اور بدی کو
چھپا اور اُسکو کبھی یاد نکر مگر رحیمانہ پُرانے حاکمون کے سامنے جنکو سب طرح کے تجربے حاصل ہین جو تجھکو
نہین ہین اپنی راے ندے اُنکی راے ادب سے سُن اور اُنسے صلاح لے اور جو زیادہ ہوشیار ہون
اُن سے مدد چاہ اور جو اچھے کام اُنکی صلاح سے تجھہ سے ظہور مین آئین تو اُنکے واسطے اپنی ممنونی ظاہر
کرنے مین مت شرما۔

کوئی ایسی بات مت سُن جو تجھکو دوسرونکا حاسد اور نامعتمد کرے اُن سے اپنا حال دل اعتبار
اور احتیاط کے ساتھہ ظاہر کر اگر تو جانتا ہی کہ اُنکا طریقہ تیرے ساتھہ مخصوص ہی تو فوراً اپنا ضمیر اُنکو ظاہر کر
اور اُسکا جو سبب ہو اُنکو جتا اگر وے اِس طریقے کی فیاضانہ عمدگی سے واقفیت کی قابلیت رکھتے ہونگے

تو ضرور خوش ہونگے اور تو اُنسے جو رعایت و عنایت چاہ سکتا ہی اُنکے پانے مین کچھہ مشکل نہین دیکھے گا
اگر اُنکی ناواقفیت ایسی سخت ہی کہ اِس طریقے کی درستی اُن سے پوشیدہ رہے تاہم تجھکو اُن سے جس
بات کی امید ہو سکتی ہی اُسکا کسیقدر امتحانی علم حاصل ہو جائیگا اور تو اُنکے ساتھہ ایسے معاملات پیش
کریگا کہ لڑائی کے درمیان تجھے اُن سے زیادہ بحث کرنیکی ضرورت نرہیگی اور اُنکے واسطے تجھکو ملامت
نسہنی پڑیگی لیکن سب سے زیادہ اِس بات کا خیال رکھہ کہ تیری ناخوشی اُن خوشامدیون کے روبرو
ذراسی بھی ظاہر نہونے پائے جو ہر وقت حسد اور نفاق پیدا کرنے کو مستعد رہتے ہین مین یہان رہونگا

आइडोमिनिअस

اور آئیڈ ومینیئس کو اُن تدبیرون کے کرنے مین مدد دونگا جو واجباً اُسکی رعایا کے فائدے کیواسطے
اور اُن غلطیون کی درستی کے واسطے ضرور ہین جو بدصلاحون اور خوشامدیون کے بہکانے سے اپنی
نئی بادشاہت جمانے مین اُس سے سرزد ہوئی ہین۔

टैलीमेकस
आइडोमिनिअस

ٹیلیمیکس آئیڈ ومینیئس کی اِس تھوڑی سی ملامت پر اُسکے طریقے کی نسبت حقارت آمیز استعجاب

मैन्टर

ظاہر کئے بغیر نرہ سکا مینٹر نے سخت آواز سے اُسکو روکا اور کہا کیا تو تعجب کرتا ہی کہ سب سے زیادہ عالیقدر
آدمی آدمی ہی ہوتے ہین اور وے بیشمار مکرون اور فریبون مین جو بادشاہت کے ساتھہ شامل رہتے

आइडोमिनिअस

ہین آثار ضعف انسانی ظاہر کرتے ہین آئیڈ ومینیئس مین خیالات عظمت و حشمت ایام طفولیت سے جاگزین
ہین اور ترقی پاتے رہے ہین اور ایسا فیلسوف کون ہی جو اُسکی جگہہ پر آکے خوشامد پر غالب ہے حقیقت
مین اِسنے اُنسے بہت دھوکہ کھایا ہی جنپر اعتبار کیا ہی لیکن سب سے عاقل بادشاہ بھی کتنا ہی احتیاط رکھین
اکثر دھوکہ کھاجاتے ہین کوئی بادشاہ ہر ایک کام آپ نہین کرسکتا اسلئے اُسکو وزیر رکھنے پڑتے ہین اور
اُنپر اعتبار کرنا پڑتا ہی علاوہ اِسکے کوئی بادشاہ اُنکو جو اُس پاس رہتے ہین اِسقدر نہین پہچان سکتا ہی
جسقدر اُنکو دوسرے پہچانتے ہین کیونکہ اُسکے روبرو کبھی بے پردہ نہین آتے اور اُسکو دھوکہ دینے کے

टैलीमेकस

لئے جو مکر و حیلہ ممکن ہی سو کرتے ہین افسوس ای عزیز ٹیلیمیکس تیرا خاص تجربہ اِس صداقت کا ثبوت اچھی طرح
نہین کرسکتا ہم جو خوبیان اور لایقیان تلاش کرتے ہین سو آدمیون مین کبھی نہین پاتے اور کیسی ہی
محنت اور فراست سے اُنکے طریقون کو سیکھتے ہین تو بھی ہر روز نتیجہ نکالنے مین غلطی ہی کرتے ہین جو خوبیان
اور لایقیان ہم تلاش کرتے ہین سو عوام مین کبھی نہین پاسکتے کیونکہ اچھے اچھے آدمی توہم اور تنفر اور
حسد رکھتے ہین اور اپنی رائے کیسی ہی عجیب ہو کم دیتے ہین اور اپنا عیب کیسا ہی مضر ہو کم قبول کرتے

ہین بلکہ جتنا زیادہ ہوتا ہی اُتنا ہی عملہ زیادہ ہوتا ہی کیونکہ بہت سے کام ایسے ہوتے ہین کہ بادشاہ خود نہین
کرسکتا اور اسلیئے وے کام اورون سے لیتا ہی اور وے جنکو وہ اپنا اختیار سونپتا ہی جسقدر زیادہ ہوتے
ہین اُسیقدر وہ اپنے انتخاب مین غلطی دیکھتا ہی جو شخص آج بادشاہون کو بُرا کہتا ہی سو کل جنکو بُرا کہتا ہی
اُنسے بھی خراب حکمرانی کرتا ہی اور اگر اُسکو ویسا ہی اختیار دیا جاتا ہی تو ویسی ہی بلکہ اُنسے بھی سخت تر
غلطیان کرتا ہی اگر کوئی شخص طبیعی فصاحت رکھتا ہی تو حالت بیکاری مین اُسکے عیب پوشیدہ رہتے ہین
اور اُسکی عقل روشن فائدے پر متوجہ ہوتی ہی اور وہ جن کامون پر نہین ہی اُن سب کامونکے لایق
معلوم ہوتا ہی لیکن اختیار آدمی کی لیاقتونکو سخت امتحان پہ لاتا ہی اور بڑے بڑے عیب جو بیکاری کی
تاریکی کے سایہ مین پوشیدہ رہتے ہین ظاہر کرتا ہی بزرگی اُن آئینون کی مانند ہی جو ہر ایک شی کو اُسکی
مقدار سے زیادہ تر دکھاتے ہین بڑے درجہ پر ہر ایک عیب بڑا معلوم ہوتا ہی جہان چھوٹی چیزین اپنے
نتیجون مین بڑی ہوتی ہین اور چھوٹے چھوٹے قصور سخت مقابلہ پیدا کرتے ہین بادشاہ ایک شخص ہی جسکے
طریق پر تمام دنیا برابر ناظر اور عیب جوئی پر حاضر ہی اُسکا وے لوگ درست خیال نہین کرسکتے جو صرف
اُسکے عہدے پر قیاس کرتے ہین اور اُن مشکلات سے مطلق واقفیت نہین رکھتے جو اُسکو گھیرے رہتی
ہین اور جیسا کامل چاہتے ہین ویسا نہونے سے اُسکو آدمی نہین سمجھتے مگر بادشاہ آدمی سے کچھ زیادہ
نہین ہی اُسکی نکوئی اور عقلمندی اُسکی طبیعت پر منحصر ہی وہ بھی ہوا اور ہوس اور عادت رکھتا ہی جنپر
ہمیشہ غالب آنا ناممکن ہی اُسکو خودغرض اور مکار برابر گھیرے رہتے ہین جو مدد چاہتا ہی سو کسی سے نہین
پاتا اور کبھی اپنے جوش طبیعت سے اور کبھی اپنے وزیرون کی نصیحت سے ہمیشہ دھوکہ کھاتا ہی اور ایک
غلطی کی درستی نہین کرنے پاتا کہ دوسری غلطی مین پڑتا ہی اُن بادشاہون کا بھی یہی حال ہی جو
سب سے زیادہ عقل اور سب سے زیادہ نیکی رکھتے ہین اور جو غلطی ابتدا مین ہوتی ہی انتہا مین اُسکی درستی
کرنے کے لئے درازترین اور بہترین بادشاہت کوتاہ اور بغایت قاصر ہوتی ہی ایسی خرابیان بادشاہت
سے جدا نہین ہوسکتین اور آدمی کمزوری سے ایسے بوجھ کے تلے دب جاتا ہی بادشاہ لایق رحم اور قابل
معافی ہین کیا اُنپر رحم واجب نہین ہی جو بیشمار مخلوقات کی حکمرانی پر مقرر کیئے جاتے ہین جنکی خواہشین نامحدود
ہین اور جو اپنے اوپر اچھی طرح حکم کرنیوالون کی ہر ایک قوت کی مصروفیت چاہتے ہین ورنہ صاف یہہ
بات ہی کیا وے آدمی قابل رحم نہین ہین جو مثل خود کی ضروری اطاعت کرتے ہین بادشاہت کا کام

صرف کوئی دیوتا انجام دے سکتا ہی لیکن وہ بادشاہ رعایا کی نسبت کم قابل رحم نہین ہی جو کمزور اور ناقابل ہی اور خراب اور بیکارون پر عامل۔

टैलीमेकस
आइडोमिनियस
क्रीट

تیلیمیکس نے کچھ بے باکی سے کہا کہ آئیڈومینیس پہلے ہی کریٹ جو اُسکے بزرگون کی بادشاہت تھی تیزی سے کھو چکا تھا اگر تو اپنی عقل سے اُسکی حفاظت نکرتا تو سیلینٹم کو بھی جو اُسکی عوض آباد کر رہا ہی اپنے ہاتھ سے کھو دیتا۔

सैलैन्टम

मैन्टर
आइडोमिनियस

مینٹر نے کہا مین قبول کرتا ہون کہ آئیڈومینیس بڑی غلطیون کا خطاوار ہی لیکن یونان کو اور زمین کے دوسرے ہر ایک ملک کو دیکھہ اور دریافت کر کہ اُنمین جنھون نے بہت ترقی کی ہی کوئی ایسا بادشاہ ہی جو بہت سی حالتون مین ناقابل معافی ہی سب سے بڑے آدمی اپنی اصلی طبیعت اور ذہنی حالت مین ایسے نقص رکھتے ہین کہ کبھی اُنکو گمراہ کرتے ہین اور سب سے اچھے آدمی وے ہین جو اُن نقصون کے اقبال کی طاقت اور جو خرابی اُن نقصون سے پیدا ہوتی ہی اُسکو درست کرنے کی واقفیت رکھتے ہین کیا تو سوچتا ہی کہ بڑا ایولیسیز جو تیرا باپ ہی جسکو یونان کے تمام بادشاہ نظیر گردانتے ہین ایسی کمزوری اور ناکاملی نہین رکھتا ہی اگر وہ منروا کی دایمی ہدایت و حفاظت سے متمتع نہوتا تو کتنی ہی بار اُن خطرات اور مشکلات کے تلے جو نصیب کی نہایت ناموافقت سے اُسکو پیش آئے تھے دب جاتا اُس دیبی نے کتنی ہی بار اُسکو روکا اور سنبھالا ہی تب وہ نیکی کے راستہ پر چلا ہی اور اس بزرگی کو پہنچا ہی اور جب تو اُسکو اتیتھاکا مین اُسکی فضیلت کی تمام رونق کے ساتھ حکمرانی کرتا دیکھے تو مت امید کیجیو کہ وہ بے نقص ہی وہ یونان اور ایشیا اور دریا کے سب جزیرون مین اُن غلطیون پر بھی باعث تعجب ہی جو اُسکے طریقہ کے پُر رونق تعجبات مین فراموش ہو رہی ہین اگر تو بھی اُسکو ایسا سراہتا ہی اور اُسکی عقل اور نیکی کے لئے خوش نصیبانہ پیروی کرکے اُنکو اپنے سینہ مین جگہہ دیتا ہی تو تو دوسری فرحت اور عزت کا محتاج نرہیگا۔

यूलीसीज़
मिनर्वा
अइथाका
एशिया

بڑے آدمیون سے اُس سے زیادہ تر توقع مت رکھہ جو انسانی طبیعت سے ہو سکتا ہی جوان آدمی اپنی ناتجربہ کاری اور مغروری سے ایسی سخت تجویز کرتے ہین کہ اُس سے جن طریقون کی پیروی کرنی چاہیئے سو بُرے لگتے ہین اور ناامیدوارانہ سستی پیدا ہوتی ہی تجھکو صرف یہی نہین چاہیئے کہ عظمت سے محبت رکھے اور اپنے باپ کی ناکاملی پر بھی اُسکی پیروی کرے بلکہ آئیڈومینیس کو بھی باوجود اُن باتون کے جو مینے اسکے طریقے اور تجارت مین قابل مذمت بتائی ہین نہایت اچھا سمجھنا چاہیئے وہ طبیعتً

आइडोमिनियस

صاف اور راستباز اور منصف اور مہربان اور فیاض ہی اسکی ہمت کامل ہی اور وہ ارادۂ فریب سے بخوبی واقف
ہوتا ہی نفرت کرتا ہی اسکی سب ظاہری لیاقتین بزرگانہ اور اسکے درجہ کے لایق ہین اور اسکی غلطیان
قبول کرنے کے واسطے اسکی عاقلانہ طبیعت اور ہر ایک سخت ملامت کے واسطے اسکی صابرانہ اور سالمانہ
برداشت اور اپنے قصورون کی عام درستی کرنے کے واسطے اپنے برخلاف اسکی مضبوطی اور اسطرح
دوسرون کی ملامت سے اسکی بلند منزلتی بیگمان اس بات کی گواہ ہین کہ اسکا دل بزرگی حقیقی رکھتا
ہی بعض نقص ایسے ہین جنسے کم لیاقت کا آدمی خوش نصیبی اور خوش صلاحی سے بچ سکتا ہی لیکن جو بادشاہ
مدت سے خوشامدیون کے فریب مین مبتلا ہی سوا اپنے نقصون کو صرف نیکی اعلی کی کوشش سے دریافت
کرسکتا ہی اسطرح کا چڑھنا کبھی نہ پڑنے سے اچھا ہی آئیڈومینیس کی غلطیان ایسی ہین کہ اکثر سب بادشاہون (आइडोमिनियस)
سے ظہور مین آئی ہین مگر اسنے شہرت ایسی پائی ہی کہ آجتک کسی نے نہین پائی اور مین نے جو اسکو ملامت
کی ہی تو اسکو آفرین بھی دی ہی کیونکہ مجھکو اسنے اپنی ملامت کرنے دی اور ای عزیز ٹیلیمیکس تو بھی اسکو (टैलीमेकस)
سراہ اسمین اسکی شہرت کمتر ہی اور تیری منفعت زیادہ تر اسلئے مین نے تجھکو یہہ نصیحت دی ہی۔

اس کلام سے منیٹر نے ٹیلیمیکس کو واقف کیا کہ جو دوسرون کی نسبت سختی سے تجویز کرتے ہین علی الخصوص (मैन्टर, टैलीमेकस)
اگر وے حکمرانی کی دشواریون اور پیچیداریون مین مبتلا ہوتے ہین تو اپنی نیکی کو نقصان پہنچاتے ہین
پھر کہا کہ ای ٹیلیمیکس اب وقت جدا ہونے کا ہی خوش رہیو مین یہان تیری واپسی کا منتظر رہونگا یاد رکھیو (टैलीमेकस)
جو دیوتاؤن سے ڈرتے ہین سو آدمیون سے کسیطرح کا ڈر نہین رکھتے تو خطرے مین پڑیگا لیکن یاد رکھیو
کہ منروا تیرا ساتھ کبھی نہین چھوڑیگی۔ (मिनर्वा)

اسوقت ٹیلیمیکس کو ایسا خیال ہوا کہ وہ دیبی روبرو موجود ہی بلکہ یقین ہوا کہ اسی کی آواز ہی جو تقویت (टैलीमेकस)
دے رہی ہی لیکن منیٹر پھر روبرو نظر آیا اور بولا کہ ای میرے بیٹے اس خبرداری کو یاد رکھ جو مین نے (मैन्टर)
تیری طفولیت کے وقت سے تجھے تیرے باپ کی مانند دانا اور دلیر کرنے مین کی ہی اور کوئی کام ایسا نکر
جو اسکی نظیر سے ناموافق اور میری نصیحتون سے منافق ہو۔

آفتاب نکل آیا تھا اور پہاڑون کی چوٹیان اسکے نور سے سنہری ہو رہی تھین تب
مددگار بادشاہ سیلینٹم سے روانہ ہوکر اپنے لوگون مین واپس آئے وے فوجین جو اس شہر کے باہر (सैलैन्टम)
خیمہ زن تھین اب اپنے اپنے افسرونکے ساتھ روانہ ہونے لگین انکے نیزے ہر طرف جنگل سے نمایان

हाइडोमिनियस | ہوئے اور اُنکی سپرین آفتاب مین تابان ہوئین اور غبار کا ایک بادل آسمان کو چڑھا آئیڈومینیس
मैन्टर | اور مینٹر اُن بادشاہونکو شہر سے بہت دور میدان تک پہنچائے آئے آخر باہم صفا شعارانہ دوستی کا ثبوت
आइडोमिनियस | دیکے اور ایکے ایک دوسرے سے رخصت ہوئے اُن مددگار بادشاہونکو اب اُئیڈومینیس کے طریقے سے
جو لوگون کے بہکانے سے بگڑ رہا تھا واقف ہونے پر کہ اس صلح کے قایم رہنے مین کچھ اشتباہ نرہا حقیقت
مین اُنھون نے اسکی نسبت جو تجویز کی تھی سو اُسکے طبعی خیالون سے نہین بلکہ اسکے خوشامدیون کی خراب
صلاح سے کی تھی جسکو فوراً وہ مان لیتا تھا۔

आइडोमिनियस मैन्टर मैन्टर | جب یہہ فوج چلیگئی ائیڈومینیس مینٹر کو اپنے شہر کے ہر ایک حصہ مین لیگیا مینٹر نے کہا دیکھین تو
کتنی رعایا کیا شہر مین اور کیا ملک مین رکھتا ہی کہ اُن سبکو گنین اور دریافت کرین کہ اُنمین کتنے کاشتکار
ہین اور تحقیق کرین کہ کسقدر غلہ شراب وغیرہ روغن ضروریات تیری اراضی سال بسال پیدا کرسکتی
ہی تب معلوم ہوگا کہ تیرا ملک اپنے باشندون کی پرورش کرسکتا ہی اور بیرونی تجارت کیواسطے کچھ
بچا سکتا ہی یا نہین اور یہہ بھی معلوم کرین کہ تیرے یہان کتنے جہاز ہین اور اُنکے واسطے کتنے ملاح ہین تاکہ
تیری طاقت کا اندازہ ہوسکے پھر وہ اسکے ساتھہ ہر ایک بندر دیکھنے گیا جہازون پر چڑھا اور اُن سب
بندرون سے مطلع ہوا جہان جہان وے جہاز تجارت پر جاتے تھے اور کیا سامان تجارت لیجاتے تھے
اور وہان سے کیا لاتے تھے اور اُس سفر کا کیا خرچ پڑتا تھا اور تاجرونکو ایک دوسرے کا کیا دینا
تھا اور اُنمین کتنی تاجرانہ جماعتین مقرر تھین تاکہ معلوم ہو کہ اُنکی شرطین منصفانہ اور اُنکی رعایتین
ایماندارانہ ہین یا نہین اُسنے یہہ بھی تحقیق کیا کہ اِن دریائی سفرون مین کیا خطرہ ہی اور تجارت
مین کیا نقصان پہنچتا ہی تاکہ ایسے قاعدے مقرر کئے جائین جو تاجرون کو تباہی سے بچائین کیونکہ کبھی
وے منفعت کی نہایت طمع مین آکے ایسے کام اختیار کرتے ہین جنکی تکمیل کا اقتدار نہین رکھتے۔

اُسنے کہا کہ دیوالہ نکالنے کے واسطے سخت سزا دینی چاہئے کیونکہ دیوالہ اکثر دغابازی کا نتیجہ نہین
ہوتا تو جلد بازی اور بے امتیازی کا ضرور ہوتا ہی اور ایسے قوانین بنائے جنسے دیوالہ نکالنا آیا سانی
بند ہوسکے سوداگرون کو تاکید کی کہ اپنے اپنے مال اور آمد و خرچ کا حساب اور اپنی سوداگری کی
تفصیل مجسٹریٹون کے یہان جو اِس کام کیواسطے مقرر ہون لکھاتے رہین اور تنبیہ کی کہ دوسرون کا
مال اپنے آدھے مال سے زیادہ جوکھون مین نہ ڈالنے پائین اور جو تجارت تنہا نکر سکین سو بشراکت کرین

اور ایسے شرکو نمین جو شرایط مقرر ہون اُنکی نگرانی سخت سزا کے ساتھہ کیجائے یہہ بھی ہدایت کی کہ تجارت
بالکل کشادہ اور بے قید رہے آسپر محاصل کا بوجھہ ڈالنے کے بدلے ہر ایک سوداگر کو جو نئے ملک کی تجارت
کا مال سیلینٹم کے بندر پر لائے کچھہ انعام دیا جائے۔ सैलेन्टम

ان قوانین سے ہر طرف کے لوگ بہت چلے آئے اور سیلینٹم کی تجارت گویا دریا کا چڑھاؤ اُتار سैलेन्टम
بنگئی دولت پر دولت اس کثرت سے آتی تھی جیسے لہر پہ لہر آتی ہی ہر ایک شی بندر پر یا بندر سے بے روک
ٹوک آتی جاتی تھی اور ہر ایک چیز جو آتی تھی فائدہ مند تھی اور ہر ایک چیز جو جاتی تھی اپنے بدلے کوئی
زیادہ تر فائدے کی چیز چھوڑ جاتی تھی اس بندر پر جو بیشمار قومون کا مرکز تھا ملائمانہ سختی کے ساتھ
انصاف غالب تھا اور اونچے اونچے برجون سے جو اسکی زینت و حفاظت کے باعث تھے آزادی
اور راستبازی اور عزت دنیا کی دور دور کی سرزمین سے سوداگرون کی طالب تھین اور
یے سوداگر خواہ مشرق کے ساحلون سے جہان آفتاب دن نکالنے کے واسطے لہر کو چیرتا ہوا نکلتا ہی
خواہ اُس نامحدود دریا سے جہان درازی راہ سے تھک کر اپنی آتش کو بجھاتا ہی آتے تھے تب سیلینٹم سैलेन्टम
مین ایسی سلامت و حفاظت سے رہتے تھے جیسے اپنے وطن مین رہتے تھے۔

مینٹر تب شہر کے اندر کے سلاح خانجات و اسباب خانجات و کارخانجات مین گیا اُن سب بیرونی मैन्टर
اشیا کا بکنا بند کیا جو عیاشی اور نامردانہ خوش باشی سکھلاتی ہین اور اُسنے ہر ایک درجہ کے باشندون
کے لباس و طعام اور اُنکے گھرونکے اسباب اور انداز اور زیبائش مقرر کئے اور سب نقرہ و طلائی
زیورات کا پہننا ممنوع کیا اور ائیڈومینئس سے کہا کہ تیری رعایا کو اُنکے اخراجات مین تیری نظیر معتدل अइडोमिनिअस
کریگی ضرور ہی کہ تیری وضع مین کچھہ امتیاز درجہ پایا جائے مگر تیرا اختیار تیرے پاسبانون اور تیرے
دربار کے بڑے اہلکارون مین جو ہمیشہ تیرے گرد رہتے ہین اچھی طرح پہچانا جا سکتا ہی اسلئے اپنا لباس بہت
عمدہ کپڑے کا رکھہ لیکن سرخ رنگ کا اور گرد پتلا سا گوٹہ لگا ہوا اور ویسے ہی عمدہ کپڑے کا تیرے خاص اہلکارون
کا ہو لیکن رنگ ویسا نہو مختلف رنگونسے مختلف درجونکی پہچان رہے مگر سونا چاندی اور جواہرات کوئی نہ پہننے پائے
اور یے درجے علی قدر ولدیت ترتیب دئے جائین۔

جو بہت قدیم اور نامی امرا ہین اُنکو اول درجہ مین رکھہ جو لیاقت بدنی یا اختیار عہدہ سے ممتاز
ہون سو اُن سے جو نیچے مدت سے موروثی عزت رکھتے رہے ہین دوسرے درجہ مین رکھے جائین اور

جو لوگ امیرانہ نسل سے نہین ہین سو اُنسے فروتر رہنا خوشی سے قبول کرینگے جو امیرانہ نسل سے ہین اگر تو اُنکو
احتیاطاً اتنی تقویت نہ دیگا کہ اپنے واسطے خیال باطل کرین اور اُنکو یکایک درجہ اعلیٰ پر نہ بڑھائیگا تو
خوشی سے اُن لوگون سے فروتر رہنا قبول کرینگے جو امیرانہ نسل سے ہین اُن لوگونکو سراہنے مین کبھی کمی
نکرو جو عافیت مین معتدلانہ رہے ہین کسی فرق سے اتنا حسد پیدا نہین ہوتا جتنا خاندانی نسل کے فرق سے
پیدا ہوتا ہی۔

نکوکاری کی تحریص اور سرکاری خدمت مین پیش قدمی کی ترغیب دینے کے لیے اسقدر کافی
ہی کہ اُنکو لیاقت عامہ کے واسطے کچھہ امتیاز بزرگانہ مثل تاج یا تصویر دیا جائے جو جنکو دیا جائے اُنکی اولاد
کے واسطے نئی امیری کی بنیاد ہو۔

پہلے درجہ کے آدمیونکا لباس سفید اور سُنہری کنارہ دار ہو اور امتیازاً ایک طلائی انگشتری اُنکی
اُنگلی مین رہے اور ایک طلائی تمغہ جسپر تیری تصویر منقش ہو اُنکے گلے مین حمایل رہے دوسرے درجہ کے
آدمیون کا لباس نیلا نقرہ کنارہ دار ہو اور امتیازاً اُنکے پاس ایک انگوٹھی بلا تمغہ رہے تیسرے درجہ
کے آدمیون کا لباس نیلا اور بیکنارہ ہو اور اُنکے پاس انگشتری نرہے چوتھے درجہ کے آدمیون
کا لباس گہرا زرد ہو پانچوین درجہ کے آدمیون کا زردی مایل سرخ چھٹے درجہ کے آدمیون کا
ملے ہوئے سُرخ اور سفید رنگ کا ساتوین درجہ کے آدمیون کا ملے ہوئے سفید اور زرد رنگ کا ہو
اِن مختلف رنگون کے لباس سے تیری ریاست کے آزاد آدمی سات درجون مین اچھی طرح
شناخت ہوسکین گے غلامون کا لباس سیاہی مایل سفید رنگ کا ہو اور اسطرح ہر ایک شخص
اپنی حالت کے موافق بلا انصراف پہچانا جائیگا اور ہر ایک ہنر جو صرف تکبر کو ترقی دیتا ہی سیلینٹم مین
جاری نہونے پائے تمام ہنر والے آدمی جو اب اپنے ملک کے بیفائدہ کامون مین مصروف ہین آیندہ
ایسے ہنر جو فائدہ مند اور تھوڑے ہین یا تجارت اور زراعت اختیار کرین کپڑے کی قسم اور وضع
مین کبھی فرق نہونے پائے آدمی بالطبیعت بھاری اور ضروری کامون کے واسطے پیدا ہوئے ہین
اور یہہ بات اُنکے لایق نہین ہی کہ جو کپڑے پہنتے ہین اُنمین کچھہ نئی بات ایجاد کرین یا اپنی عورتونکو
جنکو ایسے کام مین بیعزتی کم متصور ہی ایسی مکروہ اور خراب فضول خرچی مین پڑنے دین۔

اسطرح مینٹر نے مثل ایک ہنرمند باغبان کی جو اپنے میوے کے درختون کی نکمی ڈالیان چھانٹتا ہی

सैलेन्टम

मैन्टर

نمایش کو جو طریقونکو بلا معلوم خراب کرتی ہی کمی پر لانیکی اور ہر ایک شی کو عمدہ اور کفایتی سادگی مین لانیکے
واسطے گھٹانے کی کوشش کی اُسنے غذا کا بھی انتظام کیا نہ صرف غلامون کے واسطے بلکہ اعلیٰ درجہ کے آدمیون
کے واسطے بھی اُسنے کہا کہ نہایت شرم کی بات ہی کہ اعلیٰ درجہ کے آدمی اپنی بزرگی غذا اُن مین سمجھین جو
دلکو نامرد کرتی ہی اور بدن کو مغلوب اُنکو چاہیے کہ اپنی قدر اس بات مین سمجھین کہ اپنی خواہشونکو درست
رکھین اور دوسرونکو فائدہ پہنچا سکین اور وہ نیکنامی پا سکین جو خاص و عام مین نیکی پھیلانے سے
پاتے ہین جو شخص پرہیز گار اور اعتدال پسند ہی اُسکو ہمیشہ سادی غذا اچھی لگتی ہی اور صرف سادی غذا
نہایت توانا تندرستی پیدا کرتی ہی اور فرحتہای عالیہ و پاکیزہ کے واسطے ایک ساتھہ طاقت و طبیعت بخشتی
ہی تو بہت عمدہ غذا کھا لیکن وہ بے تکلف بنائی جائے علم باورچی گری لوگونکو زہر دینے کا علم ہی کیونکہ طبیعی
خواہشات پوری ہونے پر اشتہا کو تقاضی کرتا ہی۔

अइडोमिनिअस मइनास
آئیڈومینیس کو بآسانی معلوم ہوا کہ مینے غلطی کی تھی کہ اپنی رعایا کو میناس کے کفایت شعارانہ قوانین
मैन्टर
توڑنے اور اپنے طریقے خراب اور نامردانہ کرنے دئے بلکہ مینٹر نے اُسکو یہہ بھی ثابت کیا کہ جب تک بادشاہ
اپنی نظر سے تائید نکریگا تب تک اِن قوانین کی بحالی سے کچھہ فائدہ نہوگا اسلئے اُس نے اول اپنے دسترخوان
ट्राय
کا انتظام کیا کہ اُسپر صرف ایسی سادہ غذا آنے دی جیسی وہ ٹرائے کے محاصرے کے وقت دوسرے بادشاہون
کے ساتھہ کھاتا تھا اور جو فیاضانہ اور لذیذ تھی جس قانون کا بادشاہ خود پابند ہوا اُسکے اجرا مین کوئی
دم نہ مار سکا اور بلا عذر دسترخوان کی کثرت زائدہ اور لذت باطلہ سے دست بردار ہوا۔

मैन्टर
مینٹر نے دو قسم کے باجے بھی بند کئے ایک ملایم اور زنانہ آواز کا جو روح کو سستی اور شہوت پر مایل
کرتا ہی اور دوسرا اوباشانہ انداز کا جو اُسکو بے سبب ابترانہ اور فاحشانہ فرحت پر ترغیب دیتا ہی اُسنے
صرف وہ پاک اور مذہبی الحان جایز رکھا جو دیوتاؤن کے مندرین خواہش عبادت کو زاید کرتا ہی اور
بہادرانہ نیکی کو شہرت دیتا ہی اور عمدہ عمارتی آرایش مثل ستون اور گوشہ دیوار اور رواق وغیرہ
بھی مندرون کے واسطے مناسب سمجھی اور سادہ اور عمدہ وضع کے نقشجات ایسے مکانات کے بنائے جنین
نہ بہت زیادہ نہ بہت کم زمین پر ایک قبیلہ کے بہت سے آدمی رہ سکین اور ایک ساتھہ راحت و فرحت پائین
تاکہ اپنی صورت مصورانہ اور کمرجات کافی جداگانہ رکھین اور انتظام اور ادب قایم رہین اور خرچ کم لگے
اور ایسی ہدایت کی کہ اوسط درجہ والون سے جو اوپر ہین اُنکے ہر ایک مکان مین ایک دالان اور ایک

چھوٹا ستوندار مدور مکان اور ہر ایک قبیلہ کے سب آزاد آدمیون کے واسطے چند متفرق کمرے بنے رہین
لیکن سخت سزا کے ساتھ ممانعت کی کہ کوئی بڑے کمرے ضرورت سے زیادہ وسعت اور عظمت کے نہ بنائے
جیسے اپنا افتخار اور اقتدار دکھانے کو بناتے ہین جو مکانات اِن نقشون کے مطابق ہر ایک قبیلہ کے انداز
کے موافق بنائے گئے اُن سے شہر کا ایک حصہ تھوڑے سے خرچ مین آراستہ ہوگیا اور باقاعدہ نظر آنے
لگا اور دوسرا حصہ جو پہلے سے لوگون کے مغرورانہ اور متکبرانہ شوق سے بن چکا تھا باوجود اتنی عظمت
کے کم خوشنما اور دلکشا تھا یہہ شہر بہت تھوڑے عرصہ مین تیار ہوا کیونکہ پاس کے یونانی ساحلون سے
इपिरस
بیشمار معمار اور ایپیرس سے بہت سے کاریگر ہوشیار اس قرار پر وہان آگئے تھے کہ جب تم اپنا کام کر چکوگے
सैलेन्टम
تب سیلینٹم کے قرب وجوار مین آباد کردئے جاؤگے جہان تمکو کھیتی کے واسطے زمین عطا ہوگی اور آبادی
کرنیکے واسطے مدد ملیگی۔

मैन्टर
مینٹر نے علم نقاشی اور بت تراشی کا رواج نامناسب سمجھا مگر چند آدمیون کے واسطے اُسکا استعمال
جایز رکھا کئی مدرسہ بھی اچھے لایق استادون کے زیر نظر مقرر کئے جو طلبا کی لایقی کا امتحان لیتے
تھے اُسنے حکم دیا کہ جو علم زیست کے واسطے بیضرور رہین اُنکا سکھانا کچھ ضرور نہین ہی اسلئے کوئی لڑکا اُن کا
استعمال نکرے لیکن ایسے جو فضیلت حاصل کرنے کی عقل رکھتے ہین اور جو طبیعۃً کمتر عمدہ کامون کیواسطے
پیدا ہین سو لوگونکی معمولی ضرورت رفع کرنے مین فائدہ کے ساتھ مصروف ہوسکتے ہین نقاش اور بت تراش
صرف بڑے آدمیون اور بڑے کامونکے یادگار قایم رکھنے کے کامون مین لگائے جائین اور جو واقعات بہادری
نیکی سے خدمت عام کے واسطے ظہور مین آئے ہون اُنکی صورتین عام مکانون اور مردون کی یادگارون
मैन्टर
مین بنائی اور لگائی جائین لیکن مینٹر کی کیسی ہی جزرسی اور کم خرچی تھی تو بھی اُسنے اپنا شوق عظمت
ایسے بڑے بڑے مکانون کے بنوانے مین ظاہر کیا جو مفید عام ہوتے ہین مثلاً کھیل کھیلنے کے اور گھوڑدوڑ
کے اور رتھ دوڑ کے اور مشت زنی اور کشتی گری وغیرہ ہر طرح کی بدن درست اور چست رکھنیوالی
ورزش کرنے کے۔

اُسنے بہت سے تاجرونکو دبایا جو بیرونی دست کاریون کا بنا ہوا سامان بیش قیمت زردوزی اور نقرہ
وطلائی ظروف مختلف تصویرون سے منقش اور کھنچے ہوئے عرق وعطر بیچتے تھے اور یہہ بھی حکم سنایا کہ ہر ایک
सैलैन्टम
گھر کا اسباب سادہ اور پائدار ہو تاکہ جلد بگڑ نہ سکے اسلئے سیلینٹم والے جو آگے ناداری سے گلہ کرتے تھے

اب دیکھنے لگے کہ ہمارے پاس دولت زائدہ کثرت سے ہی لیکن یہہ زیادتی فریب ہے خالی تھی کیونکہ جسقدر وے
رکھتے تھے اُسیقدر نادار تھے اور جسقدر نہین رکھتے تھے اُسیقدر مالدار تھے وے کہتے تھے کہ اصلی دولتمندی
وہ ہی کہ ایسی دولت سے نفرت کرین جو حالت کو تباہ کرتی ہی اور اپنی خواہشون کو اسقدر کم کرین کہ ضروریات
نیکی کی برابر ہو جائین۔

مینٹر نے اول موقع پانے پر جنگی اسباب خانے دیکھے اور یہہ کہکر کہ لڑائی کے واسطے ہمیشہ تیار
رہنا لڑائی سے بچنے کا سیدھا طریقہ ہی امتحاناً سب ہتھیار اور لڑائی کے دوسرے ضروری اسباب ملاحظ
کئے تو بہت سی چیزین کم پائین اور فوراً پیتل اور لوہے کے کاریگرون کو اُس کمی کو رفع کرنے کیواسطے
مامور کیا فی الفور بھٹیان تیار کیگئین اور اُنکا دھوان اور شعلہ بادلون سا تہ بہ تہ اوپر اُٹھا ایسے جیسے
کوہ اَیٹنہ کی اندرونی آتش سے اُٹھتے ہین ہتوڑا نہائی پر لگتا تھا جو اُسکے صدمہ سے ایسی پکارتی تھی
کہ آس پاس کے ساحل اور پہاڑ اُسکی آواز سے گونجتے تھے اور دیکھنے والا اِس جنگی سامان کی تیاریونکا
جو نہایت امن کے وقت مین بنظر دور اندیشی ہو رہی تھین خود کو اُس جزیرے مین سمجھتا تھا جہان
ولکین دیوتاؤن کے بزرگ کیواسطے آلات رعد بنانے مین سکلاپ کو اپنی نظیر سے تقویت دیتا ہی۔

پھر مینٹر نے آیڈومینیئس کے ساتھ شہر سے باہر جاکے دیکھا کہ اُس زرخیز ملک کا ایک بہت وسیع
خطہ بالکل نامزروعہ پڑا ہی علاوہ اسکے بہت سے بڑے قطعہ زمین کے کسیقدر مزروعہ تھے اور کسیقدر
کاشتکارون کی غفلت یا فلاکت سے نامزروعہ تھے اُسنے بادشاہ سے کہا کہ یہہ ملک اپنے باشندون
کو دولتمند کرنے کے واسطے تیار ہی لیکن باشندے اتنے نہین ہین کہ سب ملک کو کاشت کرسکین اسلئے
چاہئے کہ شہر سے فالتو کاریگرون کو جنکے پیشے صرف لوگون کے طریقونکو خراب کرتے ہین یہان لائین اور
اِن میدانون اور پہاڑون کو سیراب کرنے کے کام پر لگائین یہہ کم نصیبی ہی کہ یہ آدمی ایسے علمون
مین جو زیست آسایش کے محتاج ہین مشغول رہنے سے محنت سے عاری رہے ہین لیکن چاہئے کہ ہم اِس
خرابی کے رفع کی تدبیر کو سوچین یعنی اِس نامزروعہ اراضی کو قرعہ اندازی سے اُنپر تقسیم کرین اور قرب و
جوار کے آدمیون کو اُنکی مدد کے واسطے بلائین جو سب سے زیادہ محنت کا کام اِس شرط پر خوشی سے اختیار کرینگے
کہ جسقدر زمین صاف کرین اُسیقدر زمین کی پیداوار سے ایک حصہ اُنکو ملے اور پھر وے اُسکے ایک حصہ
کے زمیندار مقرر کئے جائین اور اِسطرح وے تیرے لوگونکے ساتھ جو کسیطرح کافی نہین ہین شامل

मेन्टर
ईटना
वल्कैन
सिक्लाप
मेन्टर
अइडोमिनिअस

ہوجائینگے اگر وے محنتی اور قواعد کے مطیع ہونگے تو وے اچھی رعیت بنین گے اور تیری طاقت بڑھائین گے
اور جن کاریگرونکو تو شہر سے کھیتون مین لائیگا سو اپنے لڑکونکو دہقانی زیست کی محنتون مین لگائین گے
اور جن پردیسیونکو تونے شہر کی تعمیر پر اُنکی مدد کے واسطے مقرر کیا تھا اُنھون نے تیری زمین کا ایک حصہ
صاف کرنے کا اور کاشتکار ہونے کا اقرار کیا ہی اُنکو جب تعمیر کا کام پورا کر چکین تب اپنی رعایا کے ساتھہ
شامل کیجیو وے ایسی ملایم حکومت مین جیسی تونے اب قایم کی ہی رہ کر اپنی زندگی بسر کرنے کو بہت خوش
ہونگے اور چونکہ وے بدن کے ہٹے کٹے اور محنتی ہین اُنکی دیکھا دیکھی یے نئے بنائے ہوئے کسان کاریگر
بھی تقویت پائینگے کہ اُنکے ساتھہ شامل رہین گے اور تھوڑے عرصہ مین تیرا ملک ایسی توانا نسل سے کہ جسکے
سب کاشتکار ہونگے بھر جائیگا۔

ایسا ہوجانے پر اپنی رعیت کی زیادتی کے واسطے کچھہ فکر نکر اگر تو مناکحت آسان کریگا تو وے تھوڑے
عرصہ مین بیشمار ہوجائینگے اور مناکحت کی آسانی کا طریقہ کچھہ مشکل نہین ہی تمام اشخاص بالطبیعت مناکحت کی
رغبت رکھتے ہین اور دشواری اور زیرباری کے سوا کوئی اُنکو اِس رغبت سے مانع نہین ہوسکتا اگر تو
اُنپر محاصل کا بار زیادہ نہ ڈالیگا تو اُنکو اپنا قبیلہ کبھی گران نہ معلوم دیگا زمین ناشکرگذار نہین ہی بلکہ
جو اُسکو محنت سے کاشت کرتا ہی اُسکو ہمیشہ روزی بخشتی ہی وہ اُن لوگونکو اپنی بخشش سے محروم رکھتی ہی جو
محنت نہین کرتے کاشتکار اگر بادشاہ اُنکو مفلس نہین کیا چاہتا تو جتنے اطفال رکھتے ہین ہمیشہ اُتنے ہی
مالدار ہوتے ہین کیونکہ اُنکے اطفال وقت طفلی ہی سے اُنکو مدد دیتے ہین سب سے چھوٹے لڑکے اُنکے گلّونکو
چراگاہ مین لیجاتے ہین اور جو اُنسے کچھہ بڑے ہوتے ہین سو اُنکی مویشیون کی نگرانی رکھتے ہین اور جو
اُنسے کچھہ بڑے ہین یعنی تیسرے درجہ کے سو اپنے باپ کے ساتھہ کھیت مین کام دیتے ہین اِس عرصہ مین
لڑکیان اپنی ماکو مدد دیتی ہین جو باہر جانے والون کے واسطے سادہ لیکن شفابخش کھانا تیار کرتی
ہین اور جب وے دن کی محنت سے تھکے ہوئے واپس آتے ہین تب وے اپنی گایون اور بھیڑ بکریونکا
دودھہ نکالتی ہین اور اپنے ظروف چوبی اُس مایۂ طول عمری و تندرستی سے لبالب بھرتی ہین اور
اپنا وہ قلیل المقدار ذخیرہ پنیر اور ایک قسم کے پھل اور دوسرے میوے جو بچا رکھتی ہین اُنکے آگے لاتی
ہین آگ جلاتی ہین اور قبیلہ کے سب آدمی اُسکے گرد بیٹھتے ہین ہر ایک کا چہرہ عصمت اور راحت کے نور
تبسم سے چمکتا ہی اور جب تک وقت آرام طالب نہین ہوتا تب تک کوئی دہقانی راگ اُنکے دلونکو بہلاتا ہی جو

گاؤکے ساتھ جاتا ہی سو حقّہ پیتا ہوا واپس آتا ہی اور جب سب فراہم ہوتے ہین تب وہ کوئی نیاراگ جو گرد کے گانون والون سے سُنکر آتا ہی اُنکو سُناتا ہی اور جو کھیتون مین کام کرتے ہین اپنا ہل اور اپنے تھکے ہوئے بیل لیکے آتے ہین جو اپنے سر جھکائے ہوئے سُست اور بھاری قدم اُٹھاتے ہین اگرچہ جلد چلانیکے واسطے آرلگاتے ہین مگر بیفائدہ دن کی محنت کی تکلیفات دن کے ساتھ آخر ہوتی ہین دیوتاؤن کے حکم سے دست خواب ایسی تاثیر زمین پر چھاتی ہی کہ تمام تشویش صاف ہوجاتی ہی اور راحت بر سحر تمام طبیعت مین سرایت کرتی ہی اور وے ہارے تھکے ایسے آرام مین آجاتے ہین کہ دوسرے دن کی تکلیف سے کچھہ دہشت نہین کھاتے اگر اُنکو دیوتا ایسا بادشاہ بخشین جو اُنکی بے نقص راحت کو نہ بگاڑے تو حقیقت مین یے باشندے جو اعتبار سے نزدیک اور فریب سے دور رہین بہت خوش نصیب ہین اور وے لوگ کیسے بیرحم ظالم ہین جو اپنی نخوت و ہوس برلانے کے لئے اُنسے وہ پیدا وار شیرین چھینتے ہین جسکے واسطے وے قدرت کی فیاضی کے اور اپنی پیشانی کے پسینہ کے مرہون ہین اس زمین کی طبیعت کے بار دار آغوش مین اُنکے واسطے جو اعتدال رکھتے ہین اور محنت کرتے ہین ایسی زیادتی معیشت ہی کہ کبھی کم نہین ہوسکتی اگر کوئی تن پرور اور کاہل نہو تو کوئی کمبخت اور مفلس نہو۔

آئیڈومینیئس نے کہا کہ اگر وے لوگ جنکو اس سیراب زمین پر جہان تہان آباد کرون اُسکو کاشت کرنے مین غفلت کرین تو کیا کرون مینٹر نے کہا تب تجھکو اُسکے برخلاف کرنا چاہیے جو عموماً کیا جاتا ہی بے پرواہ اور غارتگر بادشاہ صرف اُن لوگون پر محصول لگانے کا خیال رکھتے ہین جو نہایت محنت کرتے ہین اور اپنی زمین کو ترقی دیتے ہین کیونکہ وے سوچتے ہین کہ ان لوگون سے محصول بہ آسانی وصول ہوسکیگا اور اُن لوگونکو بچاتے ہین جو اپنی سستی سے محتاج رہتے ہین تو اس معکوس اور مضرت عادت سے برخلاف عمل کر جو نیکی کو گھٹاتی اور بدی کو بڑھاتی اور سستی کو پھیلاتی ہی اور بادشاہ اور بادشاہت دونونکو مہلک ہی اسلئے جو اپنی زمین کو کاشت کرنے مین غفلت کرین تو اُنپر محصول بڑھا اور سوا محصول کے اگر ضرور ہو تو جرمانہ اور مصادرہ بھی زیادہ کر غافلون اور کاہلونکو ایسی سزا دے جیسی اُس سپاہی کو دیتا ہی جو اپنے پہرے سے بھاگتا ہی بخلاف اِنکے اُنکو خاص حقوق اور فواید سے ممتاز کر جو اپنے قبیلہ کی زیادتی کے موافق زیادہ محنت سے زمین کاشت کرتے ہین تب ہر ایک قبیلہ بڑھیگا اور ہر ایک شخص نہ صرف فائدے کی بلکہ عزت کی امید سے محنت کرنے پر تقویت پائیگا اور کاشتکارون کی حالت پھر خراب نہوگی

इडोमिनिअस

मैन्टर

सिरीज़ बैकस

اور حقیر نہ سمجھی جائیگی اور ہل کی جب ایک دفعہ قدر ہوگی تب وہی فتحمند اُسکو اپنے ہاتھون سے چلائین گے
جنھون نے ملک بچایا ہی اور اُن کے وقت مین اپنی موروثی زمین کو جوتنے مین اُس سے کمتر افتخار نہ سمجھین
گے کہ جنگ کے وقت مین اُسکی حفاظت کے واسطے تلوار کھینچنے مین سمجھتے ہین تمام ملک تیرے گرد سبز رہیگا اور
پکے ہوئے غلونکے سنہرے بھٹے اور رباب سرپرز کے مندرون کے تاج بنین گے بکس انگور کے خوشونکو اپنے پانو
کے تلے کچلیگا اور آب حیات سے لذیذ تر شراب پہاڑون سے ندی کیطرح بہیگی اور پہاڑونکے درے
گڈریونکے راگ سے گونجین گے جو چمکتی ہوئی دھارون کے کنارے پر متفرق ہو کر اپنی بانسلیون کی
آواز سے اپنی آوازین ملائینگے اور اُنکے گلے اُنکے گرد کھیلین گے اور بلا دہشت گرگ اس سبزہ گلزار
مین چرینگے۔

इडोमिनिअस

ای آیڈومینیس کیا تو اِس بات سے نہایت خوش نہوگا کہ تو ایسی بہتری کا منبع بنے اور اپنا سایہ
حفاظت مثل سایہ کوہ اُن لوگونکے سر پر ڈالے جو اُسکے تلے راحت و فراغت سے آرام کرین کیا تو اِس تفوّق
پر ایسی دلی کامیابی کے امیرانہ پاس سے اور ایسی بزرگانہ بزرگی کے سلیمانہ احساس سے محفوظ نہ ہوگا
جو اُس ظالم کے سینہ مین کبھی نہین آسکتی جو فقط زمین کو ویران کرنے کے واسطے جیتا ہی اور جو اپنی
حدود مین اُس سے کمتر خونریزی اور آشوب اور دہشت اور عذاب اور پریشانی اور قحط اور ناامیدی
نہین پھیلاتا ہی جتنی دوسرے کی حدود مین پھیلاتا ہی جنکو مفتوح کرتا ہی فی الحقیقت وہ بادشاہ خوش ہی
جسکو اُسکے دل کی مہربانی اور دیوتاؤنکی قدردانی رعایا کے واسطے باعث خوشی اور آیندہ کیواسطے
نظیر بناتی ہین اہل دنیا اُسکی طاقت کے مقابلہ کو ہتھیار اُٹھانیکے بدلے اُسکے قدمون پر ساجدانہ پڑتے
ہین اور اُس سے اپنی اطاعت مین رکھنے کی درخواست کرتے ہین۔

इडोमिनिअस

آیڈومینیس نے پوچھا کہ جب اسطرح لوگ کثرت معیشت اور راحت سے آسودہ ہونگے تو کیا اُنکی آسودگی

मैन्टर

اُنکے طریقے کو خراب نکریگی اور وے اِس طاقت کو جو مجھ سے پائینگے میرے برخلاف نہ دکھائین گے مینٹر نے
جواب دیا ایسا اندیشہ کرنا مصلحت نہین ہی کیونکہ فضول خرچ بادشاہونکے خوشامدیون نے ظلم کے واسطے یہ ایک
بہانہ پیدا کیا ہی لیکن اِسکی تدبیر بہت آسان ہی جو قوانین ہمنے زراعت کی نسبت مقرر کیے ہین اُن سے
محنت کی عادت ہوجائیگی اور لوگ باوجود کثرت معیشت صرف وہی چیز زیادہ رکھین گے جسکی ضرورت
ہوگی کیونکہ ہمنے وے علم و ہنر موقوف کردیے ہین جنسے خیالات فضولی پیدا ہوتے ہین اور کثرت ضروریات

بھی مناکحت اور موالدت کا طریقہ آسان ہونے سے محدود رہیگی کیونکہ قبایل کی زیادتی سے آبادی بڑھیگی
مگر زمین وسعتہً جسقدر رہی اسیقدر رہیگی پس خواہ مخواہ محنتیانہ کاشت کرنی پڑیگی اور وہ محنت متواترہ
چاہیگی صرف کثرت معیشت اور سستی لوگونکو گستاخ اور باغی کرتی ہی بیشک وے کھانے کو پائینگے اور کھانیکو
پورا پائینگے لیکن سوا اسکے جو اپنے عرق پیشانی سے اور اپنی زمین سے پیدا کرینگے اور کچھہ نپائینگے -
لوگون کو اعتدال کی حالت مین قایم رکھنے کے لئے ضرور ہی کہ تو جسقدر زمین ہر ایک قبیلہ کو دینی
چاہیے اسیقدر اب مقرر کردے تو جانتا ہی کہ ہمنے سب لوگون کے انکی حالت کے موافق سات درجے مقرر
کئے ہین اور ہر ایک درجے کے ہر ایک قبیلہ کو صرف اسقدر زمین رکھنی چاہیے جسقدر انکی گذران کیواسطے
ضرورۃً ضرور ہو اگر قانون مقررہ نہ توڑا جائیگا اور اسپر خیال رہیگا تو غربا کی زمین پر امرا کبھی قابض ہونے
پائین گے ہر ایک شخص زمین پائیگا لیکن صرف اسقدر پائیگا کہ اسکو محنتیانہ کاشت کا محتاج رکھے اگر بہت
مدت گذرنے سے آدمی اسقدر بڑھ جائین کہ انکے واسطے زمین وطن مین نہ مل سکے تو وے نئی آبادیان
بسانے کو باہر بھیجے جائین اس سے اصل ملک کو زیادہ تر فائدہ ہوگا -
میری راے یہہ ہی کہ تو اپنے ملک مین شراب کو زیادہ رواج نہ پانے دے اگر تو دیکھے کہ انگور زیادہ
لگائے ہین تو اکھڑوا دے سب سے زیادہ تر آفت جو آدمیون پر آتی ہی سو شراب سے پیدا ہوتی ہی وہ بیماری
اور تکرار اور فساد اور سستی اور محنت سے نفرت اور ہر طرح کی جان کی خرابی کا باعث ہی پس شراب کو
ایک قسم کی دوا سمجھنا چاہیے یا عرق نادرہ اور اسکا استعمال صرف بیماری کے یا دیوتاؤن کی قربانی کے
یا عام معانی کے وقت جایز ہو مگر یہ سمجھ کہ جب تک تو نظیر نہ بنے گا تب تک یہہ قانون جاری ہو سکیگا -
لڑکون کی تعلیم کے واسطے مینٹاس کے قوانین کو بھی بے تغیر قایم رکھنا چاہیے اور انکو دیوتاؤن
کا خوف اور اپنے ملک کی محبت اور قوانین کی تعظیم اور نہ صرف خوشی پر بلکہ زندگی پر بھی عزت کی فایقی سکھا
کے واسطے مدارس مقرر کئے جائین اور نہ صرف ہر ایک قبیلہ کی بلکہ ہر ایک شخص کی عادت کی نگرانی کیواسطے
مجسٹریٹ متعین ہون اور تجھکو بھی انپر نظر رکھنی چاہیے کیونکہ تو بادشاہ صرف اسواسطے ہی کہ لوگونکی مثل گلہ بان
پاسبانی رکھے اور گلے کیطرح رات دن انکی نگہبانی کرے اس بلاناغہ خبرداری سے تو بہت سے فتور اور
قصور بند کر سکیگا اور جنکو بند نکر سکے انکے واسطے فوراً سخت سزا دے کیونکہ ایسی حالت مین ایک سختی
کرنا عام پر رحم کھانا ہی سزا نادرستیونکو انکے مخرج پر بند کرتی ہی ورنہ وے ملک کو خواری اور گنہگاری

سے تباہ کرتی ہین موقع مناسب پر ایک جان لینا بہتون کو جان دینا ہی اور یہہ ہمیشہ یا اکثر بادشاہ کو سخت صاحب رعب رکھتا ہی یہہ مقولہ نادرست ہی کہ بادشاہ کی حفاظت رعایا کی سیاست پر موقوف ہی اگر اُنکی واقفی اور خوش اخلاقی کی ترقی کی خبرداری نکیجائے تو وے جو اطاعت کیواسطے پیدا ہوئے ہین اُسکی محبت حاصل کرنے کے بدلے دہشت سے مایوس اور مہیب ضرورت سے مجبور ہو کر خواہ اُسکی اطاعت کا جُوا اپنے کاندھے سے نیچے رکھین گے خواہ اُسکے بوجھ کے تلے دب مرینگے کیا یہہ راحت کے ساتھہ حکمرانی کا طریقہ ہی اور عظمت کیطرف رہنما۔

یاد رکھہ کہ جو بادشاہ بغایت خودسر ہوتا ہی ہمیشہ نہایت کمزور رہتا ہی وہ سب پر قابض ہی اور اُسکا قبضہ موجب تباہی ہی فی الواقع جو کچھہ اُسکا ملک رکھتا ہی وہ اُس سبکا مالک ہی لیکن اسی سبب سے اُسکا ملک کوئی چیز قیمتی نہین رکھتا کھیت ناکاشتہ اور اکثر ویران رہتے ہین اور قصبے اپنے تھوڑے سے باشندون مین سے تھوڑے ہر روز کھوتے ہین اور تجارت روز بروز گھٹتی جاتی ہی بادشاہ جو رعایا کی پرواہ نہین رکھتا سو بالضرور بادشاہی کی پرواہ نہین کرتا اور جو صرف رعایا رکھنے سے بزرگ ہی خود بمعلوم اپنی علامت اور طاقت ایسے کھوتا ہی جیسے تعداد مردم جس سے یے دونون باتین حاصل ہین بے معلوم گھٹتی ہی اور اُسکا ملک آخرکار دولت اور رعیت سے خالی ہو جاتا ہی آدمیونکا نقصان جو وہ سہتا ہی بہت بڑا اور بے بدل ہی اُسکی طاقت مطلق ہر ایک رعیت کو غلام کرتی ہی اُس ظالم کی یہانتک خوشامد کرتے ہین کہ اُسکی عبادت اختیار کرتے ہین اور جسپر وہ نظر کرتا ہی سو تھرتھراتا ہی لیکن تھوڑی سی بغاوت پر یہہ بے انتہا طاقت اپنی ہی زیادتی سے آپ نیست ہو جاتی ہی اُسنے رعایا کی محنت سے کچھہ مدد نہین پائی اور جہانتک پہنچی ہی سبکو تنگ اور ناخوش کیا ہی اور اُس ملک کے ہر ایک شخص کو اپنی قایمی سے بے صبر مقابلے کے پہلے ہی صدمہ پر یہہ بت سرنگون اور ٹوٹکے پارہ پارہ اور سبکا پائمال ہوتا ہی حقارت اور نفرت اور دہشت اور عداوت اور بے اعتباری اور طبیعت کے دوسرے جوش ایسے مکروہ طبیعت کے مقابلے کو شامل ہو جاتے ہین جو بادشاہ عافیت کے وقت مین کوئی ایسا ہمتور آدمی نہین رکھتا جو اُسکو راستی ظاہر کر سکے سو مصیبت کے وقت مین کوئی ایسا مہربان نہین رکھتا کہ اُسکے قصورونکو معاف کرے اور اُسکے دشمنون سے اُسکو بچائے۔

इडोमिनिषस मैन्टर

پھر ایڈومینیس نے اپنی نامزروعہ اراضی کو تقسیم اور اُنکو نکمّے کاریگرون سے آباد اور منٹر کی ایک صلاح کی تعمیل کرنے مین تعجیل کی صرف ایسے حصّے ارضی کے باقی رکھے جو معمارونکو دئے تھے جنکو تاکید تھی کہ

جب تک شہر تعمیر نہو سکے تب تک اُن کو کاشت نکرین ؛

باب سیزدہم

اَئیڈ ومینئیس کا مینٹر سے ظاہر کرنا پروٹیسیلاز مین اپنا اعتبار رکھنا اور
ڈیموکریڈیز سے ملکے اُسکا فریب کرنا اور دھوکہ دینا اور فلاکلیز کو تباہ کیا چاہنا اور
اُسکا اقرار کرنا ان معتمدون کے دم مین آکر ڈیموکریڈیز کو اُسکو مارنیکے واسطے بھیجنا اور
اُسکا اُسوقت مین ایک خطرناک مہم پر حاکم ہونا ڈیموکریڈیز کا اُسکو نہ مارسکنا اور فلاکلیز
کا انتقاماً اُسکی جان نہ لینا اور معاف کرنا اور اپنی حاکمی پالیمینیز کا جو اُسکے قتل کے
تحریری حکم مین اُسکا جانشین مقرر ہوا تھا سونپ کے جزیرہ سیماس کو چلا جانا
اور ائیڈ ومینئیس کا کہنا کہ مین نے پروٹیسیلاز کی بغاوت جان لی لیکن
تب بھی اُسکے اختیار ہی مین رہا ؛

इडोमिनियस मैन्टर प्रोटेसीलाज़ — डिमोक्रेटीज़ फ़िलाक्लीज़ — डिमोक्रेटीज़ — डिमोक्रेटीज़ फ़िलाक्लीज़ — पालीमैनीज़ — सैमास — इडोमिनियस प्रोटेसीलाज़

ائیڈ ومینئیس کی ملایم اور منصفانہ حکومت سے قرب وجوار کے ملکونکے باشندے اُسکی رعایا کے ساتھ
شامل ہونے کو اور اُسکی بادشاہت سے فرحت حاصل کرنے کو سیلینٹم مین جوق جوق فراہم آئے کھیت
جنمین مدت سے کانٹے اور کنٹیلے پیڑ اُگے ہوئے تھے اب بیش بہا غلہ جات اور ایسے میوجات جنکا آگے وہان
نام تک نہ جانتے تھے پیدا کرنے کا اقرار کرنے لگے زمین ہل کی پھال سے اپنا سینہ کشادہ اور کاشتکارون
کے انعام کے واسطے اپنا خزینہ آمادہ کرنے لگی ہر ایک کی آنکھ نور امید سے روشن ہوئی بیشمار گلّون سے
پہاڑ اور درّے سفید ہونے لگے اور پہاڑ مویشیون کی آواز سے گونجنے جنگلے غول کے غول بھیڑیون
اور بکریون کے ساتھ اس وسیع چراگاہ مین چرتے تھے اور زمین چراگاہ کثرت مویشی سے جسقدر کھات
زیادہ پاتی تھی اُسیقدر زرخیز زیادہ ہوتی جاتی تھی یہ گلّہ ہاے مویشی وغیرہ ائیڈ ومینئیس نے مینٹر کی
صلاح سے اپنے ہمسایہ کی پیوسیٹیز نامی ایک قوم سے اُن اشیا کے بدلے لئے تھے جنکا رواج
قانون جدید کی روسے سیلینٹم مین ممنوع ہوگیا تھا۔

इडोमिनियस — सैलैन्टम — इडोमिनियस मैन्टर — प्यूसीरीज़ — सैलैन्टम

اس اثنا مین شہر اور گرد کے گانو جوان لڑکے اور لڑکیون سے بھر گئے تھے جو مدت سے کلفت اور
غفلت مین مبتلا تھے اور اپنی تکلیفات بڑھنے کے خوف سے مناکحت سے ڈرتے تھے جب انھون نے دیکھا
कहा अइडोमिनिअस
کہ ائیڈ ومینیس نے خیالات انسانیت اختیار کئے ہین اور اپنی رعایا کو ایسا چاہتا ہی جیسا والدین چاہتے
ہین تو وے معیشت کی تنگی سے یا دوسری تکلیفات سے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہین بے اندیشہ
ہوگئے ہر طرف شادیان ہونے سے خوشی کی آوازون کے اور گلہ بانون اور کاشتکارونکے گیتون کے
पैन. फ़ान सैटर
سوا اور کچھ سننے مین نہین آتا تھا پین خود انکے درمیان حاضر تھا اور فان اور سیٹر اپنی پریون کے
ساتھ انکے ناچ مین شامل تھے جو انکی دہقانی بانسلیون سے کئی قسم کا ہو رہا تھا ہر طرف راحت فرحت
پر آتی تھی مگر فرحت فساد پر نہ جاتی تھی صرف محنت کی سستی مٹاتی تھی اور محنت اسکو ایک ساتھ زیادہ
تیز اور زیادہ پاک کرتی تھی -

یہہ حال دیکھکر پرانے آدمی جنکو اتنی بڑی عمر مین ایسی امید نتھی بہت متعجب ہوئے اور نہایت ملائمت
اور مسرت کے اشک بہانے لگے انکی خوشی انکو عبادت پر لائی تب اپنے تھرتھراتے ہوئے ہاتھ آسمان
जूपीटर
کیطرف اٹھاکے پکارے ای توانا جوپیٹر اس بادشاہ کو برکت دے جو تیری مانند ہی اور خود ہمارے
واسطے سب سے زیادہ برکت ہو رہا ہی جو تو دے سکتا ہی یہہ آدمی کی منفعت کے لئے پیدا ہوا ہی جیسے فواید
ہم اس سے پاتے ہین ویسے فواید تو اسکو دے ان شادیون سے جو اولاد ہوگی اور جو ان سے
ہوگی سو اپنی اخیر پشت تک اپنی زندگی کے واسطے اسکی ممنون رہیگی اور حقیقت مین یہہ اپنی رعایا
کا باپ ہوگا جو نوجوان جوڑے باہم شادی کرتے تھے سو اپنی خوشی اسکی تعریف کے گیت گانے سے ظاہر کرتے
تھے جس سے وے خوشی پاتے تھے اسکا نام ہمیشہ انکی زبانون پر رہتا تھا اور اسکی تصویر انکے دلون
مین رہتی تھی اگر وے اسکو دیکھتے تھے تو خود کو خوش نصیب سمجھتے تھے اور اسکے مرگ سے ایسے ڈرتے تھے
کہ گویا انکے سر پر بہت بھاری بلا آئیگی -

अइडोमिनिअस मैन्टर
اب ائیڈ ومینیس نے مینٹر سے اقرار کیا کہ مین نے کبھی کوئی ایسی خوشی نہین دیکھی جو اس خوشی کی
برابری کرسکے جو دوسرونکی فرحت اور محبت پیدا کرنے مین ہی یہہ ایسی خوشی ہی جسکا مجھکو کبھی خیال بھی
نتھا مین سوچتا تھا کہ بادشاہ کی بزرگی صرف صاحب رعب ہونے مین ہی اور دوسرے جتنے آدمی ہین سو صرف
اسی کے لئے پیدا کئے گئے ہین مین ان بادشاہونکا حال سنتا تھا جو اپنی رعایا کی محبت و فرحت کے

باعث تھے تو مین اُسکو صرف ایک جھوٹھی کہانی جانتا تھا لیکن اب اُسکو صحیح مانتا ہون مگر اب تجھ سے کہتا ہون جس سبب سے یے خیالات واہی جو میرے مصایب کے باعث تھے ابتدا سے میرے دل مین جاگزین ہوئے تھے۔

اُن شخصون مین جنکو مین اپنی جوانی مین چاہتا تھا دو شخص تھے ایک پروٹیسیلاز دوسرا فلاکلیز پروٹیسیلاز مجھ سے کچھ بڑا تھا اور میرا خاص مورد مہربانی تھا اُسکی اصلی طبیعت جو چالاک اور مہتور تھی سو بعینہ میری طبیعت کے موافق تھی اور میری سب خوشیون مین شامل رہتا تھا اور میری سب خواہشون کو خوشامدیانہ سراہتا تھا اور مجھکو فلاکلیز کیطرف سے بدگمان کیا چاہتا تھا فلاکلیز دیوتاؤن کی تعظیم عظیم رکھتا تھا اور اپنے خیالات رفیع اور خواہشات مطیع وہ بزرگی طاقت پیدا کرنے مین نہین بلکہ خود پر غالب آنے اور برے کام کی طرف مایل نہونے مین سمجھتا تھا اکثر نہایت آزادگانہ مجھکو میرے قصورون سے واقف کرتا تھا اور جب بولنے کی ہمت نہ پاتا تھا تب اُسکی خاموشی اور مغمومی سے جو اُسکی صورت سے پائی جاتی تھی مجھکو ثابت ہوتا تھا کہ مین نے کوئی کام قابل ملامت کیا ہی۔

پہلے مین اُسکی صفائی سے خوش ہوتا تھا اور اقرار کرتا تھا کہ مین تیری راستیون کو خوشامدیون سے اپنا محافظ سمجھکر ہمیشہ سنونگا وہ مجھکو مینا س کی پیروی کرنے اور اپنی رعایا کو خوش رکھنے کی ہدایت کرتا تھا اُسکی عقل فی الحقیقت تیری عقل کے برابر نہین ہی لیکن اب مین جانتا ہون کہ اُسکی صلاح اچھی تھی مگر رفتہ رفتہ پروٹیسیلاز جو حاسد اور مطلبی تھا مکر اور فریب سے کامیاب ہوا فلاکلیز کی صفائی اور راستگوئی نے مجھکو ناخوش کر دیا وہ خود کو فلاکلیز کی بزرگی سے بلا مقابلہ مغلوب دیکھتا تھا تاہم جب کبھی مجھکو سننے پر مایل پاتا تھا تب بے سچ کہے نہین رہتا تھا کیونکہ اُسکو صرف میرے فائدے کا خیال تھا نہ اپنے فائدے کا۔

پروٹیسیلاز نے بمعلوم مجھکو بہکایا کہ وہ مغرور اور تند خو ہی اور ناخوشی طبیعت سے تیری عادت کا عیب جو تجھ سے کوئی مہربانی نہین چاہتا صرف اسلیے کہ تیرا ممنون ہونے سے نافر ہی اور خود ایسا بزرگ بنا چاہتا ہی گویا وہ اُن عزتون کی پرواہ نہین رکھتا جو بادشاہ دیسکتا ہی اور یہہ بھی کہا کہ اس جوان نے تجھ سے جو تیرے عیب ایسے آزادانہ کہے ہین سو دوسرون سے بھی ایسی ہی آزادگی کے ساتھ ظاہر کئے ہین اور یہہ بھی کنایۃً کہا ہی کہ تو قابل قدر نہین ہی اور اسطرح تجھکو لوگونکی آنکھون مین ہلکا بنا کے

प्रोटेसीलाज
फिलाक्लीज
प्रोटेसीलाज
फिलाक्लीज
फिलाक्लीज
मइनास
प्रोटेसीलाज
फिलाक्लीज
फिलाक्लीज
प्रोटेसीलाज

اور اپنی سخت پارسائی کا پُر رعب جلوہ دکھا کے تخت پر اپنا راستہ کیا چاہتا ہی اول مین نے یقین نہین کیا
کہ فلاکلیز مجھہ سے میرا تاج لیا چاہتا ہی کیونکہ اصلی نیکی مین کوئی چیز ایسی صاف اور باسلیقہ ہوتی ہی جسکو فریب
سے نہین چھپا سکتے اور اگر غور سے دیکھتے ہین تو غلط نہین سمجھہ سکتے لیکن جس مستعدی سے فلاکلیز میری بیوقوفیون
کو روکتا تھا اُس سے مین تنگ آگیا اور پروٹیسلاز کی خوشامدیانہ فرمانبری نے اور میرے واسطے نئی
خوشیان حاصل کرنے مین اُسکی استقلانہ محنت کشی نے مجھکو اُسکے ہسر کے اختیار کا زیادہ تر ناتحمل کر دیا۔

اس عرصہ مین پروٹیسلاز نے دیکھا کہ اُسنے جو کچھہ مجھہ سے فلاکلیز کی نسبت کہا تھا اُسپر مین بالکل یقین
نہین لایا تب مغرورانہ اشتباہ سے حقارت کرکے جو اُسکی دروغگوئی پر واجب تھا مجھہ سے اُسکا ذکر کرنا
بالکل چھوڑ دیا لیکن قوی تر شہادت اور حجت اور دلیل سے میرا شک رفع کرنے کی کوشش کی اور مجھے صلاح
دی کہ جو جہاز کارپیتھیا والون کے مقابلہ کے واسطے تیار کئے گئے ہین اُنکی حاکمی اُسکو دے تو جانتا ہی کہ
مین اُسکی تعریف کرنے سے طرفداری کا الزام نہین پا سکتا فی الحقیقت وہ بہادر اور جنگ مین ہوشیار ہی
اِس خدمت کے واسطے اُس سے بہتر ملنا بہت دشوار ہی اور مین اپنی عداوت پر تیری منفعت مقدم سمجھتا
ہون۔

مین اِس فیاضانہ راستبازی سے ایسے شخص کی جسکو مینے امورات ضروری پر معتمد کیا تھا بہت خوش
ہوا بلکہ مینے خوشی کے جوش مین آکے اُسکو اپنے گلے لگا یا اور خود کو نہایت خوش نصیب سمجھا کہ ایسے آدمی پر
اعتبار رکھتا ہون جو غضب اور غرض پر غالب معلوم ہوتا ہی لیکن افسوس ہی کہ بادشاہ کیسے لایق رحم ہین
یہ شخص مجھکو مجھہ سے زیادہ تر جانتا تھا کہ بادشاہ اکثر بے اعتبار اور کاہل ہوتے ہین بے اعتبار اسلئے کہ
ہمیشہ نالایق اور خود مطلبون سے دھوکہ کھاتے رہتے ہین اور کاہل اسلئے کہ آرام طلب ہوتے ہین اور
اپنا کام دوسرون پر چھوڑتے ہین اور اپنا کچھہ خیال نہین رکھتے اسلئے اُس نے سوچا کہ ایسے آدمی کی نسبت
میرے دل مین حسد پیدا کرنا کچھہ مشکل نہوگا جو بڑے کامون کی تعمیل مین قاصر نہین ہوا خصوص جس حالت
مین وہ اُسکی مغالطہ دہی پر اعتراض کرنے کو حاضر نتھا۔

جو بات ظہور مین آنیوالی تھی فلاکلیز نے پہلے سے دریافت کی اور وقت روانگی مجھہ سے کہا یاد رکھہ
کہ مین خود کو زیادہ تر نہین بچا سکتا کیونکہ تیرے پاس صرف میرے دشمن کو دخل رہیگا اور اگرچہ مین اپنی
جان خطرے مین ڈالکر تیری خدمت کرونگا تاہم شاید تیری ناخوشی کے سوا اور کچھہ انعام نہ پاؤنگا مین نے

फ़िला क्लीज़

फ़िला क्लीज़

प्रोटैसीलाज़

प्रोटैसीलाज़
फ़िला क्लीज़

कौर्पैथिया

फ़िला क्लीज़

کہا کہ تونے غلط سمجھا ہی پروٹیسیلاز تیرا ذکر ایسا نہین کرتا ہی جیسا تو اُسکا کرتا ہی وہ تیری تعریف اور قدر کرتا پروٹیسیلاز़
ہی اور تجھکو تیرے اعتبار کے لایق سمجھتا ہی اور اگر وہ کچھہ بھی تیرے خلاف کہیگا تو وہ تیرا جاے اعتبار نرہیگا اسلیے
تو بلا خوف اپنے کام پر جا اور صرف اُسکو فایدے کے ساتھہ انصرام دینے کا خیال رکھہ اُسنے کوچ کیا اور مجھکو
نامعمولی پیچ وتاب مین چھوڑا۔

مین اقرار کرتا ہون کہ مجھکو بہت سی مہمات مین مشورت کی ضرورت صاف نظر آئی اور کوئی امر میری شہرت
اور منفعت کو اسقدر مضر نتھا جسقدر خود کو بے سوچے ایک شخص ہی کی صلاح پر قایم رکھا اور سمجھا کہ فلاکلیز کی फ़िलाक्लीज़
دانایانہ صلاح مجھکو بہت سی پُر خطر غلطیون سے محفوظ رکھتی تھی جو مین پروٹیسیلاز کی مغروری سے کر بیٹھتا प्रोटैसीलाज़
تھا اور واقف ہوا کہ فلاکلیز کے دل مین جو بضاعت راستی ودانائی تھی سو پروٹیسیلاز کے دل مین نتھی फ़िलाक्लीज़ प्रोटैसीलाज़
لیکن مین نے پروٹیسیلاز کو طریقہ حاکمانہ اختیار کرنے دیا تھا اُسکو مین نہین روک سکتا تھا آخر مین نے प्रोटैसीलाज़
دو آدمیون کی مشورت سے جو کبھی یکراے نہین ہوتے تھے تنگ آکے اپنے امورات کے انتظام مین کچھہ نقصان
اُٹھانا اِس سے بہتر جانا کہ ہمیشہ دو شخص کی راے مختلف کو دیکھون اور دریافت کرون کہ اِنمین کونسی بہتر
ہی مین نے اِنکے اِس شرم انگیز اسرار کے اسباب پر کچھہ لحاظ نہین کیا اور وے میرے دل پر اپنا خفیہ اثر
اور سب کامون مین ہدایت کرتے رہے۔

فلاکلیز دشمن کو گھبرا کے اور اُسپر فتح کامل پاکے جن باتون سے ڈرتا تھا اُنکے بند وبست کے واسطے واپس फ़िलाक्लीज़
آتا تھا لیکن پروٹیسیلاز نے جسکو اپنی مطلب برآری کا موقع نہ ملا تھا اُسکو میری طرف سے لکھا کہ میری مرضی प्रोटैसीलाज़
یہہ ہی کہ تو اپنی فوج کو کارپیتھس کے جزیرے پر حملہ کرنے سے ترقی دے اُسنے فی الحقیقت مجھکو بھی بہکایا تھا کہ कार्पेथस
وہ جزیرہ بآسانی فتح ہوسکتا ہی لیکن جانتا تھا کہ اِس مہم کے واسطے بہت باتون کی ضرورت ہوگی اور
ایسے احکام بھی لکھہ بھیجے جو اُسکو پس وپیش مین ڈالے بغیر نرہے اور اِس اثنا مین اُسنے ایک میرے خانگی
ملازم کو جسکے طریقے بہت خراب تھے اور جو ہمیشہ میرے پاس حاضر رہتا تھا تاکہ بہت دقیق باتون کو بھی دریافت
کرکے اُس سے ظاہر کرے اگرچہ وے دونون کبھی نہین ملتے تھے اور باہم اتفاق بھی نرکھتے تھے بہکایا یہہ
خانگی ملازم جسکا نام ٹیموکریٹیز تھا ایک دن میرے پاس آیا اور بطور رازگوئی کہنے لگا کہ مین نے ایک टिमोक्रेटीज़
بڑے خطرے کی بات سُنی ہی وہ یہہ ہی کہ فلاکلیز تیری فوج کی مدد سے آپکو کارپیتھس کا بادشاہ بنایا چاہتا फ़िलाक्लीज़ कार्पेथस
ہی سب افسران فوج اُسکا فائدہ چاہتے ہین اور تیرے خانگی آدمیونکو بھی ملا لیا ہی بعض کو اپنی فیاضی سے

اور اکثر کو زود اثر نادرستیون سے جو انمین پیدا کر رہا ہی اسکا دل اس فتح سے بہت بڑھ گیا ہی اور یہہ اسکا ایک خط ہی جو اسنے اپنے دوستون مین سے ایک کو اپنے ارادے کی نسبت لکھا ہی ایسے ثبوت پر شک ہونا ناممکن ہی۔

مین نے وہ خط پڑھا جو فلاکلیز کے ہاتھہ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا لیکن جعل تھا پروٹیسیلاز اور ٹیموکریٹیز نے ملکر کیا تھا اس خط نے مجھکو حیرانی مین ڈالا مین نے اسکو بار بار پڑھا اور جب مین فلاکلیز کی بیغرضانہ وفاداری کے ثبوت یاد کرتا تھا جو اسنے متواتر دئے تھے تو دل کو یقین نہوتا تھا کہ اس خط کا لکھنے والا وہ ہی مگر حرف اسکے سے نظر آتے تھے کوئی بات تجویز نہ کر سکتا تھا۔

جب ٹیموکریٹیز نے دیکھا کہ اسکا فریب یہانتک چلا تو اسنے اسکو آگے بڑھایا اور کہا کہ اس خط کی نسبت مین یہہ عرض کرتا ہون کہ اس خط مین فلاکلیز اپنے دوست کو کہتا ہی کہ مین ایک بات خفیہ کہتا ہون لیکن اسنے اس بات کی جگہہ خالی رکھی ہی پروٹیسیلاز درحقیقت اس معاملہ مین فلاکلیز کا شریک ہی اور ان دونون نے تیرے نقصان پر اتفاق کیا ہی تو جانتا ہی کہ یہہ پروٹیسیلاز وہ ہی جسنے تجھہ سے فلاکلیز کو اس مہم پر بھجوایا تھا اور تھوڑے عرصہ سے اسکی نسبت کوئی بات نہین کہتا تھا جیسے آگے کہتا تھا اب وہ ہر ایک موقع پر اسکو سراہتا ہی اور بچاتا ہی اور انھون نے بارہا آپس مین مشورے کیے ہین اسمین شک نہین ہی کہ پروٹیسیلاز نے فلاکلیز کے ساتھہ اس فتح کو باہم تقسیم کرنے کی تدبیر سوچی ہی تو دیکھتا ہی کہ اسنے عقل و تدبیر کے قواعد کے خلاف تجھکو اس مہم پر آمادہ کیا ہی اور اپنا حوصلہ پورا کرنے کے واسطے تیرے بیڑے کو خطرے مین ڈالا ہی اگر ان دونون مین دشمنی ہوتی تو کیا ممکن تھا کہ وہ فلاکلیز کے حوصلے کا اسقدر مطیع رہتا بلکہ ظاہر ہی کہ وے دونون اپنی بزرگی بڑھانے اور تجھے تخت سے اٹھانے کو اس کام مین متفق ہوئے ہین مین جانتا ہون کہ اگر تو پھر اپنا اختیار انکے ہاتھون مین رکھیگا تو مین اسطرح پر اپنے اشتباہات ظاہر کرنے سے انکا دشمن بنونگا مگر چونکہ مین نے اپنا حق نمک ادا کیا ہی اسواسطے اس بات کی پرواہ نہین رکھتا۔

ٹیموکریٹیز کے یے پچھلے الفاظ میرے دلمین جاگزین ہوئے اور یقین ہوا کہ فلاکلیز دغاباز ہی اور پروٹیسیلاز اسکا دوست ہی اس درمیان مین ٹیموکریٹیز مجھکو متواتر کہتا رہا کہ اگر فلاکلیز کے کارپتھس کو فتح کرنے کا تو منتظر رہیگا تو اسکو اسکے ارادے سے محروم رکھنے کا موقع ہاتھہ مین نرہیگا اسلیے چاہیے کہ

प्रोटेसीलाज़
टिमोक्रेटीज़
फ़िलाक्लीज़
टिमोक्रेटीज़
फ़िलाक्लीज़
प्रोटेसीलाज़
फ़िलाक्लीज़
प्रोटेसीलाज़
फ़िलाक्लीज़
प्रोटेसीलाज़
फ़िलाक्लीज़
फ़िलाक्लीज़
टिमोक्रेटीज़
फ़िलाक्लीज़
प्रोटेसीलाज़
टिमोक्रेटीज़
फ़िलाक्लीज़
कार्पेथस

جب تک وہ تیرے اختیار مین ہی تب تک تو اسکو گرفتار کرلے مگر مین اس فریب سے ایسا متحیر اور شک مین
جانتا تھا کہ کسکا اعتبار کرون فلاکلیز کے دغا باز ظاہر ہونے پر مجھے کوئی آدمی ایسا معلوم نہین ہوا جسکی
نیکی کی نسبت شک نہو مین نے فلاکلیز کو فوراً دفع کرنے کا ارادہ کیا لیکن پروٹیسلاز سے ڈرا اور اسکی
نسبت شک کیا کہ اسکو کیا کرون نہ اسکو برابر گنہگار کہہ سکتا تھا اور نہ بیگناہ سمجھکر اسکا اعتبار کرسکتا تھا

میرے دل کی بیقراری ایسی تھی کہ مین اسکو بے کہے نہین رہ سکا کہ مجھکو فلاکلیز پر کچھ شبہہ ہی اسنے
میرا یہہ کلام سُنکر بہت تعجب ظاہر کیا اور بہت سے معاملات مین مجھکو اسکی راستبازی اور میانہ روی یاد
دلائی اور اسکی خدمتونکو مبالغہ سے ظاہر کیا اور ہر ایک بات کہی جس سے میرا شک انکی نسبت سازش ہونے
کا قوی ہو ٹیموکریٹیز اس وقت مین میرے خیال کو ہر ایک ایسی بات پر متوجہ کرنے مین برابر کوشش کرتا تھا
جس سے گمان سازش قوی ہوا اور متواتر متقاضی تھا کہ جب تک تیرے اختیار مین ہی تب تک فلاکلیز کو دفع
کر ای عزیز مینٹر بادشاہت کیسی بے نصیبی کی حالت ہی اور بادشاہ کسقدر دوسرونکے کھیل بن رہے ہین
حالانکہ وے لرزان انکے قدمون پر گرتے ہوئے نظر آتے ہین۔

مین نے سوچا کہ فلاکلیز کے قتل کے واسطے ٹیموکریٹیز کو اس جزیرہ مین خفیہ بھیجنا بہت مصلحت ہوگا
اور پروٹیسلاز کو سراسر متحیر کریگا پر پروٹیسلاز اس اثنا مین مستقلانہ محنت اور نہایت عاقلانہ حکمت سے اپنی
ظاہرداری مین سرگرم تھا مینے جانا کہ اسنے دھوکہ کھایا لیکن اسنے مجھکو دھوکہ دیا مینے ٹیموکریٹیز کو بھیجا اسنے
فلاکلیز کو بہت سراسیمہ دیکھا کہ جزیرہ کارپتھس پر حملہ کے واسطے اسکے پاس کچھ تیاری نتھی پروٹیسلاز
نے یہہ سمجھکر کہ وہ جعلی خط شاید کچھ اثر نکرے یہہ ایک دوسری تدبیر سوچی تھی کہ جس مہم کو اسنے آسان بتایا
تھا اسکو دشوار کرے تا کہ ناکامیابی کے باعث فلاکلیز جو اس مہم پر گیا تھا میرا مورد عتاب ہو مگر فلاکلیز نے
اپنی ہمت اور عقل اور شہرت سے جو فوج مین رکھتا تھا خود کو ان سب مشکلات مین مستقل رکھا اس فوج
مین ایسا کوئی سپاہی نتھا جو نجانتا ہو کہ اس جزیرے کا ارادہ جلد بازانہ اور ناممکن سا تھا تاہم ہر ایک
ایسی چستی اور سرگرمی سے اسکی تعمیل مین مصروف ہوا گویا اسکی زیست اور قسمت اسکی کامیابی پر منحصر تھی
اور ہر ایک شخص اپنے حاکم کے حکم پر جو اپنی عقل کے واسطے عموماً ممتاز اور اپنی فیاضی کے واسطے ہر دلعزیز
تھا اپنی جان خطرے مین ڈالنے کو تیار تھا۔

ٹیموکریٹیز ایسے حاکم کی جان کا قصد کرنے سے بہت ڈرتا تھا جو فوج کے اندر تھا اور جسکو سب چاہتے

फिलाक्लीज
फिलाक्लीज
प्रोटेसीलाज
फिलाक्लीज
टिमोक्रेटीज
फिलाक्लीज
मैन्टर
फिलाक्लीज
टिमोक्रेटीज
प्रोटेसीलाज
प्रोटेसीलाज
टिमोक्रेटीज
फिलाक्लीज
कार्पैथस
प्रोटेसीलाज
फिलाक्लीज
फिलाक्लीज
टिमोक्रेटीज

प्रोटैसीलाज़ — تھے لیکن جوش ہوس ہمیشہ اندھا ہوتا ہی وہ اس بات مین کچھہ مشکل دیکھتا تھا نہ خطرہ جو پروٹیسیلاز کو خوش
फ़िलाक्लीज़ / प्रोटैसीलाज़ — کرنیوالی تھی جسکے ساتھہ فلاکلیز کے مارے جانے پر بلا اطاعت حکمرانی کی امید رکھتا تھا اور پروٹیسیلاز اس
آدمی کی موجودگی نہین چاہتا تھا جسکی نظرون مین خاموشانہ ملامت پائی جاتی تھی اور جو اسکے ارادے
مجھکو ظاہر کرنے پر اسکو اسکے سب ارادون سے محروم کرسکتا تھا۔

टिमोक्रेटीज़ / फ़िलाक्लीज़ — ٹیموکریٹیز نے دو عہدہ دارونکو جو ہمیشہ فلاکلیز کے پاس رہتے تھے میری طرف سے انعام دینے کا اقرار
کرکے بہکایا اور انکی معرفت اسکو کہلایا کہ بادشاہ نے کچھہ خفیہ ہدایات فرمائی ہین سو خلوت مین کہنی ہین
फ़िलाक्लीज़ — اور اسوقت یہی دو عہدہ دار حاضر ہون فلاکلیز نے اسیوقت انکو ایک پوشیدہ کمرے مین بلایا اور دروازہ
टिमोक्रेटीज़ / फ़िलाक्लीज़ — بند کیا جیون ہی تنہا ہوئے ٹیموکریٹیز نے اسپر خنجر چلایا سو ترچھا چلنے سے ایک خفیف سا زخم لگا فلاکلیز نے مرد
خطر آزمودہ کے سے پر قرار استقلال کے ساتھہ وہ حربہ اسکے ہاتھہ سے چھین لیا اور اس سے خود کو
ان قاتلون سے بچایا اور مدد کے واسطے آواز دی کچھہ آدمی باہر حاضر تھے فوراً دروازہ کھولکر اندر گئے
انھون نے اسکو ان قاتلون سے الگ کیا جو بہت گھبرا رہے تھے اور کمزور اور ناستقلانہ مقابلہ کر رہے
फ़िलाक्लीज़ — تھے فوراً انکو گرفتار کیا اور سپاہیونکو ایسا جوش آگیا تھا کہ اگر فلاکلیز انھون کے درمیان نہ پڑتا تو اسیوقت
फ़िलाक्लीज़ / टिमोक्रेटीज़ — انکے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتے یہہ پہلا ہنگامہ رفع ہونیکے بعد فلاکلیز نے ٹیموکریٹیز کو ایکطرف لیجاکے بلا اظہار آثار
टिमोक्रेटीज़ — عداوت پوچھا کہ کس سبب سے تونے ایسا مہلک ارادہ کیا ٹیموکریٹیز نے جسکو فوراً قتل کیے جانے کا خوف تھا جلدی
سے وہ لکھا ہوا حکم جو مین نے اسکو دیا تھا اور جس واسطے اسنے ایسا کیا تھا پیش کردیا اور جیسے ہر ایک نمکحرام
प्रोटैसीलाज़ — نامرد ہوتا ہی اسنے صرف اپنی زندگی کا بچاو سوچا اور اسلیے کچھہ باقی نرکھا پروٹیسیلاز کے فریب کا سب حال
ظاہر کردیا۔

फ़िलाक्लीज़ — فلاکلیز اگرچہ جو ارادہ اسکے خلاف کیا تھا اسکے خطرے سے کچھہ ہراسان نہین ہوا تو بھی اسکے گناہ سے
ڈرا اسنے خود کو کسی آدمی کی عداوت کے لایق نہ سمجھا اور اسلیے اسمین زیادہ پڑنا نہین چاہا اسنے فوج سے
टिमोक्रेटीज़ / क्रीट — ٹیموکریٹیز کی بیقصوری ظاہر کی اور اسکو انکی عداوت سے بچاکے بسلامت کریٹ کو بھجوادیا پھر اس نے
पालीमैनीज़ — فوج کی حاکمی پالیمینیز کو سپرد کی جسکو مینے تحریری حکم سے اسکی جگہہ پر مقرر کیا تھا اور فوج کو نصیحت کرکے کہ
सैमास — میرے ساتھہ اپنی وفاداری مین قایم رہین خود رات کو ایک چھوٹے سے جہاز پر سوار ہوکر جزیرہ سیماس
کو گیا وہان ابتک بڑے آرام کے ساتھہ غریبی اور تنہائی مین رہتا ہی اور بت تراشی کا کام کرکے تھوڑی

روزی پیدا کرتا ہی اور آدمیونکی بات بھی نہین سُنا چاہتا جو بے ایمان اور بے انصاف ہین خصوصاً
بادشاہونکی زیادہ تر جنکو وہ یقین کرتا ہی کہ فریب مین آجاتے ہین اور سب سے زیادہ ناخوش رہتے ہین۔

मेन्टर
अइडोमिनिअस

یہان مینٹر نے ائیڈومینیس کو پوچھا کہ کیا تجھکو حقیقت حال دریافت ہونے مین عرصہ لگا تھا اُس نے
جواب دیا نہین مگر مین نے اِس حال کو بتدریج دریافت کیا تھا بعد اسکے جلد ہی پروٹیسیلاز اور ٹیموکریٹیز مین

प्रोटैसीलाज़
टिमाक्रराज़

تکرار ہوئی کیونکہ بدمعاشون مین اتفاق مشکل سے رہ سکتا ہی اور اُنکے نفاق سے دفعۃً اُس سحر بلا کا عمق
نظر آیا جسمین مجھکو اُنھون نے گرایا تھا مینٹر نے کہا کیا تو نے اُنکو برطرف نہین کیا ائیڈومینیس نے جواب دیا افسوس

मेन्टर
अइडोमिनिअस

ہی کہ تو میری کمزوری سے یا میری حالت کی مشکل سے اِسقدر ناواقف ہی جب کوئی بادشاہ جلد بازانہ اعتبار
سے خود کو ایسے دلیر اور حوصلہ ور آدمیونکے حوالے کر دیتا ہی جو اُسکو اپنا محتاج کر لینے کا علم جانتے ہین تب
پھر امید آزادی نہین رکھہ سکتا جنسے وہ نہایت نفرت رکھتا ہی اُن ہی کو اپنی مہربانی سے نہایت ممتاز
اور ہر طرح کے فواید سے سرافراز کرتا ہی مین پروٹیسیلاز سے نا ز تھا تو بھی اپنے کُل اختیار پر اُسکو قابض

प्रोटैसीलाज़

رکھتا تھا عجیب دیوانگی تھی کہ مین خیال کرتا تھا کہ مین اُسکو جانتا ہون تو بھی اِس علم سے فائدہ حاصل کرنے
اور اِس نالایق سے اختیار لینے کا ارادہ کافی نہین رکھتا تھا مین دیکھتا تھا کہ حقیقت مین وہ بہت مطیع
اور ہوشیار اور میری خواہشات برلانے کے واسطے محنت کش اور میرے فواید بڑھانے کیواسطے سرگرم تھا
اِسکے سوا کچھہ سبب بھی تھا جس سے مین خود کو اپنی کمزوری کیواسطے معذور سمجھتا تھا کم نصیبی سے مین نے اپنے
امورات کے انتظام کے واسطے راستباز آدمی کبھی نہین رکھے تھے اسلیئے یقین نہین تھا کہ دنیا مین کوئی راستباز
آدمی ہی مین جانتا تھا کہ نیکی ایک خیالی چیز ہی حقیقی نہین ہی اور سمجھتا تھا کہ بڑی محنت اور کوشش سے ایک
خراب آدمی کے ہاتھہ سے بچنا اور دوسرے خراب آدمی کے ہاتھہ مین پڑنا جو اُس سے کمتر خودغرض اور زیادہ
صاف نہو صرف اپنی ہنسی کرانا ہی اِس عرصہ مین وہ بیڑا جو پالیمینیز کے زیر حکم ہوا تھا کریٹ کو واپس آیا مین نے

पालीमैनीज़
क्रीट

پھر کارپیتھس کی فتح کا خیال نہ کیا اور پروٹیسیلاز کی ظاہرداری ایسی پوشیدہ نتھی لیکن مجھکو معلوم ہوگیا

कार्पैथस
प्रोटैसीलाज़

کہ وہ یہہ خبر سُنکر بہت رنجیدہ ہی کہ فلاکلیز خطرے سے بچکر جزیرہ سیماس کو چلا گیا ہی۔

फ़िलाक्लीज़
सैमास

مینٹر نے کہا کہ اگرچہ تو نے پروٹیسیلاز کو اُسکے عہدے پر قایم رکھا تو کیا پھر بھی تو اسکا اتنا اعتبار کیا

मेन्टर
प्रोटैसीलाज़

کہ بے سوچے اپنے کام اُسکے انتظام پر چھوڑے ائیڈومینیس نے کہا کہ مین محنت اور تکلیف کا نہایت دشمن تھا

अइडोमिनिअस

اسواسطے مینے کام اُسکے ہاتھون سے نہین لیا دوسرے کو سمجھانے کی تکلیف میری اُس آسایش مین فرق لاتی

جو مین نے سستی سے تجویز کی تھی اور جسکو مین چھوڑ نہین سکتا تھا مین نے اپنی آنکھون کو بند رکھنا بہتر سمجھا
تھا اس سے کہ اُن فریبون کو دیکھون جو میرے ساتھہ کیے جاتے تھے اور صرف اس بات پر قانع تھا کہ
اپنے چند ملازمان مورد مہربانی کو جتاتا تھا کہ مین اُنکی دغابازی سے ناواقف نہین ہون اسطرح جانتے
ہوئے کہ مینے دھوکہ کھایا سمجھتا تھا کہ تھوڑا دھوکہ کیا ہے مین کبھی پروٹیسیلاز سے کہتا تھا کہ مین تیرے ظلم سے
ناراض ہون اور اکثر اُس سے برخلاف ہوتے مین اور جو کام اُسنے کیا تھا اُسکے واسطے سب کے روبرو ملامت
کرنے مین اور اُسکی راے سے اُلٹی راے دینے مین خوش ہوتا تھا لیکن وہ میری غافلی اور کاہلی سے
خوب واقف تھا اس سبب سے کچھہ خوف نرکھتا تھا وہ ہمیشہ مستقلانہ کبھی دلیل اور حجت سے اور کبھی ملایمت اور
ملاطفت سے اُسی بات پر پھر آتا تھا اور جب کبھی وہ دیکھتا تھا کہ مین اُس سے ناخوش ہو گیا ہون تب
مجھے ملایم اور نرم کرنے کے واسطے نئے وسایل تفریح بہم پہنچانے مین یا کسی ایسے کام پر لگانے مین اپنی محنت
اور کوشش دوچند کرتا تھا جسمین جانتا تھا کہ مجھے اُس سے مدد لینی پڑیگی یا اُسکو میری نیکنامی کیواسطے
اپنی سرگرمی دکھانے کا موقع ملیگا۔

प्रोटैसीलाज़

اگرچہ مین اُس سے برخلاف رہنے مین احتیاط رکھتا تھا تو بھی وہ میری خواہشات برلانے کے
اس خوشامدیانہ طریقے سے کامیاب رہتا تھا وہ میرے تمام اسرار جانتا تھا اور مجھکو تمام مشکلات سے بچاتا
تھا اور لوگونکو میرے نام سے لرزان رکھتا تھا اسلیئے مین اُس سے علیحدگی کا ارادہ نہین کر سکتا تھا اور
اُسکو اُسکے مقام پر قایم رکھنے سے دوسرے معتمد آدمیونکو اس مقام سے دور رکھہ کے اپنا اصلی فائدہ دکھانے
ندیتا تھا کوئی شخص میری مشورت مین آزادانہ نہین بول سکتا تھا راستبازی میرے حضور سے دور
رہتی تھی اور غلطی جو بادشاہون کے زوال کی پیشرو ہے مجھے ستاتی تھی کیونکہ مینے فلاکلیز کو پروٹیسیلاز
کا حوصلہ پورا کرنے کے واسطے قربان کر دیا تھا وے بھی جنکو میرے بدن اور ملک کے ساتھہ نہایت محبت
تھی ایسی مہلک نظیر دیکھنے کے بعد مجھے فریب سے بچانا خود پر فرض نسمجھتے تھے اور اے عزیز مین خود
بھی ڈرتا تھا کہ خوشامد کے بادلون مین جو میرے آس پاس چھا رہے تھے کبھی راستی کی بجلی نہ چمکے اور
اُسکی بے روک چمک مجھہ تک نہ پہنچے کیونکہ مین ناصح رہنما کی حاضری سے ڈرتا تھا اُسکی رہنمائی کو پسند کرتا
تھا مگر اُسکی تعمیل کی طاقت نہین رکھتا تھا مین اپنی تابعداری پر افسوس کھاتا تھا اور اُس سے آزادگی
کی کوشش نکرتا تھا کیونکہ میری کاہلی اور پروٹیسیلاز کی غالبی جو اُس نے مجھپر حاصل کرلی تھی مجھکو

फिलाक्लीज़
प्रोटैसीलाज़
मेन्टर
प्रोटैसीलाज़

مایوسانہ بیچرکتی سے سر در کھتی تھی مین اپنی شرم آگین حالت سے آگاہ تھا جسکو مین خود سے اور دوسرون سے چھپایا چاہتا تھا تو جانتا ہی کہ نخوت بیفایدہ اور عظمت باطلہ بادشاہون مین موروثی ہی جو اپنی غلطی یا خطا کے اقبال کی طاقت نہین رکھتے ایک چھپاتے ہین سو کرتے ہین اور ایک دفعہ دھوکہ کھانے کا اقرار نہین کرتے بلکہ ہمیشہ دھوکہ کھاتے ہین سست اور کمزور بادشاہونکا حال ایسا ہوتا ہی اور ٹرائے کے محاصرہ پر جانے سے پہلے ایسا ہی حال میرا تھا۔ ٹراے

مین اپنی حکومت کا کل انتظام پروٹیسلاز پر چھوڑ گیا تھا وہ میری غیرحاضری مین سب کے ساتھ بڑی نخوت اور نااہلیت سے پیش آیا تمام بادشاہت اُسکے ظلم سے نالان تھی لیکن کسیکو مجھہ تک اطلاع کرنے کی ہمت نہتھی وے جانتے تھے کہ مین راستی کی صورت سے ڈرتا ہون اور جو پروٹیسلاز کے برخلاف بولنے کی جراءت کرتے ہین انکو ہمیشہ اسکے ظلم کے حوالہ کرتا ہون لیکن جسقدر ظاہر کرنے مین ڈرتے تھے اسیقدر اُسکا ظلم زیادہ ہوتا تھا آخر اُسنے مجھے مجبور کرکے مجھہ سے میریین کو موقوف کرایا جو میرے ساتھہ ٹراے کے محاصرہ پر گیا تھا اور جسنے اس مہم مین فخر جاودانی پایا تھا میرے واپس آنے پر وہ اُسکا حاسد ہوگیا تھا جیسے دوسرے آدمیون کا تھا جو کہ میری مہربانی سے یا اپنی نیکی سے معزز تھے۔ پروٹیسلاز پروٹیسلاز میریون ٹراے

اے عزیز مینٹر پروٹیسلاز کی یہہ غالبی میری مصیبتون کا منبع ہی کریٹ والون کی بغاوت اسقدر میرے بیٹے کے ہلاک ہونے سے نہ ہولی تھی جسقدر دیوتاؤن کی خفگی سے جنکو میری بیوقوفیون نے ناخوش کردیا تھا اور لوگونکی نفرت سے جو پروٹیسلاز نے میرے برخلاف پیدا کی تھی ہولی تھی جابرانہ اور ظالمانہ حکومت سے لوگ صبر کرتے کرتے بالکل تنگ آگئے تھے اسوقت مینے اپنے بیٹے کے خون سے اپنے ہاتھہ ترکئے اس فعل کی وحشت نے وہ پردہ اُٹھا دیا جو مدت سے اُنکے دلی کینہ پر پڑا تھا۔ مینٹر پروٹیسلاز کریٹ پروٹیسلاز

ٹیموکریٹیز بھی میرے ساتھہ ٹراے کے محاصرے پر گیا تھا سو پروٹیسلاز کو ہر ایک بات کی جو پا سکتا تھا لکھکر خفیہ خبر دیتا تھا مین جانتا تھا کہ مین قید مین ہون لیکن اس سے آزادی چاہنے کے بدلے مین نے مایوسی سے اپنی رعایا کو بھی اپنے خیال سے دور رکھا جب میری واپسی پر کریٹ والون نے بغاوت اختیار کی تب پروٹیسلاز اور ٹیموکریٹیز پہلے بھاگ گئے تھے اور اگر مین نہ بھاگتا تو بیشک اُسیوقت وے مجھکو چھوڑ جاتے اے میرے عزیز مینٹر یقین کرو کہ جو عافیت مین بیباک ہوتے ہین مصیبت مین غریب اور بزدلہ ہوجاتے ہین جب وے اپنے اختیار سے بیدخل کئے جاتے ہین تب اُنکو بیم و یاس کے سوا کچھہ نہین ٹیموکریٹیز ٹراے پروٹیسلاز کریٹ پروٹیسلاز ٹیموکریٹیز مینٹر

سوجھتا جسقدر نخوت کرتے ہین اُسیقدر ذلت دیکھتے ہین اور ایک لحظہ مین ایک انتہا سے دوسری انتہا پر جاتے ہین ۔

मैन्टर

مینٹر نے کہا یہہ کیا سبب ہی کہ اگرچہ تو ان آدمیونکی بدذاتی سے اچھی طرح واقف ہی تو بھی مین اُنکو تیرے گرد دیکھتا ہون مین سوچتا ہون کہ اُنکا تیرے ساتھہ آنیکا یہہ سبب ہی کہ اُنکو وہان زیادہ ترفائدے کی امید تھی اور یہہ بھی باسانی خیال کرسکتا ہون کہ تو اپنی فیاضی سے اُنکو اس نوآبادشہر مین پناہ دیا چاہتا ہی لیکن اُنکی اتنی خوفناک شرارتین دیکھنے پر بھی کیا مطلب ہی کہ تو نے اپنا انتظام اُنکے ہاتھہ مین رکھا ہی ۔

ग्रइडोमिनियस

ائیڈومینیس نے کہا تو واقف نہین ہی کہ کاہل آدمیونکو جو کام وخیال سے یکسان نافر ہین تجربہ کچھہ فائدہ نہین دیتا فی الحقیقت وے ہر ایک چیز سے ناراض ہوتے ہین لیکن کمی استقلال سے کسی کی درستی نہین کرسکتے اِن آدمیون کے ساتھہ مجھکو بہت برسون سے ربط عادت نے ایسی زنجیرون سے جکڑ رکھا ہی کہ جنکو توڑ نہین سکتا یہان آتے ہی مجھکو اِس فضول خرچی مین ڈالا جسکا تو گواہ ہی انھون نے اس نوآبادشہر کی طاقت گھٹائی اور مجھکو یہہ لڑائی کی آفت دکھائی ہی جو تیری مدد بغیر مجھکو تباہ

सैलेन्टम कोर

کرتی اور سیلینٹم مین بھی وے ہی مصائب دیکھتا جو کریٹ مین دیکھے تھے لیکن تو نے دفعۃً میری آنکھین کھولین اور میرے دل مین استقلال پیدا کیا تیری موجودی مین نہ معلوم کیا سبب ہی کہ کچھہ دل مین ایسا زور پاتا ہون کہ کمزوری مجھہ سے ایسی بھاگتی ہی جیسی روح سے آسمانون پر جانے پر فنا بھاگتی ہی اور مین بہتر حالت مین اپنی نئی زندگی سمجھتا ہون ۔

मैन्टर
ग्रइडोमिनियस
प्रोटेसीलास

تب مینٹر نے ائیڈومینیس سے پوچھا کہ انتظام کی جو تبدیل حال مین کی ہی اُسمین پروٹیسیلاز کا

ग्रइडोमिनियस

چلن کیسا رہا ہی ائیڈومینیس نے جواب دیا کہ اِسمین اُسنے اپنی چال بہت درست رکھی ہی جب تو یہان آیا تھا تب اسنے بیچدار اشارون سے میری بدگمانی پیدا کرنی چاہی تھی مگر اُسنے مُنہہ سے تیری شکایت نہین کی لیکن اب کبھی ایک اور کبھی دوسرا استواتر آکے مجھہ سے کہتا ہی کہ ان دومسافرون سے بہت ڈرنا

यूलीसीज़

چاہیے ایک اُنمین عیار اور مکار یولیسیز کا بیٹا ہی اور دوسرا اپنے ارادے بہت عمیق رکھتا ہی اور سینہ کا سیاہ او رپیچ در پیچ ہی یہہ ملک بملک پھرتے رہے ہین اگر اس ملک کے لینے کا ارادہ رکھتے ہون توکسکو خبر ہی اِنھین کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ جن ملکون مین یے گئے ہین اُنمین بڑی تکلیفون کے باعث

ہوئے ہین اور ہمکو یاد رکھنا چاہیے کہ ابھی یہہ بادشاہت حالت ابتدائی مین ہی اچھی طرح قایم نہین ہوئی ہی اور تھوڑی سی ابتری اسکو تہ و بالا کر سکتی ہی۔

مونٹے سیتیاز اس باب مین پرو ٹیسلاز خاموش تھا لیکن وہ مجھکو یہہ بات سمجھانے مین بہت کوشش کرتا تھا کہ جو انتظام مین نے تیری صلاح سے شروع کیا تھا سو بہت خطرے اور خرچ کا تھا اور مجھکو میرے فائدے کے دلایل لا کے جتاتا تھا کہ اگر تو اپنے لوگونکو ایسی راحت و فراغت مین رکھیگا تو پھر وے محنت نہین کرینگے بلکہ سست اور سرکش اور مفسد ہو جاینگے صرف کمزوری اور تکلیف انکو ملایم اور مطیع رکھتی ہی وہ اکثر اس باب مین اپنی پہلی سی غالبانہ عادت سے کوشش کرتا تھا لیکن اُسکو میری خدمت کیواسطے سرگرمی کی صورت مین چھپاتا تھا کہتا تھا کہ اپنے لوگون کو آرام دینے سے تو اپنے بادشاہی اختیار کو کم کریگا اور رعایا کے واسطے بھی یہہ نقصان لاعلاج ہوگا اُنکو جسقدر رکھیگا نہ اطاعت نارضامندی کے اضطرار اور فتنہ انگیزی کے اضطراب سے محفوظ رکھتی ہی اُسقدر اور کوئی دوسری بات نہین رکھہ سکتی اِس سب کا مین نے یہہ جواب دیا کہ مین لوگونکو اپنے ساتھہ محبت رکھنے سے اور بلا تخریب اختیار اپنے اختیار سے اور بدمعاشون کو برابر سزا دینے سے اور لڑکون کو درستی کے ساتھہ تعلیم دلانے سے اور لوگون مین ایسا انتظام جس سے اُنکی طبیعت سادگی پسند اور پرہیزگار اور محنتی ہو رکھنے سے اُنکا کام پر مستعد رکھہ سکتا ہون اور مین نے کہا کیا آدمی مطیع نہین رہہ سکتے صرف وے ہی مطیع رہ سکتے ہین جو بھوکھے مرتے ہین کیا علم حکومت مین مہربانی ناواجب ہی اور کیا حاکم کو ضرور ہی کہ انسانیت نرکھے ہم دیکھتے ہین کہ بہت سی اقوام ہین کہ دست ملائمت سے محکوم ہین تاہم اپنے بادشاہ کے ساتھہ برابر وفادار رہتی ہین عناد اور فساد نتیجے ہین اول بڑے آدمیونکی مضطربی اور حوصلہ وری کے جنکے خیالات زیادتی پر متوجہ رہتے ہین اور جو اپنی آزادگی کو آوارگی سے بدلتے ہین دوم عیاشی اور اوباشی اور سستی کے سوم سب درجون کی زیادتی تعداد کے چہارم حد سے زیادہ جنگی کارخانے رکھنے کے جسمین ایسے لوگ رہتے ہین جو صلح کے وقت کے ہر ایک فائدہ بخش پیشہ سے ناواقف ہوتے ہین پنجم اُن مظلومون کی تکلیفون کے جو ظلم سے ناتحمل ہوکے مایوس ہوجاتے ہین بلوہ اور فساد کا اصل سبب بادشاہ کی سختی اور نخوت اور سستی ہی جو اُنکو اُس میزانہ ہوشیاری کے لایق نہین رکھتی ہین کہ تمہار ریاست مین بے انتظامی کو دبا سکتی ہی نہ کہ کاشتکار کا اُس روٹی کو سالمانہ اور صالحانہ کھانا جو اُسنے اپنے عرق پیشانی سے پیدا کی ہی۔

मोंटे सीत्याज़

मोरैसीलाज़ — جب پرو ٹیسیلاز نے دیکھا کہ مین اِن اصول پر مستقل ہون تب اُسنے اپنا مزاحمانہ طریقہ بالکل چھوڑ دیا اور اِنہی معقولون پر عمل کیا جنکو بیفایدہ مشتہر کیا چاہتا تھا بلکہ اپنی غلطی کا اقرار کرکے اُنکی تعمیل مین ایسا اشتیاق دکھایا کہ مجھہ سے اپنی ممنونی ظاہر کی کہ تونے میرا وہم دور کیا اور میرے دلکو تازہ نور دیا اب وہ پیش بینی سے میری اصلی خواہش دیکھتا ہی اور غربا کو آسایش پہنچانیکے واسطے اُنکی ضروریات کو اوّل ظاہر کرتا ہی اور اُنکو خرچ بیجا سے باز رکھتا ہی اور اب تجھہ سے پوشیدہ نہین ہی کہ تیری تعریف مین مبالغہ کرتا ہی اور تیری عقل اور اصل پر بڑا اعتبار رکھتا ہی اور کوئی ایسی بات باقی نہین چھوڑتا ہی جو جانتا ہی کہ مجھے خوش کریگی اب اُسکی دوستی ٹیموکریٹیز کے ساتھہ کمی پر معلوم ہوتی ہی اور ٹیموکریٹیز اُسکی اطاعت سے

रिमोकेरीज़ / रिमोकेरीज़ / मोरैसीलाज़ — نکلا چاہتا ہی پرو ٹیسیلاز اُس سے حسد کرتا ہی کچھہ آپس کی نااتفاقی سے اور کچھہ اسواسطے کہ مین اُنکی دغابازی سے واقف ہو گیا ہون۔

मैन्टर — مینٹر نے مسکرا کے کہا کہ اِس حالت مین تو یہہ تکلیف اپنی کمزوری سے سہتا ہی کہ اِن بدذاتون کی بدذاتی دیکھہ چکا ہی اور دیکھتا ہی تو بھی اِنکا مطیع ہو رہا ہی آئیڈومینیس نے کہا افسوس ہی کہ تو نہین جانتا ہی

अइडोमिनियस — کہ فریبی آدمی کمزور اور کاہل بادشاہ پر کسقدر اعتبار رکھتے ہین جسنے اپنے کل امورات کا انتظام اُن کے ہاتھون مین چھوڑ رکھا ہی علاوہ اسکے پرو ٹیسیلاز جیسا ابھی مین نے ظاہر کیا ہی اب بڑی سرگرمی سے ریاست کے فواید کے واسطے تیری تجویزون کی تعمیل کر رہا ہی۔

मोरैसीलाज़

मैन्टर — مینٹر نے کچھہ سختی نظر سے کہا کہ مین خوب جانتا ہون کہ جو اشخاص بادشاہ کے گرد رہتے ہین اُنمین بدکار نکوکارون پر غالب رہتے ہین اِس صداقت کی تصدیق کو تو آپ ایک معیب نظیر ہی تو کہتا ہی کہ مین نے تیری آنکھین تیرے فواید پر کھولی ہین لیکن پھر بھی تو اسقدر اندھا بن رہا ہی کہ تو نے اپنی حکومت کا انتظام ایک ایسے بدذات کو سونپ رکھا ہی جو زندہ رہنے کے قابل نہین ہی یہہ وقت ہی کہ تجھے جاننا چاہیے کہ ایک آدمی اچھے کام کرتا ہی اور پھر بھی بد ہوتا ہی کیونکہ سب سے زیادہ خراب اصول اور خراب طبیعت کے آدمی جب اُنکا مطلب ہوتا ہی تب جیسے بدی کرتے ہین ویسے ہی نیکی کرتے ہین یہہ صحیح ہی کہ وے بدی بلا استکراہ کرتے ہین کیونکہ وے عقل و اصل سے کچھہ مدد نہین پاتے مگر یہہ بھی صحیح ہی کہ وے نیکی کرتے ہین لیکن خود بر زبان نہین آنے دیتے کیونکہ اُنکی بدیون کی کامیابی نیکی کی صورت پر موقوف ہی جو وے درحقیقت نہین رکھتے اور جھوٹ آدمی کو دھوکہ دیتے ہین اپنی بدی سے خوش ہوتے ہین اگرچہ وے نیک نظر آتے ہین مگر نیکی کے قابل

نہین ہوتے وے بدی مین زیادہ تر بدی یعنی فریب شامل کرتے ہین جب تک تو اس بات پر قایم اور مستقل رہیگا کہ نیکی کیجائے تب تک پروٹیسیلاز اپنا اختیار بچانے کے واسطے نیکی کریگا لیکن جب تجھکو ذرا بھی سستی پر مایل دیکھیگا تب نیکی کرنا چھوڑ دیگا اور حتی المقدور موقع پاکے تجھکو پھر اُسی دقت اور خدعت مین پھنسائیگا اور اپنی اصلی ریا اور سختی پر آجائیگا کیا ممکن ہی کہ جب تک پروٹیسیلاز سا بد ذات تیرے پاس ہی تو عزت اور راحت کے ساتھہ رہ سکے اور یاد رکھہ کہ فلاکلیز جو دانا اور امین ہی ابتک افلاس اور بیعزتی کے ساتھہ سیماس مین جیتا ہی ۔

مونٹیسیلاز
مونٹیسیلاز
फ़िलाक्लीज़
सेमास

ای ائیڈومینئس یہہ بات تو قبول کرتا ہی کہ بادشاہونکو جو دلیر اور مطلبی آدمی اُنکے گرد رہتے ہین دہوکہ دیتے ہین اور گمراہ کرتے ہین لیکن یہہ بھی تجھکو جاننا چاہیئے کہ بادشاہ ایک اور بھی زیادہ تر عیب کے قابل ہوتے ہین وہ یہہ ہی کہ وے جو آدمی حاضر نہین ہوتے اُنکی نیکی اور خدمت کو بھول جاتے ہین کیونکہ اُنکے پاس ہمیشہ ایک جم غفیر رہتا ہی اُسمین ایک کا خیال نہین آسکتا جو پیش نظر ہی اور خوش لگتا ہی اُسیکو چاہتے ہین دوسرے سب کی یاد دل سے دور ہوجاتی ہی نیکی اور چیزونکی نسبت اُن پر کم اثر کرتی ہی کیونکہ نیکی اُنکو خوش نہین کرسکتی اسلئے کہ وہ اُنکی بیوقوفیون کا مقابلہ اور اُنکو ملامت کرتی ہی بادشاہ حشمت اور فرحت کے سوا اور کچھہ نہین چاہتے اسلئے اگر اُنکو کوئی نہین چاہے تو کیا تعجب ہی ۔

अइडोमिनिअस

باب چہارم

مینٹر کا ائیڈومینئس کو پروٹیسیلاز اور ٹیموکریٹیز کو سیماس کے جزیرے مین بھجوانے اور فلاکلیز کو اپنے اعتماد اور صلاح پر لانے کے واسطے دبانا اور ہیجیسپس کا اس کام پر مقرر ہونا اور خوشی سے تعمیل کرنا اُسکا اپنے قیدیون کے ساتھہ سیماس مین پہنچنا اور اپنے دوست فلاکلیز کو نہایت مفلسی اور گوشۂ تنہائی لیکن قناعت مین پانا اور اُسکا اول واپس آنے سے انکار کرنا لیکن اس بات مین دیوتاؤن کی خوشی سے ہیجیسپس کے ساتھہ اُسکا سوار ہونا اور سیلینٹم کو پہنچنا اور وہان

मेन्टर
अइडोमिनिअस
मोंटेसीलाज़
हिमोक्रेटीज़
सेमास
फ़िलाक्लीज़
हेजेसिपस
सेमास
फ़िलाक्लीज़
हेजेसिपस
सैलैन्टम

ایڈوینیس کا جسکی اب عادت بالکل بدلگئی تھی اُسکے ساتھ نہایت دوستی سے پیش آنا ۞

اِس گفتگو کے بعد مینٹر نے پروٹیسلاز اور ٹیمو کریٹیز کو فوراً موقوف کرنے اور فلاکلیز کو بلانے کے واسطے
ایڈوینیس کو دبایا بادشاہ اگر فلاکلیز مین سختی نیکی نہوتی جسکے نتایج سے وہ ڈرتا تھا تو فوراً اُسیوقت منظور
کرتا اُسنے کہا کہ مین قبول کرتا ہون کہ اگرچہ اسکو چاہتا ہون اور اچھا سمجھتا ہون تاہم اسکو واپس بلانے
پر بخوبی اتفاق نہین کر سکتا مین طفلی سے ایسے لوگون کی صحبت کا عادی ہو رہا ہون جو تعریف اور محنت
اور اطاعت سے پیش آتے ہین یہ باتین فلاکلیز مین نہین پاؤن گا جب کبھی مین کوئی تدبیر سوچتا تھا
اور وہ اُسکو پسند نکرتا تھا تب اُسکی رنجیدگی صورت میری ملامت کو کافی تھی اور جب تخلیہ مین ہوتا تھا
تب حقیقت مین اُسکا طریقہ بہت شایستہ اور مودبانہ تھا مگر بدمزاج اور تند خو۔

مینٹر نے کہا کیا تو نہین جانتا ہی کہ بادشاہونکو جو خوشامد سے خراب ہو رہے ہین ہر ایک صاف گو اور
متدین بدمزاج اور تند خو معلوم ہوتا ہی ایسے بادشاہ بھی نہایت کم ور ہین جو اپنی خدمت کیواسطے سرگرمی
کے اور اپنی حکومت کیواسطے تعظیم کے قدردان نہین ہین صرف فرمانبرداری چاہتے ہین جو اُنکو اچھی
لگتی ہی اور اُنکے اختیار کو خراب کرتی ہی وے آزادانہ مقال اور فیاضانہ خیال سے ایک طرح کی مغروری
اور عیب جوئی اور مفسدی سمجھکر ناراض ہوتے ہین اور جھوٹھی نازک مزاجی اختیار کرتے ہین جسکو ہر ایک
بات بے خوشامد مایوس اور متنفر کرتی ہی لیکن فرض کرتا ہون کہ فلاکلیز حقیقت مین بدمزاج اور تند خو
ہی تو کیا اُسکی سختی اُن لوگون کی خوشامد ناقصہ سے بہتر نہین ہو گی جواب تیرے پاس ہین ایسا آدمی
کہان ملیگا جو بے عیب ہو اور کیا راستگوئی جسمین ایک طرح کی سختی اور آزادگی رہتی ہی ایسا قصور نہین ہی
جس سے تجھکو بہ نسبت دوسرے قصورونکے کمتر اندیشہ ہی حقیقت مین یہ عیب نہین ہی جو تیری بے تمیزی
سے تیرے فائدے کے واسطے ضروری ہی کیونکہ وہی راستی کی اُس نفرت پر غالب آسکتا ہی جو خوشامد نے تجھہ
مین پیدا کی ہی تجھکو ایسے آدمی کی ضرورت ہی جو صرف راستی کو اور تجھکو چاہے اور تجھکو تجھہ سے زیادہ چاہے
اور تیری مزاحمت پر بھی تجھکو راستی بتائے اور زبردستی تیری مزاحمت کے مورچون مین اُسکا راستہ
بنائے ایسا اور ایسا ضروری آدمی فلاکلیز ہی یاد رکھہ کہ سب سے زیادہ خوش نصیبی جسکی کوئی بادشاہ اُمید
کر سکتا ہی یہہ ہی کہ ایسی عمدہ لیاقت کا کوئی آدمی اُسکی بادشاہت مین پیدا ہو ایسے آدمی کے مقابلہ
مین بادشاہت کے کل خزانے بے حقیقت ہین اور کوئی بادشاہ ایسی مہیب سزا نہین پا سکتا جیسی سزا

इडोमिनियस
मेन्टर
प्रोटेसीलाज़
टिमोक्रेटीज़
फ़िलाक्लीज़
इडोमिनियस
फ़िलाक्लीज़
फ़िलाक्लीज़
मेन्टर
फ़िलाक्लीज़
फ़िलाक्लीज़

ایسے آدمی کو اُسکی نیکی کے لایق نہونے اور اُسکی خدمت سے استفادہ نجانکے ہاتھہ سے کھونے مین ہی بیشک تجھکو
چاہیے کہ ایسے لایق آدمی بہم پہنچاے اگرچہ ضرور نہین ہی کہ تو اُنکے عیبون سے نابینا رہے اُنکو جھٹ پٹ قبول
نکر لیکن اُنکی درستی مین کوشش کر اور لیاقت کا ہمیشہ قدردان ہو اور لوگو نکو ظاہر کر کہ تو اُسکی ایسی تیز
رکھتا ہی اور قدر کرتا ہی لیکن سبسے زیادہ اِس بات مین کوشش کر کہ جیسا تو ابتک رہا ہی ویسا آیندہ نرہے
جن بادشاہون کی نیکیون نے تیری نیکیون کیطرح دوسرے آدمیونکی بدیون سے نقصان اُٹھایا ہی
سو خراب آدمیون کو فکرمندانہ ناپسند کرنے پر قانع ہوتے ہین اور اُنکو نہایت اعتبار کے کام سے سرافراز
اور انعام اور اکرام سے ممتاز کرتے ہین اور برخلاف اسکے نیک آدمیون کو تلاش اور پسند کرنے مین اپنی
قدر سمجھتے ہین لیکن اُنکو خالی تعریف کے انعام دیتے ہین اور اُنکو کام دینے اور اپنی صحبت مین داخل
اور اپنی مہربانی سے ممتاز کرنے مین ہمت کے محتاج رہتے ہین۔

پس آئیڈومینئیس نے اقرار کیا کہ مین بہت شرماتا ہون کہ مین نے ابتک اُس بیگناہ کو ظلم سے نہین
بچایا اور اُنکو سزا نہین دی جنھون نے میرے اعتبار کو عیب لگایا اور سارے اشتباہ جو آئیڈومینئیس
کو فلاکلیز کو واپس بلانے مین تھے رفع ہو گئے تب مینٹر کو بادشاہ سے اُسکے موردِ مہربانی موقوف کرانے مین
کچھہ مشکل نرہی کیونکہ جب کسی موردِ مہربانی کی نسبت مزاحمت اِسقدر کامیاب ہوجاتی ہی کہ وہ شتبہ اور
باعث تکلیف ہوجاتا ہی تب بادشاہ جو خود کو حیران اور پریشان دیکھتا ہی صرف اُس سے علیحدگی کا خیال
کرتا ہی تب دوستی فوت ہوجاتی ہی اور سب خدمتین فراموش بادشاہ کو موردِ مہربانی کی برطرفی سے اگر
وہ برطرف ہوتے ہی اُسکی نظر سے دور کر دیا جاتا ہی تو کچھہ رنج نہین معلوم ہوتا۔

آئیڈومینئیس نے ہیجیسپس کو جو اُسکے خانگی خاص عہدہ دارون مین سے ایک تھا خفیہ حکم دیا کہ
پروٹیسیلاز اور ٹیموکریٹیز کو گرفتار کرکے سلامت سے سیماس کو لیجا اور اُنکو وہان چھوڑکے فلاکلیز کو واپس
لے آ ہیجیسپس نے یہہ حکم پانے پر حیرت و فرحت سے اشکباری کی اور بادشاہ سے کہا کہ تو اب اپنی بادشاہت
مین ہر ایک کا دل خوش کریگا کیونکہ یے ہی آدمی تمام مصیبتون کے باعث تھے جو تجھہ پر اور تیری رعایا
پر پڑی ہین اچھے آدمی بیس برس تک اِنکے سخت ظلم کے تلے خفیہ روئے ہین کہ علانیہ نہین روسکتے تھے
اور فریاد کرنا تو کیا ممکن تھا جو اِن موردانِ مہربانی کسے بالا بالا تیرے پاس آیا چاہتے تھے سو اُنکے بار
اقتدار کے نیچے دب مرنیکا اندیشہ رکھتے تھے۔

[margin] ऐड्रोमिनिअस
[margin] ऐड्रोमिनिअस
[margin] फ़िलाक्लीज़ मैन्टर
[margin] ऐड्रोमिनिअस हेजेसिपस
[margin] प्रोटैसीलाज़ टिमोक्रेटीज़ सैमास फ़िलाक्लीज़ हेजेसिपस

हैजेसिपस
आइडोमिनिअस
मैन्टर

پھر ہیجیپس نے ائیڈومینئیس کو اُنکی تعدی اور بیرحمی کی بہت سی نظیرین دین جو اُس نے کبھی نہین
سنی تھین کیونکہ کوئی شخص اُنکی شکایت نہین کرسکتا تھا اور اِسنے یہہ بھی کہا کہ مجھکو تحقیق ہوا ہی کہ اُنھون نے مینٹر
کی جان لینے کے واسطے بھی سازش کی ہی اِس بیان سے بادشاہ بہت متحیر ہوا۔

हैजेसिपस
मोरेसीलीज़

ہیجیپس اسلئے کہ پروٹیسیلاز کو فوراً گرفتار کرے اُسکے مکان پر گیا وہ مکان اسقدر بڑا نتھا جسقدر
محل ہوتا ہی لیکن راحت اور فرحت کے لایق اچھا بنا ہوا تھا اُسکی عمارت بہت عمدہ تھی اور صرف کثیر سے ایسی
سجی ہوئی تھی جیسی نہایت ظالمانہ خیال تجویز کرسکتا ہی اِسوقت وہ ایک سنگ مرمر کے ایوان مین تھا جسکا
دروازہ اُسکے حمام کی طرف کا کھلا ہوا تھا وہ غافلانہ ایک پلنگ پر لیٹا ہوا تھا جسپر سرخ زردوزی کا پردہ
پڑا تھا وہ تھکا ہوا اور محنت سے ہارا ہوا معلوم ہوتا تھا اُسکی ابروون پر ایک ناخوشی کا اندھیرا سا
چھا رہا تھا اور اُسکی آنکھون مین ایسی بیقراری اور سختی پائی جاتی تھی کہ بیان سے باہر تھی بادشاہت
کے خاص امرا فرش پر دور بیٹھے تھے اُسکی نظر کے اشارے پر آنکھین لگا رہے تھے اور اُسکی توجہ کے منتظر تھے
اگر مُنھ کھولتا تھا تو ہر طرف خوشی وشادمانی تھی اور منہہ سے کلام نہ نکلنے پاتا تھا کہ ہر ایک اُسکی تعریفین
سبقت جوئی پر آمادہ تھا ایک اُسکی خوشی کے لئے اُن خدمتون کو بڑے مبالغے کے ساتھہ سراہتا تھا جو

जूपीटर
म्यूज़ेज़
ऐपालो
इमेलिथिया

اُس نے بادشاہت کے واسطے کی تھین اور ایک کہتا تھا کہ اسکی مان نے اِسکو جوپیٹر کے تخم سے جنا ہی اسلئے
یہہ دیوتاؤن کے بزرگ کا فرزند ہی ایک شاعر چند اشعار اِس مضمون کے پڑھ رہا تھا کہ اِسنے میوزیز سے
عقل پائی ہی اور یہہ تمام امورات غور وخیال مین اپالو کا ہمسر ہی اور ایک زیادہ تر خوشامدی اور جیسا
شاعر ایسے شعر پڑھتا تھا کہ یہہ سب علم وہنر کا موجد ہی اور عوام کا بزرگ ہی جنکو اِسنے ایملتھیہ کے جام سے
کثرت فرحت ومعیشت بخشتی ہی۔

मोरेसीलाज़

پروٹیسیلاز اِس سب خوشامد کو ایسے غافلانہ اور نازانہ انداز سے سنتا تھا گویا اُسکی لیاقت بیحد
تھی اور جو تعریف کرتے تھے اُنکی بہت عزت کرتا تھا اِن خوشامدگویون مین سے ایک نے اِن نئے قانونو

मैन्टर
मोरेसीलाज़

کی نسبت جو مینٹر کی ہدایت سے جاری ہوتے تھے کچھہ مضحکانہ اُسکے کان مین کہا اسپر پروٹیسیلاز ملایم ہوکے
کچھہ مسکرایا اور اِس جماعت مین سبکے سب قہقہہ مار اُٹھے اگرچہ بہتون نے نہین سمجھا تھا کہ اُسنے کیا کہا تھا

मोरैसीलाज़

پھر پروٹیسیلاز کے چہرے پر ویسی ہی تندی اور مغروری آگئی تو ہر ایک نے دہشت سے خاموشی اختیار
کی سب اُس فرحت افزا لحظہ کے منتظر تھے کہ وہ اپنی نظر اُنکی طرف متوجہ کرے اور بولنے کی اجازت دے اور

ہر ایک کچھہ اُسکی مہربانی چاہنے کے واسطے نہایت اضطراب اور پیچ وتاب کھا رہا تھا اُنکی عرض داراتہ نشست
اُنکے الفاظ کی کمی کا کام دیتی تھی اور وے ایسے عجز وتعظیم سے متاثر تھے جیسے کوئی ما اپنے اکلوتے بیٹے کی
زندگی کیواسطے دیوتاؤن سے عرض کرتی ہی ہر ایک کے چہرے سے کچھہ تسلی اور حیرت سی ظاہر تھی اور ہر ایک
کے دل مین دشمنانہ حسد اور سخت کینہ چھپا ہوا تھا۔

हैजेसिपस
मोंटैसीलाज़

اِسوقت مین ہیجیسپس اُس ایوان مین داخل ہوا اور اُسنے پروٹیسیلاز کی تلوار چھین کے اُسے واقف
کیا کہ مجھکو بادشاہ نے تجھے سیماس کو لیجانے کے واسطے حکم دیا ہی ان خوفناک لفظون پر اُس مورد مہربانی

सैमास
हैजेसिपस

کا تمام غرور ایک لحظہ مین ایسا دور ہوا جیسے کسی چٹان کا ٹکڑا اُسکے سر سے دور ہوتا ہی وہ ہیجیسپس کے قدمونپر
گرا اور رویا اور مضطرب ہوا اور ہکلایا اور تھرایا اور ایسے شخص کے قدمونپر پڑا جسکو ایک لحظہ پیشتر وہ اپنی
آنکھون مین حقیر سمجھتا تھا اِس عرصہ مین اُسکے خوشامدگو جنھون نے دیکھا کہ اُسکی تباہی کامل اور لاعلاج
ہی جسقدر خوشامد کرتے تھے اُسیقدر اُسکو اُسکی کمینگی اور ظلم کے واسطے ملامت کرنے لگے۔

हैजेसिपस

ہیجیسپس نے اُسکو اپنے قبیلہ سے رخصت لینے یا اپنے خانگی کاغذات سنبھالنے کی فرصت نہ دی
اُسکے سب کاغذات بادشاہ کے حوالے کیے اور اُسیوقت ٹیموکریٹیز کو بھی گرفتار کیا وہ نہایت حیران

टिमोक्रेटीज़
मोंटैसीलाज़

ہوا کیونکہ پروٹیسیلاز کے ساتھہ اُسکا بگاڑ ہوجانے سے اُسکو اُسکی تباہی مین شامل ہونیکا مطلق اندیشہ
نتھا ان دونون کو ایک جہاز پر جو اُنھین کے واسطے تیار کرایا تھا سوار کیا۔

सैमास
हैजेसिपस

وے خیریت سے سیماس مین داخل ہوئے وہان ہیجیسپس نے اپنے قیدیونکو چھوڑا اور اُنکی مصیبت
کامل کرنے کے واسطے دونون کو شامل رکھا ہیانپر وے اپنے کینہ کے ساتھہ جو ایسی حالت مین طبیعت کو
ہوتا ہی ایک دوسرے کو اُن قصورون کے واسطے جو اُنپر یہہ بلا لائے تھے ملامت کرنے لگے یہان اُن کو

सैलेन्टम

سیلینٹم کو واپس جانے کی یاس سے مجبور اور اپنے عیال اور اطفال سے دور رہنا پڑا دوستون کا تو
کیا ذکر ہی کیونکہ وے دوست رکھتے ہی نتھے اِس ملک سے بالکل ناواقف تھے اور سوا اپنے ہاتھہ کی محنت
کے کچھہ وسیلہ گذر نرکھتے تھے اِس حالت کی تکلیفات اُس راحت وفراغت کے نہونے سے اور بھی زیادہ
معلوم ہوتی تھین جسکے مدت سے عادی ہونے سے اسقدر محتاج تھے جسقدر طعام اور آرام کے اس حالت
مین دو وحشی درندون کیطرح وے ہمیشہ ایک دوسرے کے پھاڑ کھانے کو تیار تھے۔

हैजेसिपस
फ़िलाक्लीज़

اِس اثنا مین ہیجیسپس نے دریافت کیا کہ فلاکلیز اِس جزیرے کے کس حصہ مین ملیگا تو سُنا کہ وہ

شہر سے بہت دور ایک پہاڑ پر رہتا ہی اُس پہاڑ مین ایک غار ہی سو اسکی جاے قرار ہی ہر ایک شخص اسکو سراہتا تھا اور اچھا بتاتا تھا سب کہتے تھے کہ جب سے وہ اِس جزیرے مین آیا ہی اُسنے کسیکو کبھی تکلیف نہین دی ہی سکو اُسکی برداشت محنت اور فرحت فلاکت دیکھکر رحم آتا ہی وہ کچھہ نہین کہتا ہی تاہم ہمیشہ قانع ہی اگرچہ وہ کام سے اور دنیا کی خوشیون سے دور ہی نہ مالدار ہی نہ صاحب اختیار تاہم اہلن کے وسایل لیاقت رکھتا ہی اور ہزار ہا تدبیرون سے اپنے ہمسایونکو خوش کرتا ہی۔

हैजेसिपस ہیجیپس فوراً اُس غار کو گیا جسکو اُسنے خالی اور کھلا پایا کیونکہ اُسکو اپنی مفلسی اور اپنے طریقون کی سادگی سے اُسکو بند رکھنے کی کچھہ ضرورت نتھی بستر کے عوض ایک موٹی گھاس کی چٹائی پڑی تھی وہ آگ شاذ و نادر جلاتا تھا کیونکہ اُسکی غذا اکثر ایسی تھی کہ پکانی نہ پڑتی تھی موسم گرما مین ایسے پھل کھاتا تھا جو تازہ توڑکے لاتا تھا اور موسم سرما مین سوکھے چھوارے اور انجیر اور ایک صاف چشمہ سے اپنی پیاس بجھاتا تھا جو پہاڑ سے ایک آبشار مین گرتا تھا اِس غار مین اُسکے اوزارون کے اور چند کتابون کے سوا اور کچھہ نتھا اِن کتابونکو وہ اُن خاص وقتون مین پڑھتا تھا جو اُسنے اِس کام کے لئے مقرر کر رکھے تھے اسواسطے نہین کہ اپنی عقل کو کامل یا اپنے شوق کو حاصل کرے بلکہ اسواسطے کہ جب محنت سے آرام پر مایل ہو کچھہ نصیحت پائے اور نیکی سیکھنے سے خود کو سستی سے بچائے بت تراشی مین مصروف رہتا تھا اسواسطے نہین کہ کچھہ شہرت یا دولت پیدا کرے بلکہ صرف اسواسطے کہ دوسرونکا ممنون ہوا اور اپنی ضرورت رفع کرے۔

हैजेसिपस جب ہیجیپس اِس غار مین آیا تب اُس نے اُن مورتون کو دیکھکر سراہا جو بنانی شروع کی تھین

जुपीटर جوپیٹر کی ایک مورت دیکھی جسکے چہرے سے ایک طرح کا حلیمانہ جلال ظاہر تھا جس سے وہ فوراً دیوتاؤن

मार्स اور آدمیونکا بزرگ معلوم ہوتا تھا اور مارس کی ایک مورت دیکھی جو مغرورانہ اور صیبانہ سختی سے

मिनर्वा صاف پہچانا جاتا تھا لیکن منروا کی مورت دیکھکر بہت متحیر ہوا ایسی معلوم ہوتی تھی کہ علم و ہنر کی ترغیب کر رہی ہی اُسکے چہرے سے امارت اور سخاوت عیان تھی اُسکا قامت بلند تھا اور اُسکی صورت روان

हैजेसिपस اُسا اُسکا انداز ایسا نادر تھا کہ دیکھنے والا جانتا تھا کہ ابھی چلیگی ہیجیپس اُن تصویرونکو بڑی خوشی

फ़िलाक्लीज़ کے ساتھہ دیکھکے لوٹا اور غار سے نکلتا تھا کہ فلاکلیز کچھہ فاصلہ پر ایک بڑے درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا

फ़िलाक्लीज़ ایک کتاب پڑھتا نظر آیا وہ فوراً اُسکی طرف بڑھا اور فلاکلیز نے دیکھا تو حیران ہوگے اپنے دل سے کہا

کہ یہ ہیجسپس تو نہین ہی جسکو مینے مدت تک کریٹ مین دیکھا ہی لیکن وہ اتنی دور سیماس کے جزیرے مین
کیون آیا ہوگا وہ مر تو نہین گیا اور یہہ اُسکا سایہ تو نہین ہی جو دریاے سٹکس کے کنارے سے زمین پر
پھر آیا ہی۔

جب وہ اُسے دیکھکر اپنے دلمین ایسا گمان کر رہا تھا ہیجسپس اتنا قریب آیا کہ اُسکے سب گمان دور ہوئے
اُس نے کہا کہ کیا یہہ تو ہی ای میرے عزیز اور قدیم دوست اور اُسکو گلے سے لگایا اور پوچھا کہ کس اتفاق نے
اور کس نے تجھکو اس ساحل پر لا ڈالا ہی کیا تو نے جزیرہ کریٹ کو خوشی سے چھوڑا ہی یا تو میری سی مصیبت مین
مبتلا ہوکے اپنے ملک سے یہان آیا ہی۔

ہیجسپس نے کہا کہ مصیبت نہین لائی دیوتاؤن کی مہربانی مجھکو یہان لائی ہی پھر اُسنے اپنے دوست
سے پروٹیسیلاز کے اتنی مدت تک کے ظلم کا اور ٹیموکریٹیز کے ساتھہ اُسکی سازش کا اور اُن مصیبتون کا جو
دے دونون ایڈومینیس پر لائے تھے اور اپنے تخت سے ایڈومینیس کے نکالے جانے اور ہیسپیریہ کو
آنے اور سیلینٹم کو بسانے کا اور وہان مینٹر اور ٹیلیمیکس کے وارد ہونے کا اور اُس عقل کا جو مینٹر نے
اُس بادشاہ کے دلمین پیدا کی تھی اور اُن مفتریون کی بے عزتی کا جنھون نے اُسکو تکلیف دی تھی
سارا حال ظاہر کیا اور کہا کہ مین اُنکو اس جزیرہ سیماس مین لے آیا ہون جہان اُنھون نے تجھکو بھجوایا
تھا اور کہا کہ مجھکو حکم ہی کہ تجھے سیلینٹم کو لیچلون جہان بادشاہ جسکو تیری راستبازی ثابت ہو گئی ہی
اپنی حکومت کا انتظام تیرے حوالے کیا چاہتا ہی اور تجھے تیری لیاقت کے موافق انعام دیا چاہتا ہی۔

فلاکلیز نے کہا کہ تو یہہ غار دیکھتا ہی جو زیادہ تر صحرائی درندون کے رہنے کے قابل ہی نہ آدمیون
کے لیکن مین نے اِس غار مین ایسی راحت اور فرحت پائی ہی کہ کبھی کریٹ کے عالیشان محلون مین نہین
پائی یہان کوئی آدمی مجھے دھوکہ نہین دیتا کیونکہ اب مین کسی آدمی سے کچھہ علاقہ نہین رکھتا مین اب
نہ کسی آدمی کو دیکھتا ہون اور نہ سنتا ہون اور نہ چاہتا ہون خود میرے ہاتھہ اب محنت کے عادی ہو گئے
ہین میرے واسطے ایسی سادہ غذا جو طبیعۃً ضروری ہی حاصل کرتے ہین اور یہہ بے حقیقت کپڑا جو تو دیکھتا ہی
میرا بدن ڈھکنے کو کافی ہی مین بے خواہش رہتا ہون اور بے نقص اور با آرام اور پُر فرحت آزادی رکھتا
ہون جسکا استعمال واجب مجھکو وہ عقل جو میری کتابون مین لکھی ہوئی ہی سکھلاتی ہی پھر آدمیون سے کیون
ملون اور پھر اُنکے حسد اور فریب اور وہم کیون دیکھون ای عزیز ہیجسپس میری اس خوش نصیبی

हैजेसिपस
क्रीट, सैमास
स्टिक्स
हैजेसिपस
क्रीट
हैजेसिपस
प्रोटेसीलास
टिमोक्रेटीज़
आइडोमिनियस
आइडोमिनियस
हेस्पेरिया
सेलेन्टम, मैन्टर
टैलीमेकस, मैन्टर
सैमास
सैलेन्टम
फ़िलाक्लीज़
क्रीट
हैजेसिपस

मोरैसीलाज़

پر جو حاصل ہی حاسد نہو پروٹیسیلاز بادشاہ کو بہکا کر مجھے مار چکا تھا سو اپنے جال مین آپ پھنسا ہی اُس نے
میرا کچھہ نقصان نہین کیا بلکہ آخر کو مجھے نہایت فائدہ بخشا ہی اُسنے مجھکو عام کام کی محنت اور اضطرابی سے بچایا
ہی اور اِس گوشۂ فراغت اور توشۂ راحت کیواسطے جو رکھتا ہون مین اُسکا ممنون ہون پس ای میرے
دوست اپنے بادشاہ کے پاس جا اور عظمت کی ضروری تکلیفات مین اُسکا معاون ہو اور جو خدمت مجھہ سے
کرایا چاہتا ہی سو تو آپ کرا اور چونکہ اُسکی آنکھون کو جو ابتک راستی پر بند تھین اُس شخص کی عقل نے کھولدیا

मैन्टर

ہی جسکو تو مینٹر کہتا ہی وہ بھی اُسکے پاس رہے اور مین تو ایک دفعہ جہاز کی تباہی اُٹھا چکا ہون اسیطرح
مناسب نہین سمجھتا کہ اِس بندر کو چھوڑون جسپر طوفان نے خوش نصیبی سے مجھکو ڈالا ہی اور پھر لہرون کے
تلاطم سہون افسوس ہی کہ بادشاہ کیسے قابل رحم ہوتے ہین اور وے بھی قابل رحم ہوتے ہین جو اُن کی
خدمت کرتے ہین اگر وے بدذات ہوتے ہین تو کیسی خرابیان دوسرون پر لاتے ہین اور کیسی کیسی سزا
کے خزانے اپنے واسطے فراہم کرتے ہین اور اگر نیک ذات ہوتے ہین تو کیا کیا مشکلات دباتے ہین اور

टेलीमाकस

کیا کیا جال ہٹاتے ہین اور کیا کیا آفتین اُٹھاتے ہین ای عزیز ٹیلیمیکس ایک دفعہ پھر مجھے اس مفلسی مین
رہنے اور خوش ہونے دے۔

फ़िलाक्लीज़ टेलेमाकस ज़ीर

فلاکلیز نے بڑی تیزی سے یے خیالات ظاہر کئے اور ٹیلیمیکس متحیرانہ سنتا رہا اُسنے اِسکو کریٹ
مین تب دیکھا تھا جب وہ ریاست کا کام کرتا تھا اور اُسوقت وہ زرد اور ضعیف اور لاغر تھا اُسکے مزاج
کے اصلی شوق اور راستبازی کے وہم نے اُس عہدۂ جلیلہ کو اُسکی تندرستی کیواسطے مہلک کردیا
تھا وہ بدی کے واسطے بے نفرت سزا دئے بغیر نہین رہتا تھا اور مجبورانہ غلطی کا بلا افسوس متحمل نہین

क्रीट लेमास

ہوتا تھا اسلئے کریٹ مین اُسکی تندرستی ہمیشہ رو بہ زوال رہتی تھی لیکن سیماس مین قوی اور تناور
ہوگیا تھا اور برخلاف عمر کے ایک نئی جوانی اُسکی صورت سے عیان تھی اعتدال اور راحت اور محنت

फ़िलाक्लीज़

کے ساتھہ رہنے سے اُسکی اصلی طبیعت بحالی پر آگئی تھی فلاکلیز نے مسکراکے کہا تو مجھے ایسا بدلا ہوا دیکھکر تعجب
کرتا ہی لیکن مین اِس تازگی اور تندرستی کیواسطے اپنی گوشہ گزینی کا ممنون ہون اسلئے مجھکو میرے
دشمنون نے اُس سے زیادہ تر دیا ہی جو میرا نصیب دے سکتا ہی کیا تو مجھہ سے واہی بہتری کے واسطے اصلی
بہتری چھڑایا چاہتا ہی اور پھر مجھپر وے ہی آفتین ڈالا چاہتا ہی جنسے اب مین بخوشی دوری چاہتا ہون بیشک

प्रोटीसीलाज़

تو پروٹیسیلاز کی نسبت کم ظالم نہین ہی کہ جو خوش نصیبی مجھکو اُس نے بخشی ہی تو اُسپر حسد کرتا ہی۔

हैजेसिपस

پھر ہیجیپس نے جسطرح جانا کہ اُسکے دل پر اثر کریگا اُسکو سمجھایا مگر کچھہ فایدہ ندیکھا تب کہا کہ کیا تجھکو اپنے
عیال اور اطفال کا دیکھنا جو تیری واپسی کے واسطے بیقرار ہین اور صرف تجھکو ایک دفعہ پھر اپنے سینہ سے لگانے
کی امید مین جیتے ہین فرحت نہ بخشیگا اور کیا تیرے خیال مین کہ تو دیوتاؤن سے ڈرتا ہی اور اپنا کام سمجھتا ہی
اپنے بادشاہ کی خدمت کرنی اور نیک کام مین اُسکو اعانت دینی اور عوام کو خوشی بخشنی کچھہ قدر نہین رکھتی
کیا طریقۂ عزلت اختیار کرنا اور دوسرون کے فواید پر اپنے فوایدکو مقدم رکھنا اور لوگون کو آرام پہنچانے
پر صرف اپنا آرام بہتر جاننا بے عیب نہین ہی علاوہ اِسکے اگر تو اپنے واپس چلنے کے ارادے پر اصرار کریگا تو بادشاہ
کے ساتھہ تیری عداوت پائی جائیگی اور اگر اُسنے تیرے ساتھہ بدی کی تھی تو صرف اسواسطے کی تھی کہ وہ

फिलाक्लीज़

تیری لیاقت سے واقف نتھا اُسوقت تو ایماندار اور منصف اور نیک فلاکلیز نتھا جس سے وہ اپنی محبت نہ توڑتا
لیکن ایک ایسا آدمی تھا جسکا خیال اُسکو برعکس معلوم ہوتا تھا اب وہ تجھکو جانتا ہی اور اب ناممکن ہی کہ
بھولکے تجھکو دوسرا خیال کرسکے اُسکی محبت سابقہ قوت تازہ سے تازہ ہوگی وہ تیرے واسطے بیقرار انہ
منتظر ہی اور تیری ہم آغوشی کو اپنے ہاتھہ واکئے ہوئے ہی تیری واپسی کا ہر روز اور ہر لحظہ گن رہا ہی
کیا پھر تو اپنے بادشاہ کا عذر قبول نہین کرسکتا اور کیا تیرا دل اُسکی دوستانہ شفقت پر درخواست کو
منظور کرنے مین اصرار کرتا ہی۔

फिलाक्लीज़
हैजेसिपस

فلاکلیز جو ہیجیپس کی پہلی یاد سے پگھلکر ملائمی پر آیا تھا اب پھر دوری اور سختی پر آیا اُس پہاڑ سا
بیحرکت قایم رہا جسکے برخلاف باد صرصر بیفایدہ زور دکھاتی ہی اور ہر ایک موج صرف اپنی شکست پر ٹکر

फिलाक्लीज़

کھاتی ہی نہ منت نے نہ حجت نے اُسکے دل مین راہ پائی مگر فلاکلیز کی صفائی نے اگرچہ وہ دیوتاؤن
کی مرضی دریافت کئے بغیر کسی طرح کی حجت اپنی مدد پر لایا اُسکو اپنی خواہش کی اطاعت نکرنے دی
اور اُسنے پرندون کی پرواز سے اور قربانیون کی انتڑیون سے اور دوسرے شگونون سے دریافت

हैजेसिपस
हैजेसिपस

کیا کہ مجھکو ہیجیپس کے ساتھہ جانا چاہیے اسلئے زیادہ انکار نہ کیا اور ہیجیپس کی درخواست کو منظور کرکے
روانگی کی تیاری کی مگر اُسنے اُس گوشۂ تنہائی کو جسمین اتنے برس تک رہا تھا بلا افسوس نہین چھوڑا
اُسنے کہا کیا مین اِس فرحت افزا غار سے جاتا ہون جسمین میرا راحت اور میرا اطاعت خواب ہر روز محنت کے
بعد مجھکو آرام بخشتا تھا اور جسمین میری راحت زندگی کا ریشمی رشتہ باوجود حالت مفلسی تار طلا سے توام

नियाड

ہو رہا تھا پھر اُسکی آنکھون مین اشک بھر آئے اور اُسنے زمین پر جھک کے نیاڈ کے صاف اور شفاف

چشمہ کو جس سے وہ اپنی تشنگی رفع کرتا تھا اور پہاڑی دیبیون کو جو اس عزلت گاہ کے قرب وجوار مین
تھین سجدہ کیا گونج نے اُسکی رقت اور حسرت کی فریاد سنی اور ملایم اور غمگین آواز سے وہانکے جنگلی دیوتاون
کو سُنائی۔

फ़िलाक्लीज़ हैजेसिपस प्रोटैसीलाज़
پس فلاکلیز ہیجیپس کے ساتھ جہاز پر سوار ہونیکے لئے شہر کو گیا اُسنے سوچا کہ پروٹیسلاز پریشانی
سے گریان اور آتش عداوت سے بریان مجھے نہ دیکھنے سے خوش ہوگا لیکن یہہ اسکی غلطی تھی کیونکہ جو آدمی
फ़िलाक्लीज़
بے نیکی ہوتے ہین سو بیحیا ہوتے ہین اور ہمیشہ کمینگی کے تابع رہتے ہین فلاکلیز نے خود کو شرم سے چھپایا اس
خیال سے کہ وہ ناخوش بدبخت نہ دیکھے کیونکہ اسنے خیال کیا کہ دشمن کی بہتری جو اُسکی تباہی پر مبنی ہو
प्रोटैसीलाज़
صرف اُسکے رنج کو بڑھائیگی لیکن پروٹیسلاز نے بڑی خواہش سے اِسکو تلاش کیا اور اس سے اپنے حال
सैलैन्टम
پر رحم لانے اور بادشاہ سے عرض کرکے سیلینٹم کو واپس آنیکی اجازت دلانے کی درخواست کی مگر
फ़िलाक्लीज़
فلاکلیز نے جو اتنا صاف نتھا کہ اسکی درخواست منظور کرتا اور اُسکی واپسی سے جو آفت عاید تھی اُس سے
دوسرون کی نسبت زیادہ تر واقفیت رکھتا تھا اُسکی تسلی کے واسطے اپنا رحم ظاہر کرکے صرف ایسی تشفی
دی جیسی اُسکی حالت کو زیبا تھی اور نصیحت کی کہ اپنے طریقون کی درستی اور اپنی تکلیفون کی برداشت
سے دیوتاون کو خوش کرے اور چونکہ اُسنے سُنا تھا کہ بادشاہ نے اُسکا سب مال و متاع جو اُسنے ناجائز طور
سے جمع کیا تھا چھین لیا ہے صرف دو بات کے واسطے زبان دی سو آخر ایماندارانہ پوری کی ایک یہہ کہ مین
सैलैन्टम
تیرے عیال اور اطفال کو جو سیلینٹم مین فلاکت کی تکلیفات اور حاکم عداوت کی آفات مین گرفتار ہین
اپنی حفاظت مین رکھونگا اور دوسری یہہ کہ تجھکو اپنے ملک سے دور جلاوطنی کی حالت مین تیری تکلیفات
کی تخفیف کے واسطے کچھہ مدد خرچ بھی بھیجتا رہونگا۔

हैजेसिपस प्रोटैसीलाज़
ہیجیپس نے اچھی ہوا ہونے سے اپنے دوست کی روانگی کے واسطے جلدی کی پروٹیسلاز نے انکو سوار
ہوتے ہوئے دیکھا اُسکی آنکھین برابر دریا کیطرف تھین جیونہی جہاز دریا کی موجہاے متفرقہ کو چیرتا ہوا
چلا تو اُسکی نظر نے اسکا پیچھا لیا اور ہوانے دمبدم اسکو دور کیا پھر اُسکی آنکھین اسکو زیادہ تر نہ دیکھ سکین
صرف اسکی صورت اُسکے خیال پر جمی رہی آخر ناامیدی سے دیوانہ ہوکے ریگ مین لوٹنے اور اپنے بال
نوچنے اور دیوتاون کو سختی انصاف کیواسطے بُرا کہنے لگا بالآخر موت کو یاد کیا تو موت نے بھی اُسکی فریاد
نہ سُنی اور اسکو اُس خرابی سے رہائی دینی نہین چاہی جس سے صرف وہ اپنی ہمت سے اپنی رہائی کرسکتا تھا

اور فراغت کا ضروری نتیجہ ہی اور اِسطرح ایک جنگی قوم کے واسطے جو اُنسے لڑنے آتی ہی بآسانی شکار بنجاتے ہین اور جنگ کی تکلیف سے بچنے کے واسطے ذلت غلامی اُٹھاتے ہین۔

मेन्टर

مینٹر نے کہا کہ جنگ کی آفتون سے جتنا تو سوچتا ہی اُس سے زیادہ ڈرنا چاہیے جنگ کیسی ہی کامیابی کے ساتھہ انجام دیجائے ملک کو بے خالی کیے اور آسپر بے تباہی لائے نہین رہتی اگرچہ وہ فائدے کے ساتھہ شروع کیجائے تو بھی نصیب کے مہلک انقلاب کا خطر اُٹھائے بغیر نہین ہوتی طاقت کی کیسی ہی زیادتی کے ساتھہ اُسکا آغاز کیا جائے تاہم تھوڑی سی غلطی اور ذراسی ناگہانی اُسکے پلہ کو اُلٹ دیتی ہی اور فتح کو نصیب دشمن کر دیتی ہی جو قوم ہمیشہ فتحیاب رہتی ہی سو کبھی سرسبز نہین ہوسکتی وہ دوسرونکو تباہ کرنے سے اپنی تباہی کا باعث ہوجاتی ہی ملک ویران ہوجاتا ہی زمین ناکاشتہ رہتی ہی اور تجارت رک جاتی ہی اور سب سے زیادہ خرابی یہہ ہوتی ہی کہ لڑکے علم پڑھنا چھوڑ دیتے ہین سپاہی اپنی ضرورت سمجھکر بے سزا جلد اوباش ہوجاتے ہین اور حکومت کی ہر ایک شاخ مین ضرورۃً بے انتظامی پھیل جاتی ہی جو بادشاہ اپنی بزرگی کی تحصیل کے واسطے اپنی آدھی رعایا کی جان قربان اور اپنے آرام کی جہت کا نقصان کرتا ہی سو جو بزرگی حاصل کرتا ہی اُسکے لایق نہین ہی اور جو کچھہ بالاستحقاق رکھتا ہی سو بھی دوسرون کے استحقاق پر ناواجبانہ قابض ہونے کی کوشش سے کھونے کا مستحق ہوتا ہی۔

مگر وقت امان مین لوگون سے ہمت کی مشق کرانی آسان ہی کیونکہ پہلے ہی ہمنے ورزش کے کام سکھانے کے لیے اکھاڑے مقرر کیے ہین اور اِن کامون کے سیکھنے والون کا حوصلہ بڑھانیکے لیے انعام تجویز کیے ہین اور ہدایت کی ہی کہ بہادرون کی تعظیم کے اشعار سنائے جائین جو لڑکون کے دلون مین خواہش بزرگی پیدا کرین اور اُنکو بہادرانہ نیکی کی مشق کے واسطے تقویت بخشین اور یہہ بھی جتایا ہی کہ وے پرہیزگار اور محنت کے بھی عادی کیے جائین لیکن اتنا ہی نہین یہہ بھی کہا ہی کہ جب تمھارے معاون رفیقون مین سے کوئی جنگ پر مصروف ہو تب اپنے نوجوانون کو خصوصاً اُنکو جو جنگی عقل رکھتے ہون اور تجربے سے منتفع ہوسکتے ہون اِس خدمت پر بطور مددگار بھیجنا چاہیے اِسطرح جن ریاستون سے تم علاقہ رکھتے ہو اُنمین بالاتر رہ سکتے ہو سب تم سے دوستی چاہین گے اور تمھاری ناخوشی سے ڈرینگے اور تم اپنے ملک مین مصروف جنگ نہونے اور اپنا خرچ نکرنے پر بھی بہت سے ہمۃً آزمائے ہوئے اور تجربۃً تعلیم پائے ہوئے جوان رکھوگے اگرچہ تم امان سے رہوگے تاہم اُنہین عزت پاؤگے جو جنگی لیاقت مین ممتاز ہین کیونکہ

جنگ کو دور رکھنے کا بہترین طریقہ جنگی علم کو تقویت دینا ہی اور دم انکو معزز کرنا جو استعمال سلاح مین فضیلت رکھتے ہین اور اپنی رعایا سے چند اشخاص کو باہر کی نوکری پر بھیجنا ہی جو قرب وجوار کی ریاستون کی طاقت اور تعلیم سے اور اُنکے جنگی کامون کے طریقون سے واقف ہوجانے سے دفعۃً اُس حوصلہ وری پر جو جنگ پر آمادہ کرتی ہی اور اُس نامردی پر جو جنگ سے خائف رکھتی ہی غالب آئینگے اسطرح جب تمکو ضرورت پیش آئیگی تب ہمیشہ جنگ کے واسطے تیار رہوگے اور معلوم کروگے کہ جنگ کی ضرورت بہت کم ہوتی ہی۔

جب تمھارے معاون رفیق ایک دوسرے سے جنگ کرنا چاہین گے تب تم ہمیشہ اُنمین ثالث رہوگے اسطرح تم ایک اصلی اور پائدار بزرگی حاصل کروگے جو خونریز جنگ سے کبھی حاصل نہین ہوسکتی تم باہر کے لوگون سے محبت اور عزت دیکھوگے اور سب کے لئے باعث ضرورت بنوگے اور جب تم اپنی ریاست مین اپنے درجے کے اختیار سے حکومت کروگے تب اُس اعتبار سے جو وے تمپر رکھین گے اُنکی ریاست پر بھی حکم چلاؤگے تم سب کے مخزن اسرار اور منصف تکرار اور مرجع محبت رہوگے تمھاری شہرت دنیا کے دور دور کے ملکو نمین پھیلیگی اور تمھاری نیکنامی جیسے دیوتاؤن کی محراب کے خوشبو ویسے ملک بملک جہانتک نیکی کو جانتے ہین اور چاہتے ہین انتشار پائیگی بے اختیار اور بے افتخار رکھنے پر اگر تمھارے قرب وجوار کے لوگ نصاف کے سب قواعد کے برخلاف تمھارے ساتھ تکرار لائینگے تو تمکو باقواعد اور تیار پائینگے اور یہہ طاقت جب تم خطرے مین ہوگے زیادہ تر موثر ہوگی کہ سب تمکو چاہین گے اور مدد دینگے تمھارے ہمسایے اپنے واسطے ڈرینگے اور مفید عام سمجھ کے تمھارا بچاؤ چاہین گے یہی تمھارے واسطے پناہ ہی جسکے مقابل یے دیوار اور یے بروج ہیچ ہین اور یہی صحیح عظمت ہی اور یہی صریح حقیقت جسکے تھوڑے بادشاہ شناسا اور پیرو ہوئے ہین اور جسکو تھوڑے بادشاہون نے دانستہ چھوڑ کے اپنے فریب دہ خیال کی پیروی مین جلدی کی ہی تاہم ملکی قدر جلدی فائدے سے دور رہے ہین۔

मैन्टर
फिलाक्लीज़

جب مینٹر کہہ چکا تب فلاکلیز نے حیرت سے اُسکو دیکھا اور کچھ جواب نہ دے سکا پھر بادشاہ کیطرف دیکھ کے خوش ہوا کہ اُسنے یہہ شربت عقل جو اُس مسافر کے ہونٹ سے جاتا تھا اسطرح پیا جسطرح بیابانی پیاسا مسافر چشمہ تاحتی تعب سے آب نددان پیتا ہی [illegible]

मिनर्वा
मैन्टर
सैलेन्टम

پھر منروا انسپکٹر کی صورت مین سیلنٹم مین قواعد اور حکومت کے عاقلانہ اصول سیلنٹم مین جاری

टैलीमेकस

کئے [illegible] اسقدر [illegible] ٹیلیمیکس کی یاد [illegible] بلکہ اسقدر کہ ٹیلیمیکس اپنی ملکی [illegible]

ایک پرانا نظیر سمجھے اور جانے کہ عاقلانہ حکومت سے رعایا کو کیا فرحت اور بادشاہت کو کیا عزت حاصل نہین ہو سکتی

باب پانزدہم

ٹیلیمیکس کا مددگار بادشاہون کے لشکرگاہ مین فلاکٹیٹیز کو اپنا دوست بنانا جو آگے اسکے باپ کے سبب اُس سے ناخوش تھا اور فلاکٹیٹیز کا اسکو اپنے سوانح سُنانا اور قنطورس (آدھا آدمی آدھا گھوڑا) نیسس نے ڈیئینیرہ کو زہردار جامہ دیا تھا اُس سے ہرکیولیز کی وفات کا مذکور کرنا اور اُس بہادر سے اپنا زہری تیرون کا پانا جنکے بغیر ٹرائے کو فتح کرنا ناممکن تھا اور اسکی رازداری نکرنے سے جزیرۂ لیمناس مین اپنا کئی طرح کی تکلیف اُٹھانا اور یولیسیز کا نیاپٹولیمس سے اپنا ٹرائے کے مقابلے مین مصروف کرانا اور وہان اُن زخمون سے اپنا صحت پانا؀

اِس اثنا مین ٹیلیمیکس اپنی لڑائی کی آفتون مین اپنی ہمت ظاہر کرتا تھا جیونہی اُسنے سیلینٹم کو چھوڑا خود کو ایسے پرانے حاکمون کی مہربانی حاصل کرنے مین مصروف کیا جنکی شہرت اور تجربت کامل تھی نیسٹر جسکو اُسنے پہلے پیلاس مین دیکھا تھا اور جو ہمیشہ یولیسیز کو چاہتا تھا اُسکو اپنے بیٹے کیطرح چاہنے لگا اُسنے اُسکو بہت سے دانش کے سبق دئے اور اپنے پند و نصایح نظایر سے واضح کئے اور اپنی جوانی کے سب سوانح بیان کئے اور اگلے وقت کے بہادرون نے جو جو نہایت عجیب کام کئے تھے سو بھی عیان کئے کیونکہ نیسٹر کو جسنے تین پشت دیکھی تھین پُرانے وقت کی تواریخ ایسی یاد تھی جیسی سنگ مرمر یا پیتل پر کندہ ہو۔

فلاکٹیٹیز پہلے ٹیلیمیکس کے ساتھ ایسی مہربانی سے پیش نہین آیا وہ اُس دشمنی سے جو یولیسیز کے ساتھ مدت سے اسکے سینے مین قایم تھی اُسکے بیٹے سے بھی بدگمان رہتا تھا اور بے رنج نہین دیکھ سکتا تھا کہ دیوتا اُسکو خوش نصیب کیا چاہتے ہین اور ایسی بزرگی دیا چاہتے ہین جیسی اُن بہادرونکو دی تھی جنھون نے ٹرائے کو تہ و بالا کیا تھا لیکن ٹیلیمیکس کی بے ساختہ شرم داری آخر اسکی دشمنی پر غالب آئی اور وہ اُس نیکی سے خوش ہوا جو ایسی خوشنما اور دلکشا معلوم ہوتی تھی وہ اکثر اُسکو ایک طرف لیجاتا تھا اور نہایت

टैलीमेकस
फ़िलाक्टिटीज़
फ़िलाक्टिटीज़
नैसस
डइएनीरा
हर्क्यूलीज़
ट्राय
लेम्नास
यूलीसीज़
नीयाप्टोलीमस
ट्राय
टैलीमेकस
सिलेन्टम
नैस्टर
पैलास
यूलीसीज़
नैस्टर
फ़िलाक्टिटीज़
टैलीमेकस
यूलीसीज़
ट्राय
टैलीमेकस

اعتبار سے اُس سے باتین کرتا تھا ایک دن اُس نے کہا ای میرے بیٹے کیونکہ تجھکو اب ایسا کہنے مین کچھ نہین
کرتا مین قبول کرتا ہون کہ تیرا باپ اور مین دونون باہم مدت سے دشمن رہے ہین اور یہہ بھی اقرار
کرتا ہون کہ میری دشمنی باہمی خطرا اور باہمی کامیابی پر بھی کم نہین ہوئی کیونکہ وہ ترائے کو تباہ کرنے
کے بعد بھی بدستور بنی رہی اور جب مین نے تجھکو دیکھا تب بھی مجھکو یولیسیز کے بیٹے مین نیکی دشمنی شکل
معلوم ہوئی اسواسطے اِس ناخوشی کے واسطے مینے خود کو بارہا ملامت کی اور تب بھی ناخوش ہی رہا لیکن
جو نیکی اشرافانہ اور حلیمانہ اور عاقلانہ اور بے بناوٹ ہوتی ہی سو آخر محبت اور عزت پیدا کرتی ہی اِس گفتگو
کے درمیان فلاکٹیٹیز نے نادانستہ ٹیلیمیکس کو اُس حال سے واقف کیا جس سے اُسکے اور یولیسیز کے درمیان
دشمنی پیدا ہوئی تھی۔

اُسنے کہا ضرور ہی کہ مین تجھکو اپنی داستان شروع سے بیان کرون مین ہرکیولیز کا رفیق رفاقت
طریق تھا وہ قدرتی نیکی کی نظیر اعلیٰ تھا اور دیوون کو تباہ کرنیوالا جسکی طاقت زمین کو باعث برکت تھی اُسکے
آگے تمام بہادر ایسے تھے جیسے بلوط کے آگے نے یا عقاب کے آگے کنجشک عشق جو ایک جوش ہی ہر ایک آفت کا
پیدا کرنیوالا اُسکی مصیبتون کا باعث تھا اور اُسکی مصیبتین میری مصیبتونکا موجب تھین ہرکیولیز کی نیکی کا
مقابلہ اُس بیجا عشق کے ساتھ عبث تھا اپنی تمام فتوحات کے بعد وہ خود کیوپڈ یعنی ملک العشق کا شکار ہوا
وہ اپنے درجے کو ایک طرف رکھکے اومفیلی کے حجرے مین نہایت ذلیل اور نامرد آدمی کی طرح اپنا چرخہ
کاتتا جب یاد کرتا تھا تب عاقلانہ شرم سے بے شرمائے نہین رہتا تھا اور اپنی زندگی کے اِس وقت پر اکثر افسوس
کھاتا تھا کہ اپنی نیکی کو داغ لگایا تھا اور اپنی محنت سے حاصل کی ہوئی رونق کو تیرہ کیا تھا اور اب بھی
آدمی کی کمزوری اور ناپائداری ایسی ہی کہ خود کو ہر طرح توانا جانتا ہی تاہم بلا مقابلہ مطیع ہوجاتا ہی
پھر یہہ بزرگ ہرکیولیز عشق کے دام مین پھنسا اور قید مین پڑا جسکو اکثر حقارت اور نفرت سے یاد کرتا تھا
وہ ڈئینیرہ پر عاشق ہوا تھا اور اگر وہ اِس عورت کے عشق مین جس سے اُس نے شادی کرلی تھی مستقل
ہوتا تو خوش رہتا لیکن آئیولی کے حسن و جمال نے جو ہر طرح کے ناز و انداز سے آراستہ تھی اُسکے
دل مین نیا عشق پیدا کیا ڈئینیرہ نے حسد کھایا اور اُس مہلک جامے کو یاد کیا جو اُسکو نیسس قنطورس
نے مرتے وقت یہہ کہکر دیا تھا کہ اگر ہرکیولیز کبھی تجھکو دوسری عورت کے عشق مین بھول جائیگا تو یہہ جامہ
ضرور اُسکے عشق کو پھر تازہ کریگا اِس جامہ مین قنطورس کا خون لگا ہوا تھا جو اُس تیر کے زہر سے متاثر

ट्राय
यूलीसीज़
फ़िलाक्टिटीज़
टेलीमेकस
यूलीसीज़
हर्क्यूलीज़
हर्क्यूलीज़
क्यूपिड
ओम्फैली
हर्क्यूलीज़
डइएनीरा
आइओली
डइएनीरा
नैसस
[illegible]

تھا جس سے وہ مارا گیا تھا کیونکہ ہرکیولیز کے تیر زہردار افعی کے زہر سے بجھے ہوئے تھے اسکا اثر ایسا قوی تھا کہ اُنسے ذرہ سا بھی زخم ہوتا تھا سو مہلک تھا۔

جیون ہی ہرکیولیز نے اِس جامہ کو پہنا تو اُسنے اُس زہر کا اثر اپنی ہڈی کے گودے تک پہنچا ہوا معلوم کیا اور پکار پکار کے ایسا رویا کہ کوئی آدمی نہین رہ سکتا اُسکی آواز سے کوہ آوٹہ گونجتا تھا اور اس گونج سے درے گہرے ہوتے تھے اور دریا ہلتا تھا غصہ ور بیلون کی آواز جب لڑتے ہین ایسی خوفناک نہین ہوتی جیسی ہرکیولیز کے رونے کی تھی لئیکاس کو جو کمبخت کا مارا یہہ جامہ ڈئیینیرہ سے اسکے واسطے لایا تھا اُسنے اس تکلیف کی بیقراری مین پکڑا اور گھما کر جیسے پتھر پھینکنے والا پتھر کو زور سے گھماتا ہی ایک پہاڑ کے اوپر سے پھینکا سو دریا مین گرتے ہی ایک چٹان بنگیا جسکی صورت ابتک آدمی کی سی ہی اور جو لہرونکی ٹکر کھاکے جہازران کو دور ہی سے اعلام کرتا ہی۔

लइकास
हर्क्यूलीज़

لئیکاس کی بدنصیبی دیکھکر مینے سوچا کہ اب ہرکیولیز کا اعتبار کرنا نہ چاہیے اور اسواسطے پہاڑ کی غار مین جا چھپا یہان سے مینے اُسکو دیکھا کہ بڑے بڑے صنوبر جنکے سر آسمان سے ٹکراتے تھے اور بلوط جو شمال کی تند آندھیون کو ہٹاتے تھے ایک ہاتھ سے اُکھاڑتا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اُس جامے کو جو دوسری جلد کیطرح چپک رہا تھا اور بدن سے ملا ہوا معلوم ہوتا تھا پھاڑتا تھا جسقدر وہ اُس جامے کو اُسیقدر اُسکے ساتھ اپنے گوشت کو پھاڑتا تھا اُسکا خون دھار بنکے بہتا تھا اُسکے آس پاس کی زمین سرخ ہو گئی تھی لیکن اُسکی نیکی اُسکی تکلیف پر غالب آئی اور پکارا کہ ای فلا کٹیٹیز تو ان تکلیفون کا گواہ ہی جو دیوتا مجھکو دے رہے ہین اور وے منصف ہین بیشک مینے اُنکو ناخوش کیا ہی کہ شرایط مناکحت کو توڑ دیا ہی اب مینے ان سب فتوحات کے بعد حُسن ناجایز پر اپنا دل کمینگانہ مایل کیا اب مین مرتا ہون اور مرنے پر راضی ہون تاکہ دیوتاؤن کی مرضی پوری ہو مگر افسوس ای میرے عزیز دوست تو کہان بھاگ گیا ہی تکلیف کی زیادتی سے تنگ آکے حقیقت مین مینے لئیکاس بدبخت کو ظلم سے تباہ کیا جسکے واسطے مین خود سے ناخوش ہون وہ اُس زہر سے ناواقف تھا جو میرے لیے لایا تھا وہ بیقصور تھا اور سزا کا مستحق نہین تھا مگر کیا اپنی دوستی کے روابط پاک بھول جاؤنگا اور مین فلا کٹیٹیز کی جان کا قصد کرونگا میری محبت تجھ سے میری جان کے ساتھ آخر ہوگی مین اپنی روح رواں کو تیرے سینے مین رکھونگا اور اپنی خاک کو تیری حفاظت مین چھوڑونگا بس ای میرے عزیز فلا کٹیٹیز تو کہان ہی ای فلا کٹیٹیز تو کہان ہی اُس امید پر تو ہی میری جلسے امید ہی

हर्क्यूलीज़
स्पोरा
हर्क्यूलीज़
लइकास
डइएनीरा
लइकास
फ़िलाक्टिटीज़
लइकास
फ़िलाक्टिटीज़
फ़िलाक्टिटीज़

اِس محبت آمیز تقریر سے متاثر ہو کے مین اُسکی طرف دوڑا اُسنے مجھ سے بغلگیر ہونے کو ہاتھ پھیلائے مگر
پہلے اِس سے کہ مین اُسکے پاس پہنچا اُسنے اپنے ہاتھ کھینچ لئے اِس اندیشہ سے کہ شاید میرے سینہ مین بھی
وہی مہلک آتش جلے جو اُسکے سینے مین جل رہی تھی اُسنے کہا افسوس ہی کہ یہہ تسلّی بھی میرے نصیب مین نہین
ہی پھر اُسنے میری طرف سے مراجعت کی اور جو درخت اُسنے اُکھاڑے تھے اُن سے اُس پہاڑ پر ایک چِتا بنائی
اور اُسپر ایک خوفناک آرام سے چڑھا نیمیہ کے شیر کا چمڑا اپنے تلے بچھایا جسکو جب وہ زمین پر ایک انتہا سے دوسری

निमिया

انتہا تک دیوون کو مارتا ہوا اور دوسرونکی تکلیف رفع کرتا ہوا پھرتا تھا مثل زرہ پہنے ہوئے تھا اپنے سوٹے
کا تکیہ بنا کے اُسنے مجھے حکم دیا کہ چتا مین آگ لگا دے اِس حکم سے اگرچہ مین دہشت سے کانپ اُٹھا مگر عدول
نکر سکا کیونکہ اُسکی تکلیف ایسی بھاری تھی کہ اُسکو اپنی زندگی ناگوار تھی اور مجھکو اندیشہ تھا کہ کہین اپنی تکلیف
کی زیادتی سے کوئی بات اُس نیکی کے برخلاف نکر بیٹھے جو تمام دنیا کو باعث حیرت تھی۔

جب اُسنے اِس چتا مین آگ لگی دیکھی تب کہا ای عزیز فلاکٹیٹیز اب مین جانتا ہون کہ تیری دوستی صاف

फ़िलाक्टिरीज़

ہی کیونکہ تجھکو میری زندگی سے میری عزت زیادہ عزیز ہی اسکا انعام تو آسمان سے پائیگا مین جو کچھ تجھے دیسکتا
ہون اور دیتا ہون سو یہ تیر ہین یہ زہری افعی کے زہر مین بجھے ہوئے ہین جو کچھ اسباب میرے پاس
تھا اُس سب مین اِنکو زیادہ قیمتی سمجھتا تھا اب یہ تیرے ہین تو جانتا ہی کہ جو زخم اِن سے ہوتا ہی سو مہلک
ہوتا ہی اِنہی کی مدد سے مین نامغلوب رہا ہون اور یہ تجھکو بھی نامغلوب کرینگے کوئی آدمی تیرے اوپر
اپنا ہاتھ نہ اُٹھا سکیگا یاد رکھہ کہ مین اپنی دوستی مین صادق مرتا ہون اور مت بھول جسقدر مین تجھکو
اپنے دل کے نزدیک رکھتا تھا اگرچہ فی الحقیقت میری مصیبت سے تو متاثر ہی تاہم ایک تسلّی تیرے اختیار
مین ہی یعنی تجھ سے یہہ اقرار چاہتا ہون کہ میری موت کسیکو مت جتائیو اور جہان میری خاک کو چھپائے وہ
جگہہ کسیکو مت بتائیو مین نے رقت اور حسرت کی تکلیف مین اُس سے اقرار کیا اور اپنے اقرار کو قسم سے استوار
کیا اُسکی آنکھون مین ایک شعاع خوشی کی چمکی لیکن فوراً چادر شعلہ نے اُسکو چارون طرف سے ڈھک لیا اور
اُسکی آواز کو روکا اور اُسکو میری نظر سے چھپا دیا مگر مینے اُسکو شعلے مین کسیقدر دیکھا تو پُر تسکین معلوم ہوا
گویا کسی دوست کے یہان دعوت مین مسرت اور فرحت سے محصور اور خوشبو سے معطر تھا اور گلون کا
تاج سر پر۔

شعلۂ آتش نے اُسکا ارضی اور عقلی حصہ اُس صورت کا جھٹ پٹ جلا دیا جو اُسنے اپنی ما الیمینہ سے پائی

ऐलैमैना

تھی کچھ باقی نچھوڑا لیکن حکم جو وسے صرف اُس شی کو بچایا جو پاکیزہ اور لافانی ہی اور نور بہشتی اور سبیح اصل زندگانی یعنی روح جو اُسنے دیوتاؤن کے بزرگ سے پائی تھی اسلیئے اُسنے اولمپس کی طلائی چھت کے تلے دیوتاؤن کے ساتھ شربت جاودانی پیا اور اُنھون نے اُسکو ہیبی بجاے زن بخشی وہ دلربا ہیبی جوانی کی دیبی جو جوپیٹر کے واسطے جام جاودانی بھرتی تھی جبتک یہہ عزت گینیمیڈی کو نہین ملی تھی۔

اِس عرصے مین وے تیر جو بطور عنایت بہترین طاقت و شہرت مجھے دیئے تھے میرے واسطے نہایت مصیبت کے مخرج بنگئے جب یونان کے مددگار بادشاہون نے اُس ظلم کے انتقام کی تیاری کی جو پیرس نے مینیلاس پر کیا تھا کہ اُسکی بیگم ہیلن کو چرالیگیا تھا اور پرائیم کی بادشاہت کو تباہ کرنا چاہا تب اپالو نے اُنکو الہام دیا کہ اگر تم اپنے ساتھ ہرکیولیز کے تیر نہ لیجاؤگے تو اِس مہم مین کبھی فتحیاب نہوگے۔

تیرے والد یولیسز نے جو اپنی دوربینی اور چالاکی سے ہر ایک صلاح مین بزرگی رکھتا تھا مجھے اِس مہم مین ساتھ چلنے کی اور ہرکیولیز کے تیرونکو جو وہ جانتا تھا کہ میرے پاس ہین ساتھ لیچلنے کی ترغیب دی اب ہرکیولیز کو دنیا سے گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا اور کوئی ایسا بہادر نہوا تھا اور دیو اور قزاق بے سزا بڑھنے لگے تھے یونانی اُسکی نسبت کوئی بات تجویز نہین کرسکتے تھے بعض کہتے تھے کہ وہ مرگیا ہی اور بعض کہتے تھے کہ وہ اہل سیتھیہ کو جہان سردی زیادہ ہی فتح کرنے گیا ہی لیکن اُسنے یقین کیا کہ وہ مرگیا ہی اور مجھہ سے اِس بات کا اقرار کرانا چاہا اسلیئے جب مین اِس نامی دوست کے نقصان کے واسطے روتا تھا اور رنج سے کسیطرح تسلی یاب نہین ہوتا تھا وہ میرے پاس آیا اُسنے مجھہ سے ہمکلام ہونا نہایت مشکل جانا کیونکہ مین آدمزاد کی دید سے احتراز رکھتا تھا اور کوہ اوٹہ کے میدانون کو چھوڑنا نہ چاہتا تھا جہان مین نے ایلسیڈیز کا مرنا اپنی آنکھون سے دیکھا تھا اُسکی صورت اپنے دل مین جماتا تھا اور اُسکی تکلیفونکو یاد کرکے روتا تھا جو اِن اندوہگین مقامونکی دید سے ہر لحظہ تازہ ہوتی تھین لیکن تیرے باپ کی فصاحت نہایت شیرین اور بہ فراحمت تھی وہ اِس رنج مین میرا شریک ہوا اور میرے ساتھ رونے لگا مجھے معلوم نہوا اسطرح میرے دل پر قابض ہوا اور مین واقف نہوا اسطرح میرا جاے اعتبار بنا اُسنے یونانی بادشاہونکے واسطے مجھہ سے مہربانی چاہی کہ اُنکی جنگ منصفانہ ہی اور بے تیرے فتحیابی ناممکن مجھہ سے وہ راز دریافت نکرسکا جسکو چھپانے کی مینے قسم کھائی تھی لیکن اگرچہ مینے اقرار نہین کیا تو بھی اُسنے جان لیا کہ ہرکیولیز مرگیا ہی اور تاکیداً پوچھا کہ اُسکی خاک تونے کہان چھپائی ہی۔

जोव
ओलिम्पस
हीबी, हीबी
जूपीटर
गैनेमिडी
पैरिस
मैनीलास
हैलेन
प्राइएम, ऐपालो
हरक्यूलीज़
यूलीसीज़
हर्क्यूलीज़
हर्क्यूलीज़
सिथिया
ओटा
ऐल्सीडीज़
हर्क्यूलीज़

مین دروغ حلفی سے بہت ڈرتا تھا توبھی افسوس ہی کہ مین نے اقرار توڑ دیا جو ہرکیولیز سے اور دیوتاؤن
سے کیا تھا مینے وہ جگہہ جہان ہرکیولیز کی خاک چھپائی تھی ٹھوکر لگا کر بتا دی اور دیوتاؤن نے مجھکو اس
पैमان शिकनी

हर्क्यूलीज़

پیمان شکنی کی سزا دی پس مین مددگار بادشاہون کے ساتھہ شامل ہوا وے میری شاملی سے اتنے خوش
ہوئے کہ گویا خود ہرکیولیز اُنکے شامل ہوا تھا جب ہم جزیرۂ لیمناس کے کنارے پر پہنچے مین نے اپنے تیرون

हर्क्यूलीज़
लेम्नास

کی تاثیر یونانیون کو بتائی اور تصدیق کے لئے ایک ہرن پر جو جنگل مین جاتا ہوا دیکھا تھا تیر چلانے لگا
یکایک وہ تیر میرے ہاتھہ سے چھوٹکے میرے پانو پر گرا اور ایک زخم کیا جسکا اثر ابتک مجھے ستاتا ہی فوراً اُسی تکلیف
مین مبتلا ہوا جسنے ہرکیولیز کی جان لی تھی اور میرے آہ و نالہ سے وہ جزیرہ رات دن گونجنے لگا میرے زخم

हर्क्यूलीज़

سے سیاہ اور خراب خون بہنے لگا اُسنے ہوا مین اثر کیا اور بدبو سے تمام لشکر کو بھر دیا میرا حال دیکھکر تمام
فوج گھبرا گئی اور سبنے سمجھا کہ یہہ سزا مجھکو دیوتاؤن نے دی ہی۔

اِس حالت مین یولیسیز نے جو مجھکو اس مہم پر لیگیا تھا مجھے اول چھوڑا تھا جیسا مینے تجھسے سُنا ہی کیونکہ وہ

यूलीसीज़

فتح اور یونان کے عام فائدے کو دوستی اور شایستگی کی خوبی پر مقدم جانتا تھا میرے زخم کی نفرت
اور عفونت سے اور میری خوفناک آہ و زاری سے اُس لشکر کے آدمی اسقدر تنگ آئے کہ پھر وہان
ٹھہر نہ سکے لیکن جب یونانیون نے یولیسیز کی صلاح سے مجھکو چھوڑا تب مین نے سمجھا کہ اُسکی حکمت عملی نہایت

यूलीसीज़

ستمگارانہ اور بے ایمانانہ ہی مین خام خیالی اور خودپسندی سے اندھا ہوا اور نہین دیکھہ سکا کہ جو سب سے
زیادہ عقلمند ہی سو سب سے زیادہ میرے برخلاف ہی اور خود دیوتا میرے دشمن ہوگئے ہین۔

جب تک ٹرائے پر محاصرہ رہا تب تک مین تنہا اور بے مدد اور بے تسلی اور بے امید اپنے ناتحمل غصے

ट्राय

کی قربانی بنکے اُس ویران جزیرے مین پڑا رہا جہان سوائے نامزروعہ پیدایش کے اور کچھہ نظر نہ آتا تھا
اور صرف اون لہرون کی آواز سُنائی دیتی تھی جو چٹانون سے ٹکراتی تھین اس صحرا کے ایک پہاڑ مین
مین نے ایک غار دیکھی جسکے اوپر کا حصہ آسمان سے لگا تھا اور شاخدار کانٹے سا پھٹ رہا تھا اور نیچے
صاف پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا تھا صرف یہہ غار میری جاے قرار تھی جہان ہر قسم کے جنگلی درندے آتے
تھے اور مجھے رات دن ڈراتے تھے مینے اپنے بستر کے واسطے تھوڑے سے پتے اکٹھے کرکے ایک چبوترہ سا
بنایا اور جو سامان میرے پاس تھا سو یہہ تھا ایک کٹھوتا بھدی بناوٹ کا اور کچھہ چیتھڑے جو خون روکنے
کے لئے زخم پر لپیٹتا تھا اور جن سے اُسکو صاف کرتا تھا اس جگہہ مین سب آدمیون سے دور اور دیوتاؤن

سے منفور رہتا تھا کبھی اس تکلیف مین جی بہلانے کے لئے مین کبوترون پر اور دوسرے پرندون پر جو
اُس چٹان کے آس پاس اُترتے تھے بندوق چلاتا تھا اور آئین سے جب کوئی زمین پر گرتا تھا تو بڑی
محنت اور دشواری سے رینگتا ہوا اُسے اٹھانے کو جاتا تھا تاکہ وہ کھانے کے کام آئے اور اسطرح اپنے
ہاتھ سے اپنی غذا بہم پہنچاتا تھا۔

فی الحقیقت وے یونانی جاتے ہوئے کچھ اشیا رخوردنی میرے واسطے چھوڑ گئے تھے مگر وے جلد ہی
تمام ہوگئی تھین اسلئے جو اسطرح بہم پہنچاتا تھا چقمق سے آگ جلا کر اُسپر پکاتا تھا ایسی بیکسی اور بےبسی کی
زیست اگر اُس زخم کی تکلیف سہنے اور متواتر مصیبت دیکھنے سے نہوتی تو مجھکو ناخوش نہ لگتی کیونکہ آدمزاد کی
ناممنونی اور بےایمانی نے مجھکو تنہائی کا عادی کر دیا تھا مینے اپنے دل سے کہا کہ کیا سبب تھا کہ مجھکو میرے
ملک سے اس بہانے سے کہ تو ہی یونان کا انتقام لے سکتا ہے ساتھ لیا اور پھر ایسے ناآباد جزیرے مین اکیلا
سوتا چھوڑ دیا کیونکہ جب یونانی چلے گئے تھے تب مین سوتا تھا اور تو خیال کر سکتا ہے کہ جب مین جاگا تھا
تب مین کس افسوس اور خوف کی تکلیف مین تھا مینے چارون طرف نظر کی کہ کچھ تسلی کی صورت نظر آئے
لیکن ویرانی اور حیرانی ہی نظر آئی۔

یہ جزیرہ نہ بندر تھا نہ تجارت گاہ تھا اور یہان صرف باشندے ہی نتھے بلکہ مسافر بھی نہین آتے
تھے صرف ایسے لوگ آتے تھے جو زبردستی بھیجے جاتے تھے چونکہ اُسکے ساحل پر کوئی نہین آتا تھا سوا اُنکے جنکو
طوفان لاتا تھا مجھکو امید صحبت صرف تباہی جہاز سے تھی اور مین جانتا تھا کہ اگر مصیبت بدنصیبونکو
اِس جزیرے پر لائیگی تو وے واپس جاتے وقت مجھکو نہ یونانیون کے بلکہ دیوتاؤن کے ڈر سے ساتھ
نہ لینگے یہان مین نے دس برس کی ندامت اور تکلیف اور گرسنگی کی برداشت کی اُس زخم نے مجھکو
ضعیف کر دیا جسکو مین اچھا نہین کر سکتا تھا اور دل مین محض مایوس تھا۔

ایک روز اپنے زخم کے واسطے کسی جڑی کی تلاش کو گیا تھا جب واپس آیا تب اپنی غار کے دروازے
پر ایک خوبصورت جوان آدمی بلند اور بہادرانہ قامت کا دیکھکر متعجب ہوا پہلی نظر مین مینے اُسکو ایکیلیز [ऐकिलीज़]
سمجھا جس سے وہ اپنی صورت اور شباہت اور قامت مین بہت مشابہ تھا اور مین نے صرف اُسکی
عمر سے اپنی غلطی قبول کی مینے دیکھا کہ کچھ اُسکے چہرے سے دقت اور رقت ظاہر ہے جس تکلیف اور دشواری
سے مین رینگتا ہوا آتا تھا اُسکو دیکھکر وہ بہت متاثر ہوا اور میری گریہ وزاری سے ملایم ہوا جسکی

صدا دریا کے کنارے سے واپس آتی تھی۔
مین دور ہی سے پکارا کہ ای اجنبی کونسی مصیبت تجھکو اس جزیرۂ متروکۂ آدمی مین لائی ہی مین تجھکو تیری وضع سے یونانی جانتا ہون یہہ وہ وضع ہی جسکو اپنی مظلومی پر بھی پسند کرتا ہون اپنی آواز سُنا اور ایک دفعہ پھر اپنے لبون سے وہ بولی بول جو مینے بچپن مین سیکھی ہی اور جو مجھکو اس خوفناک تنہائی نے ایک مدت سے بولنے نہین دی ہی اور میری اس ہیئت سے مت ڈر کیونکہ یہہ کمبخت جسکو تو دیکھتا ہی باعث دہشت نہین ہی بلکہ لایق رحمت ہی وہ اجنبی اتنا ہی بولا تھا کہ مین یونانی ہون کہ مین پکار اُٹھا کہ بے ہم صحبت اسقدر خاموشی پر اور بے تسلّی وہ اسقدر تکلیف پر یہہ آواز کیسی شیرین معلوم ہوتی ہی ای میرے لڑکے کونسی مصیبت اور کونسی آندھی بلکہ ہوائے موافق تجھکو میری تکلیف دور کرنے کے لیے یہان لائی ہی اُسنے جواب دیا کہ مین جزیرۂ سئیر اس کا رہنے والا ہون وہان پھر جایا چاہتا ہون اور کہتے ہین کہ مین ایکیلیز کا بیٹا ہون یہہ تیرے سوال کا جواب ہی ایسے مختصر جواب سے میرا شوق پورا نہوا مینے کہا ای میرے دلی دوست ایکیلیز کے بیٹے جسکو لیکومیڈیز نے محبت مادری سے پرورش کیا ہی تو کہان سے آیا ہی اور تجھکو اس جزیرے پر کون لایا ہی اُسنے کہا مین ترائے کے محاصرے سے آتا ہون مینے کہا تو پہلے حملے مین نہین تھا اُسنے کہا کہ کیا تو اُسمین تھا مینے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ نہ تو فلاکٹیٹیز کے نام سے نہ اُسکی تکلیفون سے آگاہ ہی مین کیسا کم نصیب ہون میرے موذی میری آفت مین مجھکو بے عزت کرتے ہین یونان میری تکلیفون سے جو ہر لحظہ زیادتی پر ہین ناواقف ہی ایٹرائیڈیز نے مجھکو اس آفت مین لا ڈالا ہی دیوتا اُنکو ایسی جزا دین جیسی جزا کے مستحق ہین۔

پھر مینے جسطرح مجھے یونانی وہان چھوڑ گئے تھے اُس سے بیان کیا جب نیاپٹولیمس میری شکایت سُن چکا تب وہ اپنی شکایت مجھ سے کہنے لگا کہ ایکیلیز کی وفات کے بعد مینے پوچھا کہ کیا ایکیلیز مر گیا مجھے اُن اشکون کے واسطے معاف کر جو تیری تقریر کو روکتے ہین کیونکہ مین اُنکے واسطے تیرے باپ کی یاد کا قرضدار ہون نیاپٹولیمس نے کہا کہ یہہ رونا میرے غم کو کم کرتا ہی فلاکٹیٹیز کے اشکون کے سوا کون اس غم کو کم کر سکتا ہی۔

نیاپٹولیمس نے پھر اپنی داستان شروع کی اور کہا کہ ایکیلیز کی وفات کے بعد یولیسیز و فینکس میرے پاس آئے اور مجھ سے بولے کہ جب تک تو نہ چلیگا تب تک ترائے فتح نہو سکیگا اُنکے اسطرح ترغیب دینے سے مین جھٹ تیار ہوا کیونکہ مجھکو ایکیلیز کے مرنے کا رنج اور ایسی لڑائی مین اُسکی بزرگی کی وارثی کا شوق خود ایسی ترغیب کے باعث تھے کہ اس ترغیب کی کچھ ضرورت نتھی جب مین سگیئم مین پہنچا تمام فوج میرے گرد جمع ہو گئی

सइरास
ऐकिलीज़
ऐकिलीज़
लिकोमिडीज़
ट्राय
फ़िलाक्टिटीज़
ऐट्राईडीज़
नीआप्टोलीमस
ऐकिलीज़
ऐकिलीज़
नीआप्टोलीमस
फ़िलाक्टिटीज़
नीआप्टोलीमस
ऐकिलीज़
यूलीसीज़
फ़ीनिक्स
ट्राय
ऐकिलीज़
सिजियम

ہر ایک قسم کھانے کو تیار ہوا کہ یہ اکیلیز ہی لیکن افسوس ہی کہ اکیلیز اب نتھا مینے جوانی اور ناتجربہ کاری
کے زعم مین خیال کیا کہ جو میری اسقدر تعریف کرتے ہین اُن سے مین ہر ایک طرح کی امید رکھہ سکتا ہون
اسلئے مینے ایٹرائیڈیز سے اپنے باپ کے ہتھیار مانگے مگر اُنکا جواب برخلاف اور محض ناامیدی کا تھا اُنھون نے
کہا کہ تو اپنے باپ کی دوسری ہر ایک چیز جو کچھہ ہی پائیگا لیکن اُسکے ہتھیار یولیسیز کو ملینگے۔
اس جواب سے مین متحیر اور اشکبار اور غضبناک ہوا لیکن یولیسیز نے بلاجوش کہا کہ تو نے ہمارے ساتھ
اس پرتکان محاصرے کے خطرات نہین اُٹھائے ہین اسلئے تو ایسے ہتھیارون کا مستحق نہین ہی تو نے نہایت
غرور سے اُنکا دعوی کیا ہی مگر یہ تجھکو نہین ملنے کے اسطرح خلاف معمول اپنے حق سے محروم ہو کے مین جزیرہ
سئیراس کو واپس جاتا ہون تو بھی جسقدر ایٹرائیڈیز سے اُسقدر یولیسیز سے ناراض نہین ہون اُن
سب پر جو اُنکے دشمن ہین دیوتا مہربان ہون ای فلاکٹیٹیز اب مین نے سب ماجرا تجھہ سے ظاہر کر دیا۔
پھر مینے نیاپٹولیمس سے پوچھا کہ کیا سبب تھا کہ ٹیلیمن کے بیٹے ایجاکس نے ایسی خراب نامنصفی روکنے
مین مداخلت نہ کی اُسنے کہا کہ وہ مرگیا مینے کہا کہ کیا ایجاکس مرگیا اور یولیسیز زندہ اور خوش ہی پھر مین نے
نیسٹر کے بیٹے اینٹیلوکس اور اکیلیز کے دوست پیٹروکلس کا حال پوچھا اُسنے کہا کہ وے بھی مرگئے مین نے کہا
کیا افسوس ہی کہ اینٹیلوکس اور پیٹروکلس مرگئے لڑائی کیسی بیرحمانہ اور بےتمیزانہ تباہی سے نیکون کو صاف
کرتی ہی اور بدونکو معاف رکھتی ہی یولیسیز جیتا ہی اور شک نہین ہی کہ ایسے ہی تھرسیٹیز بھی جیتا ہوگا دیوتاؤ
کا ایسا حکم ہی اور پھر بھی ہم اُنکی تعظیم اور تعریف کرتے ہین۔
جب مین تیرے باپ پر آتش عداوت سے اسقدر جل رہا تھا نیاپٹولیمس مجھکو بہکاتا رہا اور اندوہناک
آواز سے بولا کہ مین جزیرہ سئیراس مین قناعت کے ساتھہ اپنی گذر کرنے کیواسطے جاتا ہون اگرچہ وہ جزیرہ
نامزروعہ اور دیجور ہی لیکن یونانی فوج سے دور ہی جسمین بدی نیکی پر غالب ہی خوش رہ دیوتا تجھکو صحت بخشین
مینے کہا ای بیٹے مین تجھکو تیرے باپ کی خاک کی اور تیری ماکی اور جو کچھہ اس زمین پر تجھے عزیز ہی اُسکی قسم دیتا
ہون کہ مجھکو اس نہایت رنج و غم مین مت چھوڑ مین جانتا ہون کہ مین تجھکو گرانبار لگونگا لیکن مجھے یہان چھوڑ
جانا تیری آدمیت مین فرق لائیگا مجھکو اپنے جہاز کی اگاڑی یا پچھاڑی پر یا قیدخانے مین بٹھا دیجیو جہان
بٹھانے سے تجھے تکلیف نہ دون اچھے آدمی کسی کے ساتھہ نیکی کرنے مین اپنی بزرگی سمجھتے ہین اور مجھکو اس صحرا
مین مت چھوڑ جہان آدمی کا نشان نہین ہی مجھکو اپنے ساتھہ سئیراس کو لیچل یا مجھکو یوبیہ مین چھوڑ دیجیو

ऐकिलीज़
ऐकिलीज़
ऐट्राईडीज़
यूलीसीज़
यूलीसीज़
सइरास
ऐट्राईडीज़
यूलीसीज़
फ़िलाक्टिटीज़
नीआप्टोलीमस
टैलैमन, ऐजाक्स
ऐजाक्स
यूलीसीज़
नैस्टर
एन्टीलोकस
ऐकिलीज़, पैट्रोक्लस
एन्टीलोकस
पैट्रोक्लस
यूलीसीज़
थर्सिटीज़
नीआप्टोलीमस
सइरास
सइरास
यूबिया

ओटा. ट्रैचिन थिसेलिअन स्पर्चियस

وہان مین کوہ اوٹہ اور ٹریچن اور دریاے تھسیلین سپرچیس کے خوشنما کنارونکے نزدیک رہونگا یا مجھکو
میرے باپ کے پاس واپس بھیجدیجیو افسوس مجھکو اپنے اشکون سے ثابت ہوتا ہی کہ میرا باپ مرگیا ہی مین نے
اُس سے ایک جہاز منگایا تھا سو ابتک نہین آیا اور اس سے یقین ہی کہ وہ مرگیا ہی یا اُن لوگون نے
مجھکو دھوکہ دیا ہی جنھون نے اُس سے اطلاع کرنے کا مجھہ سے اقرار کیا تھا ای میرے بیٹے میری اخیر امید تجھہ سے
ہی اِن دنیوی اشیا کی ناپایداری پر خیال کر خوشحالون کو چاہیے کہ اپنی خوشحالی مین نقص نہ لائین
اور تکلیف زدون کی تکلیف جو محسوس ہوسکتی ہی رفع کرنے مین کوتاہی نکرین ۔

नीआप्टोलीमस

مین نے اپنے دل کی نہایت بیقراری سے نیآپٹولیمس کو ایسے خطاب کیے اور اُسنے مجھکو اپنے ساتھہ
لیچلنے کا اقرار کیا تو میرا دل خوشی سے پھولا مینے کہا ای ہردل عزیز نیآپٹولیمس یہہ دن بہت مبارک ہی تو
اپنے باپ کی بزرگی پانے کے لایق ہی تم ای عزیز رفیقو جنکے ساتھہ مین دنیاے زیست مین واپس جاؤن گا
اجازت دو کہ اس غمکدے سے رخصت لون دیکھو یہہ جگہہ جہان مین رہا ہون اور سوچو کہ مین نے کیا کیا
تکلیفین پائی ہونگی میری تکلیفات اُن سے زیادہ مین کہ کسی دوسرے نے اُٹھائی ہونگی لیکن ضرورت سے
مینے تعلیم پائی تھی جو بات اور طرح نہین جان سکتے ہو سو ضرورت سکھلاتی ہی جو بے تکلیف ہین سو بعلم ہین وے
نہ نیکی نہ بدی پہچانتے ہین اور جیسے لوگون سے ویسے خود سے ناآشنا ہین اپنے دل کا جوش اسطرح ظاہر کرنیکے
بعد مینے اپنے تیر وکمان اپنے ہاتھہ مین لیے ۔

नीआप्टोलीमस

ऐल्सीडीज़

تب نیآپٹولیمس نے مجھہ سے درخواست کی کہ مجھکو اجازت دے تو مین اِن نامی ہتھیارون کا بوسہ لون
جو نامغلوب ایلسیڈیز کے ہاتھہ سے متبرک ہوئے ہین مینے کہا کہ تجھکو سب باتون کی اجازت ہی ای میرے بیٹے
تو مجھکو روشنی اور زندگی مین پھر لا میرے ملک اور میرے باپ اور میرے دوستون سے اور خود مجھہ سے

नीआप्टोलीमस

مجھکو پھر ملا تو اِن ہتھیارونکو چھو اور فخر کر کہ تو ہی ایسا یونانی ہی جو انکو چھونے کا مستحق ہی نیآپٹولیمس فوراً
میرے تیر دیکھنے کو میری غار کے اندر آیا اِسوقت ایک نہایت ناگہانی دردنے میرے حواس کو بیحرکت کیا مین نے
نہین جانا کہ مینے کیا کیا ایک تلوار مانگی کہ اپنے پانوون کو کاٹون مینے موت کو بلایا اور اُسکو توقف کیواسطے

नीआप्टोलीमस
ओटा, जोव

ملامت کی مینے کہا ای نیآپٹولیمس مجھکو اِسی وقت جلادے جیسے مین نے کوہ اوٹہ پر جوو کے بیٹے کو جلایا تھا ای
زمین مجھہ مرتے ہوئے کمبخت کو قبول کر مین تیرے سینے سے پھر کبھی نہین اُٹھونگا مین فوراً بیجان سا زمین پر گر پڑا
اور ایسا بیہوش ہوا جیسے اُس درد کی کثرت سے ہوجایا کرتا تھا آخر مجھے بہت پسینہ آیا اور میرے زخم سے کچھہ

کالا اور بگڑا ہوا آواز ہر اب سا بر آمد ہوا جب مین بیہوش تھا تب نیا پٹولیمس کو آسان تھا کہ میرے ہتھیار لیجاتا لیکن نीआपटोलमिस
وہ ایکیلیز کا بیٹا تھا اور اُسکی طبیعت فریب پر غالب تھی۔ ऐकिलीज़

جب مین ہوش مین آیا تو مینے دیکھا کہ اُسکا چہرہ بہت پریشان تھا اور اُس شخص کی طرح سے جو فریب کا عادی نہین ہی اور فریب کیا چاہتا ہی ڈرتا تھا اور اپنے ساتھ سختی سی کرتا تھا مینے کہا کیا تو میری کمزوری سے استفادے کا ارادہ رکھتا ہی اُسنے کہا تجھکو میرے ساتھ ٹراے کے محاصرے پر چلنا ہوگا مین نے کہا یہ کیا سنتا ہون شاید دھوکے مین آیا ای میرے بیٹے میری کمان مجھکو واپس دے اُسکا ندینا میری جان لینا ہی لیکن افسوس وہ کچھ جواب نہین دیتا اور بلا اضطراب میری طرف استقلالانہ دیکھتا ہی اُسکے دل پر مجھے اختیار نہین ہی ای بیچدار ساحلو ای اونچی زمینو جو دریا پر جھک رہی ہو ای ٹوٹی ہوئی چٹانو ای صحرائی درندو جورات کو اس ویرانے مین پکارتے ہو مین تم سے فریاد کرتا ہون کیونکہ تمھارے سوا یہان کوئی نہین ہی جس سے فریاد کرسکون تم میرے نالے سے آشنا ہو کیا مجھے ایکیلیز کا بیٹا دھوکہ دیتا ہی وہ میری کمان چھینتا ہی جسکو ہرکیولیز کے ہاتھہ نے متبرک کیا ہی وہ مجھکو یونانی لشکر مین مثل یادگار فتح لیجایا چاہتا ہی نہین دیکھتا ہی کہ اُسکی یہہ فتح زندے پر نہین ہی مُردے پر ہی یعنی مردے کی روح یا خیالی صورت پر جو صرف خیال مین رہتی ہی آہ اُسنے مجھپر ایسے وقت مین حملہ کیا ہی جب مجھہ مین طاقت نہین رہی لیکن اب بھی اُسنے فریب سے غلبہ پایا ہی مین کیا تدبیر کرون ای میرے بیٹے میرے ہتھیار جو تونے لئے مین مجھے واپس دے اور اپنی چال اپنے باپ کی سی اور اپنی سی رکھہ تو کیا جواب دیتا ہی تو بت سا خاموش ہی ای ننگے پہاڑ مین برہنہ اور سراسیمہ اور بیکس اور بےبس ایک بار تجھپر پھر آتا ہون اس غار مین مرونگا کیونکہ ہتھیار پاس نہین رکھتا جس سے درندونکو مارسکون درندے بالضرور مجھے پھاڑینگے اور مین جینا کیون چاہون لیکن ای لڑکے اس شرارت کی علامت تجھہ مین نہین ہی فی الحقیقت تو دوسرے کے ہاتھہ کا آلہ بنا ہی میرے ہتھیار مجھکو واپس دے اور مجھکو میری قسمت پر چھوڑ۔ ट्राय ऐकिलीज़ हर्कुलीज़

نیا پٹولیمس میری تکلیف سے متاثر ہوا اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے دل سے آہ کھینچ کے بولا اگر مین سیئراس مین رہتا تو بہت اچھا تھا اسوقت مین پکارا مین کیا دیکھتا ہون یقیناً یہہ یولیسیز ہی فوراً یولیسیز کی بولی سے ثابت ہوا اور اُسنے کہا کہ ہان یہہ مین ہون اگر پلیوٹو کی تاریک سلطنت میرے آگے کشادہ ہوتی اور مین ٹارٹیرس کی روحونکو دیکھتا جنکو خود دیوتا بے دہشت نہین دیکھہ سکتے تو مین اتنا نہین ڈرتا جتنا नीआपटोलीमस सइराास यूलीसीज़ यूलीसीज़ प्लूटो टाटेरस

اِسکو دیکھہ کے ڈرتا ہون ای زمین لیمناس اور ای آفتاب مین تمکو گواہ کرتا ہون کیا تم دیکھوگے اور ایسا ہونے دوگے یولیسیز نے بیرحمی سے جواب دیا کہ یہہ جوپیٹر کا حکم ہی اور مین صرف اسکے حکم کی تعمیل کرتا ہون مین نے کہا کیا تو اپنے ناپاک لبون سے جوو کے نام کو ناپاک کرتا ہی گیا تو دیا کے اس جوان سے فریب کراتا ہی جس سے اُسکی سوح نافرہی یولیسیز نے کہا کہ ہم تجھے فریب دینے یا ستانے کو نہین آئے بلکہ تجھکو تنہائی اور خواری سے بچانے کو اور تیرا زخم اچھا کرنے کو اور تجھے لڑائی کی فتح کی بزرگی دینے کو اور تجھے تیرے وطن مین واپس پہنچانے کو آئے ہین تو خود فلاکٹیٹیز کا دشمن ہی یولیسیز نہین ہی۔

مین نے جواباً صرف لعنت اور ملامت کی اور کہا کہ جب تو نے مجھے اس نامسافر پرور کنارے پر ڈالا ہی پھر ایسے آرام کو کیون روکتا ہی جو یہہ دیسکتا ہی جا جنگ کی بزرگی اور صلح کی خوشی اپنے واسطے حاصل کر اور ایٹرائیڈیز کے ساتھہ کامیابی سے محظوظ ہو اور مجھے اِس رنج و غم مین رہنے دے مجھے اپنے ساتھہ چلنے کو کیون دباتا ہی مین نیستی مین پڑ رہا ہون اور پہلے سے مر رہا ہون ایک دفعہ تیری یہہ رائے تھی کہ مین یہان پڑا رہون تاکہ دیوتاؤن کو قربانی چڑھانے مین کچھہ مزاحمت جا یہ نہواب تیری یہہ رائے کیون نہین ہی ای میری تمام مصیبتون کے موجد دیوتا تجھکو — لیکن دیوتا میری عرض سنتے نہین وے میرے دشمن کی طرفداری کرتے ہین ای میرے ملک میری آنکھین پھر تجھکو نہ دیکھین گی ای دیوتاؤ اگر تم مین کوئی ایسا منصف ہی جو میری مظلومی پہ رحم لائے تو اُسکا انتقام لے یولیسیز کو سزا دے اور مین سمجھونگا کہ مین سلامت ہون۔

جب مین بیطاقت غصہ کر رہا تھا تیرا باپ مجھکو بردبارانہ رحم سے دیکھتا تھا اور مجھہ سے بدبخت مصیبت زدہ کے نامعتدلانہ حملون کا مقابلہ کرنیکے عوض اپنی عقل کے استقلال سے گویا اُنکی کمزوری چاہتا تھا اور زیادتی کی برداشت کرتا تھا اسلئے کہ میرا غصہ اپنی سختی سے آپ کم ہو جائے خاموش اور بیحرکت کھڑا رہا جیسے قلۂ کوہ بے جنبش قایم رہتا ہی جسکو ہوائے تند لگتی ہی اور آخر اپنے غضب سے تھک کر آپ سے آپ دب جاتی ہی وہ جانتا تھا کہ جب تک سختی دور نہو تب تک جوش کو عقل پر لانے کے واسطے ہر ایک کوشش بیفائدہ ہی اسلئے جب میرا غصہ ہٹا تب اُسنے کہا کہ ای فلاکٹیٹیز تیری عقل اور ہمت کہان ہی یہہ وقت ہی کہ اُنسے تجھکو استفادہ کرنا چاہیے اگر تو ہمارے ساتھہ چلنے اور اُن بڑے ارادون سے جو جوپیٹر نے تیرے واسطے تجویز کئے ہین اتفاق کرنے سے انکار کرتا ہی تو خیر خوش رہ تو یونان کی رہائی اور ترائے کی تباہی حاصل کرنے کے لایق نہین ہی لیمناس مین جلاوطن پڑا رہ یہ ہتھیار جو مین نے لے لئے ہین جو بزرگی تیرے واسطے بدی ہی سو یولیسیز کے

लैम्नास
यूलीसीज़
जूपीटर
जोव
यूलीसीज़
फ़िलाक्टिटीज़
यूलीसीज़
ऐट्राइडीज़
यूलीसीज़
फ़िलाक्टिटीज़
जूपीटर
ट्राय
लैम्नास, यूलीसीज़

واسطے حاصل کرینگے ای نیا پٹولیمس آچلین اسکے ساتھہ بحث کرنا کچھہ فائدہ نہ دیگا ایسے شخص پر رحم کرنے سے ہم
یونان کا فائدۂ عام چھوڑ نہین سکتے۔

یہہ کہنے پر میرا غصہ تازہ ہوا اور مین اُس شیرنی کی مانند ہوگیا جو اپنے بچے چرالیجانے پر ایسی چلاتی
ہی کہ تمام صحرا گونج اُٹھتا ہی مینے کہا کہ ای غار اب مین تجھے نہ چھوڑونگا تجھہ مین اسطرح رہونگا جسطرح اپنی قبر
مین ای مکان غم مجھے قبول کر اور مجھے قحط و یاس مین رکھہ ای تلوار کہان ہی کہ دفعۃً آخر ہون مجھے
پرندے کھائینگے میرے تیر پھر اُنکو نہ مارینگے ای جوو کے بیٹے کے ہاتھہ کی متبرک اور بے بہا کمان ای ہرکیولیز
اگر تو اب بھی جو کچھہ زمین پر ہو رہا ہی دیکھتا ہی تو کیا تیرا سینہ آتش نفرت سے جلتا نہین ہی یہہ کمان اب
تیرے دوست کے ہاتھہ مین نرہی لیکن یولیسیز کے بے ایمان اور ناپرہیزگار ہاتھہ مین ہی ای شکاری
پرندو اور ای صحرائی درندو تم اپنے مکان مین بیخوف آؤ اب یہان میرے ہاتھہ مین وے مہلک تیر
نہین رہے ہین مین بڑا بدبخت ہون اب تمکو زخمی نہین کرسکتا پس آؤ اور مجھے کھاؤ یا ای بیرحم جوو اپنے
آلۂ رعد سے مجھے نیست کر۔

تیرے باپ نے مجھے ترغیب دینے کے واسطے ہر طرح کی کوشش بیفائدہ کر کے میرے ہتھیار مجھکو واپس
دینے چاہے اور اسلئے اُسنے نیا پٹولیمس کو اشارہ کیا اُسوقت اُسنے وے تیر و کمان میرے ہاتھہ مین رکھدئے
مین نے کہا تو حقیقت مین ایکیلیز کا بیٹا ہی اور اُسکے خاندان کے لایق ہی لیکن دور کھڑا رہ تا کہ مین اپنے
دشمن کے سینے مین تیر لگاؤن پھر مین نے ایک تیر تیرے باپ پر چلانا چاہا لیکن نیا پٹولیمس نے میرا ہاتھہ پکڑ لیا
اور کہا کہ تیرے غصے نے تجھکو بیہوش کر رکھا ہی تو اُس خرابی سے واقف نہین ہی جو کیا چاہتا ہی۔

لیکن یولیسیز اس آفت اور ملامت پر بھی اسیطرح بے جنبش کھڑا رہا اور اُسکی برداشت اور ہمت
نے میرے دل مین تعظیم اور حیرت پیدا کی مین اپنی اس دیوانگی سے شرمایا جسنے مجھکو اُسکی تباہی پر جلد بازانہ
آمادہ کیا تھا مگر اُن ہتھیارون نے جو اُسنے واپس کردئے تھے میرا غصہ ہنوز کم نہین کیا تھا اور مجھکو نہایت
رنج تھا کسیطرح تسلی نہ تھی کہ مینے اپنے ہتھیار اُس شخص کے ہاتھہ سے واپس پائے تھے جسکو مین نہین چاہتا
تھا لیکن اب مین نیا پٹولیمس کیطرف متوجہ ہوا اُسنے کہا کہان کہ پرائیم کا بیٹا ہیلینس صاحب اعجاز دیوتاؤن
سے الہاماً حکم پاکے شہر سے ہمارے پاس آیا اور حال آیندہ کا اسطرح مظہر ہوا کہ یہہ بدنصیب ٹراے شکست
پائیگا لیکن تب تلک نہین جب تلک وہ شخص جو ہرکیولیز کے تیر رکھتا ہی اُسکے مقابل نہ آئیگا وہ صرف ٹراے

नीआप्टोलीमस
जोव
हर्कूलीज़
यूलीसीज़
जोव
नीआप्टोलीमस
ऐकिलीज़
नीआप्टोलीमस
यूलीसीज़
नीआप्टोलीमस
माइऐम, हैलेनस
ट्राय
हर्कूलीज़
ट्राय

کی دیوارون کے تلے صحت پائیگا اور ایسکیولیپئس کے بیٹے اُسکا علاج کرینگے۔

اسوقت میرا دل دُبدھا مین پڑا مین نیاپٹولیمس کی عاقلانہ سادگی سے اور اُس ایمانداری سے کہ
اُسنے میرے تیر وکمان مجھکو واپس دیئے تھے متاثر ہوا لیکن مجھکو یولیسیز کا مطیع ہونیکے خیال کی برداشت
نتھی اور کچھ دیر تک جھوٹھی شرم نے مجھکو اس پس وپیش مین رکھا مینے کہا کہ اگر مین یولیسیز کا اور ایٹرائیڈیز
کا رفیق ہوا تو کیا دنیا مجھکو حقیر نہ سمجھیگی۔

جب مین اس پس وپیش مین مجبور تھا تب یکایک ایسی آواز سُنی جو آدمی کی آواز سے زیادہ تھی اور
مینے اوپر کو نظر کی تو ہرکیولیز نظر آیا وہ ایک چمکتے ہوئے بادل مین اُترا اور بزرگی کی شعاعون سے معمور
تھا وہ اپنی توانا ترکیب اور چست صورت اور اپنے انداز کی خوشنما سادگی سے بآسانی پہچانا جاتا تھا لیکن
اُسکے حال کی صورت مین کچھ شان وشوکت پائی جاتی تھی سو اُسوقت نہین معلوم ہوتی تھی جب وہ زمین
پر دیوون کو تباہ کرتا تھا اُسنے کہا تو ہرکیولیز کو سنتا ہی اور دیکھتا ہی مین اولمپس سے نیچے جوو کے احکام
سُنانے کو اُترا ہون تو جانتا ہی کیسی محنتون سے مین نے یہ عمر جاودانی حاصل کی ہی اور اگر تو بزرگی کے
راستے مین میری پیروی کریگا تو ایکیلیز کا بیٹا تیرا رہنما ہوگا تیرا زخم صحت پائیگا اور پیرس جسنے تمام دنیا کو
آفت مین گرفتار کر رکھا ہی تیرے ہاتھ کے تیرون سے مارا جائیگا جب ٹرائے شکست ہوجائیگا تب تو کوہ
اوٹہ پر اپنے باپ پیاس کو بیش قیمت غنایم بھیجیگا وہ اُنکو بطور یادگار فتح جو میرے تیرون سے حاصل ہوگی
میری قبر پر چڑھائیگا ای ایکیلیز کے بیٹے تو فلاکٹیٹیز کے بغیر فتحیاب نہین ہوسکیگا اور نہ فلاکٹیٹیز تیرے بغیر
اسلیئے دونون دو شیر کی مانند جاؤ جو ملکے ایک شکار کو شکار کرتے ہین ای فلاکٹیٹیز تو ٹرائے کے پاس
ایسکیولیپیس کے ہاتھ سے شفا پائیگا لیکن ان سب باتون پر اپنے دل مین دیوتاؤن کی عظمت اور محبت
رکھیو وے ہی جاودانی اور لافانی رہین گے اور سب طبیعت کے جوش وخروش مع مراجع نیست ہونگے۔

یہ کلام سُنکر مین خوشی مین آکے پکارا رات ہوچکی صبح نکلی ای فرح افزا روشنی کیا اتنے برسون کی
تاریکی کے بعد پھر چمکی مین تیرے اثر سے متاثر ہون اور تیری شعاع رہنما کی پیروی کرتا ہون مین ان
مقامونکو چھوڑتا ہون اور صرف اتنا ٹھہرتا ہون کہ اِنسے رخصت ہولون الوداع ای میرے مکان الوداع
ای دیبو جو ان شبنمی کھیتون مین رہتی ہو مین ان بیرحم لہرون کی سخت آواز پھر نہ سنونگا الوداع ای
ٹوڑی پہاڑیو جہان مین آندھی سے کانپا ہون اور بارش مین بھیگا ہون الوداع ای چٹانو جو اکثر میرے

ऐस्कूलैपियस
नीआप्टोलीमस
यूलीसीज़
यूलीसीज़
ऐट्राईडीज़
हर्क्यूलीज़
हर्क्यूलीज़
ओलिम्पस
जोव
ऐकिलीज़
पेरिस
ट्राय
ओटा
पीआस
ऐकिलीज़
फ़िलाकिटीज़
फ़िलाकिटीज़
फ़िलाकिटीज़
ट्राय
ऐस्कूलैपियस

نالون سے گونجی ہو الوداع ای شیرین چشمو جو میری تکلیفون سے تلخ ہوگئے تھے الوداع ای نامزروعہ زمین مین تمکو چھوڑتا ہون لیکن تم میری روانگی پر مہربان ہو کیونکہ مین دوستی کی اور دیوتاؤن کی آواز پر جاتا ہون۔

पोडैलीरिअस
एस्क्यूलैपिअस

پس ہم اُس کنارے سے روانہ ہوئے اور ٹرائے کی شہر پناہ کے آگے یونانی فوج مین پہنچے میکیئن اور پوڈیلیریس نے اپنے باپ ایسکیولیپیس کے علم کی برکت سے میرے زخم کو اچھا کیا کم سے کم اس حالت صحت مین پہنچایا کہ تو دیکھتا ہی اب مین درد سے آزاد ہون اور اپنی طاقت بحال پاتا ہون لیکن ابتک کسیقدر لنگ کرتا ہون مینے پیرس کو زمین پر سُلایا شل اُس بے ہمت غزال کی جو شکاری کے تیرون سے مجروح ہوتا ہی اور ایلیم کے برج جلد خاک مین ملگئے بعد اُسکے جو کچھ ظہور مین آیا ہی سو تو جانتا ہی لیکن میری تکلیفون کی یاد نے اس کامیابی اور بزرگی پر بھی جو پیچھے حاصل ہوئی ہی ابتک یولیسیز کی نفرت میرے دل پر قایم رکھی ہی اُسپر اُسکی سب نیکیان بھی غالب نہین آسکتین لیکن اُسکے ہمشباہت بیٹے کی ناممتنع محبت سے جو دشمنی اُسکے ساتھ تھی سو بمعلوم گھٹتی جاتی ہی۔

द्राय. मैकैअन
पैरिस
इलिअम
यूलीसीज़

باب شانزدہم

टैलीमैकस
फ़ैलैन्थस
हिपिआस
डानिया
ऐड्रास्टस
टैलीमैकस
हिपिआस

ٹیلیمیکس کا فیلینتھس کے ساتھ بعض قیدیون کیواسطے جنکا دونون کو دعوی تھا تکرار کرنا اور ہپیاس کے ساتھ جسنے اُسکو حقیر سمجھ کے قیدیان مذکورہ کو اپنے بھائی کے واسطے چھین لیا تھا لڑنا اور فتحیاب ہونا لیکن پھر اپنی فتحیابی سے شرمانا اور اپنی جلد بازی اور بے امتیازی پر تنہائی مین رونا اور توبہ کا خواہان ہونا اور اس عرصے مین ڈانیا والون کے بادشاہ ایڈراسٹس کا خبر پانا کہ مددگار بادشاہ ٹیلیمیکس اور ہپیاس کے درمیان صلح کرانے مین ہمہ تن مصروف ہین اور اُن پر چھاپہ مارنے کو روانہ ہونا اور اپنی فوج کو اُنکے لشکر مین پہنچانے کے واسطے اُنکے

ایک سو جہاز گرفتار کرنا اور پہلے اُنکے خیمون مین آگ لگانا اور پھر فیلینتھس کے مقام پہ حملہ آور ہونا اور فیلینتھس کا مہلک زخم کھانا اور اُسکے بھائی ہیپیآس کا مارا جانا ﴿

جب فلاکٹیٹیز اپنے حالات کہتا تھا ٹیلیمیکس متحیر اور بیحرکت ہو رہا تھا اُسکی نظر اُس بہادر پر لگی ہوئی تھی جو بولتا تھا تمام خیالات جنھون نے ہرکیولیز اور فلاکٹیٹیز اور یولیسیز اور نیاپٹولیمس کو مضطرب کیا تھا جیسے متواتر سلسلہ بیان مین آئے تھے ویسے متواتر اُسکی صورت پر عیان تھے کبھی وہ فلاکٹیٹیز کو ناگہانی اور اتفاقی سوال سے روکتا تھا اور کبھی اُس شخص کیطرح خیال مین مستغرق رہتا تھا جو اسباب سے نتایج نکالتا ہی جب فلاکٹیٹیز نے نیاپٹولیمس سے جو حیرانی فریب کرنیکے اول ارادے مین ظاہر ہوئی تھی بیان کی تب ویسی ہی حیرانی ٹیلیمیکس سے ظاہر ہوئی تھی گویا اُسوقت وہ نیاپٹولیمس بنگیا تھا۔

مددگار بادشاہونکی فوج اچھی ترتیب کے ساتھ ایڈراسٹس کے مقابل روانہ ہوئی جو ڈانیا والونکو ستاتا تھا اور دیوتاؤن کو حقیر جانتا تھا اور آدمیونکو فریب دیتا تھا ٹیلیمیکس کو اپنے بادشاہونکے ساتھ جو ایک دوسرے سے حسد رکھتے تھے سلوک کرنا بے اِسکے کہ کسیکو ناخوش نکرے مشکل معلوم ہوا ضرور تھا کہ کسی کو باعث بدگمانی نہووے اور اپنے واسطے سبکا خیال نیک حاصل کرے اُسکی طبیعت مین بڑی نیکی اور صفائی تھی لیکن طبیعۃً خلیق نتھا اور کسیکو خوش کرنے کی تکلیف نہ اُٹھاتا تھا وہ روپیہ کا طامع نتھا مگر اُسکا دینا نہ جانتا تھا اور اِسطرح دل کا عالی تھا اور طبیعت کا عموماً مایل بہ نیکی تو بھی نہ مہربان معلوم ہوتا تھا نہ فیاض نہ دوست کا قدردان نہ ممنون احسان اور نہ لیاقت کا قدرشناس اپنی طبیعت کا تابع تھا دوسرونکی راے کا کچھہ خیال نرکھتا تھا اگرچہ وہ مینٹر کی حفاظت مین تھا تو بھی پینیلوپ نے جو اُسکی ماتھی اُسکو نخوت ولدیت اور رفعت طریقت پر تقویت دی تھی جس سے اُسکی ذاتی خوبیان دب رہی تھین وہ سمجھتا تھا کہ مین دوسرے سب آدمیون سے بہتر طبیعت رکھتا ہون جنکو وہ سوچتا تھا کہ دیوتاؤن نے میری راحت اور فرحت کے واسطے زمین پر بھیجا ہی تاکہ میری حاجات رفع کرین اور مجھکو اِسطرح مانین جیسے ظاہری دیوتا کو اُسکے نزدیک خدمت اُسکی خوشی تھی اور وُہی اُسکی تلافی جو چیز چاہتا تھا جانتا تھا کہ ناممکن نہین ہی اور ذرا سے توقف پر اُسکا مزاج آتش غضب سے بھڑک اُٹھتا تھا جو لوگ اُسکو بے صبر اور بے انضباط دیکھتے تو سمجھتے کہ وہ شخص اپنے سوا کسی کو چاہنے کے قابل نہین ہی اور صرف اپنی رغبت

फ़ैलैन्थस
फ़ैलैन्थस
हिपिआस
फ़िलाक्टिटीज़
टैलीमेकस
हर्क्यूलीज़
फ़िलाक्टिटीज़
यूलीसीज़
नीआप्टोलीमस
फ़िलाक्टिटीज़
फ़िलाक्टिटीज़
नीआप्टोलीमस
टैलीमेकस
नीआप्टोलीमस
ऐड्रास्टस
डानिया
टैलीमेकस
मैन्टर
पैनीलोप

اور نخوت بر لانا چاہتا ہی لیکن اُسکی یہہ دوسرے کیطرف غافلی اور اپنی طرف مائلی اُس دوامی بیقراری
کا نتیجہ تھین جبکا وہ اپنے جوش طبیعت کی سختی سے متحمل تھا اُسکی مانے جب وہ گہوارے مین تھا تب ہی اُسکو
مغرور اور خوشامد پسند کر دیا تھا اور عالی خاندانی کے نقصانون کی ایک عجیب نظیر بنا دیا تھا مصیبت
نے ابتک اُسکے غرور یا غصے کو کم نہ کیا تھا ابتک تصدیع اور تکلیف کی ہر ایک حالت مین اپنے آس پاس
والون کو نفرت سے دیکھتا تھا اور اُسکا غرور تاڑ کی مانند ہر ایک دباؤ کے تلے بھی اُٹھتا تھا۔

جب مینٹر کے پاس تھا تب اُسکے عیب کم ظاہر ہوتے تھے بلکہ روز بروز گھٹتے جاتے تھے جیسے تند مزاج
گھوڑا اپنے راستے مین پہاڑون اور ٹیلون اور نالون کو خاطر مین نہین لاتا اور صرف ایک حاکمانہ آواز
کا اور ایک ہادیانہ ہاتھہ کا تابع رہتا ہی ویسے ٹیلیمیکس کو اُسکے امیرانہ شوق مین صرف مینٹر ہی روک سکتا
تھا لیکن مینٹر اُسکو اُسکی جولانی مین صرف نظر سے باز رکھتا تھا جسوقت اِسکی نظر اُسپر جاتی تھی وہ فوراً
اُسکا مطلب سمجھہ جاتا تھا اور اُسکا دل نیکی سے واقف اور اُسکا چہرہ راحت اور فرحت سے ملایم ہوتا تھا
جیسے صرصر نا زمان جب نیپٹیون اپنا ترسول اُٹھاتا ہی اور دریا کو اپنا غصہ دکھاتا ہی یکایک ملایم اور مطیع
ہو جاتا ہی

جب ٹیلیمیکس اکیلا رہا تب اُسکے تمام جوش جو دریا کے راستے کی مانند پشتے سے رُکے ہوئے تھے اب
زیادہ تر سختی سے زور لائے وہ لیسیڈیمن والون کی اور اُنکے حاکم فیلینتھس کی مغروری کا تحمل نہو سکا
یے لوگ جنھون نے ٹیرینٹم آباد کیا تھا سب نوجوان تھے اور ٹرائے کے محاصرے کے وقت پیدا ہونے سے
تعلیم نہ پائے تھے وے اپنی بد اصلی اور اپنی ماؤن کی بدوضعی سے اور اپنی آوارگانہ پرورش
پانے سے وحشیانہ وحشت رکھتے تھے وے یونانی نہ تھے قزاق سے معلوم ہوتے تھے۔

فیلینتھس اکثر موقع پاکر ٹیلیمیکس کی ہتک کرتا تھا اور اُسکو ہر ایک عام مشورت مین روکتا تھا
اور اُسکی صلاح کو ناآزمودہ کار طفلون کی خام خیالی بتاتا تھا اور اُسکو کمزور اور نامرد جوان کے
سے طعنے مارتا تھا اگر اُس سے ذرہ سی بھی غلطی ہوتی تھی تو دوسرون سے ظاہر کرتا تھا اور ہمیشہ مددگار
رفیقون کے درمیان حسد پیدا کرنے اور اُسکا مغرورانہ طریقہ بُرا بتانے مین مصروف رہتا تھا۔

ایک دن ٹیلیمیکس ڈانیا کے چند قیدی لایا فیلینتھس نے کہا کہ یے قیدی میرے ہین کیونکہ مینے
لیسیڈیمن والون کے ساتھہ اُنسے لڑکے اُنکو شکست دی تھی اور چونکہ وے پہلے سے مغلوب ہوکے

मेन्टर
टैलीमेकस
मैन्टर
मैन्टर
नेपचून
टैलीमेकस
लैसीडीमन
फ़ैलेन्थस
टैरैन्टम
ट्राय
फ़ैलेन्थस
टैलीमेकस
टैलीमेकस
डानिया
फ़ैलेन्थस
लैसीडीमन

بھاگ چکے تھے ٹیلیمیکس صرف انکو لشکر مین پکڑ لایا ہی جنھون نے ہتھیار ڈالدئے تھے اور برخلاف اُسکے
ٹیلیمیکس نے یہہ کہا کہ مینے فیلینتھس کو ان لوگون کے ہاتھہ سے مغلوبی سے بچایا ہی اور لڑائی کا پلڑہ
اُسکی طرف جھکایا ہی اِس مسئلہ پر سب مددگار بادشاہون کے جلسے مین بحث ہو رہی تھی اور ٹیلیمیکس
فیلینتھس پر اسقدر تیز ہوا تھا کہ اگر دوسرے اُنکے درمیان مداخلت نکرتے تو وے دونون
لڑ پڑتے۔

فیلینتھس کا ایک بھائی تھا جسکا نام ہیپیاس تھا وہ اپنی ہمت اور طاقت اور دلیری کیواسطے
مشہور تھا ٹیرینٹم والے کہتے تھے کہ پالکس شت زنی مین اُس سے بہتر نتھا اور کاسٹر فرس دوانی مین
اُسپر فضیلت نرکھتا تھا وہ بہت ساطاقت اور رقابت مین ہرکیولیز کا مشابہ تھا اور تمام فوج کو باعث
خوف تھا کیونکہ وہ جتنا ہتورا اور قوی تھا اُس سے زیادہ شریر اور ظالم تھا۔

ہیپیاس نے جس غرور کے ساتھہ ٹیلیمیکس اُسکے بھائی کے ساتھہ پیش آیا تھا دیکھا بلا انتظار فیصلہ
اہالی جلسہ جلدی کرکے وے قیدی ٹیرینٹم کو لیجانے لگا اور ٹیلیمیکس جسنے خفیہ خبر پائی تھی غصے سے جلتا
ہوا اُسکے پیچھے دوڑا وہ لشکر کی ایک انتہا سے دوسری انتہا تک مثل اُس سُور کے دوڑتا تھا جو شکار
کے وقت مجروح اور غضبناک ہوکے شکاری پر ٹوٹتا ہی اُسکی آنکھین دشمن کو ہر طرف ڈھونڈھتی تھین
اور اُسکے ہاتھہ مین برچھی ہلتی تھی جو وہ اُسکے سینے مین مارا چاہتا تھا آخر اُسنے اُسکو دیکھہ پایا اور
اُسکو دیکھتے ہی نیا غصہ آیا۔

اِسوقت ٹیلیمیکس خوشنما جوان نتھا جسکا دل منروا نے مینٹر کی صورت مین آکے عقل سے بہرہ ور
کیا تھا لیکن ایک غضبناک شیر یا ایک دیوانہ تھا جوش دیوانگی سے مغلوب اسلئے ہیپیاس سے کہا
کھڑا رہ اے کمترین مردم کھڑا رہ دیکھون تو مجھ سے اِن غنایم کو کہ دشمنونکو مغلوب کرکے لایا ہون
کیسے لیجاتا ہی تو انکو ٹیرینٹم مین نہین لیجا سکیگا تو ابھی دریاے گلکس کے کنارے پر جائیگا اُسکی برچھی
فوراً اُسکے لفظون کے ساتھہ چلی لیکن اُسنے اِسقدر غصے سے چلائی کہ شست درست نہ باندھ سکا اور وہ
ہیپیاس سے بہت دور زمین پر پڑی پھر اُسنے اپنی تلوار نکالی جسکا قبضہ سنہری تھا اور جو اسکو لیرٹیز نے
اُیتھاکہ سے روانہ ہونے پر بطور یادگار محبت دی تھی جب لیرٹیز جوان تھا تب اُسنے اِس تلوار سے بہت
بزرگی حاصل کی تھی اور یہہ ایپرس کے بہت سے سردارون کے خون سے ایک لڑائی مین جسمین لیرٹیز

टैलीमेकस
टैलीमेकस
फ़ैलैन्थस
टैलीमेकस
फ़ैलैन्थस
फ़ैलैन्थस
हिपिश्रास
टैरैन्टम
पालक्स
कास्टर
हर्क्यूलीज़
हिपिश्रास
टैलीमेकस
टैरैन्टम
टैलीमेकस
टैलीमेकस
मिनर्वा. मैन्टर
हिपिश्रास
टैरैन्टम
सिरक्स
हिपिश्रास
लैअर्टीज़
लैअर्टीज़
इपिरस
लैअर्टीज़

فتحیاب ہوا تھا تر ہو چکی تھی۔
ٹیلیمیکس نے تلوار نکالی ہی تھی کہ ہیپیاس نے اپنی زیادہ تر قوت سے استفادہ کرنیکے ارادے سے اُس
پر حملہ کیا اور اُسکو اُسکے ہاتھ سے چھیننا چاہا اس کشمکش مین وہ تلوار ٹوٹ گئی تب ان دونون نے ایک
دوسرے کو پکڑا اور ایسا جکڑا کہ دفعۃً ایک ہوئے اور ایسے دو وحشی درندے سے نظر آنے لگے کہ ایک دوسرے
کو پھاڑا چاہتے ہین انکی آنکھین آتش غضب سے مشتعل تھین اور انکے بدن کبھی سکڑتے تھے اور کبھی پھیلتے
تھے یے کبھی جھکتے تھے اور کبھی سیدھے ہوتے تھے غصے سے ایک دوسرے پر جھپٹتے تھے اور ایک دوسرے کا خون
پینے کو تڑپتے تھے اسطرح انکے پانوسے پانو ہاتھ سے ہاتھ اور ان کے عضو عضو باہم مل رہے
تھے گویا دو قالب سے ایک قالب بنگئے تھے آخر غلبہ ہیپیاس کیطرف مایل ہوا جسکو عمر کی پختگی سے مضبوطی اور طاقت
حاصل تھی سو ٹیلیمیکس کو نزاکت نابالغی سے نصیب نہ تھی اُسکا دم بھر گیا اور زانو کانپنے لگے ہیپیاس نے
ٹیلیمیکس کی کمزوری معلوم کی اور اپنی کوشش دو چند اگر منروا جو دور سے اسکی نگران تھی اور جس نے
صرف نصیحت کے واسطے اسکو اس نہایت خطرے مین ڈالا تھا یہ فتح اسکو ندیا چاہتی تو اب ٹیلیمیکس کا نصیب
جواب دے چکا تھا اور یہ اپنے جوش اور جلد بازی کی سزا پا چکا تھا۔

وہ خود سیلینئم کے محل سے نہین نکلی لیکن اُسنے آیرس کو جو دیوتاؤن کی تیز رو پیغمبر ہی بھیجا اُسنے
اپنے سبک پر ہوا پر پھیلائے اور اس بے انتہا اور پاک سطح کو تقسیم کیا اور اپنے پیچھے روشنی کی ایک لمبی صف
چھوڑی جس سے نقرۂ سحاب ہزار ہا رنگ سے رنگا رنگ ہو گئے وہ جب تک ساحل دریا پر جہان مددگار
بادشاہون کی فوج پڑی تھی نہین پہنچی تب تک زمین پر نہین اُتری اسنے دور سے اس لڑائی کو دیکھا
اور لڑنے والون کی غصہ وری اور سختی کو ملاحظہ کیا وہ ٹیلیمیکس کا خطرہ دیکھکر خوف سے کانپ اُٹھی اور
باریک بخار کیطرح آگے بڑھی وہ بخار دبیز ہو کے بادل سا بنگیا اور جسوقت ہیپیاس اپنی طاقت غالبہ سے
اپنی فتحیابی کا تیقن تھا اُسنے منروا کی اس نوجوان امانت کو اُسکی ڈھال سے محفوظ کیا جو اُسنے اسکو اس
کام کے واسطے دی تھی ٹیلیمیکس نے جو تھک کر بیہوش ہونیوالا تھا فوراً خود مین طاقت تازہ پائی اور
جسقدر اُسکی طاقت اور ہمت بڑھی اُسیقدر ہیپیاس کی گھٹی اُسنے جانا کہ کوئی پوشیدہ اور قدرتی شی
مجھکو حیران اور پریشان کرتی ہی ٹیلیمیکس نے اب اُسکو زیادہ تر دبایا اور کبھی ادھر اور کبھی اُدھر ہٹایا
دیکھا کہ وہ لڑکھڑاتا ہی لیکن ڈھیلا نہ چھوڑا کہ دم لینے پائے آخر کار اسکو گرایا اور اسکے اوپر چڑھ بیٹھا کو

टैलीमेकस
हिपिग्रास
हिपिग्रास
टैलीमेकस
हिपिग्रास
टैलीमेकस
मिनर्वा
टैलीमेकस
सैलैन्टम
ग्रइरिस
टैलीमेकस
हिपिग्रास
मिनर्वा
टैलीमेकस
हिपिग्रास
टैलीमेकस

اَیڈا کا کوئی بلوط بھی جو ہزار ہا چوٹ کھاتا ہی اور اُنکی گونج سے تمام جنگل کو تھرّاتا ہی ایسے ہیبت ناک شور سے
نہین گرتا ہی جیسے ہیبت ناک شور سے ہیپیاس گرا تھا زمین اُسکے تلے پکار اُٹھی اور تمام قرب و جوار والے
کانپ اُٹھے۔

لیکن منروا کی ڈھال نے جیسی ٹیلیمیکس کو طاقت بخشی ویسی عقل بھی بخشی اسلئے جیونہی ہیپیاس گرا وہ
اپنی اِس خطا سے واقف ہوا کہ جن مددگار بادشاہونکی مدد کے واسطے مین مسلح ہوکے آیا تھا اُنمین سے
ایک بادشاہ کے بھائی پر مینے حملہ کیا اور مینٹر کی نصیحتین یاد کرکے پچھتایا اور اپنی فتح سے شرمایا اور سمجھا کہ
مجھے مغلوب ہونا مناسب تھا اس اثنا مین فیلینتھس غصے مین بھرا ہوا اپنے بھائی کی مدد کو دوڑا اور جو برچھی
اُسکے ہاتھ مین تھی اُس سے ٹیلیمیکس کو مارنا چاہا مگر ڈرا کہ میرا بھائی بھی جو اُسکے تلے خاک پر پڑا ہی مارا جائیگا یولیسیز
کا بیٹا اپنے دشمن کی جان بہ آسانی لے سکتا تھا لیکن اب غصہ اُسکا فرو ہوگیا تھا اور یہی چاہتا تھا کہ اپنی
معتدل مزاجی دکھاکے اپنی جلدبازی کی تلافی کرے اسلئے اپنے دشمن پر سے اُٹھکے بولا کہ ای ہیپیاس مین
اِسی پر قناعت کرتا ہون کہ مینے تجھکو نصیحت کی کہ تو میری نابالغی کو حقارت سے ندیکھے اور تیری جان تجھکو بخشتا
ہون اور تیری طاقت اور شجاعت کو سراہتا ہون دیوتاؤن نے مجھکو بچایا ہی اسلئے دیوتاؤن کی طاقت
کا مطیع ہو آیندہ مجھکو اور تجھکو چاہیے کہ اپنا زور اپنے دشمن عام کو دکھائین۔

جب ٹیلیمیکس اسطرح کہہ رہا تھا ہیپیاس خاک اور خون کسے بھرا ہوا اور آتش شرم اور غیرت سے جلتا
ہوا زمین سے اُٹھا فیلینتھس کو اُس شخص کی جان لینے کی جرأت نہوئی جسنے اسطرح فیاضانہ اُسکے بھائی
کی جان بچائی تھی تاہم وہ حیران تھا اور نہین جانتا تھا کہ کیا کرون سب مددگار بادشاہ دوڑے اور
ٹیلیمیکس کو ایکطرف لیگئے اور فیلینتھس اور ہیپیاس کو دوسری طرف لیگئے اُسکا غرور پست ہوجانے سے
اُسکی آنکھین زمین پر پڑی تھین تمام فوج یہہ دیکھکر حیرت سے متاثر ہوئی کہ ٹیلیمیکس ایسی نازک عمر کا جسنے
ابتک طاقت مردانہ نہین پائی ہیپیاس پر غالب آسکا جو طاقت اور قامت مین دیوون کی مانند ہی جنھون
نے ایک دفعہ دیوتاؤن کو اولمپس سے نکالنے کی کوشش کی تھی۔

مگر ٹیلیمیکس اِس فتح سے خوش نہوا جب تمام لشکر مین اُسکی تعریف ہو رہی تھی وہ اپنے قصور سے
پچھتاتا ہوا اور خود سے شرماتا ہوا اپنے خیمے مین گیا اپنے مزاج کی تندی سے نادم تھا اور خود کو اُس
زیادتی ناقصہ کے واسطے لایق جو جوش غضب مین اُس سے سرزد ہوئی تھی اُسنے جانا کہ نہایت مغروری

आइडा
हिपिआस
मिनर्वा
टैलीमेकस
हिपिआस
मैन्टर
फ़ैलैन्थस
टैलीमेकस
यूलीसीज़
हिपिआस
टैलीमेकस
हिपिआस
फ़ैलैन्थस
टैलीमेकस
फ़ैलैन्थस
हिपिआस
टैलीमेकस
हिपिआस
ओलिम्पस
टैलीमेकस

مین کچھ بیہودگی اور کمینگی ہی اور مانا کہ بزرگی صرف اعتدال اور انصاف اور حیا اور آدمیت مین ہی
اپنے عیبون سے واقف ہوا لیکن اُمید نتھی کہ جو عیب اتنی بار دھوکہ دیکے ظہور مین آچکے ہین اُنکی درستی
ہو سکے اپنے ساتھ جنگ پر تھا اور غصے سے تنگ تر ایسا پکارتا تھا جیسا کوئی شیر دھاڑتا ہی۔

دو دن تک اپنے خیمے مین اکیلا رہا آپ آپ کو ملامت کرتا تھا اور شرم سے صحبت مین آتے ہوئے ڈرتا
تھا اپنے دل سے کہتا تھا کہ مین منٹر کو منہ کیسے دکھلا سکونگا کیا مین اُس یولیسیز کا بیٹا ہون جو آدمیون
مین سب سے زیادہ عاقل اور بُردبار ہی اور کیا مین مددگارون کے لشکر مین عناد اور فساد کا باعث
ہوا ہون کیا مجھکو اُنکا خون پھیلانا تھا یا اُنکے دشمن ڈانیا والون کا مجھکو جلد بازی نے ایسا دیوانہ کیا
کہ مینے برچھی چلانا بھی نہین جانا مین غلطی کرتا تھا تو بھی مینے ہپیاس کا مقابلہ کرکے خود کو ایسی آفت اور
ذلت مین ڈالا تھا کہ علاوہ ہتک مغلوبی موت کے سوا کچھ توقع نتھی اگر مین اسطرح مارا جاتا تو بہتر تھا
کہ میرے عیب میرے ساتھ جاتے اور میرے بیقرارانہ غرور اور بیخیالانہ تکبر یولیسیز کے نام کو اور منٹر کی
نصیحتون کو زیادہ عیب نہ لگاتے اب بھی اگر ایسی امید ہو کہ جیسا کرکے اس قدر عدیم الاظہار
غصے سے پچھتاتا ہون ویسا پھر کبھی نکرونگا تو فی الحقیقت مین خوش رہونگا لیکن افسوس ہی کہ جب تک
یہ آفتاب جو نکلا ہی پھر نہ چھپیگا تب تک ایسے ہی دوسرے قصور مجھ سے خاطر خواہ ظہور پائینگے جنکے واسطے
اِسوقت اسقدر غیرت اور نفرت سے پشیمان ہون ای پُر فنا نصرت اور ای پُر عنا مدحت تم میری بیوقوفی
کے لئے یادگار اور ندمت پائدار ہو۔

جب وہ اسطرح تنہا اور بے تسلی تھا نیسٹر اور فلاکٹیٹیز اُسکے پاس آئے نیسٹر چاہتا تھا کہ اُسکو
اُسکی خطا سے آگاہ کرے لیکن اُسکے دل کا اضطراب اور پیچ و تاب دیکھکر اُسنے ملامت کرنیکے بدلے اُسکو
تسلی دی اور اُسکی بدعادتی کی مذمت کرنیکے عوض اُسکو تشفی بخشی۔

اِس جھگڑے نے مددگارونکو اُنکی مہم مین متوقف کیا کیونکہ وے جب تک ٹیلیمیکس کو فیلینتھس کے
اور اُسکے بھائی کے ساتھ نہین ملا سکتے تھے تب تک دشمنون کے مقابلے کو نہین جا سکتے تھے اُنکو یہ
اندیشہ برابر تھا کہ شاید ٹیرینٹم والے کریٹ والے نوجوانون پر جو لڑائی پر ٹیلیمیکس کے ساتھ آئے تھے حملہ کرینگے
صرف ٹیلیمیکس کی بیوقوفی سے ہر ایک کام کی ابتری تھی اور ٹیلیمیکس جسنے دیکھا کہ اپنی بے تمیزی سے کسقدر
خرابی کر چکا ہون اور کسقدر اور کرونگا رنج و غم مین مبتلا تھا مددگار بادشاہ نہایت پریشان تھے

मैन्टर
यूलीसीज़
डानिया
हिपिआस
यूलीसीज़
मैन्टर
नैस्टर
फ़िलाक्टिटीज़
नैस्टर
टैलीमेकस
फ़ैलेन्थस
टैरैन्टम
क्रीट, टैलीमेकस
टैलीमेकस
टैलीमेकस

टैरैन्टम
क्रीट
नैस्टर
फिलाक्टिटीज़
टैलीमेकस
फैलैन्थस
फैलैन्थस
हिपियास
नैस्टर
फिलाक्टिटीज़
टैलीमेकस

اِس اندیشہ سے اپنی فوج کو نہین بڑھا سکتے تھے کہ مبادا ٹیرینٹم والے اور کریٹ والے چلتے ہوئے آپسمین لڑ پڑین کیونکہ لشکر مین بھی جہان بڑی نگرانی رہتی تھی اُنکو بڑی مشکل سے باز رکھتے تھے نیسٹر اور فلاکٹیٹیز ٹیلیمیکس اور فیلینتھس کے خیمون مین بار بار آتے جاتے تھے فیلینتھس ضدی تھا اُسکی طبیعت مین نہایت سختی تھی اور ہپیاس جسکی گفتگو غضب اور عداوت سے خالی نتھی اُسکو برابر انتقام کی ترغیب دیتا تھا اُسپر نہ نیسٹر کی فصاحت نہ فلاکٹیٹیز کی دباغت کارگر تھی ٹیلیمیکس زیادہ تر ملایم تھا لیکن افسوس سے مجبور اور ہر طرح تسلی سے دور تھا۔

جب مددگار بادشاہ اِس پیچ و تاب مین تھے فوج ڈر سے گھبراتی تھی اور وہ لشکرگاہ ایک ایسا مکان بنگئی تھی جسمین صاحب قبیلہ جو اپنے رشتے دارون کا پالنے والا اور اپنے بچون کا سنبھالنے والا ہی مرجاتا ہی۔

ईटना
वल्कैन
सिक्लाप

اِس تکلیف اور بے انتظامی مین تمام فوج ایک مخلوط اور مہیب شور سے گھبرا گئی گاڑیان گھڑگھڑاتی تھین ہتھیار کھڑکھڑاتے تھے گھوڑے ہنہناتے تھے اور آدمی پکارتے تھے بعضے فیروز تھے اور قتل کا تقاضہ کرتے تھے اور بعضے بھاگتے اور ڈرتے تھے اور بعضے مجروح تھے اور مرتے تھے گرد ایسا اُٹھا جیسا بگولے مین اُٹھتا ہی اور بادل سا بنکے آسمان پر چھایا اور لشکر پر محیط ہوا چند ساعت مین یہہ گرد اُگھرے دھوئین سے ملا جس سے ہوا بگڑی اور دم رُکا پھر جلد ہی ایک خالی آواز سُننے مین آئی جیسی کوہ اٹینہ پر سُنی جاتی ہی جب ولکین اور سکلاپ دیوتاؤن کے بزرگ کی خاطر آلۂ رعد بنانے کے واسطے آگ تیز کرتے ہین ہر ایک کا پاؤن لرزتا تھا اور ہر ایک کا چہرہ زرد ہوتا تھا۔

ऐड्रास्टस

ناگاہ ایڈراسٹس نے جو ہوشیار اور محنت کشی مین استوار تھا لشکرگاہ مین مددگار بادشاہون پر چھاپا مارا اُسنے اپنی روانگی چھپائی تھی اور اُنکی سے اچھی آگاہی پائی تھی وہ بے اعتبار عزت اور محنت سے ایک نہایت دشوار گذار پہاڑ کا چکر دیکے آیا تھا جسکے گھاٹے مددگار بادشاہون نے اپنے قبضے مین کرلیے تھے اُنکو خواب مین بھی یہہ خیال نتھا کہ وہ اِس پہاڑ کا چکر دیکے آئیگا اور جانتے تھے کہ انہی گھاٹون سے آئیگا جو ہمارے قبضے مین ہین اسلیے خود کو اچھی طرح محفوظ ہی نہین سمجھتے تھے بلکہ ارادہ رکھتے تھے کہ جب کچھ کمک جسکا انتظار رہتا آجائیگی تب اِن گھاٹون سے اُس پہاڑ کی اُسطرف جاکے اپنے دشمن پر گرینگے۔

ایڈراسٹس نے جو دشمن کے حالات دریافت کرنے کے واسطے روپیہ خرچنے مین کمی نکرتا تھا اِس ارادے کی خبر پالی تھی کیونکہ نیسٹر اور فلاکٹیٹیز اپنی ہوشیاری اور تجربہ کاری پر بھی اپنی مہمات کے اخفا مین احتیاط کافی نرکھتے تھے نیسٹر جو عمر مین اُترتا ہوا تھا جس بات مین اپنی تعریف سمجھتا تھا اُسکے اظہار مین بہت خوش ہوتا تھا اور فلاکٹیٹیز بالطبیعت کم گو تھا لیکن جلد باز اور ذرہ سی اشتعالک سے جس بات کو وہ چھپایا چاہتا تھا اُسکو ظاہر کردیتا تھا اسلیے عیّار آدمی جلد اُسکا سینہ واکرنے کا راستہ پاجاتے تھے اور جو کچھہ اُسمین ہوتا تھا سو لیجاتے تھے صرف اُسکو بھڑکانے کی ضرورت تھی کہ پھر وہ اپنے اختیار مین نرہتا تھا بطور چشم نمائی اپنے خیالات ظاہر کردیتا تھا اور شیخی مارتا تھا کہ مین اپنی مطلب برآری کی تدبیر جانتا ہون اگر اُسپر ذراسا بھی اشتباہ کیا جاتا تھا تو وہ فوراً اپنی تدبیر آشکار کرتا تھا اور اپنے دل کا راز مرغوب فاش کردیتا تھا اسطرح پر یہہ بڑا حاکم ایک ظرف شکستہ کی مانند تھا جو کیسی ہی قیمتی شی سے بنا ہوتا ہی توبھی جو عرق اُسمین بھرتے ہین سو بہہ نکلتا ہی۔

ऐड्रास्टस
नैस्टर
फ़िलाक्टिटीज़
नैस्टर
फ़िलाक्टिटीज़

جن لوگونکو ایڈراسٹس نے روپیہ دیکر ملایا تھا اُنھون نے دونون نیسٹر اور فلاکٹیٹیز کی کمزوری سے استفادہ کرنے مین کوتاہی نہ کی اِدھر نیسٹر کی متواتر اور متوافر تعریف سے خوشامد کرتے تھے جو فتوحات اُسنے حاصل کی تھین بیان کرتے تھے اور نہایت حیرت سے اُسکی پیش بینی عیان کرتے تھے اور اُدھر فلاکٹیٹیز کو بھڑکانے کے واسطے برابر جال بچھاتے تھے اسکے آگے مشکلات اور تکلیفات اور خطرات اور تصدیعات اور لاعلاج غلطیات کے سوا کسی دوسری بات کا ذکر نکرتے تھے اور جب اُسکی طبیعی تیزی زور پر آتی تھی تب اُسکی عقل دور ہوجاتی تھی اور وہ جیسا تھا ویسا نہین رہتا تھا۔

ऐड्रास्टस
नैस्टर
फ़िलाक्टिटीज़
नैस्टर
फ़िलाक्टिटीज़

ٹیلیمیکس اپنے عیبون پر بھی اپنی رازداری کے زیادہ تر لایق تھا اُسنے رازداری کی عادت اپنے مصائب سے سیکھی تھی اُسکو طفلی ہی مین پینیلوپ کے امیدوارون سے اپنا راز چھپانے کی ضرورت پڑی تھی وہ اپنا راز بے دروغگوئی چھپا سکتا تھا بلکہ محتاط آدمیون کے سے استقلال اور احتیاط سے اپنی رازداری بھی کسی پر ظاہر نہین ہونے دیتا تھا اُسکو راز چھپانے مین کچھہ مشکل اور دقت نہین معلوم ہوتی تھی ہمیشہ دل کا ایسا کشادہ اور صاف اور آزادہ نظر آتا تھا گویا اُسکا دل اُسکی زبان پر تھا جو کچھہ سلامۃً اور حفاظۃً کہہ سکتا تھا سو سب نہایت آزادانہ اور بے تعلقانہ کہتا تھا وہ غایت تمیز سے جانتا تھا کہ بیان پر رُکنا چاہیے اور کیسی ہی موقع کی اور پیچ کی تقریر ہوتی تھی بلا اظہار ارادت اختفا جھٹ

टैलीमेकस
पेनीलोप

رُک جاتا تھا اسلیے کوئی اُسکے دل مین دخل نہ پاتا تھا اور اُسکے دوست بھی صرف اِسیقدر جان سکتے تھے جتنا
جتانا اُسکے نزدیک مصلحۃً ضرور تھا مگر مینٹر جانتا تھا کہ اُس سے وہ کوئی بات نہین چھپاتا تھا دوسرے دوستونپر
اُسکا اعتبار اِسقدر مختلف تھا جسقدر اُنکی صفا اور ذکا مختلف تھی۔

मैन्टर

टैलीमेकस
नैस्टर
फिलाकिटीज

ٹیلیمکس نے کہہ دیا تھا کہ اہالی شورت کی تجویزین عموماً تمام لشکر کو معلوم ہوجاتی ہین بلکہ اِس بات
کی نیسٹر اور فلاکٹیٹیز سے بھی شکایت کی تھی مگر اُنھون نے اسپر جیسا خیال واجب تھا نہین کیا پرانے آدمی
اکثر ضدی ہوتے ہین کیونکہ مدت کی عادت سے اُنکو اختیار پسند حاصل نہین رہتا تقصیرات عمر ایسی لاعلاج ہوتی
ہین جیسی گرہ دار درخت کی موٹی شاخین کہ اگر ٹیڑھی ہوتی ہین تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہتی ہین ایسے
ہی بعد مدت مقررہ آدمی سے طاقت ملایمت جاتی رہتی ہی اپنی عادتون پر قایم ہوجاتا ہی جو علی قدر عمر
بڑھتی جاتی ہین اور شل اجزاے بدن ہوجاتی ہین وے کبھی اپنی تقصیرون سے واقف ہوتے ہین لیکن
یہہ بھی جانتے ہین کہ اُنکو رفع نہین کرسکتے اور ناحق اپنی کمزوری پر روتے ہین صرف نوجوانی ایسا وقت
ہی جسمین طبیعت آدمی درستی پر آسکتی ہی اور نوجوانی مین طاقت درستی بے انتہا ہوتی ہی۔

डौलोपिया
यूरीमेकस

مددگار بادشاہون کے لشکر مین ایک ڈلیوپیہ کا رہنے والا تھا جسکا نام یوریمکس تھا اور بہکانیوالا
خوشامدی تھا اور جو سب بادشاہون کی دربارداری کرتا تھا اور خود کو ہر ایک شوق اور ذوق کے
موافق بنا سکتا تھا خدمت اور محنت سے سبکا عزیز بنجاتا تھا اگر اُسکا اعتبار کیا جاتا تو کوئی کام مشکل نہ معلوم
ہوتا اور اگر اُس سے صلاح لیجاتی تو فوراً ایسا جواب سوچتا اور دیتا کہ اچھا لگتا اُسکے مزاج مین تمسخر بھی تھا اُس سے
اُنکے ساتھ پیش آتا تھا جن سے نہین ڈرتا تھا لیکن دوسرونکے ساتھ مودب اور خلیق رہتا تھا اور خوشامد
ایسے خوشنما طور سے کرتا تھا کہ نہایت حیادار بھی اُسکو بلا نفرت سُنتا تھا یہہ پرہیزگارون مین پارسا تھا اور
خوش طبیعتون مین مسخرا سکے طریقے کیسے ہی مختلف تھے برابر آسانی سے حاصل کرسکتا تھا ارباب صفا ہمیشہ
یکسان معلوم ہوتے ہین اور اُنکی عادت چونکہ نیکی کے قواعد نامتبدلہ سے درست رہتی ہی اسلیے مستقل اور
نامتبدل ہوتی ہی اسیواسطے وے بادشاہون کو اُن سے کمتر پسند ہوتے ہین جو خود کو اُنکی خواہشات

यूरीमेकस

غالبہ کے مطابق بنالیتے ہین یوریمکس علم جنگ بھی جانتا تھا اور کام مین بہت لایق تھا وہ ایک نصیبہ ور

नेस्टर

سپاہی تھا جسنے نیسٹر کے ساتھ رہکے اُسکا پورا اعتبار حاصل کیا تھا اور چونکہ وہ اپنی ستایش پر مایل
اور مغرور تھا جس سے اُسکی نیکنامی کی رونق مین کسیقدر تیرگی آگئی تھی یہہ اُسکی خوشامد کرکے جو بات

اُس سے دریافت کیا چاہتا تھا سو کر سکتا تھا۔

فلاکٹیٹیز اگرچہ کبھی اُسکا اعتبار نکرتا تھا تو بھی اُسکے اختیار مین کمتر نتھا کیونکہ اُسمین آتش مزاجی
اور بےصبری ایسا اثر کرتی تھی جیسا نیسٹر مین بموقع اعتبار داری اسلئے یوریمیکس کو سوا اسکے کہ کچھ اُسکے خلاف
کیے اور کچھ ضرورت نتھی کیونکہ جب وہ ایک بار بھڑکتا تھا تب اپنا کل مافی الضمیر ظاہر کر دیتا تھا اس شخص کو
اَیڈراسٹس نے مددگار بادشاہون کی مصلحت سے آگاہ کرنیکے واسطے بہت سا روپیہ رشوت دیا تھا اَیڈراسٹس
کے لشکر مین چند آدمی ایسے منتخب تھے کہ مفرورون کیطرح مددگار بادشاہونکے لشکر مین آتے تھے اور جب
کبھی یوریمیکس کو کچھ ضروری خبر اُسکے پاس پہنچانے کی ضرورت ہوتی تھی تب وے خبر لیکے فرداً فرداً اُسکے
پاس واپس چلے جاتے تھے اس فریب کی تعمیل مین گرفتاری کا کچھ زیادہ خطر نتھا کیونکہ یے قاصد خطوط نہین
لیجاتے تھے اور اسلئے اگر پکڑے جاتے تھے تو اُنکے پاس کوئی ایسی شی برآمد نہین ہوتی تھی جس سے یوریمیکس
پر اشتباہ عاید ہو اسطرح اَیڈراسٹس ان مددگار بادشاہون کی ہر ایک تجویز کو بیکار کر دیتا تھا کیونکہ
جب یہان یے لوگ کسی ارادے کی صلاح کرتے تھے تب ڈانیا والے پہلے سے ایسی تدبیر سوچتے تھے کہ وے
اُس سے کامیاب نہین ہوسکتے تھے ٹیلیمیکس اُسکا سبب دریافت کرنے مین بہت کوشش رکھتا تھا اور نیسٹر اور
فلاکٹیٹیز کو اُنکی بدگمانی پیدا کرکے خبردار کرتا تھا لیکن اُسکی یہہ کوشش بے فائدہ تھی اور اُنکی بے بینائی
حد سے زائد ہ۔

مددگار بادشاہون نے یہہ صلاح کی تھی کہ جب تک نئی فوج جو آنیوالی تھی آنجائے تب تک انتظار کرنا
چاہیے اور اسواسطے ایک سّو جہاز اُس فوج کے لانے کے لئے رات کو اُس کنارے پر بھیجے تھے یہان سے
وے زیادہ تر جلدی اور آسانی سے لشکر مین آسکتے تھے کیونکہ اور طرح آنے سے اُنکو چلنا پڑتا اور راستہ
بہت سی جا پر چلنے کے قابل نتھا اور اس اثنا مین یے خود کو اُس پہاڑ کے گھاٹون پر قابض ہوجانے سے
اچھی طرح محفوظ سمجھتے تھے جو قریب تھا اور کوہ اَیپینئین کا ایک حصہ نہایت دشوار گذار تھا انکا لشکر دریاے
گیلیسس کے کنارون پر پڑا تھا جو سمندر سے دور نتھے یہہ ملک بہت خوشنما تھا اور چارہ وغیرہ سے جو فوج
کے واسطے ضروری ہے اچھی طرح معمور تھا اَیڈراسٹس اُس پہاڑ کی دوسری طرف تھا جہان سے اُسکا
آنا ناممکن سمجھتے تھے لیکن اُسکو معلوم ہوگیا تھا کہ اسوقت مین مددگار بادشاہ کمزور ہین اور بہت سی نئی
فوج کے آنیکے منتظر ہین جنکو لانیکے کے واسطے ساحل پر جہاز بھیجے ہین اور ٹیلیمیکس اور فیلینتھس کے درمیان

फ़िलाक्टिटीज़
नैस्टर
यूरीमेकस
ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस
यूरीमेकस
यूरीमेकस
ऐड्रास्टस
डानिया
टेलीमेकस
नैस्टर
फ़िलाक्टिटीज़
ऐपीनइन
गेलीसस
ऐड्रास्टस
टेलीमेकस
फ़ैलेन्थस

تکرار ہوجانے سے اُنکی نااتفاقی اور برہمی برپا ہی اسلیئے اُس نے بلا توقف چکر کھاکے کوچ کیا وہ نہایت سرعت سے
رات اور دن اُس دریا کے کنارون پر ایسے راستے مین ہو کر چلا جو ہمیشہ سے دشوار گذار سمجھے جاتے تھے اسطرح
ہمت اور محنت تمام مشکلات پر غالب آتی ہی اور جو لوگ جرأت کرتے ہین اور تکلیف اُٹھاتے ہین اُنکو کچھہ مشکل
نہین ہی اور جو لوگ سُستی اور بزدلی مین پڑے رہتے ہین سو ہر ایک مشکل کو محال سمجھتے ہین اور حیرانی
اور مغلوبی کے مستحق ہوتے ہین۔

ऐड्रास्टस

ایڈراسٹس دن نکلتے ہی یکایک اُن سو جہازون پر گرا جو مددگار بادشاہون نے بھیجے تھے وے
اپنی حفاظت کے واسطے تیار نہ تھے اور جو اُنپر سوار تھے سو اُنکی حملہ آوری سے مطلق خبردار نتھے بلا مزاحمت
گرفتار ہوگئے اور اُسکی فوج کو نہایت سرعت کے ساتھہ گیلیسس کے مُہانے پر لانے مین کام آئے وہ بلا توقف (गैलीसस)
دریا پر چلا اسطرف مددگار بادشاہون کی فوج کے پیش رو محافظون نے یہہ سمجھ کے کہ یے جہاز اُس نئی
فوج کو لاتے ہین جسکا انتظار تھا اُنکو آوازہ خوشی کے ساتھہ آنے دیا اور ایڈراسٹس اور اُسکے سپاہی (ऐड्रास्टस)
پہلے اِس سے کہ وے اپنی غلطی سے واقف ہوئے کنارے پر اُترے اور جب وے خطرے سے بیخوف تھے اُنپر
گرے تمام لشکر بے پناہ بے ترتیب بے سردار اور بے ہتھیار پڑا تھا۔

टैरैन्टम फ़िलैन्थस

لشکر کے جس حصے پر وہ پہلے حملہ آور ہوا تھا سو وہ حصہ تھا جسمین ٹیرینٹم والے فیلینتھس کے زیر حکم تھے
ڈانیا والے ایسے اچانک اور ایسی طاقت سے آئے کہ لیسیڈیمن والے گھبرا گئے اُسکا مقابلہ نکر سکے اور ایسی (डानिया लैसीडीमन)
گھبراہٹ سے اپنے ہتھیارونکے تلاشی ہوئے کہ آپس مین باعث تکلیف و مزاحمت ہوئے ایڈراسٹس نے (ऐड्रास्टस)
اُنکے لشکر مین آگ لگادی فوراً خیمون سے ایسے شعلے اُٹھے کہ آسمان تک پہنچے اور اُس آگ کا شور ایسا ہوتا
تھا جیسا اُس دھار کا ہوتا ہی جو تمام ملک پر پیڑونکو جڑ سے اُکھاڑتی ہوئی اور کھیتون کو انبار ہاے مجتمع
سے جھاڑتی ہوئی اور بھیڑیون اور بکریون اور مویشیونکو بہاتی ہوئی اور اُنکے رہنے کے باڑون اور
مکانون کو اُجاڑتی ہوئی پھیلتی جاتی ہی شعلے ہوا سے خیمہ بخیمہ لگتے جاتے تھے اور تمام لشکرگاہ ایک پُرانا
جنگل سا بنگئی تھی جسمین اتفاق سے آگ لگ جاتی ہی۔

फ़ैलैन्थस

فیلینتھس اگرچہ سب سے زیادہ خطرے کے نزدیک تھا مگر کچھہ علاج نکر سکتا تھا اُسنے دیکھا کہ میری تمام
فوج اگر جلد لشکرگاہ کو نہ چھوڑیگی تو ابھی جل مریگی لیکن یہہ بھی سوچا کہ فیروزمند دشمن کے آگے بھاگنے
سے ایک قطعی اور مہلک بے انتظامی پیدا ہوگی مگر اپنے لیسیڈیمن والے جوانون کو مسلح ہونے سے پہلے (लैसीडीमन)

فراہم کرنے لگا لیکن ایڈراسٹس نے اُسکو دم لینے کی فرصت ندی ایکطرف چالاک تیراندازون کی جماعت نے بہت سے مارکے گرائے اور دوسری طرف سنگ اندازونکی ایک جماعت نے اولے سے پتھر برسائے ایڈراسٹس نے خود تلوار ہاتھ مین لئے ہوئے ڈانیا والون کی ایک منتخب جماعت کے ساتھ شعلونکی روشنی سے مفرورون کا تعاقب کیا سبکو جو آگ سے بچکے بھاگے تھے تہ تیغ رکھا اُسکے گرد خون کا سیلاب بہتا تھا تاہم وہ خون کا پیاسا تھا اُسکا غصہ اِس غصے سے زیادہ تر تھا جو شیرون اور بھیرون کو گلہ اور گلہ بان کو پھاڑتے وقت ہوتا ہی فیلینتھس کی سپاہ آتش یاس سے جل رہی تھی موت اُنکے آگے دوزخی غضب کے بھیجے ہوئے بھوت سی معلوم ہوتی تھی اور اُنکا خون اُنکی رگون مین افسردہ ہو گیا تھا اُنکے اعضا اُنکی خوشی کے مطیع نرہے تھے اُنکے زانو ایسے کانپتے تھے کہ وے بھاگنے کی آس نرکھتے تھے۔

فیلینتھس نے جسکی قوی شرم ویاس سے کیسقدر زور پر آئی تھین آنکھونکو اور اپنے ہاتھونکو آسمان کیطرف رجوع کیا تو اُسنے اپنے بھائی ہپیاس کو اپنے پانوون کے تلے ایڈراسٹس کے ہاتھ سے گرتا دیکھا وہ زمین پر پڑا اور خاک مین لوٹنے لگا اُسکے پہلو مین ایک زخم عمیق لگا تھا اُس سے خون ندی سا بہا اُسکی آنکھین روشنی سے چندھیا گئین اور اُسکی روح طیش وغضب سے بھری ہوئی اُسکے خون کی دھار کے ساتھ نکلنے لگی فیلینتھس خود اپنے بھائی کے زخم کے خون زندگانی سے تر اور اُسکو کچھ مدد نہ دے سکنے سے مضطر دشمنون سے محصور رہا جنھون نے اُسکو مقدور بھر دبایا اُسکی ڈھال مین ہزار ہا تیر لگے اور وہ خود اپنے بدن مین کئی جگہ زخمی ہوا اُسکی فوج ایسی بھاگی کہ پھر اُسکا مقابلے پر آنا ناممکن تھا اور دیوتا اوپر سے بلا رحم اُسکی تکلیفون کے ناظر تھے۔

باب ہفتدہم

ٹیلیمیکس کا اپنی قدرتی زرہ پہنکر فیلینتھس کی مدد کو جانا اور ایڈراسٹس کے بیٹے ایفیکلیز کو قتل کرنا اور اُس فتحمند دشمن کو ہٹانا اور ایک طوفان آجانے سے اُس جنگ کو آخر نکر سکنا مجروحونکو اُٹھوا کے لے آنا اور اُنکی اور خصوصاً فیلینتھس کی بڑی خبرداری کرنا اور اُسکا ہپیاس کے لئے رسم تجہیز وتکفین کا خود ادا کرنا اور اُسکی راکھ

एड्रास्टस एड्रास्टस डानिया फ़ैलैन्थस फ़ैलैन्थस हिपिआस एड्रास्टस फ़ैलैन्थस टेलीमेकस फ़ैलैन्थस एड्रास्टस इफ़ीक्लीज़ फ़ैलैन्थस हिपिआस

کو ایک طلائی کوزے مین بھر کے اُسکے بھائی کے پاس لیجانا ❖

जूपीटर ओलिम्पस

جوپیٹر نے جسکے گرد آسمانی دیوتا مجتمع تھے اولیمپس کی بلندی سے مددگار بادشاہونکے قتل کا ملاحظہ
کیا اور زمان استقبال پر نظر کرکے اُن سردارونکو دیکھا جنکا رشتۂ زندگی اُس روز قسمۃً ٹوٹنے پر تھا

जूपीटर

اِس جلسۂ اعلیٰ سے ہر ایک کی آنکھ جوپیٹر کے چہرے پر اُسکی مرضی دریافت کرنیکے لئے متوجہ تھی لیکن اِس
دیوتاؤن اور آدمیونکے بزرگ نے ایسی آواز سے جسمین عظمت کے ساتھہ عذوبت آمیختہ تھی اُن سے مخاطب

ऐड्रास्टस

ہوکے کہا کہ تم مددگار بادشاہونکی تکلیف اور ایڈراسٹس کی فتح دیکھتے ہو لیکن یہہ ایک مغالطہ دہی ہی

ऐड्रास्टस

بدون کی عشرت اور عزت تھوڑی ہوتی ہی ایڈراسٹس ناپاک اور گمراہ ہی اسکی فتح کامل نہوگی مددگار
بادشاہونکو یہہ سزائے تکلیف صرف اسواسطے دی ہی کہ وے اپنی نادرستیونکو درست کرین اور اپنی صلاح

मिनर्वा टैलीमेकस जूपीटर

کو پوشیدہ رکھین منروا ٹیلیمیکس کے لئے جسکو وہ عزت دیا چاہتی ہی نیا تاج فخر تیار کررہی ہی جوپیٹر اتنا
کہکر خاموش ہوا اور دیوتا چپ چاپ اس لڑائی کو دیکھتے رہے ۔

नैस्टर फ़िलाक्टिटीज़

اِس اثنا مین نیسٹر اور فلاکٹیٹیز نے سُنا کہ لشکر کا ایک حصہ جل چکا ہی اور ہوا شعلون کو اُسکے باقی حصونمین

फ़ैलेन्थस लैसीडीमन

پھیلا رہی ہی اور فوج حالت ابتری مین ہی اور فیلینتھس اور اُسکے محکوم لیسیڈیمن والے عاجز ہورہے ہین
اِس وحشت اثر خبر کو سُنکر اُنھون نے اپنے ہتھیار اُٹھائے اور حکام فوج بلائے اور حکم دیا کہ فوراً لشکرگاہ
کو ترک کرین تاکہ اِس آتش مین جلکر نہ مرین ۔

टैलीमेकस

ٹیلیمیکس نے جو نا تسلی یاب تکلیف سے مضطرب تھا ایک لحظے مین اپنی تکلیف فراموش کی اور اپنے ہتھیار

मिनर्वा मैन्टर

سنبھالے اُسکے ہتھیار منروا کی عنایت تھے جسنے مینٹر کی صورت مین آکے ظاہر کیا تھا کہ یہ ہتھیار

सैलेन्टम वल्कैन

سیلینٹم کے ایک بہت اچھے کاریگر سے لئے ہین لیکن حقیقت مین وے ولکین کے ہاتھہ کے بنے ہوئے تھے

ईट्ना

اُسنے اُنکو اُسکی درخواست سے کوہ ایٹنہ کی دخانی غارون مین بنایا تھا ۔

नैप्चून पैलास नैप्चून

یے ہتھیار آئینے کی مانند جلا رکھتے تھے اور آفتاب کی شعاع کیطرح چمکتے تھے جوشن کے ایک حصے پر نیپٹیون
اور پیلاس کی تصویرین تھین سوا ایک نئے شہر کو نام دینے کے واسطے باہم تکرار کررہے تھے نیپٹیون نے اپنا
ترسول زمین پر مارا تھا جسکے صدمے سے ایک گھوڑا برآمد ہوا تھا اُسکی آنکھین جلتی ہوئی آگ سی تھین
اور مُنہہ کے جھاگ روشنی سے چمکتے تھے ایال ہوا مین اُڑتی تھی اور ٹانگین ایک ساتھہ مضبوط اور
ملایم تھین وہ اُسکے تلے چستی اور چالاکی سے برابر مشغول بازی تھا اُسکے خرام کو کسیطرح کا گام نہین کہہ سکتے

لیکن اس تڑپ اور لچک سے اچھلتا ہوا چلتا تھا کہ اپنا نقش پا زمین پر نہین چھوڑتا تھا اور دیکھنے والے
کو نظر نہ آتا تھا صرف اسکا ہنہنانا سنتا تھا اسکے دوسرے حصے پر منروا کی صورت تھی سو شاخ زیتون کہ (मिनर्वा)
یہہ درخت اسکی ایجاد سے تھا اپنے نئے شہر کے باشندونکو دے رہی تھی وہ شاخ بردار تھی سو فراغت
اور راحت کی مظہر تھی جنکو عقل خرابیہاے جنگ پر پسند کرتی ہی جنکی علامت وہ گھوڑا تھا اس بے تکلف اور
پُر افادت عنایت سے تصفیہ اس تکرار کا اس دیبی کے حق مین تھا یعنی شہر ایتھینس جو فخر یونان ہی اسکے (ऐथैन्स)
نام سے نامی ہوا صورت منروا سے یہہ بھی ظاہر تھا کہ وہ اپنے گرد چھوٹے چھوٹے پردار ا کونکی صورت مین (मिनर्वा)
علوم فیاضی کی جامع تھی وے لڑکے مارس کے وحشیانہ غضب سے جو باعث ویرانی ہی ڈر کر اسطرح اسکے (मार्स)
پاس پناہ لینے کو آئے معلوم ہوتے تھے جسطرح چھوٹے برے اس بھوکے بھیڑیے کے ڈر سے جو منہہ پھاڑ کر انکو
کھانے کے لئے آتا ہی بھاگ کر اپنی ما کے گرد آتے ہین اس دیبی نے نفرت اور غضب کی نظر سے اپنے کامون کی
فضیلت کے باعث ایریکنی کو اسکی مغرورانہ بیوقوفی کے واسطے نادم کیا تھا جسنے کپڑا بننے کے کام مین (ऐरैचनी)
اس سے ہمسری چاہی تھی خود ایریکنی بھی اسمین موجود تھی اسکے اعضا لاغر اور بدنما ہو رہے تھے اور (ऐरैचनी)
اسکی تمام صورت مکڑی کی سی ہو رہی تھی تھوڑے فاصلے پر پھر منروا کی صورت تھی سو جوپیٹر کو جب (मिनर्वा जूपीटर)
دیوون نے آسمان پر حملہ کیا تھا اصلاح دے رہی تھی اور چھوٹے دیوتاؤن کو انکی خوف و دہشت کی
حالت مین تقویت کر رہی تھی اسکی ایک اور صورت بنی ہوئی تھی برچھی اور ڈھال لئے ہوئے جو سیماس اور (सैमाइस)
سکیمینڈر کی حدود پر یولیسیز کو ہاتھ سے رہنمائی کرتی ہوئی بھاگتے ہوئے یونانیونکو ہمت تازہ سے (स्केमेन्डर यूलीसीज़)
زندہ اور انکو ٹراے کے بہادرون کے بلکہ خود ہیکٹر کے مقابلے مین قایم کر رہی تھی اور ایک مقام (ट्राय हैकर)
پر وہ یولیسیز کو اس کل سے واقف کر رہی تھی جس سے ایک رات مین پرائیم کی تمام باوشاہت مغلوب (यूलीसीज़ प्राइऐम)
ہوئی تھی۔

ڈھال کے ایک حصے پر سسلی کے وسط مین ایتنہ کے سیراب میدانون مین سریز کی تصویر تھی یہہ دیبی (सिसिली. ऐना सिरीज़)
ان منتشر لوگونکو فراہم کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی جو اپنی معاش شکار کرنے سے یا درختون سے گرتے
ہوئے میوجات چننے سے تلاش کرتے ہین وہ ان جنگلی نادانون کو زمین کا درست کرنا اور اس سے
اپنی روزی بہم پہنچانا سکھا رہی تھی انکو ہل دیتی تھی اور دکھاتی تھی کہ اسمین بیل یون جوتے جاتے
ہین ہل کی پھال کے تلے زمین پھٹتی ہوئی اور طلائی کھیتی میدانون پر لہراتی ہوئی نظر آتی تھی اور

کاٹنے والے اپنی درانتی چلاتے ہوئے اور اپنی محنت کا انعام پاتے ہوئے معلوم ہوتے تھے فولاد جو دوسرے مقامات پر ہلات
وغیرہ کے کامونمین کام آتا ہی یہان وسایل راحت اور فراغت پیدا کرنیکے کامونمین کام آتا تھا مرغزار کی پریان پھولونکے
تاج پہنے ہوئے دریا کے کنارے پر ایک پاک شجرستان مین ناچتی تھین پین اپنی بانسلی کی آواز سناتا تھا اور غزال اور
غول اُسکے کم ظاہر حصے پر اُچھلتے اور کودتے تھے بیکس گلہاے عشق پیچہ کا تاج پہنے ہوئے ایک ہاتھ اپنے جام
پر رکھے ہوئے اور دوسرے ہاتھ مین انگور کی ایک انگوردار شاخ لئے ہوئے تھا اس دیوتا کی خوبصورتی
زنانہ تھی مگر اسمین کوئی شی ایسی عمدہ اور مستانہ اور نازکانہ پائی جاتی تھی جسکا اظہار ناممکن ہی اِسکی
صورت اِس ڈھال پر اِسطرح کی تھی جسطرح وہ ایریئیڈنی سے پیش آیا تھا جب وہ اُسکو تنہا اور متردد
اور افسوس سے مجبور اور ایک اجنبی کنارے پر بیگانہ ملی تھی۔

بہت سے لوگ سب طرف سے فراہم آتے ہوئے نظر آتے تھے بڈھے اپنی محنت کے اول میوجات دیوتاؤن
کو چڑھانیکے لئے لاتے تھے جوان دن کی محنت سے ہارے تھکے اپنی عورتون کے پاس آتے تھے جو اپنے
بچونکو ہاتھ سے پکڑے ہوئے اُنکے استقبال کو آتی تھین اور اپنی ملاقات سے اُنکو چلنے مین مزاحم ہوتی تھین
اُنمین گڈریے بھی تھے بعض گاتے ہوئے اور بعض نَے بجاتے اور ناچتے ہوئے نظر آتے تھے وہ کل ڈھال
راحت اور فراغت اور فرحت کی ایک مظہر تھی اُسمین ہر ایک متنفس خوش وخرم نظر آتا تھا چراگاہ مین بھیڑیے
بھیڑون کے ساتھ کھیلتے تھے اور شیر اور بگھیرے اپنی درندگی چھوڑکے برے کے ساتھ آرام سے چرتے تھے
گڈریون کے بچے اپنی خمدار لکڑی سے اپنے گلے مین اُنکو مطیع رکھتے تھے دیکھکر ست جگ یعنی زمان راستبازی
کی خوبیان یاد آتی تھین۔

ٹیلیمیکس نے اپنے سلاح باندھکے اپنی سپر کے بدلے منروا کی وہ مہیب ڈھال لی جو آئیرس دیوتاؤن
کی تیز رو پیغامبر اُسکے پاس لائی تھی آئیرس پوشیدہ اُسکی ڈھال لیگئی تھی اور اُسکے عوض یہ
ڈھال رکھہ گئی تھی یہہ وہ ڈھال تھی جس سے خود دیوتا ڈرتے تھے۔

جب وہ اِسطرح مسلح ہوا تب وہ لشکرگاہ سے شعلون سے بچنے کے لئے دوڑا اور اُسنے فوج کے سب
سردار بلائے ایسی آواز سے کہ جو ہمت اُن سے جاتی رہی تھی پھر بحال پر آئی اور اُسکی آنکھہ مین ایسی روشنی
چمکی جو انسان کی آنکھون مین نہین چمکتی اُسکی صورت حلیمانہ اور اُسکی وضع پرتسکین اور آسودگانہ تھی
اُسنے ایسی مطمئنانہ توجہ سے حکم دئے جیسے گھر مین کوئی بڈھا حکم دیتا ہی جو اپنے قبیلے کو درست رکھتا ہی اور

पैन
बैकस
ऐरीऐड्नी
टैलीमेकस
मिनर्वा
आइरिस

بچونکو نصیحت کرتا ہی لیکن وقت جنگ ایسا سخت اور تند تھا جیسا سیلاب ہوتا ہی جو اپنی لہرونہین بے مزاحم
سرعت سے ہی نہین لڑھکتا ہی بلکہ اُس بھاری جہاز کو جو اُسکے اوپر ہوتا ہی بہا لیجاتا ہی۔

فلاکٹیٹیز اور نیسٹر جو مینڈیوریہ والون کے سردار تھے اور دوسری قوم کے سردار اُسکے نام مزاحمت
قابل اختیار سے متاثر ہوئے عمر نے پھر تجربہ کاری کا دعوی نہ کیا ہر ایک حاکم نے بچون و چرا عقل ورای کا
سب دعوی چھوڑ دیا حسد بھی جو آدمی مین جوش طبعی ہی معطل ہوا ہر ایک کی زبان خاموش تھی اور
ہر ایک کی آنکھین متحیرانہ ٹیلیمیکس پر متوجہ تھین سب بے پس و پیش اُسکے حکم کے ایسے مطیع تھے گویا ہمیشہ سے
اُسکا حکم اُٹھاتے تھے وہ ایک بلندی پر چڑھا جہان سے دشمن کا حال دریافت ہوتا تھا وہان
سے اول نظر مین اُسنے دیکھا کہ دیر کرنے کا موقع نہین ہی لشکرگاہ کے جلنے نے ڈانیا والون کو بے ترتیب
کر رکھا ہی اور اس حالت مین ہم اُنکو گھبرا سکتے ہین جیسا اُنھون نے گھبرایا تھا اسواسطے وہ نہایت سرعت سے
چکر دیکے اور نہایت آزمودہ کار حکام فوج کے آگے ہوکے چلا اور پیچھے سے اُن دشمنون پر گرا جو یہ سمجھ کے غالب
ہو رہے تھے کہ مددگار بادشاہونکی سب فوج آتش سے گھر رہی ہی۔

اس ناگہانی حملے سے وے درہم برہم ہوئے اور ٹیلیمیکس کے ہاتھ کے تلے ایسے گرے جیسے پتجھڑ کے وقت
مین درختون سے پتے گرتے ہین جب شمالی ہوا جو سرما کی پیش رو ہی چلتی ہی اور جنگلون کے بہادرون کو یعنی
درختونکو رُلاتی ہی اور شاخون کو تنے کیطرف جھکاتی ہی ٹیلیمیکس نے اپنے زور کی ترابنیون سے زمین کو ڈھکا
اور ایڈراسٹس کے چھوٹے بیٹے ایفیکلیز کو ایسی برچھی ماری کہ اُسکے دل پر لگی وہ اپنے باپ کی جان بچانے
کے واسطے جسپر ٹیلیمیکس یکایک حملہ کیا چاہتا تھا تہورانہ اُسکے آگے آیا تھا ٹیلیمیکس اور ایفیکلیز خوبصورتی
اور طاقت اور چستی اور ہمت مین برابر تھے وے دونون قامت اور طبیعت کی ایک سی عذوبت رکھتے تھے
اور دونون اپنے والدین کے نہایت عزیز تھے لیکن ایفیکلیز اُس صحرائی پھول کیطرح گرا جو اپنی خوبی کی
بہار کامل مین کھیت کاٹنے والون کی درانتی سے کٹکر گرتا ہی پھر ٹیلیمیکس نے یوفورئین کو جو ایٹروریہ سے
آئے ہوئے سب لیڈیہ والون مین نامی تھا گرایا اور آخر اُسکی تلوار کلیومینز کی چھاتی پر لگی جسنے اُسی عرصے
مین شادی کی تھی اور اپنی بی بی کو قیمتی غنایم دینے کا اقرار کرکے آیا تھا جسکا پھر دیکھنا اُسکے مقسوم
مین نہ تھا۔

ایڈراسٹس اپنے لڑکے اور اپنے کپتانون کا گرنا اور اپنی فتح کا جسکو محفوظ سمجھتا تھا چھینا جانا دیکھکر

फ़िलाक्टिटीज़
नैस्टर
मैन्डूपुरिया
टैलीमेकस
डानिया
टैलीमेकस
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
ऐफ़ीक्लीज़
टैलीमेकस २
ऐफ़ीक्लीज़
ऐफ़ीक्लीज़
टैलीमेकस
यूफ़ोरियन
ऐटरूरिया
लिडिया
क्लेयोमैनीज़
ऐड्रास्टस

फ़ैलेन्थस
جوشِ غضب سے کانپ اٹھا جیسا موت کے ہاتھ سے کانپتے ہین فیلینتھس اُسکے پانو کے تلے ایسا تھا جیسا قربانی کا
بکرا جو پاک چھری سے مجروح ہوکے نہ مقتول ہوکے چونکتا ہی اور ڈرتا ہوا محراب سے بھاگتا ہی ایک لحظہ اور
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
رہتا تو اُسکی جان اٹیڈراسٹس کی نذر ہوجاتی لیکن اپنی تباہی کے اس عین وقت مین اُسنے ٹیلیمیکس
کی آواز سنی جو اُسکی مدد پر آتا تھا اور اوپر کو دیکھا تو اُسکو اپنی زندگی پھر نظر آئی اور جو ابر مرگ اُسکی
डानिया
फ़ैलेन्थस
آنکھون کے آگے حایل تھا ہٹ گیا ڈانیا والے اس حملۂ نامترقبہ سے ڈرے اور فیلینتھس کو چھوڑکے اس
ऐड्रास्टस
زیادہ ترمہیب دشمن کو دبانے پر متوجہ ہوئے اور اٹیڈراسٹس نے مثل اُس بگھیرے کی نیا نیش غضب کھایا
टैलीमेकस
جس سے گلہ بان متفق زور سے اُس شکار کو چھین لیتے ہین جسکو وہ کھایا چاہتا ہی ٹیلیمیکس نے اُسکو اُس
مجمع مین تلاش کیا اور ایک ضرب مین اُسکا کام تمام کرتا اور مددگار بادشاہونکو اس بیرحم دشمن سے
जूपीटर
मिनर्वा
بچاتا لیکن جوپیٹر نے نہین چاہا کہ وہ ایسی ناگہانی اور آسان فتح پائے اور منروا بھی چاہتی تھی کہ وہ
کچھ زیادہ تکلیف اُٹھائے تاکہ آیندہ اچھی حکمرانی سیکھہ سکے اسلیے دیوتاؤن کے بزرگ نے اِس ناپاک
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
اٹیڈراسٹس کو بچایا کہ ٹیلیمیکس نیکی تازہ حاصل کرے اور زیادہ تر بزرگی سے ممتاز ہو ایک گہرا بادل
डानिया
ڈانیا والون کے اور اُنکے دشمنون کے درمیان پیدا ہوا اور دیوتاؤن کی مرضی آوازہاے رعد
ओलिम्पस
سے ظاہر ہوئی جنسے میدان تھرتھرا اُٹھا اور حشرات الارض اولمپس کے تلے دب مرنیکے خوف مین پڑے برق
نے آسمان مین دونون قطب کا فرق دکھایا اور جس نور نے دفعۃً آنکھہ کو روشن کیا تھا دوسری دفعہ
اُسکو تاریک کردیا فوراً ایسی سخت بارش شروع ہوئی کہ اُسنے دونون فوج کو جدا کردیا۔

ऐड्रास्टस
اٹیڈراسٹس دیوتاؤن کی مہربانی سے مستفید ہوا لیکن دل مین اُنکی طاقت کا شاکر نہ ہوا یہ ایک
ناشکری کی نظیر تھی جسنے اُسکو اُنکے زیادہ تر انتقام کا مستوجب کیا اُسنے اُس لشکرگاہ کی ویرانی کے
اور اُس دلدل کے درمیان جو دریا تک پھیلی ہوئی تھی ایک موقع حاصل کیا جس سے اُسکی ہزیمت
مہیب ہوئی اور دفعۃً اُسکی عاملانہ تدبیر اندیشی اور کاملانہ ذی ہوشی ظاہر ہوئی مددگار بادشاہ
टैलीमेकस
ٹیلیمیکس کی مدد سے توان پاکے اُسکا پیچھا کرتے لیکن وہ اُس طوفان کی مہربانی سے بچ گیا جیسے صیاد
کے دام سے مرغ بچ جاتا ہی۔

اب مددگار بادشاہونکو سوا اِسکے اور کچھہ نکرنا تھا کہ اپنی لشکرگاہ کو واپس آئین اور جو نقصان
اُٹھایا تھا اُسکو رفع کرین لیکن جب وے وہان آئے تب اُنھون نے لڑائی کی وے خرابیان دیکھین

جو اُنکی غایت حیرانی مین واقع ہوئی تھین بیمار اور زخمی اپنے خیمون سے نکلنے کی طاقت نرکھتے تھے سو
شعلون کے شکار ہو گئے تھے اور بہت سے جو نیم سوختہ تھے سو اپنی تکلیف دردناک اور پُر ہلاک آواز سے
ظاہر کرتے تھے دیوتاؤن سے پکارتے تھے اور اوپر کو تکتے تھے اِن صورتون سے اور اِن آوازون
سے ٹیلیمیکس کا دل متاثر ہوا اور آنکھون مین اشک بہنے لگے دفعۃً اُسپر رقت اور رحمت غالب ہوئی اور
اُسنے ناخواستہ اپنی آنکھین اُن سے پھرائین جنکو دیکھکر کانپتا تھا اور جو ایسے بدبخت تھے جنکی موت حاضر
تھی مگر دردناک اور جلدی سے قاصر اور جنکے کچھ آگ کے کھائے ہوئے بدن اُن قربانیون کے جانورو
کے سے ہو رہے تھے جو محراب پر جلائے جاتے ہین اور جلنے کی تاثیر ہوا پر دکھاتے ہین۔

टैलीमेकस

ٹیلیمیکس نے کہا آہ لڑائی کی خرابیان کیسی مختلف اور کیسی مہیب ہین کیسی ہولناک دیوانگی آدمی کو
مجبور کرتی ہی زمین پر اُنکی زندگی کے دن تھوڑے ہین سو بھی آفت سے بھرے ہوئے پھر کسلیے وے
مرگ کو جلد بُلاتے ہین جو پہلے سے قریب ہی اور کسلیے اپنی زندگی کو تلخ کرتے ہین جو پہلے سے تلخ ہی سب
آدمی آپسمین برادر ہین اور تب بھی ایک دوسرے کو شکار کرتے ہین صحرا کے وحشی درندے اُن سے
ظلم مین کمتر ہین شیر شیر سے نہین لڑتے ہین اور بھیڑیے بگھیرے سے صلح رکھتے ہین وے صرف جانداران غیر
جنس پر ظلم کرتے ہین برخلاف اُنکے آدمی باوجود عقل وہ ظلم کرتا ہی جو جانورون سے کہ بیعقل ہین نہین
ہوسکتا اور کسواسطے یے لڑائیان اختیار کرتے ہین کیا دنیامین زمین کافی نہین ہی وہ ہر ایک آدمی کے
واسطے جتنی کاشت کر سکتا ہی اُس سے زیادہ ہو کیا ایسے میدان نہین ہین جنکو سب آدمی آباد نہین
کر سکتے پھر لڑائی سے کیا مطلب ہی بعض ظالم نیا لقب چاہتا ہی یعنی فتح کرنیوالا اور اسواسطے وہ ایسا شعلہ
جلاتا ہی جو زمین کو تباہ کرتا ہی اسطرح وہ بدبخت صرف دیوتاؤنکی خفگی سے پیدا ہوا ہی ظالمانہ اپنے ہمجنسون
کو اپنی نخوت پر تصدق کرتا ہی تباہی پھیلتی ہی خون بہتا ہی آگ جلتی ہی اور وہ جو آگ سے یا تلوار سے بچتا ہی
سو قحط کے زیادہ تر غضب اور غصے سے مرتا ہی تاکہ ایک آدمی جو دنیا کی تکلیف کو کھیل سمجھتا ہی ہلاک عام سے
وہ بات حاصل کرے جسکو وہ بزرگی جانتا ہی ایسے پاک نام کے کیسے مختلف اور خراب معنی لیتا ہی اور سب سے
زیادہ وے کیسی نفرت اور حقارت کے قابل ہین جو اِسقدر آدمیت کو بھول گئے ہین جو خود کو آدھے
دیوتا سمجھتے ہین ہم اُنکو یاد رکھنا چاہیے کہ وے آدمیون سے کمتر ہین اور ایک زمانہ آیندہ مین وے مذمت
کے منتظر رہتے ہین لیکن لعنت کے مستحق ہوتے ہین کس احتیاط سے بادشاہونکو جنگ اختیار کرنی چاہیے فی الحقیقت

جنگ ہمیشہ منصفانہ ہونی چاہیے لیکن صرف اسیقدر کافی نہین ہی اُسمین فواید عام کابھی لحاظ ضروری ہی
آدمیونکا خون کبھی نہین پھیلانا چاہیے مگر نہایت مجبوری کی حالت مین صرف اپنے بچاؤکے واسطے لیکن
خوشامد کے خراب شورے اور بزرگی کے خیالات باطلہ اور بے بنیاد حسد اور عدیم الاتمام حوصلہ جو وسیع
صورتون اور نامعلومانہ موضوعہ تعلقون مین چھپے ہوئے بادشاہون کو جنگ کے ساتھ بے مشغول کیے
نہین رہتے جس سے وے ناخوش ہوتے ہین اور ہر ایک شی بلاضرورت نقصان باقی ہی اور جسقدر تکلیف
دشمن کے واسطے اُسیقدر تکلیف اپنی رعایا کے واسطے پیدا کرتے ہین ٹیلیمیکس کے ایسے خیالات تھے —

टैलीमेकस

لیکن اُسنے لڑائی کی آفتون کے واسطے افسوس کرنے سے ہی قناعت نکی بلکہ اُنکو کم کرنے کی
کوشش کی وہ خیمہ بخیمہ بیمارونکو اور مرتے ہوون کو ایسی مدد اور تسلی دیتا ہوا پھرا جیسی اُنکو درکار
تھی اور اُنکو صرف دواہی نہین بلکہ کچھ روپیہ بھی دیا اور اظہار شفقت اور محبت سے اُنکو تسکین اور
دلاسا دی اور جنکے پاس خود نجا سکا اُنکے پاس دوسرے آدمی اسی کام کے واسطے بھیجے —

क्रीट, सैलैन्टम
ट्रामेरोफ़ीलस
नासोफ्यूगस
ट्रामेटेफ़ीलस
आइडोमिनियस
ट्राय
ऐस्क्यूलैपियस

کریٹ والون مین جو اُسکے ساتھ سیلینٹم سے آئے تھے دو پُرانے آدمی تھے جنکے نام ٹرامیٹوفیلس
اور ناسوفیوگس تھے ٹرامیٹوفیلس ایڈومینیئس کے ساتھ ٹرائے کے محاصرے پر گیا تھا اور اس نے
وہان ایسکیولیپیئس کے بیٹون سے زخم اچھا کرنے کا علم سیکھا تھا بہت گہرے اور بگڑے ہوئے زخمون
مین ایک خوشبودار عرق ڈالتا تھا جو مرے اور سڑے ہوئے گوشت کو بلا امداد چاقو دور کرتا تھا

नासोएफ्यूगस
ऐस्क्यूलीपियस
मिरियन
ऐस्क्यूलैपियस
नासोफ्यूगस
लैटोना
ऐपालो

اور نیا مادہ پہلے سے بہتر اور صاف تر رنگ کا پیدا کرتا تھا ناسوفیوگس نے ایسکیولیپیئس کے بیٹون کو
کبھی ندیکھا تھا لیکن مرین کی مدد سے ایک پاک اور پر اسرار کتاب حاصل کی تھی جسکو ایسکیولیپیئس نے
اُنکی تعلیم کے واسطے لکھا تھا اور ناسوفیوگس دیوتاؤن کا عزیز بھی تھا اُسنے لیٹونا کی اولاد کی تعظیم
مین کچھ اشعار کیے تھے اور وہ ہر روز ایک برہ سفید اور بیداغ اپیالو کو چڑھاتا تھا جس سے وہ
اکثر الہام پاتا تھا —

جب وہ بیمارون کو دیکھتا تھا تب اُنکی آنکھون کی صورت اور چہرے کی رنگت اور بدن
کی حالت اور دم کی کیفیت سے باعث بیماری دریافت کر لیتا تھا کبھی کبھی وہ ایسی دوا دیتا تھا
جس سے پسینہ آتا تھا اور اس کامیابی سے جان جاتا تھا کہ کسقدر رطوبت کی کمی یا بیشی ترکیب بدن
مین نفع یا نقصان کے واسطے اثر کر سکتی ہی جسکی درستی طبیعت متواتر کمی پر تھی اُسکو صحت بخش گیاہ کا

خسانده دیتا تھا جس سے رفتہ رفتہ اعضاے رئیسہ مضبوط ہوتے تھے اور تصفیۂ خون سے جوانی کی توانائی
اور تازگی بحال ہوتی تھی لیکن وہ اکثر کہتا تھا کہ اگر مجرمانہ زیادتی اور کاہلانہ دہشت نہین ہوتی تو
طبیب کی بہت کم ضرورت پڑتی وہ کہتا تھا کہ بیماریون کا شمار آدمی کے واسطے باعث کمی وقار ہی کیونکہ
نیکی صحت کو پیدا کرتی ہی بے اعتدالی خون کو جو باعث زندگانی ہی زہر کر دیتی ہی جو موجب مرگ ہی
اور زیادتی خوشی سے عمر اسقدر گھٹتی ہی جسقدر دوا سے بڑھ سکتی ہی غربا کمی غذا سے کم بیمار ہوتے
ہین بہ نسبت امرا کے جو زیادہ کھاتے ہین زیادہ مصالح دار گوشت جو طبیعی سیری کے بعد اشتہا کو بڑھاتا
ہی غذا نہین ہی زہر ہی خود دوا طبیعت کو نقصان پہنچاتی ہی اسلیے جب تک نہایت ضرورت نہو اسکا استعمال
بیجا ہے بڑا علاج جو ہمیشہ بے مضرت اور ہمیشہ پر منفعت ہی اعتدال یعنی فرحت اور دل کی راحت اور بدن
کی محنت کا معتدل استعمال پاک اور صاف خون کو پیدا کرتا ہی اور جو مواد زائدہ اسکو خراب کرتے
ہین انکو دور کرتا ہی اسیطرح ناسوفیوگس جن دواؤن سے آرام کرتا تھا ان کے واسطے اتنا (नासोफ़्यूगस)
مشہور نہ تھا جتنا ان قواعد کے واسطے جو انکے روکنے کے لیے بتاتا تھا اور جن سے دوا کی ضرورت
نرہتی تھی۔

ٹیلیمیکس نے ان لئیق شخصونکو فوج کے ملاحظے کے واسطے بھیجا انھون نے بہتون کو دوا سے (टैलीमेकस)
آرام کیا لیکن بہتون کو خبرگیری سے یعنی اچھی طرح خدمت کرانے اور انکے بدن صاف اور انکے
آس پاس کی ہوا پاک رکھانے سے اور صحت پانیوالون سے پرہیز واجب کرانے اور انکو غذا کی
قسم اور مقدار مناسب دلانے سے۔

سپاہیون نے اس واجب الوقت اور ضروری آسایش کے لیے ممنون ہوکے دیوتاؤن
کا شکریہ ادا کیا کہ انھون نے ٹیلیمیکس کو انمین بھیجا تھا انھون نے کہا کہ یہہ ہماری مانند آدمی نہین (टैलीमेकस)
ہی بلکہ آدمی کی صورت مین کوئی فیاض دیوتا ہی اور اگر یہہ فی الحقیقت آدمی ہی تو آدمیونکی نسبت
دیوتاؤن سے زیادہ تر مشابہت رکھتا ہی یہہ صرف نیکی پھیلانے کے لئے زمین پر آیا ہی اسکی مروت اور
سخاوت اور اسکی شجاعت سے اسکے واسطے وسیلۂ سفارش زیادہ ہی خوب ہو کہ یہہ ہمارا بادشاہ بنے
لیکن دیوتاؤن نے اسکو زیادہ تر مہذب اور خوش نصیب لوگون کے واسطے پیدا کیا ہی جنہین وے
ست جگ یعنی زمان راستی جاری کیا چاہتے ہین۔

टैलीमेकस
ऐड्रास्टस

ٹیلیمیکس جب رات کو لشکر مین آئیڈراسٹس کے قریب سے بچنے کے واسطے گشت کو جاتا تھا تب یے تعریفین
سنتا تھا اسواسطے یے تعریفین ایسی نہ تھین جیسی خودغرض خوشامدگو بادشاہون کے روبرو کرتے ہین
اور گستاخانہ سمجھتے ہین کہ نہ وے حیا رکھتے ہین نہ وفا اور کوئی شی اُنکی مہربانی قایم رکھنے کے واسطے ایسی
ضرور نہین ہی جیسی ستایش بیجا ٹیلیمیکس کو صرف وہ تعریف پسند آتی تھی جو راست ہوتی تھی وہ سوا اُس (टैलीमेकस)
تعریف کے جو اُسکو غایب سمجھ کے کرتے تھے اور جسکو وہ معقولیت کے ساتھ درست سمجھتا تھا کسی تعریف کا تحمل
نہوتا تھا ایسی تعریف سے وہ ناواقف نتھا بلکہ ایسی پاک اور صاف خوشی پاتا تھا جیسی دیوتاؤن نے
صرف نیکون کو دی ہی اور بدون کو نہ کبھی حاصل ہوسکتی ہی نہ خیال مین گزرتی ہی مگر اس خوشی پر
کبھی فریفتہ نہوتا تھا فوراً اُسکے عیب اُسکے دل مین ظہور پاتے تھے وہ جب اپنی بہتری اور دوسرون
کی کمتری کے خیال کی زیادتی یاد کرتا تھا تب دل مین شرماتا تھا کہ مجھکو قدرت نے ایسی طبیعت کیون دی
ہی جسکو آدمیت کے خیالات حاصل نہین ہین اور جو تعریف اپنی سنتا تھا سو سب منروا کی سمجھتا تھا جس نے (मिनर्वा)
اُسکو یہہ فضیلت بخشی تھی اور جسکے واسطے وہ خود کو مستحق اور لایق نہ سمجھتا تھا کہتا تھا کہ ای دیبی یہہ تیری
مہربانی ہی کہ تونے مجھکو مینٹرسا اتالیق میرے دلمین علم بھرنے اور میری طبیعت کی کمزوریان درست کرنے (मैन्टर)
کو دیا ہی تونے مجھکو عقل دی ہی کہ اپنی تقصیرون سے فایدہ حاصل کرون اور اپنا اعتبار نرکھون یہہ
تیری طاقت ہی جو میرے جوشہاے طبیعت کی سختی کو روکتی ہی اور جو خوشی مجھے دردمندون کو تسکین دینے
مین ہوتی ہی سو تیری عنایت ہی آدمی مجھہ سے نفرت رکھتے مگر تیرے سبب نہین رکھہ سکتے تیرے بغیر مین لایق
نفرت ہوتا اور لاعلاج تصور کرتا اور اُس بچے کی مانند ہوتا جو اپنی کمزوری سے ناواقف ہوکر اپنی ماکی
گود سے اُترتا ہی اور قدم رکھتے ہی گر پڑتا ہی۔

नैस्टर
फ़िलाकिटेज़
टैलीमेकस

نیسٹر اور فلاکٹیٹیز ٹیلیمیکس کو ایسا خوش اخلاق اور ایسا مایل اشفاق اور دوسرونکا ایسا رافع
حاجات اور ایسا دافع تکلیفات دیکھکر متعجب ہوئے وے اُسکی اس تبدیل عادت سے متحیر تھے لیکن سبب
نہین معلوم کرسکتے تھے لیکن اُنکو سب سے زیادہ باعث حیرانی اُسکی وہ تندہی تھی جو اُسنے ہیپیاس کی تجہیز (हिपियास)
وتکفین مین ظاہر کی اُسنے خود جاکے اُسکے خون سے تر اور ابتر جسم کو اُس مقام سے اُٹھایا جہان مردون کے
ڈھیر کے تلے چھپا ہوا تھا وہ ایک پاک غم سے متاثر ہوا اور اُسکے واسطے رویا اور بولا ای توانا روح تو اب
اپنی بہادری کے واسطے میری تعظیم سے ناواقف نہین ہی فی الواقع مجھکو تیری مغروری نے ناخوش کیا تھا

لیکن یہہ قصور تجھہ سے باعث جوش جوانی ظہور مین آیا تھا آہ جوانی کسقدر معافی کی محتاج ہی اب ہم دوستی سے موافق ہونیکی راہ پر تھے مگر افسوس ہی کہ پہلے اس سے کہ تیرے دل مین اپنی قدر پیدا کرون دیوتاؤن نے تجھکو مجھہ سے چھین لیا ہی۔

टैलीमैकस

ٹیلیمیکس نے خوشبودار عرق سے اُسکی لاش کو غسل کرایا اور اُسکے واسطے ایک چتا تیار کرائی بڑے بڑے صنوبر تبر کی ضرب سے پکارتے تھے اور جب گرتے تھے پہاڑون کے ڈھال سے لڑھکتے تھے اور بلوط زمین کے پرانے بچے جو آسمان کو دمکاتے تھے اور ایلم اور چنار جنکے پتے چمکتے ہوئے سبز رنگ کے اور پھیلے ہوئے کنارے کے تھے اور اُس جنگل کے فخر سو دریاے گیلیسس کے کنارون پر جہان تہان پڑے تھے وہان ایک چتا بنائی ایسی ترتیب سے کہ ایک اچھی عمارت معلوم ہوتی تھی لکڑیون مین ایک آگ کا شعلہ چمکنے لگا اور ایک بادل دھوئین کا تہ بہ تہ آسمان کو چلا۔

गैलीसस

लैसीडीमन

لیسیڈیمن والے سست اور راتمی قدم اُٹھاتے ہوئے اپنی برچھیان اُلٹائے ہوئے اور اپنی آنکھین زمین پر لگائے ہوئے آگے بڑھے اُنکی صورتون کی سختی ملائمی سے بدل گئی تھی اور اُنکی آنکھون سے خاموشانہ اشک روکے نہ رُکتے تھے اِن لیسیڈیمن والون کے پیچھے فیرسیڈیز تھا سو ایک بڈھا آدمی تھا جو عمر کے بوجھہ سے اتنا خمیدہ نہوا تھا جتنا ہیپیاس کے بعد زندہ رہنے کے بارِ غم سے جسکو اُسنے بچپن سے تعلیم اور تربیت کی تھی اُسنے اپنے دست اور دیدہ جو اشک سے پُر تھے آسمان کیطرف بلند کئے ہیپیاس کے مرنے کے پیچھے اُسنے کھانا چھوڑ دیا تھا اور خواب کے ملایم ہاتھہ نے نہ اُسکی آنکھون کو ایک بار بند کیا تھا نہ اُسکے دلکو روکا تھا وہ کپکپاتے ہوئے پاؤن سے اُس جماعت کے پیچھے پیچھے بے اختیار جاتا تھا نہین جانتا تھا کہ کہان جاتا ہون اُسکا دل باتون سے پُر تھا اور اُسکی خاموشی غم اور یاس سے تھی لیکن جب اُسنے اُس چتا مین آگ لگی دیکھی تب وہ ایک ناگہانی جوش سے متاثر ہوا اور پکارا ای ہیپیاس ای ہیپیاس مین تجھے پھر نہ دیکھونگا ای ہیپیاس تو مرگیا اور مین جیتا ہون ای میرے عزیز ہیپیاس مین نے ہی تجھکو ظالمی اور بیرحمی سکھائی تھی مینے ہی تجھکو موت کی حقارت بتائی تھی مجھے امید تھی کہ مرتے وقت میری آنکھین تیرے ہاتھہ سے بند ہونگی اور مین اپنی اخیر آہ سے تیرا سینہ بھرونگا ای دیوتاؤ تمنے اپنی ناخوشی سے میری زندگی کو طول دیا ہی تاکہ مین ہیپیاس کی زندگانی آخر ہوتے ہوئے دیکھون ای میرے لڑکے تو ہی میری امید کا مرجع خاص تھا مین تجھے پھر نہ دیکھونگا

लैसीडीमन
फ़ैरीसीडीज़

हिपिआस

हिपिआस

हिपिआस
हिपिआस
हिपिआस
हिपिआस

हिपिआस

مگر مین تیری ماکو دیکھونگا جو افسوس سے مریگی اور تیری موت پر مجھکو ملعون کریگی اور مین تیرے قبیلے کو دیکھونگا جو جوانی کی شگفتگی مین مرجھائیگی اور نا امیدی اور غم سے دُکھ پائیگی جسکا باعث مین ہون ای عزیز مجھکو اس غمکدے سے دریاے سٹکس کے کنارے پر بلا جہان تیری روح گئی ہی میری آنکھون کو روشنی بُری لگتی ہی اور سوا تیرے کوئی دوسرا نہین ہی جسکو مین دیکھا چاہتا ہون ای میرے عزیز ہیپیاس مین تیری خاک کا پچھلا فرض ادا کرنے کو زندہ رہا ہون۔

स्टिक्स

हिपिआस

اُس بہادر کا جسم اُس چِتا پر رکھا ہوا تھا جو ارغوانی اور طلائی سجی ہوئی تھی اُسکی آنکھین موت نے بند کردی تھین لیکن نہ اُسکی خوبصورتی بالکل زایل ہوئی تھی اور نہ اُسکی خوبی اُسکی صورت سے گو کیسی ہی زرد ہو گئی تھی مطلقاً باطل اُسکی گردن پر جو برف سے زیادہ سفید تھی اور اُسکے شانے پر لگی ہوئی تھی اُسکے سیاہ بال لہراتے تھے سوا ایٹس اور گینیمیڈی کے بالون سے زیادہ خوشنما تھے لیکن چند لحظون مین خاک ہونیوالے تھے اُسکے پہلو مین وہ زخم نظر آتا تھا جس سے خون کے ساتھ اُسکی روح نکل کے مردون کے ظلمت کدے مین گئی تھی۔

ऐटिस

गैनेमिडी

ٹیلیمیکس اُس لاش کے پیچھے پیچھے غمزدہ اور دل خستہ اُسپر پھول بکھیرتا ہوا چلا جب اُسکو چِتا پر رکھا جس طلہ سے وہ لاش ڈھکی ہوئی تھی اُسمین شعلے لگتے ہوئے دیکھکر پھر اشکبار ہوا اور بولا الوداع ای ہمتور جوان مرد کیونکہ مین تجھکو دوست کہنے کی جرات نہین رکھتا تیری روح آرام پائے کیونکہ تیری عظمت کامل ہی اور میری دشمنی میری محبت سے باطل تو اُن تکلیفون سے بچگیا ہی جو ہمکو ابھی اُٹھانی ہین اور نہایت بزرگی کے راستے سے اُس بہترین ملک مین پہنچا ہی اگر اس راستے سے مین بھی تیرا پیرو ہون تو خود کو کتنا خوش نصیب سمجھون دریاے سٹکس تیری روح کو راستہ دے اور میدان ایلیزم تیرے آگے کشادہ رہے تیرا نام اخیر نسل تک عزت کے ساتھ قایم رہے اور تیری خاک آرام سے دایم۔

टैलीमेकस

स्टिक्स

इलीज़ियम

جیون ہی ٹیلیمیکس یہ الفاظ رُکی ہوئی آواز سے بولکے خاموش ہوا تمام فوج نے ہیپیاس کیواسطے عام آہ و زاری کی سبب اُسکی ہمت کے کام دُہرائے اور سب اُسکے حال پر شفقت لائے افسوس سے اُسکی صفات نیکی یاد آئین اور اُسکی غلطیات پردۂ فراموشی مین مختفی ہوئین جو جوش شبابی اور خراب تعلیمیابی سے اُس سے سرزد ہوئی تھین مگر وے ٹیلیمیکس کے شفیقانہ خیالات سے زیادہ متاثر ہوئے اور بولے کہ یہ وہی نوجوان یونانی ہی جو ایسا متکبر اور ایسا متنفر اور سرکش تھا یہ اب تو بہت خلیق اور مہربان اور شفیق ہی

टैलीमेकस

हिपिआस

टैलीमेकस

मिनर्वा

فی الحقیقت منروا جسنے اپنی مہربانی سے اسکے باپ کو ممتاز کیا ہی اسپر بھی مہربان ہی بیشک اسنے اسکو ایسی نہایت
بیش قیمت بخشش بخشی ہی جیسی صرف دیوتا بخش سکتے ہین یعنی ایسا دل دیا ہی کہ جسقدر دانائی سے بھرا ہی
اسیقدر آشنائی سے آشنا ہی۔

टैलीमेकस

اب اس لاش کو شعلون نے جلایا اور ٹیلیمیکس نے خود اسکی خاک پر جس سے دھوان نکلتا تھا پانی چھڑکا
جو معجونون اور مصالحون سے خوشبودار تھا پھر اسکو ایک طلائی کوزے مین بھرا اور اسکے اوپر پھول رکھے
اور اس کوزے کو فیلینتھس کے پاس لیگیا فیلینتھس ایک پلنگ پر پڑا تھا اسکے بدن پر بہت زخم لگے تھے
اور وہ زندگی سے اسقدر مایوس تھا کہ موت کے بند نہو سکنے والے دروازون کو خود سے دور
نہ دیکھتا تھا۔

फ़ैलेन्थस
फ़ैलेन्थस

ट्रामैटोफ़ीलस
नासोफ़्यूगस
टैलीमेकस

ٹرامیٹوفیلس اور ناسوفیوگس نے جنکو ٹیلیمیکس نے اسکی مدد کے واسطے بھیجا تھا اپنے تمام علم کا استعمال
کیا اور بتدریج اسکی نکلتی ہوئی روح کو روکا اور اسنے بمعلوم طاقت تازہ پائی ایک ملایم اور پر اثر
قوت جو اصل زیست ہی اسکی رگ رگ مین پہنچائی بلکہ اسکے دل مین پہنچی اصلی حرارت نے موت کے
ٹھٹھرے ہوئے ہاتھ کو ڈھیلا کیا اب اسنے اس ظالم کے ہاتھ سے رہائی پائی لیکن نقاہت اخیرہ کی
بدحواسی پر فوراً افسوس کی تکلیف زور لائی اور اسکو اپنے بھائی کے نقصان کی یاد آئی جسکو یاد
کرنے کی پہلے اسکو طاقت نہ تھی اسنے کہا افسوس میری جان بچانے کو یہہ بہت کوشش کیون کیجاتی ہی

हिपिआस
हिपिआस

بہتر ہی کہ مین ہپیاس کے ساتھ قبر مین جاؤن ای میرے عزیز ہپیاس مین نے تجھکو اپنے پہلو مین مرتے
ہوئے دیکھا ہی ای میرے بھائی تو مجھہ سے ہمیشہ کے واسطے دور ہوا ہی اور تیرے ساتھہ میری زیست کے
سب آرام دور ہوئے ہین مین نہ تجھکو دیکھونگا نہ تیری بات سنونگا نہ تجھہ سے ملونگا نہ اپنے دل کی
تکلیف تجھہ سے ظاہر کر سکونگا اور نہ میری دوستی میری تکلیفون مین زیادہ کام آئیگی اور کیا اسطرح ہپیاس

हिपिआस

ہمیشہ کو مجھہ سے مہجور ہوا ہی ای دیوتاؤ جو آدمیون کی تکلیفون مین خوش ہوتے ہو کچھہ حقیقت ہی یا خواب ہی
جس سے مین بیدار ہوا ہون آہ یہہ خواب نہین ہی مہلک حقیقت ہی ای ہپیاس فی الواقع تو مجھہ سے دور

हिपिआस

ہوا ہی مین نے تجھکو خاک پر مرتے ہوئے دیکھا ہی اور کم سے کم مین تب تک جیونگا جب تک تیرا بدلہ نہ لونگا
اور جبتک بیرحم اڈراسٹس کو جسکے ہاتھہ تیرے خون سے تر ہوئے ہین تیری خاک پر نثار نکرونگا۔

ऐड्रास्टस

फ़ैलेन्थस

جب فیلینتھس اپنی طبیعت کے جوش ایسے ظاہر کر رہا تھا اور رشافیان غیبی اسکی تسکین کیواسطے کوشش

کررہے تھے تاکہ اُسکے دماغ کی بیقراری اُسکی بیماری کو زیادہ تر اور اُنکی ادویات کو بے اثر نکرے تب اُس نے
یکایک ٹیلیمیکس کو دیکھا جو بمعلوم اُسکے قریب آگیا تھا اول اُسکے سینے مین دو مختلف جوش زور لائے جو بات
ٹیلیمیکس اور ہپیاس کے درمیان گذری تھی اُسکی یاد نے اُسکے سینے کو مضطرب کیا اور اُسکے بھائی کے
نقصان کے خیال نے اُس کینے کو زیادہ زور دیا لیکن وہ اس بات سے بھی واقف تھا کہ مین خود اپنی
جان کے واسطے ٹیلیمیکس کا ممنون ہون جسنے مجھکو جب خون سے تر اور بیطاقت تھا تب اَیڈراسٹس کے
ہاتھون سے بچایا ہی اِس حالت مین اُسنے وہ طلائی کوزہ دیکھا جسمین اُسکے بھائی کی عزیز خاک بھری تھی
دیکھتے ہی آنکھون مین آنسو بھر لایا اور ٹیلیمیکس کو اپنے گلے لگایا پہلے بولنے کی طاقت نرکھتا تھا لیکن آخر کو
ایک دبی ہوئی اور رکی ہوئی آواز سے بولا ای یولیسیز کے بیٹے تیری نیکی نے جبراً میرے دل مین تیری
محبت پیدا کی ہی مین اپنی زندگی کے واسطے تیرا مرہون ہون اور ایک دوسری چیز کے واسطے بھی جو مجھکو
اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہی میرے بھائی کے اعضا کرگسونکے شکار ہوتے سو تیرے سبب سے نہین ہونے
پائے اور صرف تیرے سبب سے رسومات تجہیز و تکفین ادا ہوئی ہین جو نہین ہوتین اور اُسکی روح خوار
اور بیکس وار سٹکس کے کنارون پر آوارہ پھرتی اور چیرن کی سختی ناتحملہ سے دھکے کھاتی کیا مین اُس
شخص کا جس سے سخت ناخوش تھا ایسا ممنون رہونگا دیوتا تجھکو اُسکی جزا بخشین اور مجھکو ایک ساتھ اِس
زندگانی اور پریشانی سے دور کرین ای ٹیلیمیکس جو فرض تو نے میرے بھائی کے ساتھ ادا کئے ہین سو
میرے ساتھ بھی ادا کر تب تیری عظمت کمال پائیگی۔

پھر فیلینتھس افسوس سے گھبرا کے اور غش کھا کے اُلٹا گرا ٹیلیمیکس اُسکے پاس رہا لیکن بولنے کی ہمت نہ پائے
جب تک اُسکے حواس اپنی جا پر نہ آئے خاموشانہ منتظر ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ ہوش مین آیا تب اُس نے
ٹیلیمیکس کے ہاتھ سے وہ کوزہ لیا اور کئی بار اُسکو بوسہ دیا اور رو کے بولا ای عزیز خاک میری خاک
تیرے ساتھ اسی کوزے مین کب ملیگی ای میرے بھائی مین تیرے ساتھ ملک مردگان مین چلونگا مجھکو تیرا
انتقام لینے کی جرأت نہین ہی ٹیلیمیکس میرا اور تیرا دونون کا انتقام لیگا۔

اُن دو داناؤن کے علم کی برکت سے جو ایسکیولیپیس کے علم کا استعمال کرتے تھے فیلینتھس بتدریج
تندرست ہوا ٹیلیمیکس ہمیشہ اُنکے ساتھ اُس بیمار کے پلنگ کے پاس حاضر رہتا تھا تاکہ وے اُسکو جلد اچھا
کرنے مین زیادہ محنت کرین اور تمام فوج اُس عقل اور شجاعت سے جو اُسنے مددگار بادشاہونکو بچانے میر

टैलीमेकस
टैलीमेकस
हिप्पियास
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
यूलीसीज़
स्टिक्स
चैरन
टैलीमेकस
फ़ैलेन्थस
टैलीमेकस
टैलीमेकस
टैलीमेकस
ऐस्क्यूलपियस
फ़ैलेन्थस
टैलीमेकस

ظاہر کی تھی جسقدر متحیر ہوئے تھے اُس سے زیادہ تر حیرت سے اُس شفقت سے متحیر ہوئے جسکے ساتھہ اُس نے
اپنے سخت دشمن کو مدد دی تھی مگر وہ اِس وقت مین لڑائی کی ناہموار محنتون سے بھی غافل نتھا وہ بہت
کم سوتا تھا اور اُسکی نیند اکثر اُڑ جاتی تھی کبھی اُس خبر سے جو رات اور دن اور ساعت بہ ساعت اُسکے
پاس لاتے تھے اور کبھی لشکرگاہ کے ہر ایک مقام کو دیکھنے سے جہان ایک ساعت مین دو بار کبھی نہین جاتا
تھا تاکہ جو کوئی اپنے کام مین غافل ہو اُسکو ماخوذ کرنے کا موقع پا سکے اگرچہ اُسکی نیند کم تھی اور اُسکی محنت
زیادہ تاہم اُسکی خوراک سادہ تھی وہ ہر ایک حالت مین عام سپاہیون کا سا کھانا کھاتا تھا تاکہ اُنکے واسطے
شکیبائی اور پارسائی کی نظیر بنے اور لشکر مین رسد کم ہوجانے سے اُسنے ضرور سمجھا کہ جو تکلیف دوسرے ضرورۃً
سہتے ہین سو خود رغبتہً سہکے اُنکو بڑبڑانے اور ناخوش ہونے سے روکے لیکن یہہ محنتِ بردباری اور
پرہیزگاری کیسی ہی سخت تھی اُسکی طاقت مین کچھہ فرق نہین لائی بلکہ روز بروز زیادہ محنت کش اور
قوی ہوا وہ اُن ملایم نزاکتون کو چھوڑنے لگا جو جوانی کی بہار سمجھی جاتی ہین اُسکا رنگ زیادہ تر گندمی
اور کمتر نازک اور اُسکے اعضا مضبوط اور مستحکم ہوتے چلے ٭

باب ہیزدہم

ٹلیمیکس کا کئی خوابون سے اپنے باپ یولیسیز کا زندہ نہونا معلوم کرکے اُسکو مردون
مین تلاش کرنا اور لشکرگاہ سے جانا اور ایکیرنٹیا کی مشہور غار کے نزدیک کے مندر تک
دو اہل کریٹ کے ساتھہ جانا اور اُسکا اُس غار مین داخل ہونا اور دریائے سٹکس کے
کنارون تک تاریکی مین اُترنا اور وہان چیرن کا اُسکو اپنی کشتی پر چڑھانا اور
اُسکا پلیوٹو کے آگے حاضر ہونا اور اُسکا اُسکو دوسرے بڑے دیوتاؤن کی اجازت
سے اُسکے باپ کی تلاش کے واسطے اجازت دینا اور اُسکا ٹارٹیرس مین جانا اور وہان
ناشکرون اور دروغ حلفون اور ناپاکون اور ریاکارون اور سب سے زیادہ بد
بادشاہون کا تکلیف پانا آنکھون سے دیکھنا ٭

टैलीमैकस
यूलीसीज़
ऐकैरन्टिया
क्रीट, स्टिक्स
चैरन
प्ल्यूटो
टार्टरस

ऐड्रास्टस गालन

ایڈراسٹس جسکی فوج لڑائی سے بہت کم ہوگئی تھی کوہ اُلن کے پیچھے گیا جہان اُسکو نئی فوج کی امید تھی اور مددگار بادشاہون پر دوبارہ چھاپہ مارنیکے موقع کا منتظر ہوا جیسے بھوکھا شیر جو باڑے سے نکالا جاتا ہی تاریک جنگل مین جاتا ہی اور اپنی غار مین داخل ہوتا ہی اور زمان موافق کا انتظار کرتا ہی تاکہ اُسکے تمام گلے کو تباہ کرے۔

टैलीमेकस

ٹیلیمیکس نے اپنی فوج مین انتظام مناسب کرکے اپنا دل مطلقاً ایک ارادے کی تعمیل پر متوجہ کیا جسکو بہت دن سے کیا چاہتا تھا لیکن حکام فوج سے پوشیدہ رکھتا تھا وہ رات کو ایسے خوابون سے بیقرار رہتا تھا جنمین وہ اپنے باپ یولیسیز کو دیکھتا تھا اُسکی صورت رات کے اخیر مین صبح صادق نکلنے سے کچھ پہلے جسکی شعاعہاے غالبہ آسمان سے ستارونکے مشکوک لمعات کو اور زمین سے خواب کے خوشنما خیالات کو ہٹاتی ہین بے نظر آئے نہین رہتی تھی کبھی اُسنے سوچا کہ مین یولیسیز کو خوشنما جزیرے کے دلربا گلزار مین ایک دریا کے کنارے پر دیکھتا ہون کہ برہنہ ہی اور اُسکے گرد صحرائی دیبیان کھڑی ہین سو بدن ڈھکنے کے لئے اُسکے پاس کپڑا پھینک رہی ہین اور کبھی سوچتا تھا کہ مین اُسکو ایک محل مین دیکھتا ہون جو ہاتھی دانت اور سونے سا چمکتا ہی اور جہان پھولون کے تاج پہنے ہوئے اہل دربار حاضر ہین اور حیرت و فرحت کے ساتھ اُسکی تقریر دلپذیر سُن رہے ہین وہ کبھی ناگہان ایسے بڑے دسترخوان پر مہمانو کے درمیان نظر آتا تھا جہان ہر ایک کی صورت پر خوشی چمکتی تھی اور ایک صدا کی ملایم ادا اور اُس سے ملی ہوئی بربط کی نوا اپالو کے بربط اور نینی کی صدا سے زیادہ تر لطف دیتی تھی۔

पूलीसीज़ · पूलीसीज़ · ऐपालो नैनी टैलीमेकस

اِن فرح بخش خوابون سے ٹیلیمیکس ہمیشہ دلخستہ اور رنجیدہ سا بیدار ہوتا تھا اور جب انہین سے ایک بھی اُسکے دل پر تازہ ہوتا تھا تب پکار اُٹھتا تھا ای میرے عزیز باپ یولیسیز اِن خوابونسے زیادہ تر عجیب خواب مجھکو مبارک ہین یہ راحت کے اظہارات مجھکو ثابت کرتے ہین کہ تو پہلے سے اُن خوش وقت ارواح کے مقامات مین داخل ہوا ہی جنکو دیوتا اُنکی نیکی کے واسطے انعاماً راحت پائدار دیتے ہین مین سوچتا ہون کہ ایلیزیم کے میدان دیکھتا ہون یہہ نقصان امید کیسا خوفناک ہی ای میرے باپ کیا مین تجھکو پھر کبھی نہ دیکھونگا کیا مین تجھسے پھر کبھی نہ ملونگا جسکو مین اسقدر پیارا تھا اور جسکو مین ایسی مشتاقانہ فکرت اور محافظانہ محنت سے تلاش کرتا ہون کیا مین پھر تیرے لبون سے شربت دانائی نہین پیونگا اور کیا مین اُن ہاتھونکو یعنی اُن عزیز فتحمند ہاتھون کا جنھون نے بہت سے دشمن مغلوب کئے ہین

पूलीसीज़ · इलीज़ियम

پھر بوسہ نہ لونگا کیا وے پنیلوپ کے مغرور مدعیونکو سزا نہ دینگے اور کیا اتیھاکہ کی بزرگی کبھی بحال
نہ ہوگی ۔

ای دیوتاؤ تمنے جو یولیسیز پر نامہربان ہو میرے دل سے اخیر امید نکالنے اور مجھکو ناامیدی اور موت
مین ڈالنے کے لیئے یے خواب بھیجے ہین مین اس مہیب التوا کا زیادہ متحمل نہین ہوسکتا افسوس ہی کہ جو
کچھ مینے اپنے باپ کی وفات کی نسبت کہا ہی اُسکا مجھکو نہایت یقین ہی پس مین اُسکی روح کو دنیاے
زیرین مین تلاش کرونگا اس خوفناک سرزمین مین تھیسیس سلامتہ اترا تھا لیکن تھیسیس نے نہایت مہیب
ناپاکی سے وہان کے دیوتاؤن کا نقصان چاہا تھا میرا مطلب میرے باپ کی محبت ہی سو اُس فرض مین
داخل ہی جو دیوتاؤن کے ساتھہ مجھکو واجب ہی ہرکیولیز بھی وہان گیا تھا اور پھر آیا تھا مین فی الواقع
اُسکی طاقت کا دعوی نہین کرتا لیکن بے اس دعوی کے اُسکی تقلید کیا چاہتا ہون آرفیس اپنی مصیبتون
کی تقریر سے اُس دیوتا کو رحم پر لایا تھا جو عذر پذیر نہ سمجھا جاتا تھا اور اُس سے یوریڈس کو دنیاے
زندگی مین پھر لانے کی اجازت حاصل کی تھی آرفیس کی نسبت رحم کا زیادہ تر مستحق ہون جو نقصان
مین نے اُٹھایا ہی سو اُسکے نقصان سے زیادہ تر ہی کیونکہ خوبصورت نوجوان جسکے ہزارون خوبصورت
ثانی ہوسکتے ہین بزرگ یولیسیز کے مقابلے مین جو یکتا اور لاثانی ہی اور یونان کا باعث فخر اور حیرانی کیا
چیز ہی یہہ کوشش کرونگا اور اگر مرنا ہی تو مرونگا جب زندگی بتر ہی تو موت سے کیا ڈر ہی پس ای پلیوٹو ای
پرآسرپائن مین اس بات کے اثبات کو آیا ہون کہ تم فی الحقیقت کچھہ رحم رکھتے ہو یا نہین ای میرے باپ
تیری تلاش مین مینے بحر و بر بیفائدہ ماپا ہی اب مین تجھکو مردون کے تاریک مقامات مین تلاش کرونگا
اگر دیوتا مجھکو تجھہ سے زمین پر نہ ملنے دینگے اور تیرے ساتھہ روشنی آسمانی نہ دیکھنے دینگے تو شاید اقالیم تاریکی
کی شفق مین تیری روح تو نظر آئیگی ۔

وہ فوراً اُس بستر سے اُٹھا جو اُسکے اشکون سے تر ہو رہا تھا اور متوقف ہوا کہ صبح کی فرح افزا روشنی
اُس غم کو دور کریگی جو رات کے خوابون سے لاحق حال تھا مگر اُسنے دیکھا کہ جو تیر اُسکو لگا تھا سو تب تک
اُسکے زخم مین تھا اور جہان جاتا تھا اُسکے ساتھہ تھا اسلیئے اُسنے دوزخ مین یعنی دنیاے زیرین مین اُس
مشہور راستے سے جو لشکرگاہ سے بہت دور نتھا اُترنیکا ارادہ کیا یہہ راستہ ایک شہر کے قریب تھا اور
ایک مہیب غار سے ایکیرن کے کنارے پر جاتا تھا جو ایک دوزخی دریا ہی اور جسکو خود دیوتا تعظیم اور

पेनीलोप
अइथाका
यूलीसीज़
थिसिअस
थिसिअस
हर्क्यूलीज़
आर्फ़ीअस
यूरीडिस
आर्फ़ीअस
यूलीसीज़
प्लूटो
प्रासर्पाइन
ऐकीरन

خوف سے مانتے ہین اسلئے اُس شہر کو اکیرنٹیا کہتے تھے یہہ شہر ایک پہاڑ کی بلندی پر تھا جیسا درخت پر آشیانہ
اُس پہاڑ کے نیچے ایک غار تھی جسکے نزدیک کوئی نہین جا سکتا تھا گلہ بان ہمیشہ اپنے گلون کو بچا کر ایک دوسرے
راستے سے لیجاتے تھے اور اکثر گو گردی بخار جو سٹکسی دلدلون سے اُس غار مین ہو کے نکلتے تھے سو ہوا کو
وبائی اثر سے متاثر کرتے تھے گرد و نواح کی زمین پر نہ گھاس پیدا ہوتی تھی نہ پھول یہان مغربی ہوا
کی تیزیہاے ملائمہ اور موسم بہار کی خوبیہاے تازہ اور موسم خزان کی بخششہاے بے اندازہ یکسان
نا معلوم تھین زمین خشک اور شور تھی اُسپر سواے ننگے درختون کے اور ماتمی سبز لباس سر دون کے اور
کچھہ نظر نہین آتا تھا آس پاس کے کھیتون مین اگرچہ دور تھے تو بھی سیریز قلبہ رانی سے فصل طلائی نہین
پیدا کرتی تھی اور بیکس مزیدار میوے نہین بخشتا تھا جو بخشا چاہتا تھا کیونکہ انگور درختون پر پکنے کے
بدلے مرجھا جاتے تھے نیاڈ یعنی دریائی دیبیان روتی تھین اُنکے چشمے کا پانی آہستہ اور ملایم لہرون کے
ساتھہ بہتا تھا لیکن مزے مین کھاری تھا اور آنکھہ مین جانے کے قابل نتھا کانٹے اور کنٹیلے جھاڑون
سے زمین ڈھکی ہوئی تھی چونکہ وہان کوئی شجرستان سایہ کو نتھا کوئی مرغ چہچہانے کو نتھا اُنکی صداہاے
عاشقانہ صرف ملایم تر آسمان کے تلے سنی جاتی تھین لیکن یہان کوے کی صدا اور اُلو کی نامبارک نوا
کے سوا کچھہ نہین سنا جاتا تھا بلکہ زمین کا سبزہ بھی کڑوا تھا اور اس بے فرحت چراگاہ کی بھیڑیان اور
بکریان ایسا فرحت انگیز جوش نہین رکھتی تھین جیسے جوش سے وے سبزہ زار پر کودتی اُچھلتی ہین سانڈ
گاے سے بھاگتا تھا اور غمگین گلہ بان اپنی بانسلی کا راگ بھولتا تھا اکثر گاڑھا اور کالا دھوان اُس غار
سے بادل سا نکلتا تھا اور روز روشن مین زمین کو تاریکی بیوقت سے چھپاتا تھا ان موسمون مین
آس پاس کے لوگ دوزخی دیوتاؤن کو خوش کرنے کیواسطے دو چند قربانیان چڑھاتے تھے تاہم وے دوزخی
دیوتا اکثر ملایم نہ ہوتے تھے اور کوئی قربانی قبول نہین کرتے تھے سوا اُن جوانون کے جو اپنی جوانی کی
بہار مین ہوتے تھے اور سوا اُن مردون کے جو اپنی طاقت مین پختہ ہوتے تھے جنکو وے مہلک وبا سے
مارتے تھے۔

اس جگہہ پر ٹیلیمیکس نے وہ راستہ تلاش کرنا چاہا جو پلیوٹو کی تاریک حدود مین جاتا تھا منروا نے جو متواتر
خبرداری سے اُسکی نگران تھی اور اُسکو اپنی ڈھال سے محفوظ رکھتی تھی پلیوٹو کو مہربان کیا تھا اور اُسکی
درخواست پر خود جوپیٹر نے مرکیوری سے جو ہر روز اس دوزخی ملک مین چیرن کو کئی مردے سونپنے کو جایا

ऐकैरन्टिया
स्टिकसी
सिरीज
बैकस
नीयाड
टेलीमेकस
प्लूटो, मिनर्वा
प्लूटो
जूपीटर
मर्क्यूरी
चैरन

کرتا تھا ارواح کے بادشاہ کو کھلا بھیجا کہ میری یہہ خوشی ہی کہ تم ٹیلیمیکس کو اپنے علاقے مین آنے دو۔

ٹیلیمیکس رات کو پوشیدہ لشکر سے نکلا اور چاندکی روشنی مین جاکے اُس زور آور دیبی سے مستدعی ہوا جو آسمان پر رات کا ایک ستارہ روشن ہی اور زمین پر عفیفہ ڈیئینا ہی اور دوزخ مین خوفناک ہیکیٹی ہی اِس دیبی نے اُسکی دعا سُنی اور قبول کی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اُسکی طبیعت صاف ہی اور نیت پاک۔

جب وہ اُس غار کے نزدیک پہنچا تو سلطنت زیرین سے ایک شور سُنا زمین اُسکے تلے کانپنے لگی اور آسمان اُسکے سر پر آگ سی برسانے لگا اُسکے دل مین ایک پوشیدہ دہشت باعث اضطراب ہوئی اور اُسکے اعضا پر سرد پسینہ آیا تاہم اپنے استقلال سے قایم رہا اور اپنے ہاتھ اور اپنی آنکھہ آسمان کیطرف اُٹھاکے بولا اے بڑے دیوتاؤ مین اِن شگونون کو مانتا ہون اور مبارک جانتا ہون اِنکو کامل کرو اور میری امید حاصل کرو یہہ کہتے ہی اُسکے سینے مین ایک نیا جوش اُٹھا اور وہ اُس غار کے مُنہہ پر دوڑا۔

وہ گہرا دھوان جسنے اُسکو اُسکے پاس جانے والون کے واسطے مہلک کر رکھا تھا فوراً دور ہوا وہ وبائی بدبو کچھہ دیر کو موقوف ہوئی وہ اُسمین تنہا گیا کیونکہ اُسکے ساتھہ کون جاسکتا تھا دو کریٹ کے باشندے جنکو اُسنے اپنے ارادے سے مطلع کیا تھا اور جو کچھہ دور اُسکے ساتھہ گئے تھے زرد ہوگئے اور کانپنے لگے اور ایک مندر مین جو کچھہ فاصلے پر تھا اُسکی آزادی کے واسطے دعا مانگنے لگے مگر اُسکی واپسی سے ناامید تھے۔

اِس عرصے مین ٹیلیمیکس اُس بھیانک اندھیرے مین جو اُسکے روبرو تھا ہاتھہ مین ایک ننگی تلوار لیکے داخل ہوا چند لحظون مین کچھہ مندی اور دُھندھلی روشنی دیکھی ایسی جیسی آدھی رات کو زمین پر دیکھنے مین آتی ہی اُسنے ہوائی ارواح بھی دیکھین جو اُسکے آس پاس اُڑتی تھین اُنکو اپنی تلوار سے ہٹاتا تھا اور پھر جلدی اُسنے دریاے سٹکس کے ماتمی کنارے دیکھے جسکا پانی اُس کائی سے بگڑا ہوا تھا جو اُسپر چھائی ہوئی تھی آہستہ آہستہ ایک مکدر دھار سے جو متواتر چکر کھاکے آپ پر لوٹتی ہی بھرا تھا یہان پر اُسنے بہت سے وے اشخاص دیکھے جو رسوم تجہیز و تکفین نہ پاکے بیرحم چیرن کے آگے بیفائدہ حاضر ہوئے تھے چیرن جسکا بڈھاپا اگرچہ توانا اور لافانی ہی ہمیشہ تیرہ اور خیرہ ہی اُنکو لعنت اور ملامت سے ہٹاتا تھا لیکن اُسنے اُس جوان یونانی کو آتے ہی اپنے معبر پہ سوار کرلیا۔

टैलीमेकस
टैलीमेकस
डइऐना
हीकेटी
क्रीट
टैलीमेकस
स्टिक्स
चैरन
चैरन

टैलीमेकस

ٹیلیمیکس کے کان مین سوار ہوتے ہی ناتسلی یاب افسوس سے رونیکی آواز آئی اُسنے اُس روتی
ہوئی روح سے پوچھا کہ تجھے کیا تکلیف ہی اُسنے جواب دیا کہ مین نبوفرزین بابل کا بادشاہ اعظم ہون زمین
کے تمام لوگ میرے نام سے کانپتے تھے اور مین اہل بابل سے ایک سنگ مرمر کے مندر مین اپنی پرستش
کراتا تھا میری مورت سونے کی بنی ہوئی تھی جسکے آگے رات اور دن ایتھیوپیا کی خوشبوئین جلائی جاتی
تھین جو کوئی میرے برخلاف بولتا تھا فوراً سزا پاتا تھا اور جس نئی خوشی سے میری عشرت زندگانی
کو ترقی سمجھتے تھے اُسکے بہم پہنچانے مین کمی نکرتے تھے اُسوقت مین اپنی جوانی کی پوری شگفتگی اور
طاقت مین تھا اور میری زندگی تمام حشمت اور فرحت کے ساتھ میرے آگے تھی لیکن ایک
عورت نے جسکو مین ایسے پیار سے چاہتا تھا جسکا وہ بدلہ نہین کرتی تھی مجھکو جلد
ثابت کیا کہ مین دیوتا نہین تھا اُسنے مجھکو زہر دیا اور اب مین ناچیز ہو رہا ہون کل اُنھون نے
میری خاک کو بڑے مذہبی کروفر سے ایک طلائی کوزے مین بھرا وے روتے تھے اور اپنے بال نوچتے
تھے اور میری چتا پر جلنے کو اور میرے ساتھ مرنے کو تیار معلوم ہوتے تھے اب وے اُس عظیم روضے کے
گرد جسمین اُنھون نے میری خاک کو دفنایا ہی افسوس کے تمام ظاہری اظہار سے مجتمع ہین لیکن پوشیدہ
اور سچے دل سے میرے واسطے کوئی نہین افسوس کرتا ہی میرے قبایل بھی میری یاد سے نفرت کرتے
ہین اور مین یہان جان گزا بیعزتی کے ساتھ مسلوک ہون۔

निबोफ़र्जैन — इथियोपिया

टैलीमेकस

اِس پُر افسوس حالت سے ٹیلیمیکس نے رحم کھایا اور اُس سے پوچھا کہ کیا اُسوقت مین تو اپنی بادشاہت
مین فی الحقیقت خوش تھا اور شیرینی راحت سے محظوظ تھا جسکے بغیر ایک گل پژمردہ کی مانند دل سکڑتا ہی
اور پیچ وتاب کھاتا ہی اُس بادشاہ نے جواب دیا کہ مین اُس سے بہت دور تھا خیال مین بھی اُس سے واقف
نتھا ایسی راحت کو فی الحقیقت حکیمون نے بہت سراہا ہی اور اسی کو نیکی سمجھا ہی لیکن اُسنے مجھکو کبھی آرام
نہین دیا میرا دل ہمیشہ نئی خواہشون سے بیقرار تھا اور امید وبیم سے لرزان تھا مین چاہتا تھا کہ جوش
پر جوش ایسی بے ترتیب سرعت سے کہ خیال سے باہر ہو متواتر آئے اور اُسکے واسطے ہر ایک تجویز کرتا تھا
خیال کی تکلیفات سے بچنے کے واسطے مجھے یہہ بات ضروری تھی ایسی راحت تھی جو مجھکو حاصل تھی دوسری
ہر ایک راحت کو مین خواب وخیال سمجھتا تھا اور ایسی خوشیان تھین کہ پچھتاتا ہون۔

निबोफ़र्जैन

نبوفرزین اِس بیان کے درمیان ایسے آدمی کی زنانہ بے ہمتی سے روتا تھا جو خوش نصیبی سے

ناتوان اور مصیبت سے نالان اور اسلیے استقلال سے ناآشنا ہوا اسکے ساتھ چند غلام تھے جو اسکی
मर्क्यूरी تجہیز کی تعظیم کے واسطے ہلاک کیے گئے تھے اور جنکو مرکیوری نے انکے بادشاہ کے ساتھ چیرن کے حوالے
کیا تھا اور اسوقت انکو اسپر پورا اختیار دیا تھا جسنے انپر زین پر ظلم کیا تھا ان غلامون کی ارواح
निबोफ़र्ज़ैन نیوفرزین کی روح سے اب ڈرتی نہ تھین انھون نے اسکو ایک زنجیر سے جکڑا تھا اور نہایت ظالمانہ حقارت
سے اسکو سلوک کر رکھا تھا ایک نے کہا کیا ہم جو آدمی تھے تیری سی طبیعت نہین رکھتے تھے تو ایسا بیوقوف
کیون بنا کہ خود کو تونے دیوتا سمجھا اور بھول گیا کہ تیرے ماباپ آدمی تھے دوسری نے کہا کہ اسکا خود کو
آدمی نہ سمجھنا واجب تھا اسلیے کہ یہ بے آدمیت ایک شیطان تھا تیسری نے کہا خیر اب وے خوشامد گو کہان
ہین ای بیچارہ بدنصیب اب کچھ نہین رہا جو تو دے سکے یا لے سکے اب تو اپنے غلامون کا غلام ہورہا ہی
دیوتا ؤن کا انصاف آہستہ ہی لیکن آخرکار مجرم ضرور ماخوذ ہین۔

निबोफ़र्ज़ैन نیوفرزین ان ملامتون سے رنجیدہ ہوکے غصے اور ناامیدی کی تکلیف مین منہ کے بل گرا لیکن
चैरन چیرن نے اسکو غلامون سے زنجیرون کے ساتھ کھنچوایا اسنے کہا کہ اسکو شرم سے منہ چھپانے کی بھی تسلی
स्टिक्स نہین ملنی چاہیے تاکہ سب ارواح جو سٹکس کے کنارے پر مجتمع ہین گواہ بنین کہ جن دیوتاؤن نے اتنی
مدت تک اس ناپاک ظالم کو زین پر ظلم کرنے دیا ہی انھون نے آخر کو انصاف کیا ہی لیکن ای ملعون بابل
मईनास یہہ سزا تکلیفون کا صرف ایک آغاز ہی مینا س کی بے طرفدارانہ اور ناممحلانہ تجویزہ ہونیوالی ہی۔

प्लूटो اب وہ معبر پلیوٹو کی حدود مین پہنچا اور وے ارواح گروہ کی گروہ کنارے پر دوڑین اور اس
زندہ آدمی کو بڑے شوق اور تعجب سے دیکھنے لگین جو اس کشتی مین مردون کے درمیان زندہ کھڑا تھا
टैलीमेकस لیکن جیون ہی ٹیلیمیکس نے کنارے پر پانو رکھا وے ایسی غائب ہوئین جیسی صبح کی اول شعاعون کے
चैरन آگے رات کی تاریکی غائب ہوتی ہی تب چیرن نے معمول سے کمتر خفگی اور سختی سے کہا ای آسمان کے پیارے
چونکہ تجھکو ملک تاریکی مین جہان سوا تیرے سب زندون کو آنا ممنوع ہی آنے کی اجازت دی ہی تو
प्लूटो جلدی کر اور آگے جا جہان کہین تیری قسمت لیجائے اس تاریک راستے سے پلیوٹو کے محل کو جا جسکو تو
تخت پر بیٹھا ہوا پائیگا اور جو تجھکو اپنی حکومت مین ان مقامات پر جانے کی اجازت دیگا جہان کے
اسرار مین تجھہ سے ظاہر نہین کرسکتا۔

टैलीमेकस ٹیلیمیکس نے فوراً جلد جلد آگے بڑھکے وے ارواح چارون طرف دیکھین جو ادھر ادھر پھرتی تھین

جو شمار مین ساحل دریا کے دانہائے ریگ سے زیادہ تھین اور اُسنے مذہبی خاک سے متاثر ہو کے
دیکھا کہ اس بے اعتبار ازدحام کی شورش اور دوا دوش مین مطلقاً قبر کی سی خاموشی تھی اور
प्लूटो
آخر اُسنے بیرحم پلیوٹو کا تاریک مقام دیکھا تو اُسکے بال کھڑے ہو گئے اور پانو کانپ اُٹھے اور آواز
यूलीसीज़
رُکنے لگی ہکلاتی ہوئی اور رُکتی ہوئی آواز سے بولا اے خوفناک طاقت والے مین بدنصیب یولیسیز کا
بیٹا تیرے آگے کھڑا ہون یہہ دریافت کرنے آیا ہون کہ میرا باپ تیری حدود مین اُترا ہی یا
نہین یا ابھی زمین پر آوارہ پھرتا ہی۔

प्लूटो
پلیوٹو آبنوس کے تخت پہ بیٹھا تھا اُسکا چہرہ زرد اور تند تھا اُسکی آنکھین خالی اور مشتعل تھین
اُسکی بھوین تیز اور پُر غضب تھین اُسکی آنکھونکو ایسے آدمی کا دیکھنا جو ابتک زندگی کا دم لیتا تھا ایسا ناپسند
प्रास-पाइन
تھا جیسا دن اُن جانورونکو ناپسند ہوتا ہی جنکی رات جائے قرار ہی اُسکی بغل مین برابر پراسرپائین بیٹھی
تھی وہی اُسکی مرجع توجہ تھی اور وہی اُسکو کسیقدر ملایم کر سکتی تھی وہ ایسا حسن رکھتی تھی کہ متواتر تازہ
ہوتا تھا لیکن اُسکے لافانی نازون کے ساتھہ اُسکے خاوند کی کچھہ نا تحملانہ سختی بھی شامل تھی۔

اُسکے تخت کے پائے کے پاس زرد رو والی تباہی یعنی ملک الموت ایک درانتی کو جو ہاتھہ مین
رکھتا تھا پینا تا ہوا بیٹھا تھا اِس ہیبت ناک صورت کے آس پاس یہہ اہلکار فراہم تھے یعنی تفکرات حسرت
انگیز اور تردّدات مضرت آمیز اور انتقام خون سے بھرا اور زخمون سے ڈھکا ہوا بے سبب نفرت اور
طمع جو اپنا گوشت کھاتی ہی اور یاس جو اپنے غصّے کی قربانی ہی اور ہوس جسکا جوش تمام اشیا کو شل
گرد باد تہ و بالا کرتا ہی اور دغا بازی جو خون کی پیاسی ہی اور جو حیرانی پیدا کرتی ہی سو نہین اُٹھا
سکتی اور حسد جو زہر اُسکے دلکو بگاڑتا ہی اُسکو چارون طرف پھیلاتا ہی اور جو اپنے کینے کی کمزوری سے
مجبور غضب رہتا ہی اور ناپاکی جو اپنے واسطے ایسی خلیج کشادہ کرتی ہی جو تھاہ نہین رکھتی اور جس مین
آخرکار خود مایوسانہ مستغرق ہوتی ہی سوا اِنکے اور بے نام صورتین بیشمار ہین اور سب کی سب دیکھنے
مین ہیبت آرا اور خیالات جو مُردون کے قایم مقام ہوتے ہین اور زندونکو ڈراتے ہین اور خوفناک
प्लूटो
خواب اور بیماری اور درد کی مہیب بیداری اِن افسوس کی صورتون سے پلیوٹو محصور تھا اور
यूलीसीज़
اُسکے ایسے اہلکار تھے جنسے اُسکا دربار بھرا تھا اُسنے یولیسیز کے بیٹے کو ایک بھاری آواز سے جواب دیا جس سے
اُس مقام کی گہرائیان گونج اُٹھین۔

ای آدمزاد اگر قسمۃً یہہ بات ہی کہ تونے مردونکے اس پاک مقام کو ناپاک کیا ہی تو اس قسمت کو جس نے تجھکو ممتاز کیا ہی پورا کر تیرے باپ کا حال مین تجھہ سے کچھہ نہین کہہ سکتا اسیقدر کافی ہی کہ تو اُسکی تلاش کو یہان آنے پایا ہی چونکہ زمین پر وہ بادشاہ رہا ہی اسلیے اُسکو ٹارٹیرس کے اُس مقام پر تلاش کر جہان نکوکار بادشاہ اپنی جزا پاتے ہین لیکن یہان سے تو ایلیزیم کے مقام کو جب تک ٹارٹیرس کے مقام کو طی کرے نہین جا سکتا اسلیے جلد وہان جا اور میری حدود مین زیادہ مت ٹھہر۔

टार्टरस — इलीज़ियम — टार्टरस

ٹیلیمیکس نے فوراً اُسکے حکم کی اطاعت کی اور وہ اپنے باپ کو دیکھنے اور اُس ظالم سے جو زندے اور مُردے کو برابر مہیب تھا دور ہونیکے لئے ایسا بیقرار تھا کہ اُس خوفناک خلا مین ایسی سرعت سے چلا کہ اُڑتا ہوا نظر آیا اُسنے ٹارٹیرس کا تاریک میدان اپنے آگے تھوڑے فاصلے پر دیکھا یہان سے وہ ایک وبالی دخان کے سیاہ بادل مین جو اقلیم زیست مین مہلک ہوتا سوار ہوا یہہ دھوان ایک دریاے آتش پر چڑھا جسکے شعلے اپنی طرف متوجہ ہوتے ہوئے گردباد سوزان مین ایک تندرو دریا کیطرح جو اونچے پہاڑ سے گرتا ہی شور کرتے تھے ایسا کہ اس افسوس کے ملک مین کوئی دوسری آواز صاف نہین سُنی جاتی تھی۔

टैलीमेकस — टार्टरस

ٹیلیمیکس منروا سے پوشیدہ استقلال پاکے بلاخوف اس خلیج مین داخل ہوا پہلے جو اُسنے دیکھا سو ایک بڑا مجمع مردم تھا جو افلاس کی حالت مین پیدا ہوکے فریب اور دغابازی اور ظلم سے روپیہ پیدا کرنے کے واسطے سزا پا رہے تھے اِن لوگون مین اُسنے بہت سے ناپاک مذہبی ریاکار دیکھے جنھون نے جوش مذہب دکھاکے دوسرے کے اعتقاد کو دھوکہ دیا تھا اور اپنا حوصلہ پورا کیا تھا ایسے بدبخت جنھون نے نیکی کو جو بہترین عنایت آسمانی ہی بے ایمانانہ مطلب کے واسطے خراب کیا تھا نہایت مجرمانہ سزا پا رہے تھے جس لڑکے نے اپنے والدین کو قتل کیا تھا اور جس زن نے اپنے ہاتھہ خاوند کے خون سے تر کئے تھے اور جس دغاباز نے ہر ایک بند وفاداری توڑکے اپنا ملک بیچا تھا سو انسے کمتر سزا پا رہے تھے یہہ منصفان مردگان کی راے تھی کیونکہ مذہبی ریاکار امورات عام مین بدکار نہین ہوتے بلکہ نیکی کے نام سے بدی کرتے ہین اور نیکی کی صورت سے جو آخر کو کاذب ثابت ہوتی ہی لوگونکو صادقون پر اعتقاد لانے سے روکتے ہین دیوتا جنکی ہمہ دانی کی وے تضحیک کرتے ہین اور جنکی عزت کی وے توہین کرتے ہین اپنی تمام طاقت سے اُنکو گستاخی کی سزا دیتے ہین۔

टैलीमेकस — मिनर्वा

اِنکے بعد وے نظر آئے جنکو اہل دنیا کم گنہگار جانتے ہین مگر جنکو دیوتا بیرحمی سے سزا دیتے ہین یے دروغگو اور ناسپاس اور خوشامدگو جو بدی پر سراہتے ہین اور مذمت جو ناحق نیکی کو رسوا کرتی ہی اور سب جو ایک جزو جانتے ہین جلد بازانہ کل پر راے دیتے ہین اور اسطرح بیگناہ کی نیکنامی کو نقصان پہنچاتے ہین۔

لیکن جو ناسپاسی کے واسطے متحمل تھے اُنہین وے نہایت سختی سے سزا پاتے تھے جنھون نے دیوتاؤن سے ناسپاسی کی تھی سینناس نے کہا جو اپنے باپ کے یا دوست کے ساتھ ناسپاسی کرتا ہی جن سے وہ ایسے فواید پاتا ہی جیسے آدمزاد دیکھتے ہین سو کیسا عفریت سمجھا جاتا ہی پس وہ کمبخت اپنے قصور پر کیسے فخر پاسکتا ہی جو خدا کے ساتھ ناسپاس ہی جو جان کا اور ہر ایک برکت کا دینے والا ہی کیا وہ اپنی ہستی کے واسطے قادر قدرت کا اس سے زیادہ تر ممنون نہین ہی جسقدر اپنے والدین کا ہی جنکے وسیلے سے اپنی ہستی پایا ہی ان قصورون کے واسطے زمین پر جسقدر کم مذمت اور کم سزا ہوتی ہی اُسیقدر وے دوزخ مین سزاے ناتحملہ کے سزاوار زیادہ تر ہوتے ہین جسکو نہ کسی کی طاقت روک سکتی ہی نہ جس کسی کی حکمت بچا سکتی ہی۔

मइनास

ٹیلیمیکس نے ایک آدمی جسکو منصفون نے مجرم ٹھہرایا تھا بیٹھا ہوا دیکھ کے اُنسے پوچھنا چاہا کہ اسکا جرم کیا تھا تو فوراً اُس مجرم نے خودبخود جواب دیا کہ مین نے بُرائی نہین کی اور ہمیشہ بھلائی کرنے مین خوش رہا ہون مین منصف اور سخی اور فیاض اور ذی مروت رہا ہون پھر مجھپر کیا الزام عاید ہوسکتا ہی سینناس نے جواب دیا کہ تو کسی آدمی کے واسطے ملزم نہین ہی مگر کیا تو دیوتاؤن سے آدمیون کا کمتر ممنون نہین ہی اور اگر تو ایسا ہی تو تو منصفی کا کیا دعوی رکھتا ہی تو نے آدمیونکو جو فقط خاک ہین اپنا فرض ادا کیا ہی تو نیک رہا ہی لیکن تیری نیکی کل تجھہی مین رہی ہی دیوتاؤن کیطرف رجوع نہین ہوئی جنھون نے وہ عطا کی تھی تیری نیکی تیرے آرام کا باعث تھی اور تو اپنے ہی واسطے نیک رہا ہی حقیقت مین تو اپنا خدا آپ بنا ہی لیکن دیوتا جنسے سب چیزین پیدا کیگئی ہین اور جنھون نے سب چیزین اپنے واسطے پیدا کی ہین اپنا دعوی چھوڑ نہین سکتے تو اُنکو بھول گیا ہی اور وے تجھکو بھولینگے اور چونکہ تو نے اپنا ہونا اپنے واسطے پسند کیا ہی اُنکے واسطے نہین کیا وے تجھکو تیرے واسطے چھوڑینگے پس اپنی تسلی اپنے دل مین ڈھونڈھ تو ہمیشہ کیواسطے آدمیون سے جدا کیا گیا ہی جنکو تو نے اپنی خاطر

टैलीमैकस

मइनास

خوش رکھنا چاہا ہی اور تونے اپنے واسطے بُت بنایا ہی اب کم سے کم یہہ بات جان کہ پرہیزگاری
وہ نیکی ہی جسکے مرجع عام دیوتا ہین اور بغیر اسکے کوئی نیکی نیکی کے نام کی مستحق نہین ہوسکتی نیکی کی جس
جھوٹھی رونق سے تو آدمیونکی آنکھون کو چندھیا تا رہا ہی اور اُنکو آسانی بہکاتا رہا ہی سواب نہین
بہکائیگی آدمی صرف اُسکی بدی یا نیکی سمجھتے ہین جس سے راحت یا رنج پاتے ہین اور اسواسطے بدی
اور نیکی سے یکسان ناواقف رہتے ہین لیکن یہان دیوتا اپنی عقل کی تیزرسی سے سب چیزون کو
جیسی ہین ویسی دیکھتے ہین آدمیون کی تجویز ظاہری صورتون پر ہی یہان پلٹ جاتی ہی اور جو
اُنکو ناپسندیدہ ہی اُنکو پسندیدہ ہی۔
یے کلام فیلسوفانہ نیکی کے اُس شیخی باز کو ضرب آلۂ رعد سے لگے اور وہ اُس صدمے کا متحمل نہوسکا
جس دلجمعی کے ساتھہ وہ اپنے اعتدال اور استقلال اور فیاضی کا خیال رکھتا تھا سواب کلفت اور
حسرت سے متبدل ہوئے اُسکے دل کا خیال دیوتاؤن کے ساتھہ دشمنی رکھنے سے اُسکو باعث عقوبت
ہوا اُسنے اُس نور راستی سے جو حاصل ہوا تھا اب دیکھا اور ہمیشہ دیکھنا پڑا کہ اپنے افعال سے جو ستایش
آدمیون سے حاصل کی تھی سو غلط اور بیفائدہ تھی جب اُسنے دل مین دیکھا تو ہر ایک چیز بالکل
معکوس نظر آئی اب وہ جو تھا سو نرہا اور سب تسلی اُسکے دل سے دور ہوئی اُسکی سمجھہ جو ابتک اُسکے
موافق تھی اب اُسکے برخلاف ہوئی اور اُسکو اُسکی نیکیون کیواسطے بھی ملامت کی جو اُنکا مرجع ابتدا
اور انتہا خدا نہونے سے محض باطل اور پُر فریب تھین وہ دہشت اور کلفت اور غیرت اور حسرت اور
مایوسی سے گھبرایا اُسکی دیوانگی اِسی پر قانع ہوئی کہ اُسکو تکلیف دینا چھوڑا اور اُسکو اُسی کے حوالے کیا
اُسکا دل اُن دیوتاؤن کی طرف سے منتقم ہوا جنکی اُسنے حقارت کی تھی چونکہ وہ خود سے محفوظ نرہ
سکا اسلیے نہایت تاریک مقامات مین گیا تاکہ اورونکو نظر نہ آئے وہ تاریکی تلاش کرتا تھا مگر پانہ سکتا
تھا روشنی نے اُسکا پیچھا کرنا چاہا اور کیا روشنی راستبازی نے جسکی اُسنے پیروی نہ کی تھی اب
اُسکو غفلت کی سزادی اور جو کچھہ اُسنے خوشی سے دیکھا تھا سو سب اب اُسکی آنکھونکو کروہ لگا شل
نبع خرابی جو کبھی آخر نہو اُسنے کہا یہہ کیا ہولناک مقام ہی کہ مین نے دیوتاؤن کو نہ آدمیونکو نہ خود
کو پہچانا حقیقت مین مینے کچھہ نہین جانا کیونکہ مینے بدی کی وسعت مین اُس نیکی کو نہین پہچانا جو
اصل درستی ہی جس راستے سے مجھکو چلنا تھا اُس راستے مین میرے قدم نہین پڑے میری سب عقلمندی

بیوقوفی تھی اور سیری سب نیکی مغروری جسکو مین نے نابینا یا نہ ناپاکی سے صرف خودی کے دیوتا
پر قربان کیا ہی۔

टैं नकस

ٹیلیمیکس آگے بڑھا تو وے بادشاہ دیکھے جنھون نے اپنا اختیار خراب کیا تھا بدلہ لینے والے غضب نے
اُنکے آگے ایک آئینہ رکھا جسمین اُنکی بدیان تمام بُرائی کے ساتھہ نظر آتی تھین اُسمین اُنھون نے
اپنی ناممیزانہ نخوت دیکھی جو ناشائستہ ستائش سے خوش ہوتی تھی اور آدمزاد کے ساتھہ اپنی
کمی دربندی جسکو صرف اپنی خوشی مدنظر نہین رہتی تھی اور نیکی سے اپنی ناواقفیت اور راستی سے
اپنی وحشت اور خوشامدگویون کے ساتھہ اپنی طرفداری اور اپنی اوباشی اور عیاشی اور سستی اور
اپنی بے سبب بدگمانی اور اپنی بے اصل نمایش اور اپنی خودنمایانہ بھڑک جو ایک شعلہ ہی آہستہ آہستہ
رفاہ عام کو جلاتا ہی اور فخر باطلہ کے واسطے اپنی حوصلہ وری جو خونریزی سے حاصل ہوتی ہی اور
اپنی ظالمانہ زیادتی دیکھی جو غم وغصہ کی بدبخت قربانیون سے لذاید فضولیہ کی تحصیل متواترہ چاہتی ہی
جب اُنھون نے اِس آئینے کو دیکھا تب اُنکو اپنی صورت ہو بہو جیسی تھی ویسی نظر آئی بلکہ اُس وہی
صورت سے جسکو بیلیروفن نے مغلوب کیا تھا اور لرنہ کے صحرا کے افعی سے جسکو ہرکیولیز نے ہلاک کیا تھا
بلکہ خود سربیرس سے جو ایک دیو ہی تین سر والا کُتّے کی صورت کا جسکے تین دوزخی مُنہہ سے ایک وبائی آتش
کی دھار نکلتی ہی جسکے بخارات ہی تمام آدمزاد کی نسل کو جو زمین پر متنفس ہی زیادہ تر شیطانی اور ہولناک
تھے تباہ کرنے کو کافی ہین اُسیوقت ایک دوسرے غضب نے طاعنانہ اُن تعریفونکی تکرار کی جو وقت زیست
وے اپنے خوشامدیون سے سنتے تھے اور ایک دوسرا آئینہ اُنکو دکھایا جسمین ہو بہو ایسے نظر آئے جیسے خوشامد
سے نظر آتے تھے اِن تصویرون کا مقابلہ جو اسقدر مختلف تھا اُنکی نخوت کے واسطے سزاے کافی تھا اور
یہہ بات جتانیکے قابل ہی کہ جو سبسے زیادہ بدکار تھے سو سبسے زیادہ ستائش کے باعث تھے کیونکہ جو سب سے
زیادہ بد ہوتے ہین سو سبسے زیادہ خوفناک ہوتے ہین اور اپنے وقت کے شعرا اور فصحا سے ستائش کمینگانہ
بے شرمی کے ساتھہ سُنتے ہین۔

बैतेरोफ़न लना
हर्कूलीज़
सर्बीरस

اِس مہیب انتہا غار سے آہ ونالے متواتر اُٹھتے تھے جہان وے بیعزتی اور ہتک کے سوا جسکے وے
خود باعث تھے اور ہر ایک چیز اُنکو ہٹاتی اور دباتی اور گھبراتی تھی اور کچھہ ندیکھتے تھے جیسے وے زمین
پر آدمیون کی جانون کے ساتھہ کھیلتے تھے اور سمجھتے تھے کہ سب ہمارے فائدے کے واسطے پیدا ہوئے

ہین ویسے ٹارٹیرس یعنی دوزخ مین اُن غلامون کے ظالمانہ ظلم کے حوالہ ہوئے تھے جو اُنکو انتقاماً تمام تلخی غلامی چکھاتے تھے وے عدیم الاظہار غصے سے اُنکے مطیع تھے اور امید رکھتے تھے کہ ظلم کا آہنی ہاتھ سبکتر ہوگا وے اُن غلامون کی ضربون کے تلے جواب اُنکے واسطے بیرحم ظالم تھے متحمل اور بیطاقت ہورہے تھے جیسے کوہ ایٹنہ کی جلتی ہوئی بھٹیون پر جب ولکین محنت کے واسطے متقاضی ہوتا ہی تب سکلاپ کے ہتوڑون کے تلے نہائی ہوتی ہی۔

ٹیلیمیکس نے دیکھا کہ اِن مجرمون کی صورتین زرد اور مہیب تھین اور اُن تکلیفون کی جو وے اپنے دل پر اُٹھارہے تھے بخوبی مظہر تھین وے خود کو ایسی نفرت سے دیکھتے تھے جو اب اُنکی ہستی سے جدا ہونیوالی نتھی خود اُنکے قصور اُنکے واسطے سزا انگیز تھے زیادہ تر سزا کی ضرورت نتھی وے مہیب صورتون سے اُنکے پاس آتے تھے اور متواتر اُنکو اپنی تمام بدصورتی دکھاتے تھے وے دوسری موت چاہتے تھے تاکہ اِن منصرمان انتقام سے دور ہوجاتے جیسے پہلی موت سے وے اپنے بدن سے دور ہوئے تھے ایسی موت چاہتے تھے جس سے سب واقفی اور آگہی دور ہوجاتی وے موتہاے دوزخ کے متلاشی تھے تاکہ وے آنکو دشوار گذار تاریکی مین راستی کی شعاع متعاقبہ سے چھپائین لیکن وے جام انتقام نوش کرنے کو وہان رکھے گئے تھے جسکو برابر پیتے تھے مگر بھرا کا بھرا ہی پاتے تھے راستی نے جس سے وے بھاگے تھے اُنکو آگھیرا تھا جیسے نامغلوب اور بیرحم دشمن آگھیرتا ہی اُسکی شعاع جو ایک وقت اُن کو دن کی شعاع ملایم کیطرح چمکا سکتی اب بجلی کیطرح اُنکو لگتی تھی یہہ ایسی سخت اور مہلک آتش تھی جو بیرونی اطراف پر کچھہ نقصان نہین پہنچاتی تھی مگر دل مین تکلیف کی آگ لگاتی تھی راستی سے جو اب ایک منتقم شعلہ تھی روح ایسی پگھلتی تھی جیسے دھات بھٹی مین پگھلتی ہی وہ سبکو گلاتی ہی مگر کسی کو نہین مٹاتی زندگی کے عناصر اولی جدا ہوتے ہین تاہم کبھی مرتا نہین ہی وہ گویا خود سے بلا راحت اور بلا تسلی مجور ہی وہ کسی اصلی زیست سے زندہ نہین ہی مگر غصے سے جو اُسکی بدعادتی سے اشتعال پاتا ہی اور مہیب جنون سے جو ناامیدی کا نتیجہ ہی۔

اِن صورتون مین جسکو دیکھکر ٹیلیمیکس کے بدن پر بال کھڑے ہوتے تھے ٹیلیمیکس نے لیڈیہ کے وے پرانے بادشاہ دیکھے جو سست اور عیاشانہ زیست کی راحت کو دوسرون کے فائدے کی محنت پر جو بادشاہ کا ایک نہایت ضروری کام ہی مقدم سمجھنے کے واسطے سزا پارہے تھے۔

टार्टैरस

ईट्ना, वल्कैन
सिक्लाप

टेलीमेकस

टेलीमेकस
टेलीमेकस
लिडिया

یے بادشاہ اپنی بیوقوفی کے واسطے ایک دوسرے کو ملامت کرتے تھے اِنمین سے ایک نے اپنے بیٹے سے
کہا کیا مین نے تجھکو اپنی زندگی کے اخیر برسون مین جب پیری نے میری اے کو موزون کیا تھا اپنی
غفلت سے جو خرابیان پیدا ہوئی تھین نہین سمجھائی تھین بیٹے نے جواب دیا ای بدنصیب کمبخت تو ہی
میری گمراہی کا باعث ہی تیری ہی دیکھا دیکھی مین بزرگی پسند اور مغرور اور عیاش اور ظالم ہوا
تھا جب مینے خوشامد سے مسرور اور عیاشی اور سستی سے مخمور دیکھا تب مینے بھی فرحت اور راحت کی
بلا امتیاز ویسی ہی رغبت حاصل کی مینے سمجھا کہ بادشاہونکو سب دوسرے آدمی ایسے ہین جیسے آدمیونکو
گھوڑے اور دوسرے باربردار جانور ہین جو فقط اُنکا بوجھ اُٹھانے اور اُنکی تکلیف مٹانے کے کام
کے ہین اور کسی کام کے لایق نہین سمجھے جاتے میری ایسی سمجھ تھی اور یہہ سمجھ مین نے تجھ سے سیکھی تھی
مین تیری نظیر کا پیرو ہوا ہون اور تیری ذلت کا شریک بنا ہون یے ملامتین سخت خوفناک لعنتون
سے شامل تھین اور آپس کا بغض اور کینہ دوزخ کی تکلیف کو بڑھاتا تھا۔

اِن بے نصیب بادشاہون کے آس پاس بے سبب حسد اور بیہودہ خطر اور بے اعتباری اور
دہشت جو بادشاہون سے آدمیونکو بیقدر سمجھنے کا باداش لیتے ہین اور طمع جو دولت سے سیر نہین ہوتی
اور بے اصل بزرگی جو ہمیشہ باعث ظلم اور ایذا ہوتی ہی اور نامردانہ راحت پسندی جو ایک غول مکار
ہی کہ صرف ایک خیالی فائدہ دکھاتا ہی اور ہر طرح کی خرابی لاتا ہی ہجوم لاتے تھے جیسے وقت شفق اُلو
بہت سے بادشاہ نہ صرف بدی کے واسطے جو کی تھی بلکہ اُس نیکی کیواسطے بھی جلکے کرنے مین غفلت
اختیار کی تھی سزا پارہے تھے جو گناہ قوانین کی تعمیل نکرنیسے رعیت کرتی ہی سو گناہ بادشاہ کرتا ہی کیونکہ بادشاہ
صرف قوانین کے عامل ہوتے ہین اور بادشاہ ہی اِن بے انتظامیون کے واسطے بدنام ہوتے ہین
جو حشمت و فراغت وغیرہ زیادتیون سے پیدا ہوتی ہین جس سے ایسے ناجایز اور سخت جوش ظہور پاتے
ہین کہ جب تک عام حقوق پر دست درازی نہین کرتے تب تک تسکین نہین پاتے لیکن جن بادشاہون
نے اپنی رعایا کی ایسی حفاظت کرنے کے عوض جیسے گلہ بان اپنے گلّے کی کرتے ہین بھیڑیے کیطرح اُن کو
پھاڑا اور کھایا تھا سو زیادہ تر عبرت انگیز سختی سے سزا پارہے تھے۔

اِس تاریکی اور خواری کی غار بے انتہا مین زیادہ تر خرابی سے بہت سے بادشاہ دیکھے جو
دنیا مین اپنی ذاتی نیکی کے واسطے ممتاز تھے لیکن تب بھی اپنی حکومت کا انتظام نامحتاطانہ شریر اور مکار

टार्टरस

آدمیون کے ہاتھہ مین چھوڑنے سے ٹارٹیرس کے عذاب کے قابل سمجھے گئے تھے وے اُن بدیون کے واسطے سزا پاتے تھے جو اُنکے اختیار کی اجازت سے ظہور مین آئی تھین اگرچہ اُنمین سے بہت سے قانوناً نہ نیک تھے نہ بد بیخبری سے بیرونی رنگ سے منقش تھے جبتک راستی ظاہر ہوتی تھی تب اُسکو نہین چھوڑتے تھے لیکن نہ نیکی کا مزہ جانتے تھے نہ نیکی کرنے کی فرحت سے واقف تھے ❊

باب نوزدہم

टेलीमेकस
इलीज़ियम

ٹیلیمیکس کا ایلیزیم کے کھیتون مین داخل ہونا اور وہان اُسکے پردادے آرسیسیس کا اُسکو پہچاننا اور یقین کرانا کہ یولیسیز اب تک زندہ ہی اور تو اُسکو ایتھاکہ مین دیکھیگا اور اُسکے تخت پر بیٹھیگا اور پھر آرسیسیس کا اچھون کی خصوص اچھے بادشاہونکی جو دیوتاؤن کی تعظیم کرتے رہے اور اپنی رعایا کو آرام دیتے رہے عافیت بتانا اور آنکھون سے دکھانا کہ جن بہادرون نے دوسرونکو برباد کرنے مین فضیلت پائی ہی سو محتشمانہ انعام کے کمتر مستحق ہین اور علیحدہ مقام مین جا پاتے ہین پھر ٹیلیمیکس کا کچھہ نصایح عام سننا اور اپنی لشکرگاہ کو لوٹنا ❊

आर्सीसीयस
यूलीसीज़

इथाका
आर्सीसियस

टेलीमेकस

टेलीमेकस

جب ٹیلیمیکس نے اس مقام کو چھوڑا تب اُسنے خود کو ایسا آسودہ پایا گویا ایک پہاڑ اُسکی چھاتی پر سے ہٹ گیا تھا اس آسایش نے جو ایسی ناگہانی اور ایسی بڑی تھی اُنکی خرابی کا نقش اُسکے دل پر خوب مضبوط جمایا جو وہان بلا امید رہائی مقید تھے وہ اتنے بادشاہونکو دوسرے مجرمون کی نسبت زیادہ تر سختی سے سزا پاتے دیکھکر ڈرا اور اپنے دل سے بولا کیا بادشاہون کو اتنے امورات کا پورا کرنا اور اتنی مشکلات پر غالب آنا اور اتنے خطرات سے بچنا فرض ہی کیا اُس علم کا جو اُنکو جیسا آپ سے ویسا دوسرون سے اپنی حفاظت کے واسطے ضرور ہی حاصل کرنا ایسا مشکل ہی اور کیا وے اس زندگی ناپایدار کے حسد اور اضطراب کے تمام مقابلہ پر بھی دوزخ کی گرانبار اور پایدار تکالیف کے حوالے کیے جاتے ہین پھر بادشاہی چاہنی کیسی حماقت ہی پُر سلامت گوشۂ عزلت کیسا خوش ہی جسمین بالمقابلہ

استعمال نیکی آسان ہی۔
ان خیالات سے وہ بہت حیران اور پریشان ہوا اُسکے زانو کانپنے لگے اور اُسکا دل اضطراب
سے مضطرب ہوا اور کچھ ایسی یاس آمیز خواری سے متاثر ہوا جو اُسنے ابھی دیکھی تھی لیکن جسقدر آگے
بڑھا اُسیقدر وے مقامات تاریکی و نومیدی و دہشت دور ہوئے تب اُسنے رفتہ رفتہ نئی ہمت سی
اپنے دل مین پائی زیادہ تر آزادگی سے دم لیا اور تھوڑے فاصلے پر پاک اور متبرک روشنی دیکھی جو
بہادرانہ نیکی کے مقام کو روشن کرتی ہی۔

اس مقام مین سب اچھے بادشاہ رہتے تھے جنھون نے ابتداے زمان سے آدمزاد پر حکمرانی کی
تھی وے دوسرے منصفون سے علیحدہ رکھے گئے تھے کیونکہ جیسے بدکار بادشاہ ٹارٹیرس یعنی جہنم مین
टार्टरस
دوسرے مجرمون سے زیادہ تر مہیب سزا پاتے ہین ویسے نکوکار بادشاہ میدان ایلیزیم یعنی بہشت
इलीज़ियम
مین دوسرے شائقان نیکی سے زیادہ تر راحت پاتے ہین۔

ٹیلیمیکس ان خوش اور نامی ارواح کیطرف بڑھا جنکو اُسنے بہ فرح اور خوشبودار شجرستانون
टैलीमेकस
مین ملایم گیاہ پر لیٹتے ہوئے دیکھا جہان گل اور بوٹے ہمیشہ تازہ رہتے تھے اور ہزارہا نہرین ان
مناظر فرحت مین روان تھین اور اپنی نرم اور صاف لہرون سے زمین کو چھڑکتی تھین بیشمار مرغون
کی صدا اس شجرستان مین گونجتی تھی بہار زمین پر پھول اُگاتی تھی اور خزان درختون پر پھل
لاتی تھی یہان سہیل کی گرمی سوزان کبھی نہین محسوس ہوتی تھی اور شمالی صرصر سردی کی سختی نہین
دکھا سکتی تھی نہ جنگ جو خون کی تشنہ ہی نہ حسد جو زہری دانت سے کاٹتا ہی اُن افعیون کی طرح جو
اُسکے بازوون پر لپٹے رہتے ہین اور اُسکے سینے پر پلتے ہین اور نہ رشک اور نہ بے اعتباری اور نہ
دہشت اور نہ بیہودہ خواہش اس پاک سلامت گاہ پر استیلا پاتی ہین یہان دن بے انتہا ہی اور رات
کی تاریکی نامعلوم یہان ان خوش نصیبون کے جسم پاک اور صاف نور سے ایسے ڈھکے ہوئے ہین جیسے
جامہ سے ہوتے ہین یہہ نور ایسا نہین ہی جیسا دنیا مین فانیون کو نصیب ہی جسمین کچھ سیاہی سی پائی
جاتی ہی بلکہ ایک آسمانی تنویر ہی بلا نام جو سب سے زیادہ دبیز جسم مین اس سے بھی زیادہ تر سرعت کے
ساتھہ دخل کرتی ہی کہ آفتاب کی شعاع سب سے زیادہ صاف بلور مین کرتی ہی جو نظر کو چندھیاتی نہین
بلکہ تقویت دیتی ہی اور روح کو ایسی راحت بخشتی ہی کہ زبان ادا نہین کرسکتی اس ہوائی جوہر سے

وے خوش نصیب زندگانی جاودانی پاتے ہین اور یہہ آئین ایسا پھیلتا اور سماتا ہی جیسا طعام جسم فانی ہین وے اُسکو دیکھتے ہین چھوتے ہین اور چوستے ہین اور وہ آئین ایک خالی نہو سکنے والا چشمۂ آب راحت و فرحت پیدا کرتا ہی سو ایک چشمۂ بہجت ہی جسمین وے شامل ہوتے ہین جیسے مچھلیان دریا مین وے کچھہ نہین چاہتے اور کچھہ نہین رکھتے اور سب کچھہ رکھتے ہین یہہ آسمانی نور روح کو گرسنگی سے سیر کرتا ہی ہر ایک خواہش دور ہو جاتی ہی وے خوشی سے ایسے سیر ہوتے ہین کہ اُس سبب سے آزاد ہو جاتے ہین جبکہ اجسام فانی ایسے بیقرارانہ شوق سے اپنی خواہش جو اُنکے سینے کو ستاتی ہی بر لانے کے واسطے متلاشی رہتے ہین اُن سب خوشنما اشیا کا جو اُنکے گرد رہتی ہین پھر کچھہ خیال نہین رہتا کیونکہ اُنکی راحت اندر سے پیدا ہوتی ہی اور کامل اسلیئے کچھہ باہر سے نہین چاہتے ایسے ہی دیوتا آب کوثر اور آب حیات سے سیر ہو کے دنیا کے دسترخوان کی سب لذیذ ترین نعمتون سے اُنکو خراب اور ناپاک سمجھ کے نافر ہوتے ہین اُن آگے اُنکے سے سب بدیان دور بھاگتی ہین یعنی موت اور بیماری اور مفلسی اور مصیبت اور حسرت اور ندامت اور یاس اور آس بھی جو کبھی یاس سے کمتر باعث تکلیف نہین ہوتی اور عداوت اور نفرت اور کراہت کبھی دخل نہین پا سکتی۔

تھریس کے کوہہاے بلند جنکی برفہاے ناپائدار سی سفید چوٹیان ابتداے زمان سے بادلون مین سمائی ہوئی ہین اگرچہ اپنے مرکز تک عمیق گڑے ہین اپنی بنیاد سے جلد تر تہ و بالا ہو سکتے ہین بہ نسبت اِس سے کہ یے ارواح مسرور ایک ساعت کے واسطے بھی بے آرام ہو سکین فی الحقیقت وے زیست کی خرابیون پر رحم سے متاثر ہوتے ہین لیکن یہہ جوش ملایم اور پُر تسکین ہی جو اُنکی راحت غیر متبدلہ سے کچھہ نہین چاہتا اُنکی صورتین عظمت یزدانی اور شباب جاودانی اور فرحت لافانی کے نور سے چمکتی ہین یہہ فرحت مسرت کے ناز مستانہ سے بزرگتر ہی سو ثبات اور سکوت اور پاکی سے حالی اور راستی اور نیکی کے قبضے سے عالی ہی وے ہر لحظہ ایسی خوشی پاتے ہین جیسی کوئی ما اپنے اکلوتے بیٹے کی واپسی پر جسکو وہ مردہ سمجھتی ہو پاتی ہی لیکن یہہ خوشی اُس والدہ کے سینے مین ناپائدار ہوتی ہی اور اُنکے سینون مین پائدار کبھی کم یا کالعدم نہین ہو سکتی جو خوشی شراب سے حاصل ہوتی ہی سو سب اُن کو بے شورش و حماقت واصل ہوتی ہی وے جو کچھہ دیکھتے ہین اور پاتے ہین بایکدیگر جتاتے ہین وے اپنی اگلی حالت کی کاہلانہ حشمت اور مطعونانہ عظمت سے نافر ہین اور اُنکی طرف نفرت اور حسرت سے ناظر۔

وے اُن مشکلات اور تکلیفات کو یاد کرتے ہین جو کچھہ مدت تک اُنھون نے اُٹھائی تھین جب اپنی راستبازی بچانیکے واسطے ضرور تھا کہ نہ صرف دوسرون کے بلکہ اپنے مقابل بھی ساعی رہین اور شاکرانہ اور متحیرانہ اُن دیوتاؤن کی ہدایت اور حفاظت قبول کرتے ہین جنھون نے اُنکو اتنے خطرات مین سلامت رکھا تھا کچھہ کلام ناگفتنی اور ربّانی اُنکے دلون مین نازل ہوتا ہی اور کچھہ جوش مثل جوش یزدانی حاصل سو اُنکی طبیعتون سے شامل ہوتا ہی وے دیکھتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم خوش ہین اور باطناً مانتے ہین کہ ہمیشہ خوش رہین گے وے یک زبان ہوکے دیوتاؤن کی ثناخوانی کرتے ہین اِس تمام مجمع مین سب کا ایک خیال اور ایک دل رہتا ہی اور دریاے رحمت یزدانی ہر ایک کے دل مین یکسان بہتا ہی۔

اِس پاک اور بہغایت راحت مین ہر ایک زمانہ بمعلوم بسر ہوتا ہی اور زمین کی خوشترین ساعتون سے کمتر معلوم دیتا ہی مگر ازمنۂ گذران بھی اپنی خوشی جون کی تون قایم رکھتے ہین وے ایک ساتھہ بادشاہت کرتے ہین نہ ایسے تختون پر جنکو دست آدمزادہ وبالا کر سکتا ہی بلکہ اپنے اندر ایسے اقتدار سے جو مطلق اور غیر متغیر ہوتا ہی اور نہ ایسے اختیار سے جو باہر سے حاصل ہوتا ہی اور ایک حقیر اور رذیل جماعت سے علاقہ رکھتا ہی وے ایسے تاجون سے ممتاز نہین ہین جو اکثر رونق باطلہ سے یعنی فکرت اور دہشت کی تاریکی اندوہگین سے پوشیدہ رہتے ہین خود دیوتاؤن نے عظمت دوامی کے دیہیم اُنکے سرون پر رکھے ہین جو فرحت اور لافانیت کی علامت اور نشانی ہین۔

टैलीमेकस

ٹیلیمیکس جو ان فرح افزا میدانون مین بیفایدہ اپنے باپ کو ادھر اُدھر دیکھتا تھا سو اس مقام کی پرتسکین اور عالی تحصیلات سے ایسا متحیر ہوا کہ اُسکو عالم مردگان مین آنیکا غم نرہا بلکہ عالم زندگان مین واپس آنیکی ضرورت سے نالان تھا اُسنے کہا کہ زندگانی یہان پر ہی زمین پر صرف اُسکا سایہ پایا جاتا ہی نہ اُسکی حقیقت کا پایہ مگر تعجب سے دیکھا کہ جو بادشاہ جہنم مین سزا پاتے تھے سو شمار مین زیادہ تھے اور جو بہشت مین جزا پاتے تھے سو شمار مین کم تھے اِس نامساویت سے اُسنے سمجھا کہ صرف تھوڑے بادشاہ ایسے ہین جو قرار واقعی اپنی طاقت کو اور اُس خوشامد کو روک سکتے ہین جس سے اُنکے خیالات برابر تیزی پر آتے رہتے ہین اور اسلیے جانا کہ اچھے بادشاہ کم ہوتے ہین اور جو زیادہ ہین سو ایسے بد ہین کہ اگر دیوتا حالت زیست مین اُنکے اختیار کو خراب نکرین اور اُنکو مردون مین سزا نہ دین تو وے ہرگز

درست نہون ۔

ٹیلیمیکس نے اپنے باپ یولیسیز کو ان چند سرورون مین نہ دیکھکر اپنے دادے پرہیزگار لیئرٹیز
کے واسطے چارون طرف نظر کی جب اسکی آنکھین عبث اس تلاش مین مصروف تھین ایک پیر مرد اسکی
طرف کو بڑھا جسکی صورت نہایت بزرگانہ اور قابل تعظیم تھی اسکی عمر ان آدمیونکی عمر سے نہ ملتی تھی جو
برسون کے بوجھ سے زمین کیطرف مایل ہوتے ہین وہ ایک طرح کا نشان تھا بے نام وہ مرنے سے پہلے
پیر ہوا تھا تاہم عمر کی بزرگی کے ساتھ جوانی کی خوبی شامل تھی کیونکہ بہشت کے میدانون مین
آتے ہین سو کیسے ہی پیر فرتوت ہوتے ہین لیکن فوراً جوانی کی خوبیان بحال پاتے ہین یہہ واجب التعظیم
شیاں جلد ٹیلیمیکس کی طرف آیا اور واقفانہ محبت سے اسکو مثل اس شخص کی جسکو جانتا تھا اور چاہتا
تھا دیکھنے لگا یہہ جوان جو اس سے بالکل ناآشنا تھا حیران و پریشان سا خاموش کھڑا رہا اسنے
کہا اے میرے بیٹے تو مجھکو بھول گیا ہی لیکن مین ناخوش نہین ہون مین آرسیسیس لیئرٹیز کا باپ
ہون میرا پوتا یولیسیز ائیتھاکہ سے ٹرائے کے محاصرے پر گیا تھا اس سے کچھ پیشتر میرے ایام زمین
پر تمام ہوگئے تھے تب تو اپنی آیا کی آغوش مین ایک بچہ تھا لیکن اسوقت مین تجھسے امیدین رکھتا
تھا سو اب برآئی ہین کیونکہ تو اپنے باپ کی تلاش کو پلیوٹو کی حدود مین وارد ہوا ہی اور اس کام مین
دیوتاؤن نے تیری مدد کی ہی اے خوش نصیب جوان دیوتا تجھکو خاص محبت سے دیکھتے ہین اور وے
تجھکو ایسی عظمت سے جیسی تیرے باپ کی ہی ممتاز کرینگے مین تجھکو ایک بار پھر دیکھکر خوش ہون لیکن
یولیسیز کو یہان مت تلاش کر وہ مُردون مین نہین ہی اب تک جیتا ہی اور میری نسل کو ائیتھاکہ مین
نئی عزتون کے واسطے نامور کرنیکو بچا ہی خود لیئرٹیز اگرچہ اب وقت کا ہاتھ اسپر گران ہی اب تک زندگی
کے دم بھرتا ہی اور امید کرتا ہی کہ اسکا بیٹا آکے اسکی آنکھین بند کرے آدمی ایسا ناپایدار ہی جیسا وہ
پھول جو صبح کھلتا ہی اور شام کو مرجھاتا ہی اور پانو سے دبایا جاتا ہی نسل کے بعد نسل آخر ہوتی ہی جیسے
تیز رو دریا کی لہر اور زمانہ خاموشانہ بلکہ نامزاحمانہ سرعت سے آتا ہی اور جو کچھ خوب پایدار ہی اور مستقل
کا دعوی رکھتا ہی اس سبکو ساتھ لئے جاتا ہی اے میرے لڑکے تو بھی افسوس ہی کہ جو اب جوانی کی
طاقت اور تازگی اور شگفتگی مین خوش ہی اس دلربا وقت کو جو ایسا فرح افزا ہی اس گل ناپایدار
سا دیکھیگا جو کھلتے ہی مرجھاتا ہی نہین جانیگا کہ تو بدلتا ہی اور خود کو بدلا ہوا پائیگا یہہ خوبی اور فرحت

टेलीमेकस
यूलीसीज
लैयरटीज
टेलीमेकस
आर्सीसिअस
लैयरटीज
यूलीसीज
अइथाका
ट्राय
प्लूटो
यूलीसीज
अइथाका
लैयरटीज

کی قطار جواب تیرے گرد خوشنما لگتی ہی اور یہہ صحت اور طاقت اور خوشی خیالات خواب کیطرح دور ہونگی اور
سوائے ایک اندوہگین یاد کے کہ وے ایک بار تیری تھین اپنا اور کچھہ نشان نچھوڑینگی پیری بمعلوم تجھہ پر
غالب آئیگی یہہ دشمن زحمت تجھہ مین اپنی سستی پھیلائیگی تیری پیشانی پر جھرّیان ڈالیگی تیرے بدن کو
زمین پر جھکائیگی ہر ایک عضو کو کمزور کریگی اور اس چشمۂ خوشی کو ہمیشہ کے واسطے سکھائیگی جواب تیرے
سینے مین روان ہی تو اس سبکو جو تیرے آس پاس حاضر ہی نفرت سے دیکھے گا اور جو آنیوالا ہی اُس سبکو
دہشت سے سوچیگا اور صرف تکلیف اور تصدیع کے واسطے اُن سے اپنی واقفیت رکھیگا یہہ وقت تجھکو
دور معلوم ہوتا ہی مگر افسوس ہی کہ تو بھولتا ہی وہ نامزاحمانہ سرعت سے قریب آتا ہی اور اسلئے نزدیک ہی
وہ جو ایسا جلد نزدیک آتا ہی کبھی دور نہین رہ سکتا اور زمانۂ حال جو ہمیشہ گذرتا ہی سو اب بھی دور ہی
وہ بولتے بولتے جاتا ہی اور پھر واپس نہین آتا اسلئے زمان حال کو اپنے خیال مین تیز روجان اور جادۂ
نیکی پر کیسا ہی ناہموار ہو متعاقبانہ قدم مار اور اپنی نظر مستقبل پر رکھہ پاکی طریقت اور محبت معدلت کو اس
फरحت बख़्श ...

گइ था का

فرحت بخش مقام راحت مین اپنے واسطے ایک جگہہ پیدا کرنے دے تو اپنے باپ کو اُٹھتا کہ مین جلد اختیار
پاتے ہوئے دیکھیگا اور حکم ہو چکا ہی کہ تو اُسکے تخت پر اُسکا جانشین ہوگا لیکن ای میرے بیٹے بادشاہت
ایک دھوکہ دینے والی شی ہی جو اُسکو دور سے دیکھتے ہین سو اُسکو سوا بزرگی اور رونق اور خوشی کے
اور کچھہ نہین دیکھتے اور جو نزدیک سے اُسکی تحقیق کرتے ہین سو اُسکو صرف تکلیف اور پریشانی اور
تصدیع اور بیہراسانی سمجھتے ہین گوشۂ عزلت مین راحت اور گمنامی سے رہنا باعث ملامت نہین ہی
لیکن بادشاہ راحت اور فراغت کو بادشاہت کی پُرتکلیف محنتون پر بلا بدنامی پسند نہین کرتا وہ اپنے
لئے نہین جیتا لیکن اُنکے لئے جیتا ہی جنپر وہ حکمرانی کرتا ہی جو ذرہ سی غلطی اُس سے سرزد ہوتی ہی سو نہایت
خرابی پیدا کرتی ہی کیونکہ وہ تمام لوگون مین خرابی پھیلاتی ہی اور وہ کبھی کبھی بہت سی پشتون تک چلی
آتی ہی اُسکا کام ہی کہ گنہگارون کی گستاخی کو دبائے بیگناہون کو بچائے اور افترا پردازی کو مٹائے
بدی سے بچنا ہی کافی نہین ہی لیکن اُسکو نیکی کرنے کے واسطے حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے خاص
شخصون کیطرح نیکی کرنے پر ہی قناعت نکرے لیکن اُس خرابی کو روکے جو بیرو کے دوسرے کرسکین
پس ای میرے بیٹے خیال کر کہ بادشاہت ایک حالت ہی نہ راحت اور سلامت کی بلکہ مشکلی اور خطرے کی
بلکہ اپنا مقابلہ کرنے اور اپنے غضب کو دبانے اور خوشامدیون کو مایوس بنانیکے لئے اپنی ہمت پیدا کر

آर्सीसीयस — टैलीमेकस

جب تک آرسیسیئس بولا وہ الہام کی حرارت غیبی سے محرور معلوم ہوا اور جب اُسنے بادشاہت کی
خرابیان ظاہر کین تب ٹیلیمیکس کو اپنے چہرے پر قوی آثار ترحم نظر آئے اُسنے کہا کہ جب بادشاہت اپنی خوشیون
کے واسطے لیجاتی ہی تب وہ باعث ظلم ہوجاتی ہی اور جب وہ اُسکے حقوق یعنی بیشمار لوگونکی حکومت اور
پرورش اور حفاظت ادا کرنے کے واسطے اختیار کیجاتی ہی جیسے کوئی والد اپنے بچونکی حفاظت اور پرورش
اور حکومت کرتا ہی تب وہ ایک طرح کی پرتکلیف اور پرمحنت غلامی ہوجاتی ہی اور بہادرانہ نیکی کا استقلال
اور تحمل چاہتی ہی مگر یقین ہی کہ جو حکمرانی کے حقوق محنت اور صفائی سے پیدا کرتے ہین سو سب اختیار رکھتے
ہین جو دیوتا اُنکی تکمیل خوشی کے واسطے دے سکتے ہین۔

टैलीमेकस

جب ٹیلیمیکس نے یہ کلام سُنا تب وہ اُسکے لوح جان پر ایسا منقوش ہوا جیسا کوئی نقاش لوح برنج
پر دے صفات منقوش کرتا ہی جنکو دور کی پشتون تک قایم رکھا چاہتا ہی وہ صدق اور عقل کی ایک
علامت تھا ایک بار ایک شعلہ سا جو اُسکی روح کے زیادہ ترین مخفی مقامات مین موثر ہوا اُسنے اُسکو
فوراً حرکت دی اور گرم کیا اور اُسنے اپنے دلکو ایک طاقت غیبی سے جسکا بیان نہین ہوسکتا بلکہ کسی
ایسی شی سے جسنے چشمۂ زیست کو خالی کیا ملایم پایا اُسکا جوش ایک طرح کی خواہش تھا جو پوری نہین
ہوسکتی بلکہ ایک صدمہ تھا جسکو وہ نہ سہ سکتا تھا اور نہ روک سکتا تھا اور ایک اہتمام تھا نہایت
فرح افزا مگر ایسا دردآمیز کہ اُسکو سہنا اور زندہ رہنا ممکن نتھا۔

आर्सीसीयस — लैयर्टीज़ — यूलीसीज़ — ट्राय

کچھ عرصہ کے بعد اُسکا زور کم ہوا اُسنے زیادہ تر آزادگی سے دم لیا اور آرسیسیئس کی صورت
مین لیرٹیز کی قوی شباہت دیکھی اور کوئی ایسی شی مضطربانہ یاد آئی جو یولیسیز کی صورت مین پائی
جاتی تھی جب وہ ٹراے کے محاصرے کو روانہ ہوا تھا۔

اس یاد سے اُسنے محبت اور خوشی کے مارے اشکباری کی اور اُس شخص سے ہمکناری چاہی
جسکو اُسنے تعظیم اور محبت سے دیکھا بلکہ کئی بار بیفایدہ کوشش کی وہ خیال جو سبک اور بے اصل تھا
اُسکی گرفت مین نہ آیا جیسا خواب کی صورتہاے فریبندہ آنکو فریب دیتی ہین جو اُن سے شکیب چاہتے
ہین جیسا تشنہ لب کبھی پانی کے واسطے جاتا ہی اور اُسکے آگے سے اُلٹا آتا ہی کبھی خیال سے ایسے الفاظ
کہتا ہی جنکو زبان ظاہر نہین کرسکتی اور کبھی شایقانہ ہاتھ پھیلاتا ہی اور کچھ ہاتھ نہین آتا اسیطرح

टैलीमेकस — आर्सीसीयस

ٹیلیمیکس کا شایقانہ شوق پورا نہین ہوسکا اُسنے آرسیسیئس کو دیکھا اور بولتے ہوئے سُنا اور

خود بھی اُس سے بولا مگر اُسکو چھو نہ سکا آخر اُسنے پوچھا کہ یے اشخاص جو تیرے آس پاس ہین سو کون ہین۔

اُس سفید سو پیر نے کہا کہ تو اِنکو دیکھتا ہی جو اپنے وقت کے باعث آرائش تھے اور آدمزاد کی فرحت و عظمت کے موجب تھے تھوڑے بادشاہ ہین جو حکومت کے لایق ہین اور جنھون نے زمین پر دیوتاؤن کے سے کام کئے ہین وے جنکو تو دور نہین بلکہ چھوٹے بادل کے سبب سے اُن سے الگ دیکھتا ہی سو کمتر بزرگی کے مستحق ہین فی الحقیقت وے بہادر تھے لیکن انعام ہمت و طاقت اُس سے بہت کم ہی جو ذکا اور صفا اور سخا کیواسطے پاتے ہین۔

تو اِنہین تھیسیس کو دیکھتا ہی جسکی صورت بالکل خوش نہین ہی اُسنے جو ایک کاذب اور مکار عورت کا نہایت اعتبار رکھنے سے مصیبت اُٹھائی ہی اب تک یاد کرتا ہی اور نیپچیون کے ہاتھ سے اپنے بیٹے ہپولیٹس کی موت چاہنے سے ابتک پچھتاتا ہی تھیسیس اگر ناگہانی غضب کا کم مطیع ہوتا تو کیسا خوش رہتا تو اکیلیز کو بھی دیکھتا ہی جو پیرس کے ہاتھ سے اپنی ایڑی مین ایک مہلک زخم پانے سے خود کو ایک برچھی کے سہارے سے اُٹھاتا ہی اگر وہ جیسا ہمت کے واسطے ویسا عقل اور عدل اور اعتدال کے واسطے نامی ہوتا تو دیوتا اُسکو ایک دیرپا بادشاہت عنایت کرتے لیکن اُنھون نے اُن لوگون پر رحم کیا جنپر وہ اپنے باپ پیلیس کی وفات کے بعد اصلی تواتر سے حکمرانی کرتا اور اُنکو ایسے شخص کی جلد بازی اور بے امتیازی کے خطرے مین نہ چھوڑا جو بآسانی ایسا جوش مین آتا ہی جیسا دریا آندھی سے قسمۃً اُسکا رشتۂ زندگی شکستہ ہوا اور وہ ایسا گرا جیسا وہ پھول جو ابتک پورا نہین کھلا ہل کی پھال کے تلے جس روز کھلتا ہی اُسی روز گرتا ہی اور کھلاتا ہی وے آدمیونکے گناہونکی سزا دینے کے واسطے اُسکو اِسطرح کام مین لائے جسطرح طغیانی دریا اور صرصر کو کام مین لاتے ہین وہ ایک ذریعہ تھا جس سے اُنھون نے ترائے کی دیوارونکو گرایا اور لیومیڈن کو دروغ حلفی کی اور پیرس کو گنہگارانہ خواہشون کی سزا دلائی جب ایسا کیا تو اُنکا غصہ فرو ہوا اور تھیٹس نے اپنی اشکباری سے اُنسے اُسکو زمین پر زیادہ رکھنے کے واسطے بیفائدہ درخواست کی جو صرف شہرونکو ویران اور بادشاہون کو مغلوب کرنے اور دنیا کو حیرانی اور پریشانی سے بھرنیکے قابل تھا۔

تو ایک دوسرے کو دیکھتا ہی جو اپنے چہرے کی سختی کے واسطے دیکھنے کے قابل ہی وہ ایجاکس ہی

थिसिअस
नैप्चून हइपोलीटस
थिसिअस ऐकिलीज़
पैरिस
पिलिअस
ट्राय, लैओमीडन पैरिस
थीटिस
ऐजाक्स

ٹیلیمن کا بیٹا اور ایکیلیز کا بھتیجا تو وقت معرکہ اُسکی بزرگی سے ناواقف نہین ہی ایکیلیز کی وفات کے بعد اُسنے اُسکے ہتھیارون کا دعوی کیا اور کہا کہ یے ہتھیار دوسرے کو ملنے نہین چاہئین لیکن تیرے باپ نے بھی اُنکا دعوی کیا اور اپنے استحقاق پر حجت کی یونانیون نے یولیسیز کے حق مین راے دی اور ایجاکس نے مایوس ہوکر خود کو ہلاک کیا غضب اور نخوت کے آثار اب تک اُسکے چہرے پر عیان ہین اِی میرے بیٹے اُسکے نزدیک سچا کیونکہ وہ سمجھیگا کہ سببت مین میری ہتک کرنے کو آیا ہی تجھکو اُسپر رحم کرنا چاہئے اُسنے ہمکو دیکھ لیا ہی اور اُس گھرے جنگل کے سایہ مین جو اُسکے پیچھے ہی ہماری نظر سے بچنے کے واسطے جو اُسکو ناپسند ہی چھپا چاہتا ہی اور دوسری طرف پر تو ہیکٹر کو دیکھتا ہی سو اگر تھیٹس کا بیٹا دوسرے وقت کے واسطے زندہ رہتا تو نامغلوب ہوتا وہ گذرتا ہوا سایہ اگیمیمنن ہی جسکی صورت سے کلیٹیمنیسٹرا کی دغابازی کی واقفیت ابتک عیان ہی اِی میرے بیٹے ٹینٹیلس کے خاندان پر جو مصائب نازل ہوئے ہین اُنسے مین ابتک کانپتا ہون ایٹریس اور تھیئسٹیز دو بھائیون کی باہمی عداوتون نے اُنکے باپ کے گھر کو دہشت اور ہلاکت سے معمور کیا ہی افسوس ایک گناہ ایک طرح کی پُرخطر ضرورت سے زیادہ گناہ کا کیسا باعث ہوتا ہی اگیمیمنن ٹراے کے محاصرے سے فتحمندی کے ساتھہ واپس آیا لیکن جو بزرگی اُسنے لڑائی مین پائی تھی اُس سے اُسکو سلامت کے ساتھہ کامیاب ہونیکی فرصت نہ ملی اکثر سب فتحمندون کا یہی حال ہی یہہ تمام جو تو دیکھتا ہی معرکہ مین بزرگ رہے ہین لیکن نہ نیک نہ ہردل عزیز ہوئے ہین اُنکو بہشت کے میدانون مین صرف دوسرا درجہ ملا ہی۔

وے جنھون نے عدل سے حکومت کی ہی اور رعیت سے محبت رکھی ہی دیوتاؤن کے دوست سمجھے جاتے ہین ایکیلیز اور اگیمیمنن جو اب تک اپنی تکرارون اور نزاعون سے معمور ہین اب یہان بھی ناکامل ہین اور اپنے طبیعی نقصون سے شامل اور جو تکلیف پیدا کرتے ہین سو اُٹھاتے ہین یے بہادر جو زندگانی اُنھون نے ضایع کی ہی اُسکے واسطے ناحق پچھتاتے ہین اور جسم سے سایہ ہوجانے پر افسوس کھاتے ہین لیکن جن بادشاہون نے برابر ہاتھہ سے عدل اور رحم کیا ہی سو ایسے خونریزدانی سے پاک ہوکے کہ ہمیشہ اُن کی ہستی کو تازگی بخشتا ہی سو اپنی خواہش حاصل اور خوشی کامل پاتے ہین وے آدمزاد کے اندیشہ بیفائدہ پر رحم سے ناظر ہین اور بُرے کامون سے جو ہوا و ہوس پر مبنی ہین بچے کا کھیل سمجھکر نافر ہین وے سرچشمہ سے آب نیکی اور راستی پیتے ہین اور خوش رہتے ہین آپ سے یا دوسرون سے کچھہ تکلیف نہین پاتے

टेलैमन
एकिलीज़
ऐकिलीज़
यूलीसीज़
ऐजाक्स
हैक्टर
थीटिस
ऐगेमैम्नन
क्लाइटेमैस्ट्रा
टैन्टेलस
ऐट्रीयस
थीऐस्टीज़
ऐगेमैम्नन
ट्राय
ऐकिलीज़
ऐगेमैम्नन

وے نہ کسیطرح کی حاجت رکھتے ہین نہ خواہش نہ دہشت اُنکو سب بالتمام ہی سوا خوشی کے جو بالدوام ہی

इनेकस आर्गास

وہ واجب التعظیم صورت جو تو اُدھر دیکھتا ہی اینیکس ہی جسنے آرگاس کی سلطنت کی بنا رکھی ہی
پیری کا نشان عدیم الاظہار شیر ہی اور بزرگی سے عیان ہی وہ سبک اور تیز قدم سے چلتا ہی سو پرندے
کی پرواز سے مشابہت رکھتا ہی اور اُن پھولون سے پہچانا جا سکتا ہی جو اُسکے پانو کے تلے اُگتے ہین وہ
ہاتھی دانت کا ایک باجہ اپنے ہاتھ مین رکھتا ہی اور دوامی ثنا کے ساتھ دیوتاؤن کے اعجاز گانے
مین حالت وجد دوامی مین آرہا ہی اُسکا دم صرصر خوشبو ہی جیسا موسم بہار کی صبح کا دم ہوتا ہی اور اُسکی

इलीज़ियम ओलिम्पस

آواز اُسکے ساز کا الحان نہ فقط ایلیزیم کی بلکہ اولمپس کی راحت مین افزایش کرتا ہی یہہ اُس والدانہ
محبت کا انعام ہی جو وہ اپنی رعایا کے ساتھ رکھتا تھا جنکو اُسنے نئے شہر کی دیوارون سے محصور اور قوانین
بنا کے صحبت کی برکتون سے مسرور کیا تھا۔

सीक्राप्स ऐथेन्स

تو اُن خوشبودار درختونمین تھوڑے فاصلے پر سیکراپس کو بھی دیکھتا ہی جو مصری ہی ایتھینس کا

ऐथेन्स सीक्राप्स

پہلا بادشاہ ایتھینس ایک شہر ہی عقل کی دیبی کا سو اُسکے نام سے نامزد ہی سیکراپس نے مصر سے جو بڑا منبع
ہی جس سے علم اور اچھے ہنر تمام یونان مین جاری ہوئے ہین عمدہ قوانین لانسے اُن لوگون کی اصلی سختی

ऐटिका

کو ملایم کیا جنکو اُسنے ایٹیکا کے دیہات متفرقہ مین دیکھا اور اُنکو صحبت کی جماعتون مین شامل کیا
وہ منصف اور مہربان اور رحم دل تھا اُسنے لوگونکو خوشحالی مین اور اپنے قبایل کو درمیانی حالت
مین چھوڑا کیونکہ وہ نہین چاہتا تھا کہ اُسکے لڑکے اُسکے بعد اُسکا اختیار پائین اسلئے کہ دوسرے آدمی
ایسے موجود تھے جنکو وہ اُس اعتبار کے لایق زیادہ تر سمجھتا تھا۔

ईरिक्थन ईरिक्थन

لیکن اب مین تجھے ایرکتھن دکھاتا ہون تو دیکھتا ہی کہ وہ ایک چھوٹے درے مین ہی ایرکتھن پہلا
شخص تھا جسنے چاندی کا شل روپیہ کی استعمال کیا تاکہ یونان کے جزیرون مین تجارت کے واسطے
آسانی ہو لیکن اُسنے پہلے سے ہی قباحتین دریافت کین جو اصلاً اِس تجویز سے پیدا ہونیوالی تھین
اُسنے اُن لوگون سے جنھون نے یہہ نیا سکہ جاری کیا تھا کہا کہ تم اصلی دولت جمع کرنے مین مصروف
رہو کیونکہ اُسکو یہہ نام زیبا ہی زمین کو جوتو تاکہ تمکو غلہ اور انگوری شراب اور تیل اور ریسے کی
دولت ہاتھ لگے جہانتک ہوسکے اپنے گلون کو بڑھاؤ تاکہ اُنکے دودھ سے پرورش اور اُنکی اُون
سے پوشش پاؤ اور پھر تم کبھی محتاج نہ ہوگے تمھاری اولاد کی زیادتی بھی اگر اُنکو محنت و مشقت

سکھاؤگے تو تمھاری دولت کی زیادتی کا باعث ہوگی کیونکہ زمین خالی نہوسکنے والی ہی جسقدر زیادہ جوتی جائیگی اُسیقدر زیادہ پھل دیگی وہ محنت کا انعام بڑی بیحد فیاضی سے دیگی لیکن سستی کیواسطے بخیل اور تنگ دست رہیگی اسلئے خاصتہً اُسکو تلاش کرو تو فی الحقیقت دولت ہی کیونکہ وہ اصلی احتیاج کو رفع کرتی ہی روپیہ کا حساب نکرو کیونکہ وہ صرف باہر کی ضروری لڑائیون کی مددگاری مین یا گھر کے واسطے ضروری اشیا کی خریداری مین کام آتا ہی اور فی الحقیقت ضرور ہی کہ کوئی تجارت اُن اشیا سے نکیجائے جو عیاشی اور نخوت اور سستی کی معاون ہین اس دانا آیرکتھن نے جسنے اکثر نصیحت کرنا ضرور سمجھا ظاہر کیا کہ ای میرے لڑکو مین ڈرتا ہون کہ تم کو یہہ تحفہ بہت مہلک ہی مین پہلے سے دیکھتا ہون کہ یہہ روپیہ ہوا و ہوس پیدا کریگا جو آنکھہ کو باعث رغبت ہی اور جانکو موجب نخوت اور اُس سے بیشمار فریب پیدا ہونگے جو نیکی کو گھٹائینگے اور سستی کو بڑھائینگے جس سے اِس فرح افزا سادگی کا شوق دل سے دور ہوگا جو بالاستعمال زیست کے لئے باعث برکت وسلامت ہی اور تم زراعت کو جو مُمدّ زندگانی ہی اور ہر ایک قیمتی شی کا انبار ہی حقارت سے دیکھوگے لیکن مین دیوتاؤنکو گواہ کرکے کہتا ہون کہ مینے تمکو روپیہ سے واقف کیا ہی جو میرے نزدیک بالنفس ایک مفید شی ہی مگر آیرکتھن جن خرابیون سے ڈرتا تھا سو پیدا ہوتی ہوئین دیکھہ کے اندوہگین ہوا اور ایک ویرانے پہاڑ مین گوشہ گزین ہوا جہان وہ انتہاے پیری تک مفلسی اور تنہائی مین حکمرانی سے نافر اور آدمیونکی بیوقوفیون سے رنجیدہ خاطر رہا۔

(ईरिक्थन) (ईरिक्थन)

بہت عرصہ نہین گذرا کہ اہل یونان نے ٹرپٹولیمس مین ایک نیا اعجاز دیکھا جسکو سریز نے زمین کو کاشت کرنے کا اور ہر سال اُسکو فصل طلائی سے ڈھکنے کا علم سکھایا تھا فی الحقیقت آدمزاد غلّے سے اور اُسکے تخم سے اُسکی افزونی کے طریقون سے ناواقف نتھے لیکن وے زراعت کے صرف اصول اوّل جانتے تھے ٹرپٹولیمس سریز کا بھیجا ہوا ہل ہاتھہ مین لیکے اُن سبکو جو آرام کی اصلی رغبت پر غالب آنیکو محنت پر محنتیانہ مصروف ہونیکی ہمت رکھتے تھے اِس دیبی کی بخشش دینے کیواسطے وہان وارد ہوا یونانیون نے ٹرپٹولیمس سے جلد زمین کو پھاڑنا اور اُسکی سطح کو کھود کے زرخیز بنانا سیکھا زرد غلّے نے دروسازون کے داس کے تلے کھیتونکو چھایا اور آوارہ جنگلیون نے جو اپیرس اور ایٹولیا کے جنگلون مین اپنی معیشت کے واسطے بلوط کے پھل تلاش کرتے پھرتے تھے جب غلّے کا بونا

(ट्रिप्टोलीमस सिरीज़) (ट्रिप्टोलीमस सिरीज़) (ट्रिप्टोलीमस) (इपिरस) (ऐटोलिया)

اور اُس سے روٹی کا بنانا سیکھا تب اپنی سختی چھوڑی اور خوش اخلاقانہ صحبت کے قوانین کی
اطاعت کی ٹرپٹولیمس نے یونانیونکو اُس خوشی سے واقف کیا جو اُس آزادگانہ دولت سے حاصل
ہوتی ہی جسکو آدمی صرف اپنی محنت سے حاصل کرتا ہی اور جو زندگانی کی سب ضروریات اور تسلیات
کی تحصیل میں اُسکے کشت زار کی اصلی پیداوار ہی اِس کثرت نے جو ایسی سادہ اور عیب سے آزادہ ہی
کاشتکاری سے حاصل ہو کے اُنکے دلون مین آیرکتھن کی صلاح کی یاد دلائی اُنھون نے دولت
کو اور سب دوسری فسادی ثروت کو حقیر سمجھا جو کچھہ قدر نہین رکھتی تھی اِلّا آدمیون کے خیالات
باطلہ نے جو اُنکو اُن نزھتون کی ترغیب دیتے ہین جو نہ صاف ہین نہ مضرت سے معاف اور اُس محنت
سے باز رکھتے ہین صرف جس سے اصلی قدر ہگنا ہی اور آزادگی کے ساتھہ حاصل ہوتی ہی اُنکو اب
یقین ہوا کہ مربیانہ کھیت شفیقانہ زمین اور محنتیانہ کاشت کے ساتھہ اُن لوگون کے واسطے بہترین میراث
ہی جو اِس کثرت سادگانہ پر قانع ہین جسنے اُنکے بزرگونکو قانع کیا تھا جو کسی چیز مفید کے محتاج نہونے سے
اُس چیز کی خواہش نہین رکھتے تھے جو بیفایدہ تھی اگر یونانی ستقلانہ اُن اصول سے اشتغال رکھتے
تو بہت خوش رہتے کیونکہ یہہ اُنکو آزاد اور قوی اور خوش رکھنے اور اُنہین ساوی اور موثرنیکی
جس سے ایسی برکتون کے لایق ہوتے پیدا کرنے کو بہت مناسب تھین لیکن افسوس ہی کہ وے دولتہاے
باطلہ کو سراہنے اور بتدریج دولتہاے صادقہ کو فراموش کرنے لگے اور اِس تعریف قابل سادگی سے
دور ہوگئے اے میرے بیٹے تیرے باپ کی عصاے شاہی ایک روز تجھکو ملیگی اُس روز اِس نصیحت
کو یاد کیجیو اپنی رعایا کو پھر زراعت پر لگائیو اِس علم کی تعظیم کیجیو اور جو اُسپر عمل کرین اُنکو تقویت دیجیو
اور کسیکو کاہلی یا سستی یا عیاشی مین نہ پڑنے دیجیو جن آدمیون نے زمین پر ایسی فیاضانہ اور
عاقلانہ حکومت کی ہی سو یہان آسمانیون کے عزیز ہین وے ایکلیز اور دوسرے بہادرون کے
مقابلے مین جو صرف لڑائیون مین فضیلت رکھتے تھے ایسے تھے جیسے خزان کی اُجاڑنیوالی آندھیونکے
مقابلے مین بہاران کی ملایم اور اصلی ہوائین ہوتی ہین اور اب وے اُن سے بزرگی مین ایسے
افضل ہین جیسا مہر جو دن کو پیدا کرتا ہی ماہ سے رونق مین افضل ہی جو صرف رات کی تاریکی کو
کم کرتا ہی —
جب آرسیسیس یہہ کلام کہتا تھا تب اُسنے دیکھا کہ ٹیلیمیکس کی آنکھین لاریل کے ایک چھوٹے تختے

ट्रिप्टोलीमस
ईरिक्थन
ऐकिलीज़
आर्सीसीयस
टैलीमेकस
लारेल

پر اور ایک صاف آبجو پر متوجہ تھین جسکے کنارے پر گلاب اور بنفشہ اور چنبیلی اور دوسرے ہزار ہا خوشبودار پھول لگے تھے جنکے رونق دار رنگ ایسے تھے جیسے آئیرس (قوس قزح) کے جب وہ زمین پر آدمی کے واسطے دیوتاؤن کا پیغام لیکے نازل ہوتی ہی اُسنے اس فرحت افزا جا مین بہشت کا ایک رہنے والا دیکھا جسکو اُسنے جانا کہ سیزاسٹرس ہی اب اس بزرگ بادشاہ کی صورت مین ایکطرح کی بزرگی تھی سو اُس بزرگی سے کہین بہتر تھی جس سے وہ مصر کی بادشاہت پر ممتاز تھا اُسکی آنکھون مین نور الٰہی چمکتا تھا جسکو ٹیلیمیکس برابر نہ دیکھہ سکا اُسکو معلوم ہوا کہ مین نے فرحت اور لافانیت کا جام ایسا لبالب پیا ہی اور ایسا سرور ہوا ہی جو ہر ایک شخص فانی کی طاقت سے باہر ہی اور یہہ جام مجھکو بطور جزاے نیکی روح یزدانی سے عطا ہوا ہی

आइरिस

सीजास्ट्रिस

टैलीमेकस

ٹیلیمیکس نے آرسیسیئس سے کہا اى میرے باپ مین اسکو جانتا ہون یہہ دانا اور نیک سیزاسٹرس ہی بہت عرصہ نہین ہوا اسکو مین نے مصر مین اسکے تخت پر دیکھا تھا آرسیسیئس نے جواب دیا کہ یہہ وہی ہی اور تو اسمین ایک بے انتہا سخاوت کی نظیر دیکھتا ہی جسکے واسطے اچھے بادشاہ دیوتاؤن سے انعام پاتے ہین تاہم یہہ سب راحت جو اسکے سینے سے اُٹھتی ہی اور اسکی آنکھون سے چمکتی ہی اگر یہہ اپنی عافیت کی زیادتی کی حالت مین کسیقدر معتدلانہ اور منصفانہ رہتا تو بمقابلہ اُسکے جو بیان ہوتا ہیچ تھی ٹیر والون کی نخوت اور گستاخی کو کم کرنیکی خواہش سے مجبور ہوکر اسنے اُنکا شہر فتح کیا اور اُس فتح نے اسمین زیادہ تر فتح کا شوق پیدا کیا اور فخمندانہ عظمت لاحاصلہ کے فریب مین آکے تمام ایشیا کو مغلوب بلکہ تہ و بالا کیا مصر مین اپنے واپس آنے پر اسنے اپنا تخت اپنے بھائی کے قبضۂ تصرف مین پایا جسنے اس ملک کے بہترین قوانین کو نامنصفانہ حکمرانی سے بے اثر کردیا تھا اسلیے دوسرے ملکونکی فتوحات نے اسکے ملک کو ابتری مین ڈالا تاہم یہہ فخمندی کی بادۂ نخوت سے ایسا مخمور ہوا کہ جن بادشاہون کو اسنے مفتوح کیا تھا اُنکو اسنے بجاے گھوڑونکے اپنی گاڑی مین جوتا یہہ قصور دوسرے سب قصورون سے کمتر قابل معافی تھا لیکن آخر کو یہہ اپنے قصور سے واقف ہوا اور اپنی نا انسانیت سے نادم اسکی فتوحات کا ایسا نتیجہ ہوا اور یہہ بزرگ سیزاسٹرس جو نقصان کوئی فتح کرنیوالا دوسرونکی حدود چھین کے اپنے اور اپنے ملک کے واسطے کرتا ہی اُسکی ایک نظیر بنا ہی اس سے اس بادشاہ کے نام مین جو اور طرح پر منصفانہ اور فیاضانہ ہی کمی آئی ہی اور اُس بزرگی نے کمی پائی ہی جو بدلے مین اُسکو دیوتا دیا

टैलीमेकस

आर्सीसीयस

सीजास्ट्रिस

आर्सीसीयस

टयर

एशिया

सीजास्ट्रिस

چاہتے ہین۔

لیکن ای میرے بیٹے تو ایک دوسرا سایہ دیکھتا ہی جو ایک زخم سے اور ہر طرف کو چمکتی ہوئی روشنی سے ممتاز ہی جو شل بزرگی اسکے آس پاس چھا رہی ہی یہہ ڈیوکلائیڈیز کیریا کا بادشاہ ہی جسنے ایک جنگ مین چاہ کے اپنی جان دی ہی کیونکہ ایک الہام سے دریافت ہوا تھا کہ کیریا اور لیشیا والون کی جنگ مین جس قوم کا بادشاہ مارا جائیگا سو فتحیاب ہوگی۔

डीओक्लाइडीज़
केरिया

केरिया
लिशिया

لیکن یہہ ایک دوسرا سایہ دیکھہ جو ایک دانا قانون بنانیوالا ہی اسنے ایسے قانون بنائے کہ اسکی رعایا کو نیک اور خوش کرنے مین قاصر نہوئے اور اپنے بعد انکو نہ توڑنے کی سوگند پاک سے انکو پابند کیا پھر فوراً غائب ہوا اور خوشی خواہ جلاوطنی بنا اور ایک غیر ملک کے کنارے پر غریبانہ اور نامعلومانہ مر رہا تاکہ اسکے لوگ اس قسم سے مجبور ہوکے ان قانونون کو ہمیشہ قایم رکھین۔

وہ جسکو تو سب سے دور دیکھتا ہی یونیسیمس پیلاس کا بادشاہ اور نیسٹر کا دادا ہی ایک وبا مین جسنے زمین کو ویران کیا اور اوپر سے تازہ آئی ہوئی ارواح سے ایکیرن کے کنارون کو بھر دیا اسنے دیوتاؤن سے درخواست کی کہ مجھکو اجازت ہو تو اپنی جان سے اپنے لوگون کی جان بچاؤن دیوتاؤن نے اسکی درخواست منظور کی اور یہان اسکو اسکے عوض مین یہہ راحت اور عزت بخشی ہی جسکے مقابلے مین زمین پر جو کچھہ بادشاہت دیکھتی ہی سایہ خواب کی مانند ہیچ اور بے اصل ہی

यूनीसीमस
पेलाम, नेस्टर
ऐकीरन

وہ پیرمرد جسکو تو پھولون کا تاج پہنے ہوئے دیکھتا ہی بیلس ہی اسنے مصر مین حکمرانی کی اور نیلس دیوتا کی جو زمین کو ایک پوشیدہ چشمے کے سیلاب سے سیراب کرتا ہی لڑکی اینکینوئی کے ساتھہ شادی کی اس سے دو لڑکے تھے ایک ڈینا س جسکا حال تو جانتا ہی اور دوسرا ایجپٹس جسکے نام سے وہ طاقت و ربادشاہت ایجپٹ یعنی مصر کہلاتی ہی بیلس اس کثرت سے جو اسنے اپنی رعایا کو دی تھی اور اس محبت سے جو بالعوض لی تھی خود کو اتنا دولتمند سمجھتا تھا کہ جسقدر روپے محاصل دیسکتے اسقدر وہ لیتا تو بھی خود کو اتنا دولتمند نہ سمجھتا ای میرے بیٹے یے ہی اشخاص جنکو تو مردہ جانتا ہی زندہ ہین اور مردہ وے ہین جو زمین پر سست پڑے ہین اور بیماری اور رنج کی قربانی ہو رہے ہین ہر ایک انقلاب پاتا ہی اور اپنی جاے واجب پر آتا ہی دیوتا تجھکو ایسی نیکی بخشین جیسی یہہ زیست دیسکے اس زیست کو کچھہ تلخ یا خراب نکرین لیکن تو اس مقام سے جلد جا اس مقام

बीलस
नइलस
ऐन्कीनोई
डैनास
ईजिप्टस
ईजिप्ट
बीलस

کے واسطے تو ابھی تک پیدا نہین ہوا ابھی وقت باقی ہی تو اپنے باپ کی تلاش مین کامیاب ہوگا لیکن
افسوس ہی اسکو پانے سے پہلے تو کیا کیا خونریزیان نہ دیکھیگا اور کیا کیا بزرگیان ہیسپیریہ کے میدانون
مین تیرا انتظار کرتی ہین مینٹر کی نصیحتون کو یاد رکھہ اور انکو اپنی زیست کا رہنما سمجھہ تیرا نام زمین کی
غایت تک اور زمانہ کی نہایت تک بزرگی پائیگا۔
آرسیسیس نے ایسی نصیحت کی اور ٹیلیمیکس کو اس دروازہ عاجی پر پہنچا یا جو پلیوٹو کی تاریک
بادشاہت سے باہر لیجاتا ہی ٹیلیمیکس اس سے جدا ہوا آنکھونسے اشکبار تھا مگر اسکے گلے سے نہ لگ سکا
اور اس شب دوامی کے سایہ کو اپنے پیچھے چھوڑ کے اور راہ مین کریٹ کے ان دو جوانون کو جو اس
غار کے منہہ تک اسکے ساتھہ گئے تھے اور اسکی واپسی کے واسطے بیقرار تھے ساتھہ لیکے مددگار بادشاہون
کے لشکر مین واپس آیا ؛

باب بستم

دونون فریق کا لیوکینیا والون کے ہاتھہ مین وَنوزیم کا بطور امانت رکھنا اور
ٹیلیمیکس کا سردارون کے ایک مجمع مین اسکو اپنے قبضے مین لانے کیواسطے کہنا اور انکو
اپنے ساتھہ متفق راے ہونے کے واسطے دبانا اور دو مفرورون کے لئے بڑی
فراست اور گیاست کا ظاہر کرنا جنمین سے ایک مسمی ایکینتھس نے اسکو زہر کھلانا اور
دوسرے مسمی ڈیآس کورس نے اسکو ایڈراسٹس کا سر لا دینا اختیار کیا تھا اسکو
اس جنگ مین جو فوراً وقوع مین آئی ٹیلیمیکس کا ایڈراسٹس کی تلاش مین میدان
جنگ کو مردون سے بھرنا اور ایڈراسٹس کا جو ٹیلیمیکس کی تلاش مین تھا نیسٹر کے
بیٹے پزسٹریٹس کے ساتھہ لڑنا اور اسکو قتل کرنا اور فلاکٹیٹیز کا آنا اور ایڈراسٹس
کو زخمی کرتے ہوئے خود زخمی ہونا اور واپس جانا اور ٹیلیمیکس کا اپنے دوستونکی
پکارسے جنمین ایڈراسٹس سخت قتل کر رہا تھا متنبہ ہوکر انکی مدد پر دوڑنا اور

हैस्पियर्या
मैन्टर
आर्सीसीऊस
टैलीमेकस
प्ल्यूटो
टैलीमेकस
क्रीट
ल्यूकेनिया
विनूज़ियम
टैलीमेकस
ऐकैन्थस
डैप्रास्कोरस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
नैस्टर
पिज़िस्ट्रेटस
फिलाक्टिटीज़
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस

ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस

ایڈر اسٹس کے ساتھ لڑنا اور اُسکی جان بچانے کیواسطے شرایط کرنا ایڈراسٹس کا زمین سے اُٹھنا اور دغابازی سے اُس فتحمند پر حملہ آور ہونا اور اُسکے ساتھ دوبارہ مقابل ہونا اور قتل کرنا ۔

विनूज़ियम
ऐड्रास्टस
प्यूसीटीयाई
ऐप्यूलिया
ऐड्रास्टस
ल्यूकेनिया
ल्यूकेनिया
ल्यूकेनिया
विनूज़ियम
ऐप्यूलिया
विनूज़ियम
ल्यूकेनिया

اِس عرصہ مین لشکر کے سردار اِس مصلحت کے واسطے جمع ہوئے کہ مضبوط قلعہ وِنوزیم کا اپنے قبضے مین رکھنا مناسب ہی یا نہین جسکو ایڈراسٹس نے آگے ایک ہمسایے کی قوم پیوسیٹیا ئی ایپولیہ والون سے لیا تھا وے اپنے نقصان کا بدلہ لینے کے واسطے اسکے برعکس مددگارون مین شامل ہوئے تھے اور ایڈراسٹس نے اُنکی عداوت کم کرنے کے واسطے اُس شہر کو بطور امانت لیوکینیا والون کے قبضے مین رکھا تھا مگر اِس اثنا مین لیوکینیا والے سپاہیون کو اور اُنکے افسر کو کچھہ روپیہ دیکے اپنے شامل کر لیا تھا اِس سبب سے وہ لیوکینیا والون کی نسبت وِنوزیم پر بھی زیادہ اختیار رکھتا تھا اور ایپولیہ والون نے جنھون نے منظور کیا تھا کہ وِنوزیم مین لیوکینیا والون کے سپاہی رہین اِس کام مین دھوکہ کھایا تھا۔

विनूज़ियम
डिमोफैन्टीज़
ऐड्रास्टस
विनूज़ियम
फ़िलाक्टिटीज़
नैस्टर
टैलीमेकस

ایک وِنوزیم کے باشندے نے جسکا نام ڈیموفینٹیز تھا خفیہ مددگارون سے کہا کہ رات کے وقت اسکے ایک دروازہ پر مین تمھارا قبضہ کرادونگا یہہ فایدہ زیادہ تر ضرورت کا تھا کیونکہ ایڈراسٹس نے اپنا جنگی سامان اور رسد کا ذخیرہ ایک نزدیک کی گڈھی مین رکھا تھا سو ایسے دشمن کے مقابلے مین کہ وِنوزیم پر قابض ہووے قایم نرہ سکتی تھی فلاکٹیٹیز اور نیسٹر نے پیشتر سے راے دی تھی کہ یہہ درخواست منظور کیجاے اور باقی سردارون نے اُنکے اختیار سے متاثر اور اِس مہم کی آسانی سے اور اُسکے سریع الحصول فواید سے مطمئن ہوکے اُنکی اِس تجویز کو پسند کیا لیکن ٹیلیمیکس نے واپس آتے ہی اپنی غایت لیاقت سے اُسکی تردید مین کوشش کی۔

ऐड्रास्टस
विनूज़ियम
ऐप्यूलिया

اُسنے کہا مین اقرار کرتا ہون کہ اگر کوئی آدمی دھوکہ کھانے اور فریب مین آنیکے لایق ہی تو ایڈراسٹس ہی جسنے تمام آدمزاد کے ساتھہ فریب کیا ہی اور مین جانتا ہون کہ وِنوزیم پر یکایک جانے سے صرف تم ایک شہر پر قابض ہوگے جو پہلے سے بالاستحقاق تمھارا ہی کیونکہ وہ ایپولیا والون کا ہی سو اس مہم مین تمھارے معاون ہین اور مین یہہ بھی مانتا ہون کہ تم اِس موقع سے انصاف کی زیادہ تر صورت

مین استفادہ کرسکتے ہو کیونکہ اَیڈراسٹس جسنے شہر مذکورہ کو امانت رکھا ہی لیکن اُسکے افسر اور سپاہیون
کو ملالیا ہی تاکہ جب وہ مناسب سمجھے تب وے اُسکو اسمین داخل ہونے دین اور جیسا تمکو ویسا مجھکو بھی
یقین ہی کہ اگر تم وِنوزیم پر آج قبضہ کروگے تو کل اس نزدیک کی گڈھی کے مالک ہو جاؤگے جسمین اَیڈراسٹس
نے اپنا جنگی سامان رکھا ہی اور پرسون یہہ مہیب لڑائی ختم ہو جائیگی لیکن کیا اسطرح فتحیاب ہونے
سے مرنا بہتر نہین ہی کیا فریب کا بدلہ فریب کرنا چاہیے کیا لوگ ایسا نہ کہین گے کہ اتنے بادشاہ اَیڈراسٹس
کو بے ایمانی کی سزا دینے کے واسطے متفق ہوئے تھے سو خود بھی بے ایمان نکلے اگر ہم بگناہا نہ اَیڈراسٹس
کے کام کرسکتے ہین تو خود اَیڈراسٹس بگناہ ہی اور اُسکو سزا دینے کے واسطے ہماری کوشش بیفضرت
ہی کیا تم سب ہیسپیریہ والے جنہین یونان کے اتنے توانا اور اتنے بہادر جو ٹراے کے محاصرے سے واپس
آئے ہین شامل ہین اَیڈراسٹس کی مکاری اور غداری کے مقابلے کے واسطے سوا مکر و غدر
کے دوسرے ہتھیار نہین رکھتے تمنے وِنوزیم کو لیوکینیا والون کے ہاتھ مین امانت رکھنے کے واسطے
اُن سب کی قسم کھائی ہی جو سب سے زیادہ پاک ہین تم کہتے ہو کہ اَیڈراسٹس نے لیوکینیا والے محافظونکو ملالیا
ہی اور مین اس بات کو درست سمجھتا ہون لیکن پھر بھی محافظ لیوکینیا والے ہین اور لیوکینیا والون
سے تنخواہ پاتے ہین اور ابتک اُنکی اطاعت سے باہر نہین ہوئے اور اپنی صورت ثالثانہ رکھتے ہین
نہ اَیڈراسٹس نہ اُسکے آدمی ابتک اُسمین داخل ہوئے ہین اور جو عہد نامہ ہی سو ابتک قایم ہی
اور دیوتا تمھاری قسم نہین بھولے ہین کیا اقرار کو تب ہی تک قایم رکھتے ہین جب تک اُسکو توڑنے
کا معقول بہانہ نہین پاتے کیا قسم تب ہی تک پاک سمجھی جاتی ہی جب تک اُسکے توڑنے مین فائدہ نہین
دیکھتے اگر تم نیکی کی محبت اور دیوتاؤن کی دہشت سے ناواقف ہو تو کیا فائدے اور نام کا بھی خیال
نہین رکھتے اگر تم آدمیونکو اپنا اقرار چھوڑنے سے اور اپنی قسم توڑنے سے صرف ایک جنگ کو آخر کرنے
کے واسطے ایسی خراب نظیر بنوگے تو اِس ناپاک عادت سے کتنی جنگ پیدا ہونگی تمھارے کون سے
ہمسایے دفعۃً تمسے نڈر رہینگے اور نفرت نکرینگے اور پھر نہایت ضرورت کے وقت مین کون تمھارا اعتبار
کریگا اور جب تم اپنا وعدہ وفا کیا چاہوگے تو اُسکی کیا ضمانت دوگے اور اگرچہ صاف دل ہوگے تو
بھی کیسے اپنے ہمسایون کو یقین کراسکوگے کہ ہم فریب نہین کیا چاہتے کیا یہ ضمانت عہد نامہ واثق ہوگی
تمنے عہد نامے زیر پا رکھے ہین کیا یہہ قسم ہوگی کیا وے نہین جانینگے کہ جب تم دروغ حلفی مین

ऐड्रास्टस
विनूज़ियम
ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस
हेस्पिर्या
ट्राय
ऐड्रास्टस
विनूज़ियम
ल्यूकेनिया
ऐड्रास्टस
ल्यूकेनिया
ल्यूकेनिया
ल्यूकेनिया
ऐड्रास्टस

اپنا فائدہ سمجھتے ہو تب دیوتاؤن کو بالاے طاق رکھتے ہو تمکو جنگ کی نسبت صلح سے زیادہ تر پناہ نملیگی
کیونکہ جو کچھہ تم کروگے سو باطناً اور ظاہراً اتنیہٗ جنگ متصور ہوگا تم ہمیشہ اُن سب کے دشمن رہوگے جو
بدنصیبی سے تمھارے ہمسایے بنے ہین ہر ایک کام جو خوشنامی یا دیانتداری یا ذی اعتباری کا
محتاج ہی تمکو ناممکن ہوگا اور تم ایسا اقرار کبھی نہین کرسکوگے جسکا کوئی اعتبار کرے لیکن اگر تم دیانت
سے بالکل ناآشنا اور اپنے فائدے سے بالکل نابینا نہین ہو تو تمکو نزدیک تر اور زیادہ تر خرابی
یہہ عاید ہی کہ تمھاری ایسی بے ایمانانہ عادت تمھارے سب معاونون کے دلون مین ایک طرح کی برائی

ऐड्रास्टस

کیڑا بنےگی جو آخر سبکو تباہ کریگا جو فریب تم ایڈراسٹس کے ساتھہ کیا چاہتے ہو سو خواہ مخواہ اُس کو
فتحیاب کریگا۔

ان لفظون پر بڑے جوش مین آکے اہالی جلسہ نے استفسار کیا کہ تو کیسے ثابت کرسکتا ہی کہ یہہ تدبیر
جس سے مقرر اور جلد فتح حاصل ہوسکتی ہی ہماری دوستی پر تباہی لائیگی اُسنے جواب دیا کہ اگر تم اپنی محبت
اور عقیدت کے اقرار یعنی ایمان مرہونہ کو توڑتے ہو تو کیسے دوسرے پر اعتبار لاسکتے ہو اس بات
کا اقبال کرنیکے بعد کہ منفعت عظیمہ حاصل کرنیکے لئے صداقت اور دیانت کے قواین کو توڑسکتے ہین
پھر تم مین سے کونسا اُس دوسرے پر اعتبار کرےگا جو اپنا اقرار توڑکے اور تمکو دھوکہ دیکے فائدہٗ
عظیمہ حاصل کریگا اور جب یہہ نوبت ہوگی تب تمھارا کیا حال ہوگا اپنے ہمسایے کے فریبانہ کام روکنے کے
واسطے تم مین سے کونسا فریب نکرےگا اس مجمع کا کیا ہوگا جسمین اتنی اقوام شریک ہین اور سب جدا
جدا مطلب رکھتی ہین جب اُسمین عام اظہار سے یہہ بات قرار پائیگی کہ ہر ایک کو اختیار ہی کہ اپنے ہمسایے
کو فریب دے اور اپنا اقرار توڑے کیا اُسکا نتیجہ بے اعتباری اور نااتفاقی نہوگا کیا اپنی تباہی کے

ऐड्रास्टस

خوف سے ایک دوسرے کی تباہی کے واسطے بیصبر نہوگا ایڈراسٹس کو تم سے لڑنے کی ضرورت نہوگی
تم اُسکا مطلب آپ برلاؤگے اور جس بے ایمانی کی سزا دیا چاہتے ہو سو آپ پر آپ ثابت کروگے۔

ای توانا سردار جو توانائی اور دانائی کے واسطے مشہور ہو اور حاکمانہ تجربہ سے بیشمار آدمیون
پر حکومت کرتے ہو اس نوجوان کی صلاح سے نافر نہو تمکو کیسی ہی بلا اور کیسی ہی تکلیف پیش آئے تمکو اپنے
وسایل محنت اور نیکی پر رکھنے واجب ہین استقلال صادق ہرگز یاس نہین پاتا لیکن اگر تم ایک بار
صداقت اور عزت کی حد سے باہر جاؤگے تو واپسی کا راستہ مسدود اور اپنی تباہی موجود پاؤگے

پھر وہ اعتبار بھی نہین پیدا کرسکوگے جسکے بغیر کوئی کار ضروری انصرام نہین پاسکتا تم اُنکو پھر نیکی پر
کبھی مایل نہین کرسکتے جنکو ایک بار نیکی سے نافر کروگے اور باینہمہ تمکو کیا دہشت ہی کیا تمھاری ہمت
زریب جیسے بدکار سعاون بغیر فتح نہین کرسکتی کیا تم اپنی طاقت کو اور اقوام متفق کی قوت کو کافی نہین
سمجھتے ہمکو چاہیے کہ مرنا ہی تو مرین لیکن اپنی نیکی اور ناموری مین زیان لاکے فتح نکرین ناپاک اٹیڈراسٹس (ऐड्रास्टस)
اپنے اختیار مین ہی سو کسیطرح بچ نہین سکتا مگر ہماری شراکت سے اِس گناہ کے ساتھہ بچ سکتا ہی جسنے
اُسکو آسمانی غضب مین ڈالا ہی۔

جب ٹیلیمیکس کہہ چکا تب اُسنے دیکھا کہ میرے کلام نے اُنکو معقول کیا اور حاضرین سے کسی نے اُسکا (टैलीमेकस)
جواب نہ دیا اور سب کے خیال نہ اُسکی خوش بیانی پر بلکہ جو راستی اُسنے ظاہر کی تھی اُسپر لگے ہوئے تھے
پہلے سب ایک حیرانی کے ساتھہ جو صرف صورت سے ظاہر تھی خاموش رہے لیکن پھر تھوڑی دیر کے بعد
ایک متحیرانہ بڑبڑاہٹ رفتہ رفتہ اُس تمام مجمع مین پھیلی سب ایک دوسرے کا مُنہہ تکنے لگے اور سب اگرچہ
پہلے بولتے ہوئے ڈرتے تھے اپنی رائے ظاہر کیا چاہتے تھے امید تھی کہ فوج کے سردار اپنی رائے دین لیکن
آخر کو اُس واجب التعظیم نیسٹر نے یون کہا۔ (नैस्टर)

ای یولیسیز کے بیٹے دیوتا تیری زبان سے بولے ہین منروا نے جسنے اکثر تیرے باپ کو الہام دیئے (यूलासीज़ मिनर्वा)
ہین تجھکو یہہ صلاح بتائی ہی جو تونے ہم سے ظاہر کی ہی مین تیری نوجوانی پر خیال نہین کرتا کیونکہ جب
مین تیری تقریر سُنتا ہون تب پیلاس کو اپنے دل مین حاضر دیکھتا ہون تو اپنی نیکی کا وکیل ہوا ہی (पद्लास)
بے نیکی سب سے بڑا فائدہ زیان ہی بے نیکی آدمی کیا یک اپنے دشمنون کے انتقام مین گرفتار ہوتے ہین
اُنکے دوست اُنکا اعتبار نہین رکھتے اچھے آدمی اُن سے نفرت کرتے ہین اور وے دیوتاؤن کے
پاکانہ غضب مین پڑتے ہین پس ہمکو چاہیے کہ وِنوزیم کو لیوکینیا والون کے ہاتھہ مین چھوڑین اور صرف (विनूज़ियम ल्यूकेनिया)
اپنی طاقت سے اٹیڈراسٹس کو شکست دین۔ (ऐड्रास्टस)

اسطرح نیسٹر نے کہا اور کل مجمع نے اُسکی تعریف کی لیکن اُنکی آنکھین ٹیلیمیکس پر لگی ہوئی تھین (नैस्टर टैलीमेकस)
اور ہر ایک نے سوچا کہ جس دیوی نے اُسکو الہام دیا ہی اُسکی عقل اُسکے چہرے پر ظاہر ہی۔

یہہ سوال حل ہوجانے پر اہالی جلسہ نے ایک دوسرا سوال شروع کیا اُسمین بھی ٹیلیمیکس نے ویسی (टैलीमेकस)
ہی نیکنامی حاصل کی اٹیڈراسٹس نے جو طبیعتہً ایک عادت بے ایمانانہ اور ظالمانہ رکھتا تھا ایکینتھس نامی (ऐड्रास्टस ऐकैन्थम)

ایک شخص کو شل سفورر اُس لشکر مین بھیجا جسنے فوج کے خاص حکام کو زہر سے مارنیکا ذمہ لیا تھا اور علی الخصوص ٹیلیمیکس کو زندہ نہ رکھنے کا جواب ڈانیا والون کے لئے باعث خوف ہو گیا تھا ٹیلیمیکس نے جو نہایت بہادر اور فیاض ہونے سے بآسانی بدگمانی پر نہ آتا تھا فوراً اُس بدذات کو اپنے حضور مین آنے دیا اور اُسکے ساتھ نہایت مہربانی سے سلوک کیا کیونکہ اُسنے یولیسیز کو سسلی مین دیکھا تھا اور اُسکے حالات سنانے کو اپنا وسیلہ کیا تھا ٹیلیمیکس نے اُسکو اپنی خاص حفاظت مین رکھا اور اُسکے مصائب مین اُسکو اطمینان دیا کیونکہ اُسنے ایڈراسٹس سے فریب کھانے اور ذلت اُٹھانے کا بہانہ کیا تھا مگر ٹیلیمیکس اُس افعی کو اپنے پہلو مین گرماتا اور پالتا تھا جسکو اُسکی مہربانی اُسکو تباہ کرنے پر قادر رکھتی تھی ایکینتھس نے ایک دوسرے سفورر کو جسکا نام ایریئن تھا معاونون کے لشکر سے ایڈراسٹس کے پاس اپنے حال اور اِس اطمینان کی اطلاع کے واسطے بھیجا کہ مین کل خاص حاکمون کو اور علی الخصوص ٹیلیمیکس کو ایک ضیافت مین جسمین مجھکو بطور مہمان بُلایا ہی زہر دونگا اتفاقاً یہہ شخص لشکر سے جاتا تھا کہ اسپر شبہ ہوا اور پکڑا گیا اور اپنے گناہ کی واقفیت کی حیرانی اور پریشانی سے اپنی دغابازی کا مقر ہوا ایکینتھس پر اُسکے ساتھ شریک ہونے کا اشتباہ آیا کیونکہ اُن دونون کی دوستی مشہور تھی لیکن ایکینتھس نے جو بڑی ہمت اور دغابازی مین بڑا کمال رکھتا تھا ایسا پُر فریب عذر کیا کہ اُسکی نسبت کچھہ ثابت نہو سکا اور اُس سازش کی اصل کا کچھہ پتہ نہ لگا۔

بہت سے بادشاہونکی یہہ رائے ہوئی کہ فی الحقیقت اُسکو سلامت عامہ کے واسطے قربان کیا چاہیئے اُنھون نے کہا ہر طرح پر اُسکو ہلاک کرنا واجب ہی کیونکہ ایک عام شخص کی جان اتنے بادشاہون کے مقابلے مین ہیچ ہی ممکن ہی کہ یہہ بیگناہ مارا جائے لیکن یہہ خیال جب دیوتاؤن کے قایم مقام خطرے سے بچائے جاتے ہون تب چندان وزن نہین رکھتا۔

ٹیلیمیکس نے کہا یہہ مکروہ مقولہ جاہلانہ طریقت کا ہی آدمیانہ طبیعت کو نازیبا ہی کیا آدمیونکا عمدہ خون ایسی آسانی سے بہایا جا سکتا ہی کیا وے اِس بے احتیاطی سے اُنکے ہاتھہ سے مارے جاتے ہین جو صرف اُنکی حفاظت کے واسطے اُنکے اوپر حاکم کئے گئے ہین دیوتاؤن نے تمکو آدمیون پر ایسا بنایا ہی جیسا گلہ بان کو گلے پر پس کیا تم گرگ بنوگے اور اُنکو پھاڑوگے اور کھاؤگے جنکا تمکو پالنا اور بچانا واجب ہی تمھارے اصول کے مطابق متہم ہونا اور مجرم ہونا یکسان ہی اور ہر ایک شخص جسپر اتہام

टेलीमेकस
डानिया
टेलीमेकस
यूलीसीज
सिसिली
टेलीमेकस
ऐड्रास्टस
टेलीमेकस
एकैन्थस
एरीयन
ऐड्रास्टस
टेलीमेकस
एकैन्थस
एकैन्थस
टेलीमेकस

عایدہو مارا جانے کے قابل ہی حسد اور رانز اسے بیگناہ کو جب چاہین تباہ کرسکتے ہین مظلوم ظالم کے
واسطے قربان ہوسکتا ہی جسقدر ظلم بادشاہون کو بے اعتبار کرتا ہی اُسیقدر شرعی قاتل ملک کو
ویران کرینگے۔

टैलीमेकस

ٹیلیمیکس نے یہہ شکایت آمیز بیان اِس حدّت اور حکومت سے کہا کہ جنھون کی رائے کی اُسنے
مذمت کی تھی سو نہایت دب گئے اور گھبرا گئے اُسنے یہہ حال دیکھہ کے اپنی آواز کو ملایم کیا اور کہا
کہ اگر مجھہ سے پوچھو تو مین جان کو اِسقدر نہین چاہتا کہ ایسی شرایط پر بچاؤن میرے نزدیک بہتر
ہی کہ ایکینتھس مجھہ سے زیادہ بد ہوا اور مین اُسکے فریب سے زیادہ تر خوشی سے مرون لیکن جب تک
مجھکو اُسکے قصور پر شک ہی تب تک اُسکو تباہ نہین کیا چاہتا بادشاہ اپنے عہدے سے اپنی رعایا کا
منصف ہی اور اُسکے فیصلے عقل اور عدل اور اعتدال کی ہدایت سے ہونے واجب ہین پس مجھے اجازت
دو کہ مین تمھارے روبرو ایکینتھس کی تحقیقات کرون۔

ऐकैन्थस — ऐकेन्थस — टैलीमेकस — ऐरिग्रन — ऐड्रास्टस

سب نے اِس بات پر رضامندی ظاہر کی اور ٹیلیمیکس نے فوراً اُس سے ایریئن کی نسبت سوال
کیا اُسنے بہت سے مختلف حالات دریافت کرنے سے اُسکو دبایا اور اُسکو بار بار ایڈراسٹس کے پاس
مثل مفرور واپس بھیجنے کا ارادہ جتایا اِس سے اگر وہ فی الحقیقت مفرورانہ آیا ہوتا تو ضرور ڈرتا کیونکہ
ایڈراسٹس واقعی اُسکو جان سے مارتا لیکن ٹیلیمیکس نے جو بڑے احتیاط سے اپنے امتحان کی تاثیر
پر نگران تھا ڈرنے کی ذراسی علامت بھی نہ اُسکی صورت پر نہ اُسکی آواز مین پائی اور اسلیے سوچا
کہ غالباً وہ سازش کا قصوروار ہی۔

ऐड्रास्टस — टैलीमेकस — ऐड्रास्टस — ऐकेन्थस — टैलीमेकस — पालीट्रोपस — ल्युकेनिया — ऐड्रास्टस

لیکن اچھی طرح ثابت ہونے سے اُسنے اُسکی انگوٹھی مانگی اور کہا کہ مین اُسکو ایڈراسٹس کے
پاس بھیجونگا انگوٹھی مانگنے پر ایکینتھس زرد ہوگیا اور ٹیلیمیکس نے جسکی آنکھین اُسپر لگی ہوئی تھین
اُسکو بہت پریشان دیکھا انگوٹھی لیکر کہا کہ مین پالیٹروپس کو جو ایک اہل لیوکینیا ہی اور جسکو تو خوب
جانتا ہی تیری طرف سے ایک خانگی پیغام دیکے بطور قاصد ایڈراسٹس کے پاس بھیجتا ہون وہ یہہ
انگوٹھی اُسکو پہچان کے لئے دیگا اگر اُسنے لے لی اور اِس وسیلے سے دریافت ہوا کہ تو اُسکا بھیجا ہوا
ہی تو سختی کے ساتھہ ہلاک کیا جائیگا لیکن اگر تو اب خوشی سے اپنا قصور قبول کریگا تو جس سزا کا مستحق
ہی سو بدل دیجائیگی اور تجھکو صرف ایک دور کے جزیرے مین بھیجدینگے اور وہان ہر ایک شی تیرے کھانے

ऐकैन्थस
टैलीमेकस
کے واسطے مقرر کر دینگے ایکینتھس نے اب بیم و امید سے مجبور ہوکے پورا اقرار کرلیا اور ٹیلیمیکس نے اُن
ऐकीनैडिया
بادشاہون سے اُسکی جان بخشی کرائی جیسی اُسنے زبان دی تھی اور اُسکو ایکینیڈیا کے ایک جزیرے
مین بھیجدیا جہان اُسنے اپنے باقی دن راحت اور سلامت سے بسر کیئے۔

डानिया
डैमास्कोरस
تھوڑے عرصہ کے بعد ایک ڈانیا والا گم پیدایش کا لیکن دل کا دلیر اور سخت جسکا نام ڈیماس کورس
ऐड्रास्टस
تھا رات کے وقت معاونون کے لشکر مین آیا اور کہا کہ مین ایڈراسٹس کو اُسکے خیمے مین قتل کرونگا
डैमास्कोरस
اس کام کے انجام کی اُسکو طاقت تھی کیونکہ جو اپنی جان نہین چاہتا دوسرے کی لے سکتا ہی ڈیماس کورس
ऐड्रास्टस
वीनस
اُسسے اپنا انتقام لیا چاہتا تھا ایڈراسٹس نے زبردستی اُسکی عورت چھین لی تھی جسکو وہ اسقدر چاہتا تھا
کہ بیقرار تھا اور خوبصورتی مین خود وینس کے برابر تھی اور اُسنے ارادہ کرلیا تھا کہ اس ظالم کو مارونگا
اور اپنی عورت کو واپس لونگا یا اس کوشش مین اپنی جان دونگا اُسنے خفیہ خبر پائی تھی کہ تو رات
کو اُسکے ڈیرے مین اسطرح جا سکیگا اور اس کام مین اُسکے بہت سے ملازم تیری مدد کرینگے لیکن اُسنے خیال کیا
کہ بہت ضرور ہی کہ معاون بادشاہ بھی اُسی وقت اُسکے لشکر پر حملہ آور ہون تاکہ اس پریشانی مین اُسکو
بھاگنا آسان ہو اور اپنی عورت کو اپنے ساتھ لیجانیکا موقع ملے۔

جیون ہی اس آدمی نے مددگار بادشاہون کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا وے بے تامل صلاح
टैलीमेकस
کے واسطے ٹیلیمیکس کیطرف متوجہ ہوئے اُسنے کہا کہ دیوتا جنھون نے ہمکو مفتریون سے بچایا ہی سو ہمکو
مفتریون سے کام لینے کے واسطے منع کرتے ہین اگر ہم فریب کو مکروہ سمجھنے کے لئے نیکی کافی نرکھین تو بھی
ہمکو اُسکا روکنا خالی از فائدہ نہین ہی اگر ہم دوسرون کے ساتھ ایک دفعہ فریب کرینگے تو وے ہماری
ऐड्रास्टस
دیکھا دیکھی ہمارے ساتھ کرینگے اور تب ہم مین سے کون سلامت رہ سکیگا اگرچہ ایڈراسٹس اس آفت
سے بچیگا جو اُسکو ڈرا رہی ہی تو وہ ہماری طرف عاید ہوگی طبیعت جنگ تبدیل پائیگی جنگی علم اور
بہادرانہ نیکی کا کچھ کام نرہیگا اور ہم بے ایمانی اور دغابازی اور غداری کے سوا کچھ نہ دیکھین گے
ہم خود اُنکے آثار مہلکہ دیکھین گے اور ہرطرح کی خرابی اُٹھانیکے مستحق ہونگے جسکے واسطے ہم اپنے عمل سے
ऐड्रास्टस
آپ منظوری دے چکین گے اسواسطے میری یہہ راے ہی کہ ہم اس مفتری کو ایڈراسٹس کے پاس
हैस्पिरया
واپس بھیجدین فی الحقیقت نہ اُسکی خاطر بلکہ اس خاطر کہ سب ہیسپیریہ والون کی اور یونانیون کی
آنکھین ہماری طرف متوجہ ہین اور ہم بے ایمانی سے اپنی نفرت کی تصدیق کے واسطے اُنکے اور اپنے مرہون

ہین اور دیوتاؤن کے بھی کیونکہ دیوتا منصف ہین

مطابق اسکے ڈیاس کورس کو ایڈراسٹس کے پاس بھیجا جو اپنا خطرہ دیکھکر کانپا اور دشمنون کی فیاضی پر اسقدر متحیر ہوا کہ بیان سے باہر ہی کیونکہ بد ذات بغیر منافع نیکی کا کچھ خیال نہین رکھتے جو ظہور مین آیا تھا اُسپر اُسنے حیرت اور پوشیدہ اور بے اختیارانہ مدامت سے خیال کیا مگر یہ سمجھ کے کہ میری ہتک ہو گی ظاہر اُسکو سراہ نہ سکا جو جفا اور وفا اُسنے کی تھی سو گناہ اور شرم کے درد آمیز احساس سے یاد کی اُسنے اُس نیکی کو خود سے منسوب کرنا چاہا نہ دشمنون سے حالانکہ اُسکے لایق نتھا اور وجود کو اپنی جان کے واسطے اُنکا ممنون پانے پر بلا افسوس ناسپاسی کا خیال نہ کر سکا لیکن جو بالعادت بد ہوتے ہین اُنکی پشیمانی تھوڑی پائداری رکھتی ہی

ایڈراسٹس نے جسنے اِن مددگارونکی نیکنامی متواتر ترقی پر دیکھی فوراً کچھ ضروری اور اُنکے برعکس کرنا نہایت ضروری سمجھا چونکہ اُسنے دیکھا کہ وے نیکی مین مجھکو داغ لگائین گے صرف ہتھیارون سے اُنپر کامیابی کی امید ہی اسلئے بلا درنگ جنگ کے واسطے تیار ہوا

روز جنگ نزدیک آیا جیون ہی صبح نے اپنے گل سرخ آفتاب کے راستے مین بچھائے اور اُسکے آگے مشرق کے دروازے کھولے ٹیلیمیکس نے تجربہ کاری اور عمر کی ہوشیاری سے متنبہ ہو کر خود کو خواب کی ملایم ہم آغوشیون سے الگ کیا اور سب حاکمون کو جگایا اُسکا خود گھوڑے کے بالون سے منڈھا ہوا جو ہوا مین پھر رہے تھے پہلے سے اُسکے سر پر چمک رہا تھا اور اُسکا بکتر نئی دھوپ میدان پر پھیلا رہا تھا اور اُسکی ڈھال جو ولکین کی بنائی ہوئی تھی اب جنگی خوبی کے سوا ایک قدرتی تاب سے تابان تھی سو اُسنے سپر منروا سے پائی تھی جو اُسکے تلے چھپی ہوئی تھی اُسنے ایک ہاتھ مین بھالا اُٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے وے مقامات بتائے جو فوج کے ہر ایک حصے کے واسطے ضرور تھے منروا نے اُسکی آنکھ مین ایسا نور دیا جو اختیار آدمزادے باہر تھا اور اُسکے چہرے پر ایسا مہیب جلال پیدا کیا کہ فتحمندی کا گواہ تھا وہ چلا اور سب معاون بادشاہ اپنی عمر و درجے کو بھول گئے بے مزاحمانہ ترغیب سے اُسکے پیچھے چلے اُنکے دل حسد کو بھی دشوار گذار تھے اور سب بالطبیعت اُسکی اطاعت کرنے لگے جو بیواسطہ اور غائبانہ منروا کا زیر ہدایت تھا اب اُسکی عادت مین کوئی بات سرکشی اور جلد بازی کی نہ تھی وہ نہایت سلیمانہ قرار اور حلیمانہ اصطبار رکھتا تھا ہر ایک کی رائے سنتا تھا اور ہر ایک کے

डैमास्कोरस
ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
वल्कैन
मिनर्वा
मिनर्वा
मिनर्वा

اشارے سے فائدہ چنتا لیکن نہایت چستی اور دوربینی اور بیدار مغزی بھی دکھاتا تھا واقعات آیندہ کا انتظام کرتا تھا نہ خود مضطرب رہتا تھا نہ دوسرون کو مضطرب رکھتا تھا سب غلطیان معاف کرتا تھا اور سب نا درستیان صاف اور مشکلات کو مع اسباب وقوع پانے سے پہلے دور کرتا تھا بیوقت کسی سے کام نہین لیتا تھا اور ہر ایک آدمی کو آزاد رکھتا تھا اور ہر ایک آدمی کا اعتبار حاصل رکھتا تھا جب کوئی حکم دیتا تھا تب نہایت صراحت اور سلاست سے ظاہر کرتا تھا اور جنکو اسکی تعمیل کرنی تھی انکے فہم اور حافظے کی مدد کے واسطے اسکو دُہراتا تھا جب کہتا تھا تب انکی آنکھون کو دیکھتا تھا کہ سمجھے یا نہین بلکہ اپنے حکمون کا مطلب انکی زبان سے کہلاتا تھا جب اسنے اُن شخصونکی لیاقت سے اطمینان پایا جنکو مامور کیا اور جاناکہ مینے انکو دیکھ لیا ہی تو پھر کبھی انکو بیقدری یا بے اعتباری سے دور نہین کیا اسلیئے ہر ایک جو اسکے ارادون کی تعمیل پر مامور تھا ایسی محبت سے انجام دیتا تھا کہ محکوم کو اپنے حاکم کے ساتھ ہوتی ہی جسکو وہ سبسے زیادہ خوش کیا چاہتا ہی اس خوف سے کہ اگر غلطی ہوگی تو آنت آنبگی کوئی اپنی کارگذاری سے باز رہتا تھا کیونکہ اگر اسکو انکے ارادے نیک معلوم ہوتے تھے تو غلطی ہونے پر وہ انکو ناکامیابی کے واسطے متہم نہین کرتا تھا۔

اب آفتاب کی اول شعاعون نے افق کو ایک رونق دار رنگ سے رنگا اور نکلتے ہوئے دن کے انوار عکوس نے دریا کو چمکایا میدان آدمیون اور ہتھیارون سے چھایا گھوڑے اور رتھ ادھر اُدھر پھرنے لگے مختلف آوازون کا ایسا بلند اور سخت شور ہوا جیسا دریا کا ہوتا ہی جب نیپٹون یعنی ملک البحار کے حکم سے کوئی طوفان توانا عالم آبی کو تہ و بالا کرتا ہی اور مارس یعنی مریخ جسکے سلاح اور مہیب آلاتون کی صدا سے تخم قہر ہر ایک کے سینے مین بکھیرنے لگا برچھیان میدانون مین ایسی کھڑی ہوئین جیسا غلہ کھیت مین کھڑا ہوتا ہی اور فصل خریف مین ہل کے شگافونکو چھپاتا ہی غبار کا بادل ہوا پر اٹھا جسنے رفتہ رفتہ آسمان کو آدمیونکی نظر سے چھپادیا اور سخت ہلاکت پریشانی اور حیرانی اور ویرانی کی فوج ساتھ لیکر غلبہ لائی۔

جسوقت ادھر سے اول تیر چلے ٹیلیمیکس اپنے ہاتھ اور آنکھ آسمان کیطرف اٹھا کے یہ کلمات بولا اے جوپیٹر اور اے دیوتاؤن اور آدمیون کے بزرگ تو دیکھتا ہی کہ عدل اور صلح ہماری طرف ہی ہم انکی تلاش مین شرمندہ نہین ہین ہم تلوار خلاف مرضی نکالتے ہین اور آدمیونکا خون زمین کے

नैप्च्यून
मार्स
टेलीमेकस
जूपीटर

ڈالتے ہین اِس دشمن کے ساتھہ بھی کیسا ہی ظالم بیوفا اور ناپارسا ہی ہم عداوت نہین رکھتے اسلیئے ہمارے اور اُسکے درمیان انصاف کر اگر ہمکو مرنا ہی تو تیرا ہاتھہ ہی جسنے زندگی دی ہی واپس لیگا اگر ہیسپیریہ کو آزادی اور اِس ظالم کو بربادی بانی ہی تو یہہ تیری توانائی ہی اور منروا کی دانائی جو ہمکو فتح بخشیگی یہہ بزرگی تجھکو واجب ہی کیونکہ قسمت جنگ تیری ترازو مین تولی جاتی ہی ہم تیری طرف سے لڑتے ہین کیونکہ تو پاک ہی اور اسلیئے ایڈراسٹس اتنا ہمارا دشمن نہین ہی جتنا تیرا ہی اگر تیری طرف سے ہم جیتین گے تو ان سب قربانیون کے خون کا دھوان تیری محرابون پر اُٹھیگا پہلے اِس سے کہ یہہ دن آخر ہو۔

هेस्पिया — मिनर्वा — ऐड्रास्टस

پھر اپنے رتھہ کے آگ جھاڑتے ہوئے اور جھاگ ڈالتے ہوئے گھوڑونکی لگام اُٹھاکے دشمنون کی سب سے گھری صف کے درمیان گیا جو پہلے اُسکے مقابل آیا سو لوکریا والا پیریئینڈر رتھا وہ ایک شیر کا چمڑا پہنے ہوئے تھا جسکو اُسنے سلیسیہ مین سفر کرتے ہوئے مارا تھا اور ہرکیولیز کی مانند ایک بڑے بھاری سوٹے سے مسلح تھا قامت وطاقت مین ایک دیو تھا ٹیلیمیکس کو دیکھتے ہی اُسنے اُسکی جوانی اور اُسکی خوبصورتی سے نفرت کی اور کہا ای نامرد لڑکے تو ہی ہی جو ہمارے ساتھہ سلاح بازی مین بزرگی چاہتا ہی میان سے جا اور اپنے باپ کو حدود مردگان مین تلاش کر اُسنے یہہ کہا اور اپنا گٹھیلا اور بھاری گرز اُسپر اُٹھایا اُسمین آہنی کیلے لگے تھے اور اُسکی صورت ستول کی سی تھی جو نزدیک تھے سو سب اُسکے گرنے سے کانپ اُٹھے لیکن ٹیلیمیکس اِس ضرب سے بچکر عقاب کی سی سرعت کے ساتھہ اپنے دشمن پر جھپٹا اُس گرزنے ایک رتھہ پر جو اُسکے قریب تھا گرکے اُسکے پہیئے کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے اور ہنوز پیریئینڈر اُسکو اُٹھانے نہ پایا کہ ٹیلیمیکس نے اُسکی گردن پر بھالا مارا اُس خون سے جو اُسکے زخم سے ندی سا بہا اُسکی آواز رکی اور اُسکا سر جھکا اور اُسکے گھوڑے لگام گردن پر گرنے سے بے اختیار غصے سے دوڑ اُٹھے وہ رتھہ سے گرا اُسکی آنکھین تاریکی دوامی سے چھاگئین اور اُسکا چہرہ زرد اور بدنما اور دردمرگ سے متاثر ہوا ٹیلیمیکس نے یہہ حال دیکھکر رحم کیا اور فوراً اُسکا جسم اُٹھاکے اُسکے ملازمون کو دیا مگر وہ شیر کا چمڑا اور گرز اپنے واسطے نشل علامت فتمندی رکھہ لیا۔

लोक्रिया — पेरिएन्डर — सिलीसिया — हर्कूलीज़ — टैलीमेकस — टैलीमेकस — पेरीएन्डर — टैलीमेकस — टैलीमेकस

پھر اُسنے کثرت جنگ مین ایڈراسٹس سے مقابلہ کیا اور اپنے راستے مین بہت سے بہادرون کو زیر وزبر کیا یعنی ہیلینس کو جسنے اپنے رتھہ مین دو گھوڑے جوتے تھے جو اُن میدانون مین

ऐड्रास्टस — हिलिन्स

پہلے تھے جو دریاے آنیڈس سے سیراب ہوتے ہین اور جو سورج کے گھوڑون سے کچھ ہی کم تھے ڈیمولین
جو سسلی مین آریکس کے ساتھ مشت زنی کی لڑائی مین اکثر برابر تھا اور ہکٹر کو جو ہرکیولیز کا میزبان
اور دوست رہا تھا جب وہ کیکس کو بدمعاشی کی سزا دینے کے واسطے ہیسیپریہ مین گیا تھا اور مینیکریٹیز
کو جو کشتی بازی مین پالکس کا ہمسر کہا جاتا تھا اور سیلیپیہ والے ہپوکون کو جو گھوڑے کو فرمانبردار کرنے
مین کاسٹر کی سی چالاکی اور خوبی رکھتا تھا اور یوریمیڈیز بہادر شکاری کو جو ہمیشہ ریچھون کے اور
جنگلی سؤرون کے خون سے جنکو وہ کوہہاے اپینائن کی پیچ دار بلندی پر مارتا تھا تر رہتا تھا
اور جو ڈیئینا کا اتنا بڑا پیارا سمجھا جاتا تھا کہ اسنے اسکو علم کمان کشی اپنے ہاتھ سے سکھایا تھا اور
نیکاسٹریٹس کو جسنے کوہ گارگینس کی چٹانون مین ایک دیو کو فتح کیا تھا جو آگ اگلتا تھا اور
ایلینیتھس کو جو فولوئی سے منسوب ہوا تھا وہ اس دیوتا کی ایک خوبصورت جوان لڑکی تھی
جو کوزے سے دریاے لیرس کو گراتا ہی۔

اس لڑکی کو اسکے باپ نے اس شخص کو دینا کیا تھا جو اسکو ایک پر دار افعی سے بچائے جو اس
ندی کے کنارے پر رہتا تھا اور جو الہاما دریافت ہوا تھا کہ بعد چند روز کے اسکو کہا جائیگا ایلینیتھس
فولوئی کے عشق مین اس ظالم کو مارنے کا ارادہ کرکے کامیاب ہوا لیکن اسکی قسمت نے نہین چاہا کہ
اپنی فتح کا پھل پائے اور ابھی فولوئی اسکے ساتھ شادی کا تہیہ اور نازکانہ اور خائفانہ خوشی کے
ساتھ اسکی واپسی کا انتظار کر رہی تھی کہ اسنے سنا کہ وہ آیڈراسٹس کے ساتھ لڑائی مین گیا
تھا اور وہان ضرب ناگہانی سے اسکا رشتۂ زندگی منقطع ہوا اسکے نالے آس پاس کے جنگلون اور
پہاڑون پر پہنچے ہر ایک ہوا کے جھوکے پر اسکی آنکھون سے آنسو بہے اور پھول جنسے ہار بنا رہی تھی
ہمان کے تہان پڑے رہے اس غم سے بیقراری مین دیوتاؤن کو ناانصفی کا اتہام دیا لیکن دیوتاؤن
نے اسپر رحم کیا اور اسکے باپ کی دعا قبول کرکے اسکی تکلیف آخر کی اسکے آنسو اس کثرت سے بہے کہ
وے ایک چشمہ بنگئے اور آخر اپنے پدری دریا سے ملگئے لیکن اسکا پانی ابتک کھاری ہی اور اسکے
کنارے کسیطرح کی گھاس اور پھول نہین لاتے نہ کوئی پیڑ اگتا ہی لیکن سرو آنپر اپنا سایہ
ڈالتے ہین۔

اس عرصے مین ایڈراسٹس جبرنے سنا کہ ٹیلیمیکس ہر طرف دہشت پھیلا رہا ہی نہایت گرمی اور بیصبری

आफीडस
डीमोलियन
सिसिली
ईरिक्स
हैक्टर, हर्क्यूलीज़
केकस, हेस्पिरिया
मैनीक्रेटीज़
पालक्स, सैलैपिया
हिपोकून
कास्टर, यूरीमेडीज़
ऐपीनाइन
डाइऐना
नीकास्ट्रेटस
गार्गेनस
ऐलीऐन्थस
फ़ोलोई
लीरिस
ऐलीऐन्थस
फ़ोलोई
फ़ोलोई
ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस

سے اُسکی تلاش کو گیا اُسنے اُسکو فتح کرنا آسان سمجھا تھا کیونکہ اب تک اُسنے مرد کی سی پوری طاقت
نہ پائی تھی مگر اس ظالم نے صرف اس فائدے پر ہی اکتفا نکیا بلکہ عجیب دلیری اور چستی اور طاقت کے
تیس ڈانیا والون کو بھی اپنے ساتھ لیا جنکو اُسنے کسیطرح ٹیلیمیکس کے مارنے کے واسطے بڑا انعام
دینے کا اقرار کیا تھا اگر اسوقت مین مقابلہ ہوتا اور وے تیس ڈانیا والے اِس جوان شجاع کے رتھ
کو گھیر لیتے تو ایڈراسٹس جسنے اُسپر سامنے سے حملہ کیا تھا بلا دقت ضرور اُسکو ہلاک کرتا لیکن منروا نے
اِس مہیب گروہ کو ایک دوسری طرف متوجہ کردیا۔

ایڈراسٹس لڑنے والون کی ایک جماعت مین جو ایک پہاڑ کے تلے چھوٹی خلا مین لڑ رہی تھی
ٹیلیمیکس کی آواز اور صورت پہچانکے اُس مقام پر جھپٹ کے گیا تاکہ اپنا انتقام لے لیکن وہان ٹیلیمیکس
کے بدلے اُسنے نیسٹر پایا جو اپنے ناتوان ہاتھ سے بے شست تیر پھینک رہا تھا جو کچھ کارگر نہین ہوتے
تھے ایڈراسٹس مایوسانہ غضب سے اگر پیلیا والون کی فوج اپنے بادشاہ کے گرد نہوتی تو اُسکو قتل کرتا اور
اب بہت سے تیرون نے دنکو تاریک کیا اور لڑنیوالی فوج کو مثل ابر چھالیا موت کی پکار اور جو زخم
کرتے تھے اُنکی جھنکار کے سوا کچھ سنائی نہ پڑتا تھا زمین مقتولون کے پہاڑون سے دب رہی تھی اور
اُنکے خون کے دریا سے بھیگ رہی تھی مارس اور بیلونا دو زخمی سودائیون کو ساتھ لئے ہوئے اور
خون سے تر جامہ پہنے ہوئے اِس لڑائی کے خطرونکو دیکھتے تھے اور لڑنیوالون کو غصہ تازہ سے تیز کرتے
تھے اِن کینہ کش دیوتاؤن سے جو آدمیون کے دشمن ہین رحم اور مردانہ طاقت اور آدمیانہ آدمیت
میدان جنگ سے نکالے گئے تھے اور قتل اور انتقام اور یاس اور ظلم اُس آشوب کے درمیان بلا ضبط
غضب مین آرہے تھے عاقل اور نامغلوبی قابل منروا تھرائی اور اُس نظر گاہ سے دہشت کے ساتھ
باہر آئی۔

اِس عرصے مین فلاکٹیٹیز اگرچہ ہرکیولیز کے تیرونکے ساتھ مشکل سے چل سکتا تھا اپنی تمام توانائی سے
نیسٹر کی مدد کو لنگڑاتا ہوا گیا ایڈراسٹس نے پیلیا والے محافظون کے درمیان جو اُسکے آس پاس
تھے جانکی طاقت نباکے اُنمین سے بہتون کو خاک پر سلایا اُسنے ایٹیسیلاس کو ہلاک کیا جو ایسا سبک
پا تھا کہ اُسکے نقش پا ریتے پر کم اُبھرتے تھے اور جسنے اپنے ملک مین دریاے یوروٹاس اور ایلفیس
کی تیز رو لہرونکو اپنے پیچھے چھوڑا تھا اُسنے یوتفرن کو بھی گرایا جو خوبصورتی مین ہیلاس سے اور

डानिया टैलीमेकस
डानिया
ऐड्रास्टस मिनर्वा
ऐड्रास्टस टैलीमेकस टैलीमेकस
नैस्टर
ऐड्रास्टस पीलिया
मार्स बैलोना
मिनर्वा
फ़िलाक्टिटीज़ हर्क्युलीज
नैस्टर ऐड्रास्टस पीलिया
ऐटीसैलास
यूरोटास एल्फ़ीयस
यूटिफ़रन हैलास

شکار بازی مین ہیپوینٹس سے بڑھکر تھا اور ٹیلیاس کو جو نیسٹر کے ساتھ ٹرائے کے محاصرے پر گیا تھا اور اپنی طاقت اور توانائی کے واسطے ایکیلیز کا پیارا تھا اور ایرسٹوجیٹن کو جسنے دریاے ایکیلوئس مین نہاکے کہتے ہین کہ اس دریا کے دیوتا سے جیسی صورت چاہتا تھا ویسی صورت پالے کی طاقت پائی تھی اور جو فی الحقیقت ایسی بلاہی اور چستی رکھتا تھا کہ سب زور آور کی گرفت مین نہ آسکتا تھا لیکن ایڈراسٹس نے اپنے بھالے کی ایک ضرب سے اسکو ہمیشہ کے واسطے بیحرکت کیا اور اسکی روح اسکے زخم سے اسکے خون کے ساتھ نکل گئی۔

نیسٹر جسنے اپنے حاکمون سے سب سے زیادہ بہادر کو ایڈراسٹس کے ظالمانہ ہاتھ کے تلے اسطرح گرتا ہوا دیکھا جسطرح اناج کی بالین جو پک کر سنہری ہوجاتی ہین اور کاٹنے والے کی درانتی کے تلے گرتی ہین اس خطرے کو بھولا جسمین وہ عمر سے ناتوان اور لرزان بیفائدہ پڑا تھا اسکا خیال بالکل اپنے بیٹے پزسٹریٹس پر متوجہ تھا جو اپنے باپ کی محافظ جماعت کو بہادرانہ مدد دے رہا تھا لیکن اب وہ مہلک وقت آپہنچا تھا جسمین نیسٹر کو ایک دفعہ پھر زیادہ جینے کی بےچینی دیکھنی پڑی۔

پزسٹریٹس نے اپنے بھالے سے ایڈراسٹس پر ایک ایسا سخت وار کیا کہ اگر وہ ڈانیا والا اس سے احتراز نکرتا تو وہ بہت مہلک ہوتا وہ حملہ آور اپنے وار مین چوک کے اپنے زور سے لڑکھڑایا اور ابھی خود کو سنبھال نہ سکا تھا کہ ایڈراسٹس نے اپنی برچھی سے اسکے پیٹ مین زخم لگایا اسکی انتڑیان خون کی دھار مین اس حربہ کے ساتھ باہر آئین اسکا رنگ اڑگیا جیسا اس پھول کا اڑتا ہے جو اپنی جڑ سے کٹ جاتا ہے اسکی آنکھین دھندھلائین اور اسکی آواز ہکلائی ایلسیئس نے جو اسکا حاکم تھا اور اسکے پاس لڑتا تھا اسکو گرتے ہی اٹھایا اور اسکو اسکے باپ کی آغوش مین رکھا ہی تھا کہ وہ مرگیا اسنے اوپر دیکھا اور اپنی محبت کی اخیر علامت ظاہر کرنے کا قصد کیا لیکن بولنے کے واسطے منہ کھولتے ہی اسکی روح اسکے دم کے ساتھ نکل گئی۔

نیسٹر نے اب فلاکٹیٹیز کی مدد سے ایڈراسٹس سے جو اسکے آس پاس خونریزی اور خطرانگیزی کا باعث ہو رہا تھا پھر اپنے بیٹے کی لاش کو سنبھالا اور حالت نزع مین اپنی چھاتی سے لگایا روشنی اب اسکی آنکھ کو بری لگی اور اسکا جوش نالہ اور فغان بنکے نکلا اور بولا ای بدبخت تو باپ بنکے اتنے روز تک زندہ رہا ای بیرحم نصیب تو نے میری جان کسواسطے نہین لی جب مین کیلیڈونیا کے

हइपोनीरस
डैरीलास
नैस्टर, ट्राय
ऐकिलीज़
ऐरिस्टोजीवन
ऐकीलोअस
ऐड्रास्टस
नैस्टर
ऐड्रास्टस
पिज़िस्ट्रटस
नैस्टर
पिज़िस्ट्रटस
ऐड्रास्टस
डानिया
ऐड्रास्टस
ऐल्सीअस
फ़िलाक्टिटीज़
नैस्टर
ऐड्रास्टस
कैलेडोनिया

سوار کی شکار کرتا تھا یا دریا مین کالکس کی مہم پر جاتا تھا یا ٹرائے کے اول مقابلے پر خطرے سے
مقابل ہوتا تب مین بزرگی کے ساتھہ مرتا اور یہہ تلخی مرگ نوش نکرتا اب مین عمر اور غم سے باطل ہون
اور نقاہت وحقارت سے عاطل صرف تکلیف پانے کو جیتا ہون اور صرف افسوس کھانے کو ہوش
رکھتا ہون ای میرے پیارے بیٹے پزسٹریٹس جب تیرا بھائی اینٹیلوکس مجھہ سے دور ہوا تھا تب
تو باعث تسلی میرے حضور تھا لیکن اب تو بھی نہین رہا میرے پاس کچھہ نہین رہا اور مین کچھہ
تسلی نہین پاسکتا میرے ساتھہ سب آخر ہی اور امید مین بھی جو آدمی کو باعث تشفی ہی مین کچھہ
نصیب نہین رکھتا ای میرے بچو اینٹیلوکس اور پزسٹریٹس مین آج ایسا دیکھتا ہون کہ تم دونون
آج مجھہ سے گم ہوئے ہو اور میرے دل کا وہ پہلا زخم اب تازہ خون بہاتا ہی افسوس اب مین تکو پھر نہ دیکھونگا
جب مین مرونگا تب میری آنکھین کون بند کریگا اور کوزے کے واسطے میری راکھہ کون سمیٹیگا
ای میرے پیارے پزسٹریٹس تونے اپنے بھائی کیطرح ایک بہادرانہ موت پائی ہی اور صرف مجھکو موت
نہین آتی اور نہین آئی ہی۔

कालीकस
ट्राय
पिज़िस्ट्रेटस
ऐन्टीलोकस
ऐन्टीलोकस
पिज़िस्ट्रेटस
पिज़िस्ट्रेटस

اس افسوس کی حالت مین وہ خود کو ایک برچھی سے جو اُسکے ہاتھہ مین تھی ہلاک کرتا لیکن جو
پاس کھڑے تھے سو مانع ہوئے اُنھون نے اُسکے ہاتھون سے اُسکے لڑکے کی لاش چھین لی اور اس
مقابلے مین ہارکے بیہوش ہوگیا اُسکو بیہوشی کی حالت مین اُسکو خیمے مین لیگئے وہان سے پھر ہوش
مین آتے ہی اگر بلا ئمانہ زور سے روکا نہ جاتا تو پھر اس جنگ مین واپس آتا۔

اس عرصے مین ایڈراسٹس اور فلاکیٹیز باہم ایک دوسرے کی تلاش مین تھے اُنکی آنکھین اُن
پلنگون اور شیرونکی سی چمکتی تھین جو دریاے کیسٹر سے سیراب میدانون مین لڑتے ہین اُنکی
نظرین وحشیانہ اور جنگ جویانہ غضب اور کینہ کشانہ انتقام کی مظہر تھین جو بھالے وے چلاتے
تھے سو مہلک تھے اور آس پاس کے پہلوان اُنکی طرف دہشت سے نگران تھے آخر اُن دونون
کی آنکھین مقابل ہوئین اور فلاکیٹیز نے اُن خوفناک تیرون سے ایک تیر اپنی کمان پر چڑھایا
سو اُسکے ہاتھہ سے چل کر کبھی نشان نہین چوکتا تھا اور ایسا زخم کرتا تھا کہ کسی دوا سے اچھا نہین
ہوسکتا تھا لیکن مارس نے جو ایڈراسٹس کے ہنجو فانہ ظلم پر مہربان تھا ابھی نہین چاہا کہ وہ سزا
پائے اس دیوتا کی خوشی تھی کہ لڑائی کے خطرات زیادہ ہون اور مردونکا شمار افزون اور

ऐड्रास्टस
फ़िलाक्टीज़
कैस्टर
फ़िलाक्टीज़
मार्स
ऐड्रास्टस

وہ آدمزاد کی سزا کے واسطے دیوتاؤن کے انصاف کا وسیلہ ضروری تھا۔

फ़िलाकिटीज़
ऐड्रास्टस
ल्यूकानिया
ऐम्फ़ीमेकस
निरियस
ड्राय. ऐकिलीज़
फ़िलाकिटीज़
ऐम्फ़ीमेकस

فلاکٹیٹیز جسوقت اڈرسٹس کے مقابلے مین اس تیر کو درست کر رہا تھا خود ایک بھالے سے زخمی ہوا یہہ زخم اُسکو لیوکینیا کے ایک جوان ایمفیمیکس نے لگایا جو نریئس سے زیادہ خوبصورت تھا اُس سے ٹرائے کے محاصرے کے سب حاکمون مین صرف ایکیلیز کے سوا اور کوئی زیادہ خوبصورت نتھا یہہ زخم لگتے ہی فلاکٹیٹیز نے وہ تیر ایمفیمیکس پر چلایا سو جاکے اُسکے دل مین لگا اُسکی آنکھون کی چمک جو خوبصورتی کے ساتھہ سیاہ تھین مٹ گئی اور اُنپر موت کی تاریکی چھا گئی اور اُسکے لبون کا رنگ اُڑ گیا جنکے مقابلے مین وے گل سرخ زرد تھے جنکو صبح افق مین بکھیرتی ہی اُسکا چہرہ جو شگفتہ اور دلربا تھا ہولناک اور بدنما ہوگیا فلاکٹیٹیز خود رحم سے متاثر ہوا اور جب اُسکا بدن خون مین تربتر گرا اور اُسکی زلفین جنپر ایپالو کی زلفون کا شبہہ ہوتا تھا خاک مین گھسٹتی تھین اُسکے گرنے پر ہر ایک شخص روتا تھا۔

फ़िलाकिटीज़
ऐपालो
फ़िलाकिटीज़
ऐम्फ़ीमेकस
ऐस्क्यूलैपियस
मार्की डेमास
ओवेलिया
पिटीलिया
ऐड्रास्टस

فلاکٹیٹیز کو ایمفیمیکس کے قتل کے بعد معرکے سے واپس آنا پڑا وہ نقصان خون سے کمزور ہوا اور اُس نے اس جنگ مین ایسی کوشش کی تھی کہ اُسکا پرانا زخم درد کرنے لگا اور از سر نو پھٹنے پر آمادہ ہوا کیونکہ ایسکیولیپیس کے لڑکون کے اعجاز نما علم سے بھی اُسکا علاج کامل نہ ہوا تھا اسطرح سے عاجز اور اُن مردونکے ڈھیرون پر جو اُس پاس جمع تھے گرنے والا تھا کہ آرکیڈیماس جو جستی اور ہمت مین سب اوبلیا والون سے جنکو پیٹیلیا شہر کی بنیاد ڈالنے کے واسطے وہ اپنے ہمراہ لایا افضل تھا اُسکو جب اڈرسٹس بآسانی اپنے قدمون پر مثل مردہ گرا سکتا تھا اُٹھاکے لے گیا اور اب اُس ظالم نے کسیکو نہین دیکھا جو اُسکے ساتھہ مقابلہ کی ہمت کرے یا اُسکی فتح کو روکے اُسکے تمام دشمن مارے گئے یا بھاگ گئے اور وہ اُس سیلاب سے مشابہ تھا جو اپنی حدود سے پُر شور تندی کے ساتھہ باہر نکلتا ہی اور کھیتون اور گلون کو مع گلہ بانون اور گانوون کے صاف کرتا ہوا چلتا ہی۔

टैलीमेकस
ऐड्रास्टस

ٹیلیمیکس نے دور سے اُن فتحمندون کا غل سُنا اور اپنے آدمیون کو اڈرسٹس کے مقابلے مین آگے بے ترتیبی اور نا شائستہ جلدی سے اُن ڈرے ہوئے جانورون کیطرح بھاگتے ہوئے دیکھا جو شکاری کے متعاقب آنے سے میدانون پر پھرتے ہین جنگلون مین جاتے ہین اور ندیون کو پھاندتے ہین اور پانی مین ڈوبتے ہین اُسکے سینے سے ایک نعرہ نکلا اور اُسکی آنکھین غصے سے لال ہوئین اُسنے اُس مقام کو چھوڑا جہان اب تک اتنے خطرے اور بزرگی کے ساتھہ لڑتا تھا اپنے آدمیون کی امداد کو چلا

اور بہت سے آدمیون کے خون سے ترجنکو اُسنے خاک مین لٹایا تھا آگے بڑھا راستے مین اُس نے ایک شور کیا جو دفعۃً دونون لشکر نے سُنا۔

منروا نے ایک طرح کی بے اسم دہشت اُسکی آواز کو دی تھی سو آس پاس کے پہاڑون مین گونجتی تھی مارس کی آواز بھی تھریس مین اپنے دوزخی غضب یعنی جنگ اور مرگ کو بلانے پر اُس سے زیادہ بلند نہ تھی ٹیلیمیکس کی آواز نے اُسکے آدمیونکو نئی ہمت بخشی اور اُسکے دشمنونکو سرد کیا خود ایڈراسٹس اس صدمے سے جو اُسنے معلوم کیا تھرّایا اور شرمایا ہزار طرح کے مہلک شگونون نے پوشیدہ دہشت سے اُسکو مضطرب کیا اور وہ بجاے ہمت ناامیدی سے متاثر ہوا اُسکے زانو اُسکے بوجھ کے تلے تین بار کپکپائے وہ تین بار پیچھے ہٹا مگر نہین جانا کہ مینے کیا کیا اُسکے چہرے پر خوفناک زردی چھاگئی اور بدن پر سرد پسینہ آگیا اُسکی آواز خالی ہوئی اور تھرتھرانے اور ہکلانے لگی اُسکی آنکھون مین ایک طرح کی آتش کینہ بھڑکی سو چشم خانہ سے باہر نکلتی معلوم ہوئی اُسکی تمام حرکات مین پیچ وتاب کی ناگہانی سختی پیدا ہوئی اور وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا اوریسٹیز وقت غضب اب جانا کہ دیوتا ہین اور سوچا کہ دیکھتا ہون کہ وے انتقام پر آمادہ ہین اور ایک بھاری آواز قعر دوزخ سے نکلتی ہوئی اور عذاب دوامی کے واسطے خود کو بُلاتی ہوئی سُنی ہر ایک طرح اُسکو یقین ہوا کہ دست پنہانی و آسمانی اُسکے مقابل اُٹھا ہوا ہی اور وہ اُسپر گرکے اُسکو دبائیگا امید اُسکے سینے سے دور ہوئی اور بہت بھاگی جیسے روشنی بھاگتی ہی جب آفتاب دریا مین ڈوبتا ہی اور زمین رات کے سایہ سے ڈھک جاتی ہی۔

ایڈراسٹس کا ظلم اگر زمین ایسی سخت سزا کے واسطے سزاوار نہوتی تو بہت تھا اس ناپاک ایڈراسٹس نے اپنی بے انصافی کا پیالہ لبالب بھرلیا تھا اور اُسکا وقت آپہنچا تھا وہ نابینایانہ غصّے سے کہ دہشت اور حسرت اور نفرت اور ناامیدی سے پیدا ہوا تھا اپنی قسمت کے مقابلے کو آگے بڑھا اول ٹیلیمیکس کو دیکھنے پر اُسنے سوچا کہ اُسکے پانونکے تلے ایورنس کی گہری جھیل کشادہ ہی اور دریاے فلیجیٹن کی آتشین امواج اُسکو لینے کے واسطے شور کررہی ہین اُسنے دہشت سے ایک آہ ماری اور اُسکا مُنہہ کھلا رہا مگر خواب خوفناک سے اُس ڈرے ہوئے آدمی کیطرح بول نہ سکا جو بولنا چاہتا ہی اور کچھہ بول نہین سکتا اُسنے ٹیلیمیکس پر ڈرتے اور کانپتے ایک بھالا چلایا مگر ٹیلیمیکس نے مثل دوست آسمان باقرار اور بے اضطرار ہوکے خود کو اپنی ڈھال سے بچایا اور فتح اپنے جناح سے اُسپر سایہ کرتی اور اُسکے سر پر ایک تاج

मिनर्वा
मार्स
थ्रेस
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
ओरैस्टीज़
ऐड्रास्टस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस, ऐवर्नस
फ़िलीजीटन
टैलीमेकस
टैलीमेकस

دھرتی ہوئی نظر آئی اُسکی آنکھون مین کوئی ایسی شی تھی جس سے ایک ساتھ ہمت اور راحت ظاہر تھی اور خطرے پر اُسکی غالبی ظاہرا ایسی تھی گویا خود منروا اُسمین موجود تھی اُسنے اُس بھالے کو ہٹایا جو ایڈراسٹس نے اُسپر چلایا تھا پھر اُسنے اپنی تلوار نکالی تاکہ ٹیلیمیکس کو اُسکے بدلہ مین بھالہ چلانے سے رکھے اسلیئے ٹیلیمیکس نے اپنی برچھی ایک طرف ڈالی اور ایڈراسٹس کے ہاتھہ مین تلوار دیکھہ کے فوراً اپنی تلوار سنبھالی۔

جب دونون طرف کے دوسرے بہادرون نے اُنکو اسطرح پر سختی سے مشغول دیکھا تب اپنے ہتھیار رکھہ دئے اور اپنی آنکھین اُنکی طرف متوجہ کرکے اُسوقت کے منتظر ہوئے جو تصفیۂ جنگ کرے اُنکی تلوارین آلہ جو وسی چمکتی تھین جو آسمان سے گرجتا ہی اور اُنکے چمکتے ہوئے بختر اُنکی ضربون سے جھنکتے تھے وے بڑھتے تھے ہٹتے تھے جھکتے تھے اور یکایک اُچھلتے تھے حتی کہ آخر کو نزدیک آنے پر دونون آپسمین ایک دوسرے سے ایسے لپٹے جیسے عشق پیچہ پیچاپان بھی کسی درخت بلند سے نہین لپٹتا ایڈراسٹس کی طاقت بدستور تھی لیکن ٹیلیمیکس کی ابتک حد کمال کو نہین پہنچی تھی ایڈراسٹس نے باربار ایک سخت اور ناگہانی کوشش سے اُسکو گھبرایا اور گرانا چاہا لیکن کامیاب نہین ہوا اُسنے اُسکی تلوار چھیننی چاہی لیکن جیونہی اِس کام کے واسطے اُس سے ہاتھہ الگ کیا ٹیلیمیکس نے اُسکو زمین سے اُٹھا لیا اور اپنے قدمون پر ڈالا اِس خوفناک حالت مین اُس بدذات نے جسنے ابتک دیوتاؤن کو حقیر سمجھا تھا ایک نامردانہ دہشت مرگ دکھائی اپنی جان کی امان چاہنے سے شرماتا تھا تب بھی جینے کی خواہش کو نہین دبا سکا اور ٹیلیمیکس کو رحم سے متاثر کرنیکی کوشش کرنے لگا بولا ای یولیسیز کے بیٹے اب مین اقرار کرتا ہون کہ دیوتا ہین اور دیوتا منصف ہین اُنکے راستبازانہ پاداش نے مجھکو ماخوذ کیا ہی صرف مصیبت ہی جو ہماری آنکھونکو راستی پر واکرتی ہی اب مین اُسکو دیکھتا ہون اور شرماتا ہون لیکن مجھہ بدنصیب بادشاہ کے لئے اپنے باپ کو جواب دور کے ملک مین موجود ہی اپنی یاد مین لا اور اپنے سینے سے رحم دکھا۔

ٹیلیمیکس جو اِس ظالم کو زانو سے اپنے تلے دبائے ہوئے اور اُسکے قتل کو تیغ اُٹھائے ہوئے تھا اُسکو ضرب لگانے سے باز آیا اور بولا مین صرف فتح اور صلح کے واسطے لڑتا ہون نہ انتقام اور خونریزی کے واسطے پس زندہ رہ لیکن جو ظلم تونے کئے ہین اُنکی تکفیر کے لئے زندہ رہ جو علاقے تونے غصب کئے ہین سو واپس دے اور ہیسپیریہ کے ساحل پر جسکو اتنے روز تک جفا اور دغا سے خراب کیا ہی عدل اور

मिनर्वा
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
जोव
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
टैलीमेकस
यूलीसीज़
टैलीमेकस
हैस्पेरिया

امان قایم کر اب سے آگے نیکی اور راستی کا مرید ہوکے رہ اور اپنی شکست سے نصیحت لے کہ دیوتا منصف ہین اور بدکار خوار ہین ظلم اور فریب مین خوشی کو تلاش کرنا نا امیدی لاتا ہی کوئی ساہجت ایسی نہین ہی جیسی راستی اور نیکی کی ہدا وست ہی اتنی صفائی کے ثبوت کے لیے ہمکو اپنا بیٹا پیتر وڈورس اور بارہ اپنی قوم کے دوسرے سردار ضامن دے۔

پھر ٹیلیمیکس نے ایڈراسٹس کو اٹھنے دیا اور اسکی ناصافی کا خیال نکرکے اسکو اپنا ہاتھ دیا لیکن اُس ظالم نے اس نامحفوظی کے وقت مین دغابازی سے ایک برچھا اسپر چلایا جو ابتک اسنے چھپا رکھا تھا یہ حربہ ایسا تیز تھا اور ایسی طاقت اور چالاکی سے پھینکا تھا کہ اگر امداد غیبی نہوتی تو وہ ٹیلیمیکس کے بکتر سے پار ہو جاتا اور ایڈراسٹس اپ بے سلاح ہونے سے بچاؤ کے واسطے ایک درخت کے پیچھے جا چھپا تب ٹیلیمیکس پکارا ای ڈانیا والو گواہ رہو کہ فتح ہماری ہی تمہارے بادشاہ کی جان تمہندی سے میرے ہاتھہ مین تھی اور اب دغابازی سے بھاگی ہی وہ جو دیوتاؤن سے ڈرتا ہی موت سے نہین ڈرتا یون کہتے ہوئے وہ ڈانیا والون کیطرف بڑھا اور اپنے آدمیونکو اشارہ کیا جو اس درخت کی اُسطرف تھے جسکے پیچھے ایڈراسٹس نے پناہ لی تھی کہ اُسکا راستہ روکین وہ ظالم اپنی حالت دیکھہ کے کریٹ والون کے درمیان ہوکر نکلنے کی دلیرانہ کوشش کرتا لیکن ٹیلیمیکس نے مثل آلہ رعد جو دیوتاؤن کے بزرگ اولمپس کے اوپر سے گنہگار کو تباہ کرنے کے واسطے گراتے ہین جھپٹ کے اپنے فتحیاب ہاتھہ سے اُسکو جالیا اور خاک پر گرا دیا جیسے شمالی صرصر اُن کھیتونکو گراتی ہی جو ابتک درانتی سے کاٹنے کے قابل نہین پکے اگرچہ اُس دغاباز ظالم نے پھر اپنے دل کی نیکی کی مذمت مین کوشش کی لیکن اُس فتحیاب نے اُسکی عاجزی پر کان ندیا اور اپنی تلوار اُسکی چھاتی پر ماری اور اُسکی روح کو شعلہ ہاے دوزخ مین روانہ کیا جو اُس کے گناہ کے واسطے سزاے واجب تھی ✦

باب بست ویکم

ایڈراسٹس کے مارے جانے پر ڈانیا والون کا مددگار بادشاہون سے درخواست صلح چاہنا اور انہی مین سے ایک کو اُنکا بادشاہ بنانیکی درخواست کرنا اور نیسٹر کا اپنے

मैंड्रोडोरस
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
डानिया
डानिया
ऐड्रास्टस
क्रीट
टैलीमेकस
ओलिम्पस
ऐड्रास्टस
डानिया
नैस्टर

टेलीमेकस आर्पी
टेलीमेकस पालीडेमास डानिया
डानिया आर्पी. डीयोमेडी

بیٹے کے نقصان سے بیقرار ہوکے سردارون کی مجلس سے چلا جاتا اور اُن سرداران محفل کا اراضی مفتوحہ کو باہم تقسیم کرنیکی اور ٹیلیمیکس کو علاقہ آرپی تفویض کرنیکی رآ دینا لیکن ٹیلیمیکس کا اس راے کو ناپسند کرنا اور سمجھانا کہ پالیڈیماس کو ڈانیا والون کا بادشاہ بنانے مین اور انہی کو اُسکے ملک پر قابض رکھنے مین سبکو فائدہ ہی اور پھر ڈانیا والونکو علاقہ آرپی ڈیومیڈی کو جو اتفاقاً آکے اس ساحل پر وارد ہوا تھا دینے پر آمادہ کرنا اور تکرار رفع ہونے پر سب مددگارون کا علیحدہ ہونا اور اپنے اپنے ملک کو جانا ۔

ऐड्रास्टस डानिया
ऐड्रास्टस मेट्रोडोरस

اڈراسٹس کے مرتے ہی ڈانیا والون نے اپنے بادشاہ کے نقصان پر افسوس کھانے کے بدلے اظہار خوشی کیا اور ایک مصالحت اور موافقت کی علامت کے طور پر اُن مددگارونکو اپنا ہاتھ دیا اڈراسٹس کا بیٹا میٹروڈورس جسکو اُس ظالم نے فریب اور بے انصافی اور ظلم کے اصول سکھائے تھے نامردی سے بھاگا لیکن ایک غلام نے جو اُسکی بدیون کا ہمراز اور ہمباز تھا اور جسکو اُسنے آزاد اور فوایدسے شاد اور اپنی گریز کے وقت جاے اعتماد کیا تھا اس موقع سے صرف اپنے واسطے استفادے کا خیال کیا اسواسطے جب وہ بھاگا تب اُسپر حملہ آور ہوا اور اُسکا سر کاٹ کر مددگارون کے لشکر مین لایا اس امید سے کہ اس گناہ پر بڑا انعام ملیگا کیونکہ اس سے جنگ کا اختتام ہی مگر ان مددگارون نے اُسکے اس فعل سے متحیر ہوکے اُس دغاباز کو ہلاک کیا۔

टेलीमेकस मेट्रोडोरस
मेन्टर
मेट्रोडोरस

جب ٹیلیمیکس نے میٹروڈورس کا سر دیکھا جو ایک جوان تھا نہایت خوبی اور لیاقت کا مگر شوق عیاشی اور ذوق بدمعاشی سے خراب ہوگیا تھا تب وہ بے اشکباری نرہ سکا اور بولا کہ جوان بادشاہ کے لیے خوشحالی کی خرابی کیسی نظیر ہی جسقدر اُسکی بلندی درجہ اور تیزی جو اس زیادہ تر ہوتی ہی اُسیقدر اُسکا نیکی سے بہکنا زیادہ آسان اور زیادہ محقق ہوتا ہی اگر مین دیوتاؤنکی مہربانی سے اور جلد آنیوالی مصیبتون سے اور مینٹر کی صلاح سے مستفیض نہوتا تو شاید ایسا ہی حال میرا ہوتا جیسا میٹروڈورس کا ہوا ہی۔

डानिया

ڈانیا والون نے مجتمع ہوکے صلح کے واسطے صرف یہہ شرط چاہی کہ ہم آپ اپنے واسطے ایک بادشاہ اپنی قوم کا پسند کرین جسکی نیکیان جو بدنامی ہماری بادشاہت پر لایا ہی اُسکو دور کرین وے اُسکے قتل کے واسطے دیوتاؤن کے شکرگذار ہوئے اور ٹیلیمیکس کے ہاتھہ کو بوسہ دینے کے واسطے جوق جوق فراہم آئے جسکو وے عدل یزدانی کا وسیلہ سمجھتے تھے اور اپنی شکست کو فتح سمجھنے لگے اسطرح وہ اقتدار جس سے تمام ہیسپیریہ لرزان تھا اور اقوام متفقہ ترسان تھین بالکل ہمیشہ کے واسطے پست ہوا اسیطرح زمین جو آہستہ آہستہ تلے سے کھودی جاتی ہی ظاہر اپنی مضبوطی رکھتی ہی اور تلے کے آہستہ آہستہ کھدنے پر کچھہ خیال نہین کیا جاتا اور ناچیز سمجھا جاتا ہی نکچھہ ہلتا ہی نہ کچھہ ٹوٹتا ہی اور ظاہر مین نہ کچھہ کمزور ہوتا ہی تاہم وہ اعانت پوشیدہ بالتحقیق اور بمعلوم گھٹتی جاتی ہی اور آخر وہ وقت آتا ہی جب سب کی سب ایک ساتھہ گر پڑتی ہی اور سوا ایک غار کے کچھہ نہین باقی رہتا جسمین اُسکی سطح اور جو کچھہ اُسپر ہی سب غرق ہوجاتا ہی ناجایز اختیار کیسی ہی بنیاد رکھتا ہو ظلم اور فریب سے رفتہ رفتہ برباد ہوجاتا ہی ہر ایک اُسکو حیرت و دہشت سے دیکھتا ہی اور اُسکے آگے تھرتھراتا ہی جب تک وہ پستی مین سماتا ہی وہ اپنے بوجھہ سے آپ گرتا ہی اور پھر نہین اُٹھہ سکتا کیونکہ اُسکی مدد صرف ہٹتی ہی نہین بلکہ نیست ہوجاتی ہی عدالت اور صداقت سے محروم ہی کہ صرف اُسی سے عقیدت اور محبت پیدا ہوتی ہی ــ

डानिया

دوسرے روز لشکر کے سردار ڈانیا والون کو ایک بادشاہ دینے کے واسطے جمع ہوئے تب دونون لشکر کو ایک ناگہانی اور نامترقبہ محبت سے باہم متفق اور دونون فوج کو غایت خوشی سے ایسا متحد دیکھا کہ گویا ایک تھے فی الحقیقت نیسٹر نہین حاضر ہوسکا کیونکہ اُسکو اپنے لڑکے کی وفات اپنی عمر کی کمزوری سے زیادہ شاق تھی اُٹھہ نہین سکا زیست کے وقت زوال مین اِس مصیبت کے تلے ایسا دبا جیسے شام کی جھڑی مین وہ پھول دبتا ہی جو علی الصباح وقت نور کشت زار کی خوبی تھا اُسکی آنکھون سے اشکو نکا نہ خالی ہوسکنے والا چشمہ برابر جاری تھا خواب کے ملایم ہاتھہ نے پھر اُنکو بند نہ کیا اور امید کا تسلی بخش انتظار کہ اُسی سے خواری مین خوشی پاتے ہین منقطع ہوا ہر ایک طعام اُسکے تالو مین تلخی آمیز تھا اور روشنی اُسکی آنکھون مین دردانگیز اُسکو سوا اِسکے کچھہ خواہش نتھی کہ زندگی سے دور رہے اور تاریکی دوامی کے پردے مین مستور آواز دوستی اُسکو بیفائدہ تلقین اور تسکین کرتی تھی کیونکہ مہربانی سے بھی وہ ایسا متنفر تھا جیسا بیمار اچھی نعمتون سے متنفر ہوتا ہی شفیقانہ تسکین اور خلیقانہ

टेलीमेकस — हेसिपिया — नैस्टर

تلقین کا جواب غم کا صرف ناصاف اظہار تھا تاہم کبھی کبھی اُسکے منہ سے فقط یہ کلمات اندوہگین نکلتے تھے ای پزسٹریٹس ای میرے بیٹے تو مجھے بلاتا ہی اور مین تیرے ساتھہ آؤنگا تو نے موت کو مبارک کیا مجھے سوا اسکے کچھہ خواہش نہین ہی کہ ایک بار تجھکو پھر سٹکس کے کنارون پر دیکھون افسوس ایسے اظہار کے بعد وہ گھنٹون تک خاموش رہتا تھا مگر اُسکے ہاتھہ اور آنکھہ آسمان کیطرف اُٹھتے تھے اور مُنہ سے بے اختیار آہ و نالے نکلتے تھے۔

پزسٹریٹس — पिज़िस्ट्रेटस
سٹکس — स्टिक्स

اِس عرصے مین جو بادشاہ مجتمع ہوئے تھے سو ٹیلیمیکس کے واسطے بیقرارانہ منتظر تھے وہ ابتک پزسٹریٹس کی لاش کے پاس تھا اُسپر عمدہ خوشبو جلاتا اور فیاضانہ ہاتھہ سے پھول برساتا اور اُس خوشبودار جھڑی کے ساتھہ اپنے اشک ملاتا ہوا کہتا تھا ای میرے عزیز رفیق کیا پیلاس مین پہلے پہل ملنا اور سپارٹہ کو اپنا سفر کرنا اور ہیسپیریہ کے ساحل پر اپنا پھر ملاقی ہونا فراموش ہوسکتا ہی مین تیرا کتنی مہربانیون کے واسطے ممنون ہون مین تجھکو کیسی دردمندی سے چاہتا تھا اور تو میرے ساتھہ کس وفاداری سے پیش آتا تھا مین تیری شجاعت سے واقف تھا وہ تجھکو یونان کے بڑے بڑے بہادرون مین ہمسر کرتی مگر افسوس کہ اُسنے تجھکو تباہ کیا فی الحقیقت اُسنے تیرے نام کو مقدم کیا ہی مگر دنیا کو مفلس ہم اُن نیکیون سے محروم ہوگئے جو تیرے باپ کی نیکیون کے ساتھہ برابر ہوتین اور تو دوسرا نیسٹر ہوتا جسکی کیاست اور فصاحت ایام آیندہ مین یونان کی حیرت و نخوت کا باعث ہوتین تیرے لبون سے پہلے ہی وہ ملایم ترغیب تھی جو نیسٹر کے بولنے پر بہم آمد ہی اور وہ اصلی سادگی اور راستی اور وہ ملایم تقریر جو غضب کو صلح کے ساتھہ بدلتی ہی اور وہ طاقت جس سے بالضرورت سنجیدگی اور دانشمندی حاصل ہوتی ہی پہلے سے تجھہ مین پائی جاتی تھین تیری آواز پر ہر ایک کان مایل تھا اور تیری تجویز پسند کرنے پر ہر ایک دل متوجہ تھا تیرے صاف اور سادہ الفاظ دل پر ایسے جاگیر ہوتے تھے جیسے شبنم آسمان سبزہ زار کے سبزۂ تازہ پر تجھہ مین کتنی برکتین تھوڑے عرصے مین موجود تھین اور تیرے ساتھہ کتنی برکتین ہمیشہ کو ہم سے مفقود ہوئین جس پزسٹریٹس کو کل مین نے چھاتی سے لگایا تھا سو آج میری دوستی سے ناواقف ہی اور اب صرف اُسکی ایک اندوہگین یاد ہی جو باقی ہی اگر ہمنے تیری آنکھین بند کی ہین ویسے اگر تو نیسٹر کی آنکھین بند کرتا تو دیوتا اُسکو اِس تکلیف اور رنج سے بچاتے اور وہ والدون مین ایسا بیمثال آفت سے ممتاز نہوتا۔

ٹیلیمیکس — टेलीमेकस
پزسٹریٹس — पिज़िस्ट्रेटस
پیلاس — पैलास
سپارٹہ — स्पार्टा
ہیسپیریہ — हैस्पिरिया
نیسٹر — नैस्टर
نیسٹر — नैस्टर
پزسٹریٹس — पिज़िस्ट्रेटस
نیسٹر — नैस्टर

اِن شفقت اور رقت کے اظہار رن کے بعد ٹیلیمیکس نے پزسٹریٹس کے زخمی پہلو سے خون کو دُھلوایا اور اُسکے جسم کو سرخ جنازے پر لٹایا اِس بستر مرگ پر اُسکا سر پڑا تھا اور اُسکا چہرہ زرد تھا وہ اُس جوان درخت کی مانند معلوم ہوتا تھا جو زمین کو اپنے سایہ سے ڈھانک کے اور اپنی ڈالیون کو آسمان تک پہنچا کے تبر کے ناگہانی صدمے سے کٹتا ہی اور دفعۃً اپنی جڑ سے اور اِس زمین سے جو کثیر الاولاد ہی اور اپنے بچونکو اپنے سینے مین پالتی ہی جدا ہوتا ہی اُسکی شاخین مرجھاتی ہین اور سبزی اُڑ جاتی ہی پھر خود سے مدد نہین پاتا ہی اور زمین پر گر جاتا ہی اور اُسکی طاقت بالیدگی جو اُسکو آسمان تک پہنچاتی ہی پژمردہ اور افسردہ ہو کر خاک مین مل جاتی ہی پھر وہ درخت نہین رہتا تنۂ بیجان ہو جاتا ہی وہ آرزو رکھتا ہی مگر پھر خوشنما نہین ہو سکتا اِسطرح پڑے ہوئے اور بدلے ہوئے پزسٹریٹس کو چتا پر لیگئے پیلیا والون کی ایک جماعت اُسکے ہمراہ تھی سو آہستہ آہستہ اپنے قدم سے چلتی تھی اُنکے ہتھیار اوندھے تھے اور اُنکی آنکھین اشکبار زمین سے لگی ہوئی تھین اور اب شعلے چکر کھاتے ہوئے آسمان کو چڑھے جسم جھٹ پٹ جل گیا اور اُسکی راکھ ایک طلائی کوزے مین بھری ٹیلیمیکس نے جو اِس سب کام پر اہتمام رکھتا تھا اِس کوزۂ بیبہا کو جسمین اُسکی راکھ بھری تھی کیلیمیکس کی سپرد کیا جسکو نیسٹر نے ایک دفعہ اپنا یہہ بیٹا سپرد کیا تھا اور کہا کہ جسکو تو محبت سے چاہتا تھا اُسکے اِس ماتمی اور قیمتی بقیہ کو اُسکے باپ کیواسطے نگاہ رکھہ لیکن جب تک اُسکو اُسکے مانگنے کی توانائی کافی نہو تب تک اُسکو مت دے تاکہ جو ایک دفعہ غم بڑھائیگا سو دوسری دفعہ اُسکو ہٹائیگا۔

ٹیلیمیکس اِسطرح اپنے دوست کے حقوق اخیرہ ادا کرکے اُن مددگار بادشاہون کے جلسے مین گیا جو اُسکو دیکھتے ہی تعظیم سے خاموش ہوئے وہ اُنکی اِس تعظیم سے شرما گیا اور کچھہ بول نہ سکا پھر جو کلام ہوئے حیرانی کے باعث عام ہوئے اُسنے خود کو چھپانا چاہا اور پھر مستقل اور مضطرب سا معلوم دیا آخر التماس کیا کہ مہربانی فرماکے میری زیادہ تعریف نکرو اسلیئے کہ مین ڈرتا ہون کہ مبادا مجھکو یہہ حد سے زیادہ خوش کرے تعریف آدمیون کو نہایت خراب کرنیوالی ہی وہ اُنکو متکبر اور مغرور اور خود پسند کر دیتی ہی چاہیئے کہ اُس سے برابر مستحق اور محترز رہین تعریف صادقہ ایسی نہین ہی جیسی خوشامد ہی جو ظالم سب آدمیون سے زیادہ بد ہوتے ہین سو سب سے زیادہ مورد تعریف ہوتے ہین اور مین ایسی نظیر سے کیا خوشی پا سکتا ہون اگر مین تعریف صادقہ کا مستحق ہون تو وہ میری غیبت مین ادا ہوسکیگی

टैलीमकस
पिजिस्ट्रेटस
पिज़िस्ट्रेटस
पीलिया
टैलीमेकस
कैलीमेकस
नैस्टर
टैलीमेकस

اور اگر تم یقین کرتے ہو کہ مین لیاقت رکھتا ہون تو یہہ بھی یقین کرو کہ مین عاجزی بھی پسند کرتا
ہون اور متکبر ہونے سے ڈرتا ہون پس اگر تم مجھکو اچھا سمجھتے ہو تو معاف کرو اور جو جانتے ہو کہ تعریف
میرے کانون کو اچھی لگیگی تو میری تعریف مت کرو۔

टैलीमेकस

ٹیلیمیکس نے اپنے دل کے خیالات اسطرح ظاہر کرکے پھر اُنکی طرف توجہ نکی جو پھر بھی تعریف کے مبالغے
مین بلند آواز تھے اور اُسکی بے توجہی نے جلد اُنکو خاموش کیا کیونکہ وے ڈرگئے کہ مبادا ہمارے
شوق سے پھر ناخوش ہوجائے اسلئے تعریف ختم پر آئی اور حیرت نے ترقی پائی کیونکہ جس شفقت سے وہ

पिज़िस्ट्रेटस

پزسٹریٹس کے ساتھہ پیش آیا تھا اور جس شفیقانہ محبت سے اُسنے اُسکے ساتھہ فرایض دوستی ادا کئے
تھے سو سبکو معلوم تھے اور تمام اہالی فوج جسقدر اُسکی عقل اور ہمت کے بزرگ کامون سے جنھون نے
اُسکے کام کو رونق لاثانی بخشی تھی متعجب تھے اُس سے زیادہ اُسکی ملایمی اور نکوئی کی شہادتون سے
متاثر ہوگئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہہ داناہی اور شجاع اور دیوتاؤن کا پیارا اور اپنے وقت
کا بہادر لاثانی یا آدمی سے اعلیٰ ہی مگر یہہ عجیب تر بات ہی کہ اس سے غیرت نہین حیرت پیدا ہوتی ہی علاوہ
اِسکے وہ نیک ہی اور رحیم باوفا ہی اور حلیم شفیق ہی اور کریم مہربان ہی اور قدردان عموماً سبکا جو لایق
ہین اب اسمین بیغرضی اور بیغروری کی علامت نہین ہی یہہ آدمزاد کو صرف باعث حیرت ہی نہین بلکہ باعث
بہجت ہی یہہ منفعت آمیز اور محبت انگیز فضیلت سے اور ایسی ایسی خاصیت سے ممتاز ہی جو دلکو ملایم اور
متاثر کرتی ہی اور رحم سے اُسکی نیکی کا اقبال ہی نہین بلکہ احساس کراتی ہی بلکہ اِس بات پر لاتی ہی کہ
اپنی جان سے اُسکی جان کو بچائین۔

डानिया
ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
आर्पास
मिरीज
बैकस
मिनर्वा
इथाका
ड्यूकेलियम
ज़ैसिन्थस
नाप्लीअस
नेप्चून
कैफ़ेरिअस

یے بادشاہ اِسطرح اپنی قدردانی اور حیرانی کا اظہار کرکے ڈانیا والون کے واسطے ایک بادشاہ
تجویز کرنے پر مصروف تھے اُنمین بہتون کی یہہ رائے تھی کہ ایڈراسٹس کی حدود چونکہ ملک مفتوحہ ہی آپسمین
تقسیم کرلیجائے اور ٹیلیمیکس کو اسکے حصے کے واسطے صرف آرپاس کا زرخیز ملک دینا چاہا جہان سرسبز اپنا
طلائی خزانہ بخشتی ہی اور بیکس مزہ دار میوجات دیتا ہی اور زیتون مقدسہ منروا سال مین دو دفعہ
اپنا خراج سبزہ ادا کرتا ہی اُنھون نے کہا یہہ ملک چاہیے کہ تیری یاد سے ایتھاکہ دور کرے جہان زمین
اور سرہی جھونپڑے دلدری ہین ڈیوکیلیم کے پہاڑ خوفناک ہین اور زیسنفس کے جنگل بے ترتیب ہین
اپنے باپ کا زیادہ خیال نرکھہ جسکو بیشک نابلیکس کے انتقام نے اور نیپٹیون کے غضب نے دریامین کیفیریس

کی نوک زمین کے پاس ڈُبا دیا ہی اور اپنی ما کا بھی خیال نرکھہ جسنے تیری غیر حاضری مین اپنے امیدوارون
کی اطاعت کرلی ہوگی اور اپنے ملک کا بھی خیال نرکھہ جسکو دیوتاؤن نے اِس سے بہتر نہین کیا جواب
تجھکو دیا جاتا ہی ۔

ٹیلیمیکس نے اُنکے کلام صابرانہ سُنے لیکن تھیسلی اور تھریس کے پہاڑ مایوس محبت کی شکایت پر ایسے
بہرے اور سخت تھے جیسا یولیسز کا بیٹا اُن اقرارون پر تھا اُسنے کہا مین نہ کثرت چاہتا ہون نہ ثروت
پھر زیادہ تر وسعت کا ملک کیون رکھون اور زیادہ تر آدمیون پر کیون حکومت کرون کیونکہ اسمین
صرف تکلیف زیادہ ہی اور آزادگی کم جو آدمی سب سے زیادہ عقل اور سب سے زیادہ معتدل خواہشین رکھتے ہین
سو دوسرون پر کہ بیقرار اور بے ضبط زبان کار اور مکار اور ناشکرگذار ہوتے ہین حکومت نہین رکھتے
تو بھی اِس ذلت کو بڑی تکلیف پاتے ہین جو دوسرون پر اپنی خاطر صرف اپنے اعتبار اور خوشی اور افتخار کے
واسطے بے کسی دوسرے مطلب کے حکمرانی چاہتا ہی سو ظالم اور دیوتاؤن کا دشمن اور آدمیونکو باعث
عقوبت ہی اور جو آدمیون پر عدل اور انصاف سے صرف اُنکے فائدے کے واسطے حکمران ہی سو بجاے
حاکم اُنکا محافظ ہی اُسکی تکلیف خیال مین آسکنے کے قابل نہین ہی اور وہ اپنا اختیار بڑھا کے اُسکو بڑھایا
نہین چاہتا جو گلہ بان اپنے گلے کا گوشت نہین کھاتا اور اُنکو اپنی جان کو آفت مین ڈالکے خطرے سے
بچاتا ہی اور اُنکو سب سے بہتر چراگاہ مین لیجاتا ہی اور رات اور دن نگہبانی کرتا ہی سو اپنی بھیڑونکا شمار
بڑھانے کی یا اپنے ہمسایے کی بھیڑیان چھیننے کی خواہش نہین رکھتا کیونکہ اُنکے بڑھنے سے صرف اُسکی تکلیف
بڑھتی ہی اگرچہ مین نے کبھی حکمرانی نہین کی لیکن مینے قوانین دیکھے ہین اور اُن حکیمون سے سُنا
ہی جنھون نے قوانین بنائے ہین کہ حکومت ایک فکر اور محنت کا کام ہی اور اسلئے اِتھاکہ پر گو کیسا ہی صغیر
اور حقیر ہی قناعت کرتا ہون اور اگر مین وہان استقلال عدل اور پرہیزگاری سے حکومت کرونگا
تو زیادہ تر حکومت کا یا زیادہ تر بزرگی کا محتاج نہونگا فی الحقیقت میری حکومت شروع ہو لیکن جلد ہی
نہین دیوتا ایسی مہربانی کرین کہ میرا باپ لہرونکے غضب سے بچکے اچھے آدمی کی درازترین عمر تک خود حکمرانی
کرے اور مین اُسکے سایہ مین اپنے نفس امارہ کو محکوم کرنا سیکھون جب تک اپنی رعایا کے نفس امارے
کو دبانے کے قابل نہون ۔

پھر ٹیلیمیکس نے اِس جلسے کیطرف اسطرح خطاب کیا ای بادشاہو مین تمہارے فائدے کے واسطے جو

टैलीमेकस
थिसैली
थ्रेस
यूलीसीज़
इथाका
टैलीमेकस

डानिया
ऐड्रास्टस

کہتا ہون سنو اگر تم ڈانیا والون کو ایک منصف بادشاہ دوگے تو وہ اُنکو منصف کریگا وہ اُنکو وفادار
رہنے کا اور اپنے ہمسایون کی حدود پر حملہ آور نہونے کا فائدہ سکھائیگا یہہ سبق وے ناپاک ایڈراسٹس
کے زیر حکم کبھی نہین سیکھ سکے اِن لوگون سے جب تک یے ایک عاقل اور نیک بادشاہ کی ہدایت مین
رہین گے تمکو کچھ خوف نرہیگا اگر تم ایسا بادشاہ اِنکو دوگے تو یے اُسکے واسطے تمھارے ممنون رہین گے
اور جو آرام اور بہتری اُسکی حکومت مین یے پائین گے اُسکے واسطے تمھارے مرہون رہین گے تم پر
حملہ آور ہونیکے بدلے یے تمکو دعا دینگے اور دونون بادشاہ اور رعایا کو تمھارے ہاتھ کے بنائے ہوئے
ہونگے مگر بخلاف اسکے اگر تم اُنکے ملک کو آپسمین تقسیم کروگے تو یہہ خرابی جو تم پیدا کرتے ہو بیشک وقوع مین آئیگی

डानिया

ڈانیا والے مایوس ہوکے از سرنو لڑینگے اور یے حق منصفانہ یعنی حق آزادی کے واسطے لڑینگے اور دیوتا
جو ظلم سے نافر ہین اِنکے واسطے لڑینگے اگر دیوتا اُنکے ساتھ تمھارے خلاف ہونگے تو اول یا آخر تم پریشان ہوگے
اور تمھاری اقبالمندی مثل بخار پرّان اور گریزان ہوگی تمھارے سردارون سے مشورت اور
صلاح اور تمھاری فوج سے ہمت اور تمھارے ملک سے افراط جاتی رہیگی تمھاری امید مغرورانہ ہوگی
اور تمھاری مہم جلد بازانہ تم اِنکو خاموش کروگے جو تمکو تمھارے خطرے سے آگاہ کرینگے اور تمھاری تباہی
ناگہانی اور لاعلاج ہوگی تب لوگ ایسا کہین گے کیا وے یے توانا اقوام ہین جو دنیا کو قوانین سکھاتی تھین
جو اب مجبور اور مغلوب اور خاک مین پامال ہورہی ہین بے شرع اور مغرور اور ظالم کی ایسی سزا ہی اور
آسمان سے ایسی راستبازانہ مکافات ہی۔

ऐड्रास्टस
हेसियर्या
डानिया

یہہ بھی سوچو کہ اگر تم اپنی فتح کی تقسیم اختیار کروگے تو سب آس پاس کی اقوام کو اپنے برخلاف متفق کروگے
تمھارا اتفاق جو ایڈراسٹس کی زیادتیون سے ہیسپیریہ کی تمام آزادی کی حفاظت کیواسطے ہوا تھا
ٹوٹ جائیگا اور تم خود واجباً عام ظلم چاہنے کے متہم ہوگے لیکن فرض کرو کہ تم ڈانیا والون پر اور دوسری
ہر ایک قوم پر فتحیاب ہوگے تو تمھاری یہی فتحیابی ضرور تمھاری تباہی کا باعث ہوگی اس تجویز سے تم متفرق
ہوجاؤگے اور یہہ آن قوانین کی شکستگی بغیر نہین ہوسکتی صرف جنکے وسیلے سے تم اپنا دعوی درست کرسکتے
ہو اس سے انصاف کے بدلے طاقت کام مین لانی پڑیگی اور اسلئے تم مین سے ہر ایک اپنی طاقت کو
اپنے دعوی کا وسیلہ سمجھیگا تم مین سے کوئی مال عامۂ کی صلح آمیز تقسیم کے واسطے دوسرون پر اختیار
کافی نرکھیگا اور اسطرح ایک نئی جنگ واقع ہوگی جسکا ہماری اولاد جو ابھی پیدا نہین ہوئی اغلب ہی

کہ کبھی اخیر نہ دیکھیگی کیا انصاف اور کیا اعتدال کے ساتھہ صلح مین بیٹھنا ہوس کی پیروی کرنے سے بہتر
نہین ہی جسمین تمام آشوب اور آفت اور خطر ہین کیا کامل راحت اور بے عیب فرحت اور زرخیز ملک اور
دوستانہ ہمسایہ وہ عظمت نہین رکھتے جو انصاف سے جدا نہین ہی اور کیا وہ اختیار جو راستبازی
کا نتیجہ ہی اور جس سے بیرونی اقوام اپنے تصفیے کے واسطے صلاح چاہتی ہین بیقاعدہ صلح کی سستی انگیز نخوت
سے زیادہ پسندیدہ نہین ہی ای بادشاہو مین بیغرضانہ کہتا ہون اور تمھاری راے سے خلاف رہتا
ہون کیونکہ مین تم سے محبت رکھتا ہون اور اگرچہ تمھاری ناخوشی سے ڈرتا ہون تو بھی سچ کہتا ہون
کہ جو صلاح راستی سے دی ہی سو کیا قابل ترک ہی جب ٹیلیمیکس تازہ اور بیمزاحم اختیار سے اسطرح کہہ رہا
टैलीमेकस
تھا اور وے بادشاہ اسکی صلاح کی خوبی کو تعجب اور تحیر سے سراہ رہے تھے ناگاہ ایک گھبراہٹ کا غل
لشکر مین اٹھا اور آخر اس جگہہ تک پہنچا جہان وے سب مجتمع تھے کہتے تھے کہ ایک اجنبی اپنے مسلح آدمیون
کی ایک جماعت کے ساتھہ اس کنارے پر وارد ہوا ہی اسکا قد بلند ہی اور جنگی بزرگی اسکی شان و
شوکت سے عیان ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اسنے سخت آفت کا مقابلہ کیا ہی اور اپنی مصیبت پر غالب آیا ہی
جو سپاہی کنارے کی حفاظت پر متعین تھے سو اسکو بطور دشمن اپنے ملک پر حملہ آور سمجھکر ہٹانے پر آمادہ ہوئے
تو اسنے ناخائفانہ طرز سے اپنی تلوار نکالی اور کہا کہ اگر مجھپر حملہ کروگے تو مین خود کو بچاؤنگا لیکن مین صرف
مصالحت اور مسامحت چاہتا ہون پھر اسنے ملتمسانہ ایک شاخ زیتون اٹھائی اور کہا کہ مجھکو انکے آگے
لیچلو جو اس کنارے کے حاکم ہین اسلئے اسکو اس بادشاہی مجلس مین لے آئے۔

اس خبر کے پہنچنے سے ایک لحظے کے بعد وہ مسافر آیا اسکی بزرگانہ صورت سے سب اہالی مجمع متحیر ہوئے
وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا ملک الحرب جب تھریس کے پہاڑون پر اپنے خونریز گروہونکو بلاتا ہی اور
थ्रैस
اسنے بادشاہون سے یہ کلام کیے۔

فی الحقیقت مین آدمزاد کے محافظون کو انکے ملک کی پاسبانی اور دادگسترانی کے واسطے جمع دیکھتا
ہون پس بیان مین جو اپنے نصیب سے آفت زدہ ہون امید سماعت رکھتا ہون دیوتا تمکو ایسی آفت
डाइयोमेडी
سے محفوظ رکھین مین ڈائیومیڈی ایٹولیہ کا بادشاہ ہون جسنے ٹرا کے محاصرے پر وینس کو
ऐटोलिया
ट्राय की नाम
مجروح کیا تھا اسکا انتقام جہان کہین مین جاتا ہون میرے پیچھے پڑا ہی نیپٹیون نے جو دریا کی دختر
नेप्च्यून
قادرہ سے کسی بات کا انکار نہین کرسکتا ہی مجھکو ہواؤن اور لہرونکے غضب مین ڈالا ہی اور مین نے

वीनस

ہر ایک چٹان پر جہاز کی تباہی اُٹھائی ہی بیرحم وینس نے مجھکو اپنی بادشاہت کو واپس جانے کی یا اپنے
قبیلے کو اپنی چھاتی سے لگانے کی کوئی امید باقی نہین رکھی جس ملک مین مینے اوّل نور دیکھا ہی اُسکو
پھر نہین دیکھہ سکتا جو کچھہ مجھکو عزیز ہی اُس سبسے ہمیشہ کیواسطے جدا کیا گیا ہون اپنے جہاز کی سب تباہیون

जूपीटर

کے بعد اِس کنارے پر صرف راحت اور سلامت چاہتا ہون خود جوپیٹر مسافر کا محافظ دیوتا ہی اسلیئے اگر
تم دیوتاؤن کی کچھہ تعظیم رکھتے ہو اور رحم کی اپنے دل مین کچھہ جا پاتے ہو تو اِس وسیع ملک کا کوئی حصّہ
اُفتادہ یا کوئی زمین شورہ یا کوئی ناپائمال ویرانہ یا کوئی ریگستانی میدان یا کوئی اونچا نیچا پہاڑ
بتاؤ جہان مین اپنے ہمراہیون کے ساتھہ اپنی مصیبت سے پناہ پاؤن اور ایک چھوٹا شہر جو ملک کھویا
ہی اُسکا یادگار بناؤن ہم ایک چھوٹا قطعہ ایسی زمین کا چاہتے ہین جو تمھارے کام نہین آتی ہم تمھارے
صلح دار ہمسایے مستقل اور معاون رہین گے ہم تمھارے دشمن اور دوست کے سوا کسی کو دشمن اور
دوست نہین رکھتے اور ہم اُسکے سوا کچھہ امتیاز اور اختصاص نہین چاہتے کہ اپنے قابو کے مطابق آزاد
رہین۔

डाइयोमेडी
टेलीमेकस

جب ڈائیومیڈی کلام کرتا تھا تب ٹیلیمیکس کی آنکھین اُسپر متوجہ تھین اور جوش طبیعت کے تمام اثر
نوبت بنوبت اُسکی صورت سے عیان تھے جب اُس بہادر نے اول اپنی مدت کی مصیبت کا ذکر کیا تب
اُسنے اُس بزرگانہ مسافر کو اپنا باپ سمجھا اور اُسکی صورت امید سے رونق پر آئی اور جب اُسنے خود

डाइयोमेडी
टेलीमेकस

کو ڈائیومیڈی بتایا تب مرجھا گئی جیسے پھول شمالی سرد ہوا سے مرجھاتا ہی اور جب اُسنے اِس بیرحمانہ
غصے اور ناخوش دیبی کی شکایت کی تب ٹیلیمیکس کا دل اُس مصیبت کی یاد سے پگھلا جو اُسکے باپ نے
اور اُسنے اُس سبب سے اُٹھائی تھی اِس حالت کا زیادہ متحمل نہو سکا افسوس اور خوشی سے رو اُٹھا

डाइयोमेडी

اور ڈائیومیڈی کے گلے سے لپٹا اور اُس سے ملا۔

यूलीसीज़
रीफ़स

اُسنے کہا مین یولیسیز کا بیٹا ہون جو تیرے ساتھہ لڑائی مین شریک تھا اور جو جب تو ریفس کے
گھوڑے لیگیا تھا سُست نہ تھا دیوتاؤن نے اُسکے ساتھہ بیرحمانہ سختی سے سلوک کیا ہی جیسا تیرے

ऐरीबस

ساتھہ اگر ایریبس کے الہام پر اعتبار کرین تو وہ ابھی زندہ ہی لیکن افسوس ہی کہ وہ میرے واسطے نہین

अइयाका

ہی مینے اُسکی تلاش مین اِتیھاکہ چھوڑا ہی اور اب مینے اُسکو اور اپنے ملک کو ہمیشہ کے واسطے کھویا ہی تیرے
مصائب سے تجویز کر کہ مجھکو تیرے مصائب پر کسقدر رحم ہی کیونکہ مصیبت رحم کو پیدا کرنے والی ہی اور یہی

آئین فائدہ ہی اِس ملک مین مین خود ایک بیگانہ ہون اور مین نے طفلی سے اپنے ملک مین کئی طرح
کی تکلیف اُٹھائی ہی تب بھی ای توانا ڈائیومیڈی اِس بزرگی سے واقف نہین تھا جو تونے حاصل
کی ہی اور یہان بھی ای ہمت اور طاقت مین ایکیلیز کے ثانی ایسا نہین ہون کہ تجھکو مدد وندون یے
بادشاہ جنکو تو اِس جلسے مین دیکھتا ہی آدمیت سے ناآشنا نہین ہین یے جانتے ہین کہ بے اسکے نہ نیکی
ہی نہ ہمت نہ عزت جو حقیقت مین بزرگ ہین سو مصیبت سے زیادہ تر نامی ہوتے ہین بے مصیبت اُنکی
ناموری مین کسیقدر کمی رہتی ہی وے نہ اصطبار کی نہ استقلال کی نظیر بن سکتے ہین جب نیک کو تکلیف
پہنچتی ہی تب ہر ایک کا دل اگر نیکی سے ناآشنا نہین ہی متاثر ہوتا ہی پس بالیقین اپنا کام ہم پر چھوڑ
جنکے پاس دیوتاؤن نے تجھکو پہنچایا ہی ہم تجھکو اُنکے ہاتھون سے بطور بخشش پاتے ہین اور اسلیے
تیری تخفیف تکلیف کی طاقت رکھنے سے خود کو خوش نصیب سمجھتے ہین۔

ڈائیومیڈی نے جو کچھ سنا اُس سے متعجب ہو کر اپنی آنکھین ٹیلیمیکس پر متوجہ کین اور اپنے دل
سے تحریک پائی وے دونون اِسطرح ملے گویا مدت سے دلی دوست تھے اُسنے کہا ای دانا یولیسیز
کے بیٹے تو ایسے باپ کے کسقدر لایق ہی تو ویسی ہی عذوبت چہرہ اور ویسی ہی خوبی لہجہ اور طاقت فصاحت
اور بلندی راے اور درستی خیال رکھتا ہی۔

فلاکٹیٹیز بھی اُس سے ملا اور دونون نے باہم اپنی اپنی مصیبت کے واقعات بیان کئے فلاکٹیٹیز
نے کہا یقین ہی کہ تجھکو نیسٹر سے پھر ملاقات کرنے مین خوشی ہوگی اُسکا ایک بیٹا پزسٹریٹس جیتا تھا سو
اب مارا گیا اور اُسکو اب یہہ دنیا ایک وادی اشک ہی اور رہنماے قبر میرے ساتھ چل اُسکو تسلی دے
مصیبت زدہ دوست ممکن ہی کہ اُسکی تکلیف مین اُسکو دوسرون سے زیادہ تسلی دے سکے۔

یے فوراً اُسکے خیمے کو گئے لیکن غم سے اُسکے ہوش و فہم ایسے متاثر تھے کہ اُسنے ڈائیومیڈی کو مشکل
سے پہچانا ڈائیومیڈی پہلے اُسکے ساتھ رویا اور اُس پیر نے اپنے افسوس کو اُسکی ملاقات سے زیادہ
پایا مگر اپنے دوست کی موجودگی سے اُسکا رنج اور تکلیف کم ہوا اور آسانی معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی مصیبت
کا احساس کسیقدر اُنکے بیان کرنے کی اور جو کچھ ڈائیومیڈی پر واقعات گذرے تھے اُنکے سننے کی خوشی
سے کسیقدر تخفیف پذیر ہوا۔

اِس عرصے مین آن مجتمع بادشاہون نے ٹیلیمیکس کے ساتھ مشورت کی کہ کیا کرنا واجب ہی ٹیلیمیکس نے

डाइयोमैडी
ऐकिलीज़
डाइयोमैडी
टैलीमैकस
यूलीसीज़
फ़िलाकिटीज़
फ़िलाकिटीज़
नैस्टर
पिज़िस्ट्रेटस
डाइयोमैडी
डाइयोमैडी
डाइयोमैडी
टैलीमैकस
टैलीमैकस

आर्गीस अरयीमेडी डानिया

آنکو صلاح دی کہ آرباس کا ملک ڈائیومیڈی کو دیا جائے اور پالیڈیماس ڈانیا والون کا بادشاہ

पालीडेमास ऐड्रास्टस

کیا جائے پالیڈیماس اُنکا ہموطن ایک سپاہی تھا جسکی بزرگانہ لیاقتون کا آیڈراسٹس حاسد تھا اور
اسلیئے اُسکو کبھی نوکر رکھتا تھا کہ مبادا وہ فتحیابی کی بزرگی مین شریک ہو جسکو وہ صرف اپنے واسطے چاہتا

पालीडेमास

تھا پالیڈیماس نے اکثر تخلیے مین اُسکو کہا تھا کہ اقوام متفقہ سے لڑنے مین اُسکی جان کو اور عوام کی
امان کو بہت بھاری نقصان ہی اور صلاح دی تھی کہ ہمسایون کی ریاستون کے ساتھ عدل
اور انصاف سے سلوک رکھے لیکن جو آدمی راستی سے ناخوش ہین سو اُن سے بھی ناخوش ہین جو راستی
کہنے کی جرات رکھتے ہین وے اُنکی صفائی اور سرگرمی اور بیغرضی سے متاثر نہین ہوتے قریب نما

ऐड्रास्टस

اقبالمندی نے آیڈراسٹس کے دلکو سخت کر دیا تھا صلاح نیکی نہین سنتا تھا اور اس غفلت سے ہر
روز نئی فتح پاتا تھا کیونکہ دغابازی اور تند مزاجی سے تمام دشمنون پر غالب آتا تھا جو مصائب

पालीडेमास ऐड्रास्टस

پالیڈیماس نے ظاہر کئے سو ظہور مین نہین آئے آیڈراسٹس نے اُسکی دہشت انگیز صلاح سے نفرت

पालीडेमास

کی جسمین صرف دشواری اور تکلیف عیان تھی آخر پالیڈیماس مجبور ہوا اور اپنے سب عہدون سے
محروم اور مفلسی اور تنہائی مین مبتلا رہا۔

पालीडेमास

پالیڈیماس اول اپنے نصیب کے انقلاب سے رنجیدہ ہوا لیکن آخر اُسنے وہ بات حاصل کی
جو نہ تھی یعنی بزرگی بیرونی کی بے تحقیقی سے آگاہی پس آپ ہی اپنی کوشش سے عاقل ہوا اور
مصیبت اُٹھانے سے خوش ہوا رفتہ رفتہ اُسنے تھوڑے پر گذر کرنا اور راستی پر راحت سے محظوظ
ہونا اور زیست کی تنہائی کی نیکیان بہم پہنچانا جو اُن خوبیون سے زیادہ قابل غور ہین جو عام کی
آنکھونکو اچھی لگتی ہین اور اپنی آسایش کے واسطے آزادگی کا پابند ہونا سیکھا وہ ایک ویرانے مین

मार्गेनस

کوہ گارگینس کے پانوکے پاس جا رہا جہان ایک چٹان مین ایک بھدی سی غار تھی سو اُسکو موسم سے
جائے پناہ تھی ایک چشمہ اِس پہاڑ سے جاری تھا سو اُسکی پیاس بجھاتا تھا اور آس پاس کے درختون
کے پھل اُسکی بھوکھ کو ہٹاتے تھے اُسکے پاس دو غلام تھے جنکو اُسنے زمین کا ایک چھوٹا ٹکڑا جوتنے مین
لگایا اور اپنے ہاتھون سے بھی اُنکے کامون مین مدد دی زمین نے اُسکی محنت زیادہ فائدے کے
ساتھ ادا کی اور وہ کسی چیز کا محتاج نہ رہا وہ صرف بار اور نبات اور بیج ہی کثرت سے نرکھتا تھا
بلکہ ہر ایک قسم کے سب سے زیادہ خوشبودار پھول بھی رکھتا تھا اس گوشۂ عزلت مین وہ اُن لوگون کی

مصیبت پر افسوس کھاتا تھا جنکو اُنکے بادشاہ کا دیوانگانہ حوصلہ تباہی مین رکھتا ہی وہ ہر روز انتظار کرتا تھا کہ دیوتا جو اگرچہ متحمل ہین عادل ہین آئیڈراسٹس کے ظلم کو آخر کرینگے اور سوچتا تھا کہ دیکھتا ہون کہ ظالم جسقدر اقبال مین دولتور ہوتا ہی اُسیقدر زوال سے نزدیک تر ہوتا ہی کیونکہ کامیاب بے احتیاطی اور مطلق العنان ذی اختیاری نہایت ترقی کی حالت مین بادشاہون اور بادشاہتون کے واسطے تباہی کی پیش رو ہین تاہم جب اُسنے آئیڈراسٹس کی شکست و وفات کا حال سُنا تب پہلے سے اُسکی تباہی کی آگاہی سے یا اُسکے ظلم سے رہائی پانے سے خوشی ظاہر نہ کی صرف اپنے ملک کیواسطے متفکر تھا اور ڈرتا تھا کہ فتح کرنیوالے گھٹاتے گھٹاتے حالت غلامی مین رکھین گے۔

ऐड्रास्टस

ऐड्रास्टस

یہہ ایسا شخص تھا جسکو ٹیلیمیکس نے ڈانیا والون کو بجاے بادشاہ دینا تجویز کیا تھا وہ کسی وقت اُسکی لیاقتون اور نیکیون سے واقف ہوگیا تھا کیونکہ ٹیلیمیکس جیسے اُسکو مینٹر کی صلاح تھی خود کو شش محنت سے اُن سب لوگون کی نیک و بدعادت سے واقفیت حاصل کرنے مین مصروف رکھتا تھا جو کسیقدر قابل خیال اعتبار رکھتے تھے خواہ اُن مددگار بادشاہون کے ساتھہ جنکے ساتھہ وہ خود لڑائی مین شامل تھا خواہ اُنکے دشمنون کے ساتھہ اور اُسکے خاص کامون مین سے ایک یہہ تھا کہ ہر ایک جگہہ ایسے آدمیون کو جب کبھی مل سکتے تھے دریافت اور تحقیق کرتا تھا جو خاص فراست اور لیاقت سے ممتاز تھے۔

टैलीमेकस
डानिया
टैलीमेकस
मैन्टर

مددگار بادشاہ اول پالیڈیماس کو بادشاہت دینے مین کسیقدر ناخوش ہوئے اور بولے کہ ہم نے امتحان مہلکہ سے سیکھا ہی کہ ڈانیا والون کا جو بادشاہ جنگی طبیعت اور جنگی علم رکھتا ہی سواپنے ہمسایون کو نہایت خوفناک ہی پالیڈیماس بڑا حاکم جنگی ہی اور یہہ ہمکو بڑے خطرے مین ڈال سکتا ہی ٹیلیمیکس نے کہا کہ یہہ سچ ہی کہ پالیڈیماس جنگ سے واقف ہی لیکن یہہ بھی سچ ہی کہ وہ صلح کا دوست ہی یہ دونون وصف ملکے ایک ایسا وصف بنتے ہین کہ ہمارے فائدے کو ضرور ہی جس شخص نے لڑائی کی مشکلات اور خطرات اور آفات اُٹھائی ہین سو اُن سے اعتراض کرنا اُس سے بہتر جانتا ہی جو اُن سے صرف اطلاعاً مطلع ہوا ہی پالیڈیماس راحت کی برکتون کی لذت اور قدر پا چکا ہی وہ آئیڈراسٹس کے ارادونکو آگے سے بُرا سمجھتا تھا اور جو تباہی اُن سے ہونیوالی تھی سو پہلے سے جانتا تھا تمکو کمزور بادشاہ سے جو بے علم اور بے تجربہ ہی اُس سے زیادہ خطرہ ہی جو سب دیکھتا ہی اور سب اپنی خوشی سے تجویز کرتا ہی بے زور اور بےعلم بادشاہ

पालीडैमास
डानिया
पालीडैमास
टैलीमेकस
पालीडैमास
पालीडैमास
ऐड्रास्टस

ہرایک شی کو دوسرے کی آنکھون سے دیکھتا ہی خواہ وہ کوئی مورد مہربانی متلون مزاج ہوتا ہی خواہ وہ
کوئی وزیر مفسد اور حوصلہ ور اسلیئے وہ ہمیشہ بلا مزاحمت لڑائی مین مصروف رہتا ہی اور تم بالتحقیق اُسکا
کچھ اعتبار نہین رکھہ سکتے جو بلا تامل دوسرون کی ہدایت پر عمل رکھتا ہی امید نہین ہی کہ اُسکے اقرار قایم
رہین اور تم تھوڑے عرصے مین سوا اسکے دوسرا انجام نہ دیکھوگے کہ خواہ تم اُسکو خواہ وہ تمکو تباہ کرے اسلیئے
کیا یہہ بات زیادہ تر پُر افادت اور پُر سلامت بلکہ زیادہ تر منصفانہ اور فیاضانہ نہین ہی کہ تم ایمانداری
سے اُس اعتبار کو پورا کرو جو ڈانیا والون نے تمپر رکھا ہی اور اُنکو ایسا بادشاہ دو جو اُن کے ملک (डानिया)
کے لایق ہو۔

(पालीडैमास / डानिया) اِس تقریر سے سب شکوک بالکل رفع ہوجانے پر پالیڈیماس ڈانیا والون کے لیئے تجویز ہوا وہ
(पालीडैमास) اہالی مجلس کی تجویز کے نہایت بیقرارانہ منتظر تھے جیونہی اُنھون نے پالیڈیماس کا نام سُنا تو بولے مددگار
بادشاہون نے اب اپنے ارادون کی صفائی ثابت کی ہی اور ہمکو ہماری بادشاہی کے واسطے ایسی نیکی
اور لیاقتون کا آدمی تجویز کرنے سے صلح دوامی کی ایک ضمانت دی ہی اگر تم کوئی بے نیکی اور بے ہمت
اور بعلم آدمی تجویز کرتے تو ہم سمجھتے کہ تم ہماری بادشاہت کو خراب کرکے ہمکو ضعیف و حقیر کیا چاہتے ہو یہہ
(पालीडैमास) فریب ظالمانہ ہوتا جسکی تعمیل ہم بلا پوشیدہ اور سخت عداوت ہرگز نہین دیکھہ سکتے پالیڈیماس کو پسند کرنا
حقیقت مین عمدہ اصول کی ایک دلیل ہی کیونکہ جب تمنے ہمکو ایسا بادشاہ دیا ہی جو ہماری ریاست کی
عزت اور آزادی کے خلاف کوئی بات نہین کرنے کا تب ظاہر ہی کہ تم کوئی ایسی بات نہین چاہتے جس سے
ہماری تحقیر ہو یا ہم پر ظلم ہو اور ہم اپنی طرف سے دیوتاؤن کو گواہ کرکے کہتے ہین کہ جب تک دریا اپنے
مخرج کو نہ لوٹین گے تب تک ہم اُنکی محبت نہین چھوڑینگے جنھون نے ہمارے ساتھہ ایسی عمدہ نیکی سے
سلوک کیا ہی جب تک زمانہ آخر نہو تب تک ہماری اولاد اِن فواید کو یاد رکھیو جو آج تمنے ہمکو بخشے ہین اور
(हैस्पिर्या) نسلاً بعد نسلاً ہیسپیریہ مین یہہ صلح کا طلائی زمان تازہ ہو۔
(टैलीमेकस / डानिया,आर्पास / डाइयोमैडो) ٹیلیمیکس نے ڈانیا والون سے کہا کہ آرپاس کے میدان ایک نئی آبادی قایم کرنے لیئے ڈایومیڈی
کو دیجے نو آباد لوگ بیخرچ تمھارے ممنون رہین گے اُس ملک مین تم نہین رہتے جسمین وے آباد ہونگے
تو بھی وے وہان آباد ہونیکے واسطے تمھارے ممنون ہونگے یاد رکھو کہ سب آدمیون کو روابط محبت سے
مربوط ہونا چاہیئے زمین زیادہ تر وسیع ہی اُس سے کہ وے آباد کرسکتے ہین ہمسایون کا رکھنا ضروری

ہی اور ایسے ہمسایون کا رکھنا پسندیدہ ہی جو اپنی آبادی کے واسطے تمھارے ممنون رہین اور تمکو ایسے بادشاہ کی مصیبت سے ناواقف رہنا نہین چاہیے جو اپنے ملک کو کبھی واپس نہین جاسکتا اسمین اور پالیڈیماس مین اصول راستی اور نیکی پر کہ انہی اصول پر ہر ایک اتفاق قایم رہ سکتا ہی جلد ایک اتفاق قایم ہو جائیگا اسلیے تم ضلع کی سب برکات اپنے واسطے محفوظ رکھوگے اور آس پاس کی ریاستونکو ایسے مہیب رہوگے کہ آئین سے کوئی ایسی بزرگی اور طاقت کی تحصیل کا قصد نکریگا جو دوسرونکو باعث خطر ہو چونکہ ہم نے تمھارے ملک کو اور تمھاری رعایا کو ایک بادشاہ دیا ہی جو دونون کے واسطے بہتری اور بزرگی کا اعلی درجہ حاصل کریگا اسلیے ہماری درخواست پر اپنی فیاضی سے اس بادشاہ کو جو بیشک تم سے مدد کا دعوی رکھتا ہی وہ ملک دو جسکو تم نہین جوتتے ہو۔

پالیڈیماس

ڈانیا والون نے جواب دیا کہ ہم ٹیلیمیکس کو کسی چیز کے واسطے انکار نہین کرسکتے جسنے پالیڈیماس کو ہمارا بادشاہ کیا ہی اور وے فوراً اُسکے ویرانے مین گئے تاکہ اُسکو لاکے تخت پر بٹھا یئن مگر پہلے انھون نے آرپاس کی زرخیز زمین نئی بادشاہت کے واسطے ڈائیومیڈی کو بخشی اُنکی یہہ بخشش مددگار بادشاہون کو نہایت پسند آئی کیونکہ ڈانیا والے اگر آیندہ کبھی اپنے ہمسایون کی ریاستون پر غضب کا ارادہ کیا چاہین جسکا ایڈراسٹس ایک خراب نمونہ بن چکا تھا تو اُنکو روکنے مین یونانیونکی یہہ نئی آبادی بڑی قوت کے ساتھ اُنکی معاون ہو سکے۔

डानिया
टैलीमेकस
पालीडैमास
आर्पास
डाइयोमैडी
डानिया
ऐड्रास्टस

معاونت کے تمام مطلب پورے ہوجانے پر اُن بادشاہون نے اپنی اپنی فوج علیحدہ کی اور ٹیلیمیکس نے اول اپنے عمدہ دوست ڈائیومیڈی سے اور پھر نیسٹر سے جو اپنے بیٹے کے نقصان سے تبتک بے تسلی تھا اور پھر فلاکٹیٹیز سے جو ہرکیولیز کے تیر رکھتا تھا اور اُنکا مستحق تھا ملکے اپنے کریٹ والون کے ساتھ کوچ کیا۔

टैलीमेकस
डाइयोमैडी
नैस्टर
फिलाक्टिटीज़
हर्क्यूलीज़
क्रीट

باب بست و دوم

ٹیلیمیکس کا سیلینٹم کو واپس آنے پر اُس ملک کو ایسا مزروعہ اور اُس شہر کی صورت عظمت اسقدر کم دیکھکر متعجب ہونا اور منٹر کا اُسکو ان تبدیلات کیواسطے

टैलीमेकस
सैलेन्टम
मेन्टर

سبب بتانا اور جو خاص اسباب قومی بہتری کو روکتے ہین اُنکا جتانا اور نظیراً

आइडोमिनिअस / टेलीमेकस, मैन्टर / आइडोमिनिअस

ایڈومینیس کی عادت وحکومت کا سمجھانا اور ٹیلیمیکس کا مینٹر کو ایڈومینیس کی

ऐन्टीआपोपी / मैन्टर

دختر اینٹیوپی کے ساتھ اپنی شادی کی خواہش ظاہر کرنا اور مینٹر کا اُسکی اِس خواہش
کو پسند کرنا اور یقین کرانا کہ اُسکو دیوتاؤن نے تیرے ہی واسطے پیدا کیا ہی لیکن بالفعل

अइथाका / पेनीलोप / टेलीमेकस / सैलैन्टम / मैन्टर / अइथाका

تجھکو صرف ائیتھاکہ کے واپس جانیکا اور پینیلوپ کو اُسکے امیدوارون سے چھڑانیکا خیال چاہیے
اب ٹیلیمیکس سیلینٹم مین مینٹر سے ملنے کو اور وہان سے ائیتھاکہ کیواسطے جہان امید تھی کہ اُسکا باپ
اُس سے پہلے آگیا ہوگا جہاز پر بیقرارانہ سوار ہوا جب وہ شہر کے قریب پہنچا تو دیکھکر متعجب ہوا کہ آس پاس
کا ملک جسکو وہ ویرانہ چھوڑ گیا تھا اب زراعت کی بہترین حالت مین تھا اور اطفال محنت ومشقت سے

मैन्टर

مکھی کے چھتہ کیطرح چھا رہا تھا یہہ تبدیل اُسنے مینٹر کی عقل سے متعلق سمجھی لیکن جب وہ شہر کے اندر داخل
ہوا اور دیکھا کہ اُسکی صورت آگے سے کم رونق پر ہی اور زیست کی راحت وفراغت مین کمتر آدمی
مصروف ہین تو ناخوش ہوا کیونکہ وہ بالطبیعت زیب ورونق کا شایق تھا مگر اُسکی ناخوشی جلد دوسرے

आइडोमिनिअस / मैन्टर

خیالات سے مبدل ہوئی اُسنے تھوڑے فاصلے پر ایڈومینیس اور مینٹر کو آپسے ملنے کو آتے ہوئے

ऐड्रास्टस

دیکھا اور اُسکا دل فوراً فرحت ومحبت سے متاثر ہوا لیکن اُسمین کچھہ آمیزش اضطراب بھی تھی کیونکہ ایڈراسٹس

मैन्टर

سے فتحیاب ہونے پر بھی اُسکو شک تھا کہ باینہمہ میرا رویّہ مینٹر کو پسند آئیگا یا نہین اور اِسلئے جب آگے
بڑھا تب اُسکی آنکھون سے اُسکے خیال دریافت کرنے چاہے۔

आइडोमिनिअस / टेलीमेकस / टेलीमेकस / मैन्टर / मैन्टर

ایڈومینیس نے ٹیلیمیکس کو محبت پدرانہ سے گلے لگایا اور ٹیلیمیکس جب اُس سے مل چکا تب مینٹر
کے گلے سے لپٹا اور اشکبار ہوا مینٹر نے کہا مین خوش ہون فی الحقیقت تونے بڑی غلطیان کی ہین
لیکن اُنھون نے تجھکو تیری کمزوری اور خوداعتباری سے آگاہ کیا ہی کبھی کامیابی کی نسبت ناکامیابی
سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہی بڑی تحصیلون سے اکثر حقارت قابل بیفائدہ عظمت اور پُرخطر نخوت
پیدا ہوتی ہی لیکن بدعادتی سے جو ناکامیابی ہوتی ہی سو آدمی کو اپنا عیب بین کرتی ہی اور اُس کی
عقل کو بحال جو کامیابی سے جاتی رہتی ہی تجھکو آدمیون سے تعریف چاہنی نہین چاہئے لیکن عاجزانہ
اُسکو دیوتاؤنکی نذر کرنا چاہئے حقیقت مین تونے اچھے کام کئے ہین لیکن تجھکو جاننا چاہئے کہ تو اُن کا

فاعل نتھا صرف وسیلہ تھا کیا وے اُن طاقتون سے نہین کئے گئے ہین جو تجھکو باہر سے دیگئی تھین اور
کیا وے تیری جلد بازی اور بے امتیازی سے اکثر خطرے مین نہین آگئی تھین کیا تو باطناً آگاہ نہین
ہی کہ منروا نے تجھکو ایسی طبیعت دی تھی جو تیری طبیعت سے بزرگتر تھی اور کیا صرف اس تبدیل سے تو
اُن کامون کے لایق نہین ہوا ہی جو تونے کئے ہین منروا نے تیرے جوشونکو روکا ہی جیسے نیپٹیون صرصر
کو خاموش کرکے تلاطم امواج کو روکتا ہی۔

جب آئیڈومینیئس کریٹ والون سے جو اس جنگ سے ٹیلیمیکس کے ساتھ واپس آئے تھے طرح طرح
کے سوالات کرکے اپنے شوق کو تسلی دے رہا تھا تب ٹیلیمیکس مینٹر کی نصیحت سُن رہا تھا آخر حیرت سے اپنے
آس پاس نظر کرکے اُسنے کہا کہ مین یہان بہت سی تبدیلات دیکھتا ہون انکا باعث سمجھ مین نہین آتا کیا
میری غیرحاضری مین سیلینٹم پر کچھ آفت آئی ہی وہ خوبی اور رونق جو مین چھوڑ گیا تھا اب نہین رہی
نہ مین چاندی دیکھتا ہون نہ سونا نہ جواہرات یہان کے باشندون کی چال سادہ ہی اور عمارتین
آگے سے چھوٹی ہین اور بے زیب وے ہنر نہین رہے اور شہر ویرانہ سا ہوگیا۔

مینٹر نے سکراکے جواب دیا کیا تونے آس پاس کے ملک کی صورت دیکھی ہی ٹیلیمیکس نے کہا ہان دیکھی
ہی زراعت ایک پیشۂ معزز ہوگئی ہی اور کوئی کشت نامزروعہ نہین رہا مینٹر نے پوچھا پھر کیا بہتر ہی ایک
خوشنما شہر سنگ مرمر اور نقرہ اور طلا سے معمور ایک خشک اور بے زراعت ملک کے ساتھ یا ایک ملک ایک
اچھی زراعت کا باردار جیسا باغ ایک شہر کے ساتھ جسمین احتشام کی جا انتظام ہی ایک بڑا شہر ایسے کاریگرون
سے معمور جو فضولیات عیاشی بہم پہنچاکے صرف تخریب عادت مین مصروف رہتے ہین اور ایک مفلس اور
نامزروعہ ملک سے محصور ایک دیو کی مانند ہی جسکا سر بہت بڑا ہوا اور جسکا بدن کمزور اور دُبلا بلا خوبی
بلا طاقت یا بلا اندازہ ہو بادشاہت کی اصلی قوت اور حقیقی ثروت تعداد مردم اور کثرت معیشت پر منحصر
ہی اور اب بیشمار آدمی آئیڈومینیئس کی تمام حدود پر آباد ہین اور اُسکو اپنی نامغلوب محنت ومشقت
سے کاشت کرتے ہین اُسکی حدود کو ایک شہر سمجھنا چاہیے جسکا مرکز سیلینٹم ہی کیونکہ جو لوگ کھیتون مین کم تھے
اور شہر مین زیادہ تھے اُنکو ہمنے شہر سے کھیتون مین رکھا ہی بلکہ بہت سے باہر کے بھی بُلاکے آباد کئے ہین اور
چونکہ زمین کی پیداوار ہمیشہ اُن آدمیون کے شمار کے موافق ہوتی ہی جو اُسکو کاشت کرتے ہین اسلئے یہہ
صلح اور سلامت سے رہنے والے لوگ ایک نئے ملک مفتوحہ سے زیادہ ترجیحی ہین ہمنے وے ہنر موقوف

मिनर्वा
मिनर्वा
नेप्च्यून
आइडोमिनियस
क्रीट
टैलीमेकस
मैन्टर
सैलेन्टम
मैन्टर
टैलीमेकस
मैन्टर
आइडोमिनियस
सैलेन्टम

کردئے ہین جو غریبونکو زراعت سے ضروریات زیست پیدا کرنے مین بہکاتے تھے اور دولتمندون کو فرحت
اور نخوت کی اشیاء فضولیہ دینے سے خراب کرتے تھے مگر ہم نے اچھے ہنرونکو نقصان نہین پہنچایا اور نہ اُن
لوگونکو نقصان پہنچایا ہی جو اُنکی تحصیل کا شوق صادق رکھتے ہین اسطرح ائیڈومینیئس جیسا تھا اُس سے (अइडोमिनिअस)
زیادہ طاقتور ہوگیا ہی تب تو اُسکی عظمت کو سراہتا تھا سو ایک جھوٹھی رونق تھی جو آنکھون کو چندھیا کے ایسی
کمزوری اور خواری کو نظر نہ آنے دیتی تھی جو تھوڑے عرصے مین اُسکی بادشاہت کو تہ و بالا کر دیتی اب
وہ اپنی رعیت کا شمار آگے سے زیادہ رکھتا ہی اور زیادہ آسانی سے اُنکی پرورش کر سکتا ہی یہ لوگ محنت
اور مشقت کے عادی ہین اور زیست کی عیاشانہ اور شائقانہ محبت سے دور اور جسکی حکومت مین رہتے
ہین اُسکے عاقلانہ قوانین سے ہمیشہ اِس ملک کی حفاظت مین لڑنے کے واسطے آمادہ ہین جسکو اُنھون نے
اپنے ہاتھہ سے مزرعہ بنایا ہی اور یہہ حالت جسکو تو ویرانی سمجھتا ہی تھوڑے عرصے مین ہیسپیریہ کو باعث (हैस्पिर्या)
حیرانی ہوگی۔

ای میرے بیٹے یاد رکھہ کہ حکمرانی مین دو خرابی ہین جو لاعلاج ہین ایک بادشاہ کا ظالمانہ اور غالبانہ اختیار
دوسرے لوگون کے طریقون کی عیاشانہ خرابی جو بادشاہ صرف اپنی خوشی کو قانون سمجھتے ہین اور اپنے
خیالات کی لگام ڈھیلی رکھتے ہین سو ہر ایک کام کر سکتے ہین لیکن اُنکے ہر ایک کام کرنے کی طاقت بالضرورت
اپنی زیادتی سے آپ گھٹ جاتی ہی وے بیقرارانہ بیقاعدہ اور بیقانون حکمرانی کرتے ہین سب اُن سے
ڈرتے ہین اور خوشامد کرتے ہین اور غلام سے بنجاتے ہین اور اُن غلامونکی تعداد ہمیشہ گھٹتی جاتی ہی اُنکو
راستگوئی سے کون ناخوش کرتا ہی یہہ سیل تباہی جو حد سے باہر بہتا ہی کون سہتا ہی دانا اُسکے آگے بھاگتے
ہین اور پوشیدہ اپنے ملک کی تباہی پر روتے ہین صرف کوئی ناگہانی اور سخت انقلاب اِس بے انتہا
طاقت کو حدود واجب مین لا سکتا ہی اور اکثر وہی اُسکو روک سکتا ہی اور دفع کر سکتا ہی لاعلاج بربادی کوئی
خاص ایسا شگون نہین ہی جیسا حد سے زائد اختیار یہہ مثل اُس کمان کی ہی جو حد سے زیادہ جھکائی جاتی ہی
اور جو ڈھیلی نہین کیجاتی تو یکایک ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہی اور اُسکو ڈھیلا کرنے کی کون ہمت رکھتا ہی یہہ حد سے
زاید اور مہلک اور خود پسند اختیار ایک بار ائیڈومینیئس کو باعث بربادی ہو چکا ہی اُسنے اُسکو فریب دیا تھا (अइडोमिनिअस)
اور بے تخت کیا تھا اور اگر دیوتا ہمکو یہان اُسکی آزادی کے واسطے نہ بھیجتے اور باینہمہ واقعات مثل اعجاز واقع
ہوکے اُسکی آنکھین نہ کھولتے تو وہ ابتک اُس اختیار پر فریفتہ رہتا جو آدمی کے واسطے پیدا نہین ہوا ہی اسیواسطے

اُسکی بربادی کا باعث ہوتا ہی۔

دوسری لاعلاج خرابی عیاشی ہی جب بادشاہ زیادتی طاقت سے خراب ہوتا ہی سب لوگ عیاشی سے خراب ہوتے ہین فی الحقیقت ایسا کہا ہی کہ زیادتی یعنی عیاشی غریب کو مالدار کے خرچ سے پالتی ہی لیکن غریب بالتحقیق پیشہاے مفیدہ سے پل سکتے ہین اگر وے زمین کی پیداوار بڑھانے مین مصروف ہونگے تو وے مالدارون کو نفائس زیادتی سے خراب کرنیکی ضرورت نرکھین گے کبھی کبھی سادگی طبیعت سے انحراف ایسا عام ہوجاتا ہی کہ سب لوگ ادنی فضولیون کو ضروریات زیست سمجھتے ہین یہہ فتنہ انگیز ضرورت روز بروز بڑھتی جاتی ہی اور لوگ بے اُن چیزون کے رہ نہین سکتے جنکا تیس برس پیشتر کبھی وجود نتھا یہہ زیادتی لذت اور صلاحیت اور مروت کہلاتی ہی اور اگرچہ وہ ایک بدی ہی جو دوسری ہر ایک بدی پیدا کرتی ہی لوگ اُسکو مثل نیکی سکھاتے ہین اور سراہتے ہین اُسکی وبا بادشاہ سے ادنی آدمیون تک پہنچتی ہی اولاد بادشاہی بادشاہ کی پیروی کرتی ہی اور امرا اولاد بادشاہی کی اور متوسط درجے والے امرا کی کیونکہ ایسا کون ہی جو اپنی قدر واجب جانے اور غریب اُنکی پیروی کرتے ہین جو اُنسے بڑھکر ہین غرض ہر ایک شخص اپنی حالت سے بڑھکر رہتا ہی بعض اپنی دولت کی افزایش کی نمایش کے واسطے اور بعض شرم باطلہ سے اپنے افلاس کے اخفا کے واسطے وے بھی جو اِس حماقت عامہ کے نقصان سے واقف ہین اصلاح کی نظیر بننے مین استقلال کے محتاج رہتے ہین سب شرایط ابتر ہوجاتی ہین اور لوگ بدتر اِس کاملانہ خرچ کی امداد کے واسطے خواہش آمد رفتہ رفتہ پاک ترین دلونکو خراب کرتی ہی اور مطلب اِس خواہش کا صرف دولت ہی اور مفلسی صرف علامت بیعزتی تم علم اور عقل اور نیکی رکھہ سکتے ہو علم پھیلا سکتے ہو لڑائیان جیت سکتے ہو اپنے ملک کو بچا سکتے ہو اپنا فائدہ چھوڑ سکتے ہو باوجود اِسکے اگر تمھاری لیاقت وضع دارانہ خرچ کی چمک سے نہین چمکیگی تو تم تاریکی اور حقارت مین پڑوگے وے بھی جو دولت نہین رکھتے اُسکی خواہش ظاہر نہین کرینگے اور ایسا خرچ رکھین گے گویا دولت رکھتے ہین وے قرض لینگے فریب دینگے بلکہ اسکے حاصل کرنے کے واسطے ہزارہا بدمعاشیان کرینگے اور اُن خرابیون کو کون رفع کریگا نئے قوانین بنانے پڑینگے اور سب لوگونکی طبیعت اور عادت بدلنی پڑیگی اور ایسی مہم کے قابل کون ہی سوا اُسکے جو حکیم بھی ہو اور بادشاہ بھی ہو جو اپنی درست وضعی اور میانہ روی سے اُن بیوقوفون کو شرما سکے جو زیبایش اور نمایش کے شایق ہین اور اُن داناؤن کا دل بڑھا سکے جو اپنی دیانت دارانہ کفایت شعاری مین تقویت

پانے سے خوش ہون۔

टैलीमेकस
ٹیلیمیکس نے جب یہہ بات سُنی تب اپنے دل کے خیالات کو ایسا غایب پایا جیسا وہ آدمی جو خواب سے جاگتا ہی اب وہ راستی سے آگاہ ہوا اور اُسکا دل اُسکی صورت بنگیا جیسا سنگ مرمر سنگ تراش کے خیال کی جب وہ اُسکو صورت حالت اور زیست کی اکثر ملایئت دیتا ہی اول اُسنے کچھہ جواب نہین دیا لیکن جب اُسنے جو کچھہ سُنا تھا یاد کیا تب غور سے اُن تبدیلات کو دیکھا جو شہر مین کیگئی تھین۔

मैन्टर
आइडोमिनियस
آخر اُسنے مینٹر سے کہا کہ تونے آئیڈ ومینیس کو زمین پر سب سے عادل بادشاہ بنایا ہی اب مین نہ اُسکو پہچان سکتا ہون نہ اُسکی رعایا کو اور یقین کرتا ہون کہ تونے جو تحصیلات بیان کی ہین سو اُن تحصیلات سے بڑھکر ہین جو ہمنے میدان مین حاصل کی ہین جنگ کی فتح زیادہ تر جسمی طاقت اور اتفاق کا نتیجہ ہی اور جنگی حاکم ہمیشہ بزرگی فتح مین اپنے سپاہیون کے ساتھہ شریک رہتا ہی لیکن تیرا کام واجباً اور خارجاً تیرا ہی کام ہی تونے تنہا ایک تمام قوم کا اور اُسکے بادشاہ کا مقابلہ کیا ہی اور دونون کے سلیقے اور طریقے درست کیئے ہین جنگ کی فتح ہمیشہ مہلک اور مہیب ہوتی ہی لیکن یہان یہہ سب عقل آسمانی کے کام ہین اور ملائمی اور پاکی اور دلبری کے مقام اور ایسے اقتدار کے مظہر ہین کہ انسانی اختیار سے برتر ہی جب آدمی عظمت چاہتا ہی تب اُسکو ایسی نیکی کے کامون سے جیسے یے ہین کیون نہین تلاش کرتا ہی افسوس اُنکے خیال کیسے باطل ہین جو اُسکو زمین کی ویرانی اور آدمزاد کی پریشانی سے حاصل کرنے کی امید رکھتے ہین ٹیلیمیکس کے اس اظہار پر مینٹر نے اپنے دل مین ایک خوشی پائی جو اُسکی صورت پر نظر آئی کیونکہ اُسکو یقین ہوا کہ میرے شاگرد نے فتح و فیروزی کی قدر اس عمر مین درجۂ واجب پر سمجھی ہی جب طبیعۃً مزہ سمجھا کہ جو عظمت اُسنے حاصل کی ہی اُسکی قدر زیادہ سمجھتا۔

टैलीमेकस
मैन्टर

मैन्टर
आइडोमिनियस
مینٹر نے بعد کچھہ توقف کے کہا کہ یہہ صحیح ہی کہ آئیڈ ومینیس نے یہان سب کام درست کیئے ہین اور مستحق آفرین ہی لیکن ان سے بھی بہتر کر سکتا ہی اُسنے اب اپنے جوشہاے طبیعت کو اپنا تابع کیا ہی اور خود کو اپنی رعایا کی حکومت پر منصفانہ اصول سے مصروف رکھتا ہی لیکن اسمین بڑے نقص ہین سو نقصہاے ماضیہ کی نسل سے معلوم ہوتے ہین جب ہم استعمالی بدیون سے بچنے کی کوشش کرتے ہین تب وے ہمارے درپے آتی معلوم ہوتی ہین خراب عادت اور دلی سستیان اور سخت غلطیان اور مضبوط واہمات مدتون تک رہتے ہین وے بہت خوش نصیب ہین جو غلطی مین کبھی نہین پڑے کیونکہ صرف اُنہی کی راستبازی یکسان

اور پائدار رہ سکتی ہی ای ٹیلیمیکس دیوتا تجھ سے آئیڈومینیس کی نسبت بہت زیادہ کام چاہتے ہین کیونکہ
تجھکو راستبازی سے وقت طفولیت سے آگاہ کیا ہی اور کبھی بے اشتباہ اقبال کے فریب مین نہین آنے دیا

پھر منیٹر نے کہا کہ آئیڈومینیس کیاست اور فراست مین کسیطرح کم نہین ہی لیکن وہ اپنی لیاقتونکو
چھوٹے چھوٹے کامون مین خرچ کرتا ہی وہ کل سمجھنے کے لئے جزون کا زیادہ تر اہتمام رکھتا ہی اور سلسلہ درست
کرنے کے لئے اُسکے ٹکڑون پر زیادہ انتظام رکھتا ہی بادشاہ کو دوسرون کا حاکم اعلیٰ ہونیکی لیاقتون کی
یہہ دلیل نہین ہی کہ ہر ایک کام کو آپ کرے ایسا ارادہ ایک خیال خام ہی اور ایسا خیال کہ دوسرے یقین کرینگے
کہ ایسا ہو سکتا ہی ایک امید باطل ہی حکومت مین بادشاہ کو جسم نہین بلکہ روح بننا چاہیئے اُسکی اشارت سے
اور اُسکی ہدایت سے ہاتھ ہلینگے اور پانو چلینگے وہ سوچے کہ کیا کرتا ہی لیکن جو کرتا ہی سو دوسرون سے
کرائے اُسکی لیاقتین اپنے ارادون کو سوچنے اور اُنکے وسیلے پسند کرنے مین ظاہر ہونگی نہ وہ اُنکے کام پر
مایل ہوا اور نہ اُنکو اپنے کام کی آرزو کرنے دے اور نہ اُنپر بے اختیارانہ اعتبار رکھے چاہیئے کہ اُنکے کامونکو
سنبھالے اُنکی تجویز یا ترتیب مین غلطی نکالے وہ اچھی حکومت کرتا ہی جو لوگون کی مختلف عادتون اور
لیاقتون کو دریافت کرتا ہی اور اپنی حکومت مین اُنکو ایسے کامون پر دیکھتا ہی جو ٹھیک اُنکی لیاقتونکے
لایق ہین حاکم اعلیٰ کی کاملی حکام ماتحت کی حکومت پر موقوف ہی جو لوگون پر حکومت کرتے ہین جو
دوسرون پر حکومت کرتا ہی اُسکو چاہیئے کہ اُنکو دیکھے اور روکے اور درست کرے اور اُنکو تقویت دے
اور ترقی اور تبدیل اور تغییر کرے اور ہمیشہ اُنکو نظر مین اور اپنے ہاتھ مین رکھے لیکن اپنے ماتحت حاکمون
کے ادنیٰ ادنیٰ کام کو آپ کرنا مظہر کمینگی و بدگمانی ہوتا ہی اور دلکو ادنیٰ فکرون سے پریشان رکھتا ہی
جنسے اُن کامون کے کرنے کی نہ فرصت نہ رخصت پاتا ہی جو اُسکی بادشاہانہ توجہ کے لایق ہین بڑے کامون
کی تجویزون مین ہر طرح کی فراغت اور راحت درکار ہی کام کی کسیطرح کی پیچیدگیان مزاحمت اور دقت
نہ لائین اور کوئی چھوٹے امور اُسکی توجہ کی تقسیم نہ چاہین جو دماغ چھوٹے چھوٹے کامون سے خالی ہو جاتا
ہی سو دُرد شراب سے مشابہ ہی جسمین نہ لذت ہی نہ طاقت اور جو بادشاہ اپنے ملازمون کا کام کرنے مین خود
کو مصروف رکھتا ہی سو ہمیشہ امورات حال مین مصروف رہتا ہی امورات استقبال پر ہمیشہ نظر نہین کرسکتا
وہ صرف اِس دن کے کام مین مصروف ہی جو گذر رہا ہی اور یہہ کام اُسکا مقصد واحد ہونے سے ضرورت
غیر واجبہ حاصل کرتا ہی سو اگر دوسرے مقصدون سے مقابلہ کیا جائے تو کھو جائے جو دل ایکبار ایک شی کو

टैलीमेकस
ऐड्डोमिनिअस

ऐड्डोमिनिअस

قبول کرتا ہی سو بالطبیعت بگڑتا ہی اور جب تک بہت کامونکو نہ سوچین اور ایک کو دوسرے سے نہ ملائین
اور انکو ایک خاص سلسلہ مین ترتیب ندین جس سے انکی ضرورت تناسبہ معلوم ہو تب تک کسی کام کو
اچھی طرح تجویز کرسکنا ناممکن ہی جو بادشاہ حکومت مین اس قاعدے کو چھوڑتا ہی سو اس مطرب سا ہی جو
سُریلی آوازین حاصل کرتا ہی اور کبھی انکو باہم مطابق اور موافق کرکے سرود مین نہین لاتا جس سے نہ صرف
اسکے کان کو خوشی ہو بلکہ اسکے دل پر اثر ہو یا اس معمار سا ہی جو اپنے علم کی قوی کو بڑے بڑے ستون اور
عجیب و غریب نقش و نگار کے سنگ بہم پہنچانے مین صرف کرتا ہی اور اپنی عمارت کے اندازے اور آرایش
کی ترتیب پر خیال نہین رکھتا ایسا معمار جب کوئی مکان بناتا ہی خیال نہین کرتا کہ اسمین ایک موافق
زینہ رکھنا چاہیے اور جب اس مکان کے جسم پر مصروف ہوتا ہی تب بھول جاتا ہی کہ اسمین صحن اور دروازہ
چاہیئے اسلئے اسکا کام صرف ایسے اجزا کا ایک بے ترتیب مجمع ہوتا ہی جو ایک دوسرے سے نامطابق اور کل
کی بناوٹ مین ناموافق ہوتے ہین ایسا کام اسکو باعث بیعزتی ہی نہین ہوتا بلکہ بیعزتی دوامی کا
یادگار ہوتا ہی اور دکھاتا ہی کہ اپنے کام کے سب اجزاؤن کو ایک ساتھ ملانے مین اسکے خیال کی ترتیب
کامل نتھی اور اسکا دل تنگ تھا اور اسکی عقل تابع جزو کیونکہ جو صرف جزون کو دیکھتا ہی سو صرف
دوسرے کے ارادون کی تعمیل کے لایق ہوتا ہی ای میرے عزیز ٹیلیمیکس یقین کر کہ بادشاہت کی حکومت
سرود کی سی موافقت تناسبہ اور عمارت کی سی مناسبت واجبہ چاہتی ہی —

اگر تو مجھکو اجازت دے تو ان دونون علمون کو اور حکومت کی مساویت کو تجھپر ظاہر کرون مین
تجھکو بہ آسانی سمجھا سکتا ہون کہ جو حکومت کا انتظام بطور جزو کرتے ہین بطور کل نہین کرتے سو کمتر درجے
کے ہین جو شخص خاص اجزا کو ایک ساتھ گاتا ہی سو کیسا ہی زیادہ علم رکھتا ہی اور کیسی ہی آواز نفیس رکھتا ہی
پھر بھی ایک گویا ہی ہی اور جو شخص کل اجزا کو درست کرتا ہی اور کل پر عامل ہی سو علم موسیقی کا استاد
ہی ایسے ہی جو شخص ستون بناتا ہی اور عمارت کی دیوار کو اٹھاتا ہی سو صرف ایک معمار ہی لیکن جو شخص کل
کو سمجھتا ہی اور جسکا دل ایک حصے کی دوسرے کے ساتھ مناسبت جانتا ہی تو علم معماری کا استاد ہی اسلئے
وے جو سب سے زیادہ مصروف رہتے ہین اور بہت کامون کو انجام دیتے ہین سو ادنی درجے کے حاکم کہلا سکتے
ہین اسلئے ادنی کاریگرون کے برابر ہین لیکن اعلیٰ درجے کا حاکم جسکی عقل ریاست کا انتظام رکھتی ہی
وہ ہی جو کوئی کام نہین کرتا اور سب کام کرتا ہی جو خیال کرتا ہی اور تجویز کرتا ہی جو مستقبل اور ماضی پر نظر رکھتا

डैली मकस

ہی اور اجزاے متناسبہ دیکھتا ہی اور سبکو ترتیب دیتا ہی اور اتفاقات آیندہ کا تدارک کرتا ہی اور نصیب کے ساتھہ لڑنے کو ہمیشہ تیار رہتا ہی جیسا پیر اک جو طوفان کے ساتھہ لڑتا ہی اور جسکا دل رات اور دن اس تلاش مین رہتا ہی کہ سب باتون کو پہلے جان لے اور کوئی باقی نرہ جائے ۔

ٹیلیمیکس

ای میرے عزیز ٹیلیمیکس کیا تو سوچتا ہی کہ ایک بڑا مصور اسلیے متواتر محنت کرتا ہی کہ اُسکا کام جلد تر تمام ہو ایسی محنت و مشقت اُسکے خیال کی آتش کو نہین بجھا سکتی اُسکی عقل زیادہ کام نہین دیتی کیونکہ عقل خیال کی قوتون سے دبی ہوئی ناگہانی اور زبردست لیکن نادرست پروازسے کام دیتی ہی کیا عقل اُسکے رنگ پیستی ہی یا اُسکے قلم بناتی ہی بلکہ ایسے کام جو اُسکے علم کے ابتدائی اصول ہین وہ دوسرون سے لیتا ہی خود دل کی محنتون کو انصرام دیتا ہی اپنے خیالون کو کچھہ جرأت اور حدت کے صدمون سے امتحان پر لاتا ہی جو اُسکی تصویرون کو ایک طرح کی رونق بخشتا ہی اور زندہ کرتا ہی نہ صرف جان سے بلکہ ہوش سے اُسکا دل جن بہادرون کو ظاہر کرتا ہی اُنکے خیالات اور تصورات سے بھر جاتا ہی اُن وقتون مین جاتا ہی جنمین وے زندہ تھے اور اُن حالتون مین آتا ہی جنمین وے رہے تھے لیکن اس گرمجوشی کے ساتھہ کچھہ نظر انصاف بھی رکھتا ہی جو اُسکو روکتی ہی اور درستی پر لاتی ہی ایسا کہ اُسکا تمام کام کیا ہی دلیری اور جانداری کا ہو کمال درستی و راستی سے مطابق ہوتا ہی اور کیا ایسا خیال کرسکتے ہین کہ اچھے مصور کی نسبت ایک بڑے بادشاہ کو عقل کی کمتر بلندی اور خیال کی کمتر کوشش چاہیے اسلیے ہمکو سمجھنا چاہیے کہ بادشاہ کا کام سوچنا اور بڑے ارادون کا تجویز کرنا اور ایسے آدمیون کا پسند کرنا ہی جو درستی سے اُنکی تعمیل کے لایق ہوتے ہین ۔

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس نے کہا مین سوچتا ہون کہ مین تیرا مطلب خوب سمجھتا ہون لیکن فی الحقیقت جو بادشاہ امور عامہ دوسرون سے کراتے ہین سو اکثر دھوکہ کھاتے ہونگے

مینٹر

مینٹر نے جواب دیا کہ تو خود دھوکہ کھاتا ہی حکومت کی واقفیت عام ہمیشہ اُنکو دھوکے سے محفوظ رکھتی ہی جو ابتدائی اصول سے واقف نہین ہین اور آدمیون کی لیاقتون اور عادتون کی دریافت کرنے کی فراست نہین رکھتے سو ہمیشہ اُن آدمیون کیطرح جو تاریکی مین ہین اپنا راستہ ڈھونڈھتے ہین فی الحقیقت اگر یے فریب سے بچتے ہین تو اتفاق سے بچتے ہین کیونکہ یے جو کچھہ ڈھونڈھتے ہین اُسکی صاف اور کامل واقفیت نہین رکھتے اور نہ یہہ جانتے ہین کہ کسطرف اُسکی تلاش کے واسطے جانا چاہیے اُنکی واقفیت واجباً اشتباہ پیدا کرنے کو کافی ہی بلکہ یے

راستباز پر شک لاتے ہین جو صداقت سے انکا مقابلہ کرتا ہی نہ دغاباز پر جو خوشامد سے اِنکو بہکاتا ہی بخلاف
اِسکے جو حکومت کے اصول جانتے ہین اور آدمیون کی عادت پہچانتے ہین سو جانتے ہین کہ انسے کیا امید ہی
اور وہ کیسے حاصل ہوسکتی ہی کم سے کم وے جانتے ہین کہ جن آدمیونکو ہم کام پر رکھتے ہین عموماً ہمارے
ارادون کی تعمیل کے درست وسیلے ہین یا نہین اور ہمارے مطلبونکو اُنکی تعمیل کی کافی لیاقت اور درستی
کے ساتھ سمجھتے ہین اور بجالاتے ہین یا نہین علاوہ اِسکے اُنکا خیال پیچیدہ امورات سے ہٹتا نہین اور
اپنا مطلب اعلی استقلالانہ نظر مین رکھتے ہین اور ہمیشہ تجویز کرسکتے ہین کہ اُس سے دور جاتے ہین یا اُسکے
نزدیک آتے ہین اگر وے کبھی دھوکہ کھاتے ہین تو اتفاقی اور خفیف معاملات مین کھاتے ہین جو خاص
ارادے کو ضروری نہین ہی وے چھوٹے چھوٹے حسدون کے بھی پابند نہین ہوتے جو ہمیشہ تنگ دلی
اور پست ہمتی کے نشان ہین وے جانتے ہین کہ بڑے معاملون مین بعض بعض باتون مین ہم دھوکہ
کھاینگے کیونکہ اُنکو آدمیون سے کام لینا پڑتا ہی اور آدمی اکثر دغاباز ہوتے ہین اور تعویق اور بے
استقلالی سے جو اُن لوگون پر جنسے کام لیتے ہین کم اعتبار رکھنے مین پیدا ہوتی ہی اتنا زیادہ نقصان
ہوتا ہی جتنا اُن چھوٹے فریبون سے نہین ہوسکتا جو اُس اعتبار مین عاید ہوتے ہین بالمقابلہ وہ شخص
خوش رہتا ہی جو صرف کم ضرورت کے کامون مین مایوس ہوتا ہی اور جسکا بڑا کام کامیابی سے چل سکتا ہی
اور صرف اسی کام کے واسطے بڑے آدمی کو فکر رکھنی چاہیے فریب کیواسطے جب ظاہر ہو فی الحقیقت سخت
سزا کرنی چاہیے لیکن جو بڑے کامون مین فریب نہین کھاتا اور چھوٹے کامون مین کھاتا ہی اُسکو فریب
کھانے پر صبر رکھنا چاہیے ایک کاریگر اپنے کارخانے مین ہر ایک چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہی اور ہر ایک
کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہی لیکن ایک بادشاہ جو ایک بڑی قوم پر حکمران ہی نہ سب دیکھ سکتا ہی نہ سب کرسکتا
ہی حقیقت مین اُسکو چاہیے کہ وہ خود کچھ کام نکرے مگر صرف وہ کام کرے جو اُسکے زیر حکم دوسرا نہین کرسکتا
اور کچھ ندیکھے جو کسی بڑی ضرورت کے کام مین ضروری نہو۔

مینٹر
टैलीमेकस
پھر مینٹر نے کہا ای ٹیلیمیکس تو دیوتاؤن کا پیارا ہی اور وے چاہتے ہین کہ تو عقل سے بادشاہت کرکے
आइडोमिनिअस
ممتاز ہو بیان جو کچھ کیا ہی سو جتنا تیری تعلیم کے واسطے کیا ہی اُتنا آیڈومینیُس کی بزرگی کے واسطے
सैलैन्टम
نہین کیا اور اگر تیری نیکیان آسمانی ارادے کے ساتھ مطابق ہین تو یہ عاقلانہ قوانین جنکو تو سلینٹم
अइथाका
مین سراہتا ہی سو اُنکے مقابلے مین جو تو ایک روز ائیتھاکہ مین جاری کریگا اصل نہین ہین اُسکے پر تو

ہین لیکن آئیڈ ومینیئس نے ہماری روانگی کے واسطے اب ایک جہاز تیار کیا ہی اور وقت ہی کہ ہم ہیسپیریہ کے کنارونکو چھوڑنے کا خیال کرین۔

ٹیلیمیکس نے اپنی روانگی کے ذکر پر اپنے دوست سے اُس محبت کا راز ظاہر کیا جس سے اُسکا سیلینٹم کو چھوڑنا بلا افسوس نہ تھا اور کہا کہ اِس افشاے راز سے مجھکو رنج ہی کہ شاید تو مجھکو جن ملکون مین ہو کر گذرتا ہون اُنمین بآسانی مغلوب عشق ہونے سے بُرا سمجھیگا لیکن اگر مین تجھ سے جو اضطراب مین آئیڈومینیئس کی بیٹی اینٹیئوپی کے واسطے رکھتا ہون چھپاؤنگا تو ہمیشہ اپنے دل سے طعنہ سنونگا ای عزیز مینٹر یہہ ایسی نابینا یا نہ خواہش نہین ہی جیسی خواہش پر تو نے مجھکو کیلپسو کے جزیرے مین غالب آنا سکھایا تھا مین جانتا ہون کہ جو زخم میرے دل نے یوچیرس کے ہاتھ سے پایا ہی سو ایسا گہرا ہی کہ اُسکی صورت کو نہ زمانہ میرے دل سے دور کریگا نہ میرا اُس سے دور رہنا دور کر سکیگا اور اب بھی مین اُسکا نام بیجوش طبیعت نہین لے سکتا اپنے ضعف کے ایسے امتحان کے بعد مین خود سے شرماتا ہون تو بھی جو اضطرار اینٹیئوپی کے واسطے پاتا ہون سو اُس سے بالکل مخالف ہی جو مین نے یوچیرس کیواسطے پایا ہی یہہ طبیعت کا فتنہ انگیز جوش نہین ہی بلکہ عقل کی تسلی بخش رعایت ہی اور شفیقانہ اجابت اور عنایت مین اُسکو شل ہمشیرہ کے چاہتا ہون اور مثل دوست ورفیق جان اور اگر دیوتا کبھی میرے باپ کو مجھ سے ملائینگے اور مجھے اجازت پسند ہوگی تو میری اور اینٹیئوپی کی قسمت ایک ہو گی جن خوبیون نے مجھکو اینٹیئوپی پر مایل کیا ہی سو یہے ہین اُسکے چہرے کی شرم آگین تاب داری اور خاموشانہ بے اعتباری اور شیرین نازاور نقش کاری یا زردوزی یا دوسرے کوئی مفید اور نفیس شغل پر اُسکی توجہ دائمی اور اپنی ماکی وفات کے وقت سے اپنے باپ کے خانگی انتظام مین اُسکی تندہی اور اپنے حسن سے بالکل فراموشی جب وہ آئیڈومینیئس کے حکم سے کریٹ کے خوبصورتون کے ساتھ بانسلی کی ملایم آواز پر ناچتی ہی تب ایسی معلوم ہوتی ہی کہ گویا وینس یعنی ملکہ حسن اپنی خوبصورتون کی صف کے ساتھ ناچ رہی ہی اور جب وہ اُسکو اپنے ساتھ شکار کو لیجاتا ہی تب وہ کمانداری کی ایسی اسلوبی اور رفتار کی ایسی خوبی دکھاتی ہی جیسی ڈیئینا اپنی پریون کے درمیان اِس بزرگی سے وہ خود ناواقف رہتی ہی مگر ہر ایک کی آنکھ اُسکو حیرت سے دیکھتی ہی جب وہ کسی مندر مین دیوتا کی پاک نذر لیکے جاتی ہی تب خود اُس مندر کی دیوتا سمجھی جاتی ہی جب کسی گناہ سے توبہ یا کسی مہلک شگون سے حفظ ضرور ہوتا ہی تب وہ کیسی تعظیم اور دہشت سے

आइडोमिनिअस
हेसपेरिया
टैलीमेकस
सैलैन्टम
आइडोमिनिअस
ऐन्टिओपी
मैन्टर
कैलिप्सो
यूचेरिस
ऐन्टिओपी
यूचेरिस
ऐन्टिओपी
ऐन्टिओपी
आइडोमिनिअस
क्रीट
वीनस
डाइऐना

اپنی نذر پیش کرتی ہی اور دیوتاؤن کو مناتی ہی اور جب وہ اپنے ہاتھ مین طلائی سوئی لیکے اپنے ساتھ
کی کنواری لڑکیون مین نظر آتی ہی تو یقین ہوتا ہی کہ منروا آدمی کی صورت اختیار کرکے زمین پر آئی ہی (मिनर्वा)
اور آدم زاد کو علوم آراستگی سکھاتی ہی وہ اپنی نظیر سے دوسرون کو محنت پر لگاتی ہی جب وہ دیوتاؤن
کے مخفی حالات گاتی ہی تب وہ اپنی آواز کے الحان سے محنت کو مٹاتی ہی اور تکان کو ہٹاتی ہی اور خوبی
زر دوزی مین اچھے اچھے مصورون پر سبقت لیجاتی ہی وہ مرد کیسا خوش نصیب ہوگا جسکے ہاتھ مین ہیمن (हइमैन)
یعنی ملک النکاح اُسکا نازک ہاتھ رکھیگا وہ اُسکے نقصان کے سوا کیا نقصان اُٹھا سکتا ہی اور اُسکے بعد
جینے کے سوا کیا خوف پا سکتا ہی۔

(मैन्टर ऐन्टिओपी)
لیکن ای عزیز منٹر مین دیوتاؤن کو گواہ کرکے کہتا ہون کہ مین چلنے کو تیار ہون مین اینٹیوپی کو
ہمیشہ پیار کرونگا لیکن وہ مجھکو اُٹھا کہ واپس جانے مین ایک لحظہ نروکیگی اگر کوئی دوسرا اُسکو پائیگا تو (अइथाका)
مین بدنصیب ہونگا تاہم مین اُسے چھوڑ کر چلونگا اگرچہ مین جانتا ہون کہ اپنی غیر حاضری سے مین اُسکو ہاتھ
سے کھوؤنگا تو بھی مین اپنی محبت نہ اُس سے نہ اُسکے باپ سے ظاہر کرونگا کیونکہ مجھکو چاہیے کہ جب تک یولیسز واپس (यूलीसीज़)
آکر اپنے تخت پر نہ بیٹھے اور مجھکو اُسکے اظہار کی اجازت نہ دے تب تک اُسکو تیرے سوا کسی دوسرے سے
ظاہر نکرون بس ای عزیز منٹر انصاف کر کہ اینٹیوپی کے واسطے میری محبت اُس جوش سے کیسی مختلف (मैन्टर ऐन्टिओपी)
ہی جو مین یوچیرس کے واسطے رکھتا تھا جس سے تجھکو یاد ہی کہ میری عقل اور نیکی دونون برباد ہونے (यूचेरिस)
والی تھین۔

(मैन्टर ऐन्टिओपी)
منٹر نے کہا کہ مین اس اختلاف سے واقف ہون اینٹیوپی بالکل نزاکت اور فراست اور سادگی رکھتی
ہی اُسکے ہاتھ محنت کے دشمن نہین ہین وہ دور اندیشانہ کیاست سے استقبال کو دیکھتی ہی اتفاقات کا تدارک
کرتی ہی ضروری کامون کو خاموشانہ جلدی سے انجام دیتی ہی ہمیشہ مصروف رہتی ہی مگر کبھی نہین گھبراتی
کیونکہ ہر ایک کام کو واجب زمان اور مکان پر رکھتی ہی اُسکے باپ کے گھر کا عمدہ انتظام اُسکی بزرگی کا
باعث ہی اور اُسکے شباب وحسن سے زیادہ امتیاز کا سبب ہی اگرچہ کل اُسکے انتظام کے تابع ہین اور
دھمکانا منع کرنا یا در گذرنا اُسکا کام ہی جس سے دوسری ہر ایک عورت باعث نفرت ہوجاتی ہی تو بھی وہ
تمام گھر کی پیاری رہتی ہی کیونکہ نہ وہ غصہ رکھتی ہی نہ سختی نہ ملایمی نہ طمع جو عورتون مین اکثر داخل عیوب
ہی اُسکی آنکھون کی نظر حکم کافی ہی اور ہر ایک شخص خوشی سے کہ ناخوش نہو جائے اطاعت کرتا ہی وہ خاص

ہدایت درستی اور صفائی سے کرتی ہی اور ایسا کوئی حکم نہین دیتی جسکی تعمیل نہو سکے اُسکے دھمکانے مین
بھی ایک طرح کی مہربانی پائی جاتی ہی وہ بدعادتی کے لئے ملامت کرتی ہی لیکن درستی کے لئے تقویت
بھی دیتی ہی وہ اپنے باپ کو محنت و فکر مین باعث تسلی ہی وہ اپنے باپ کی جاے راحت ہی جیسے موسم گرما کی
دھوپ سے جلتے ہوئے مسافر کو سایۂ شجرستان اور اُسکے تلے کا فرش سبزہ جاے راحت ہوتا ہی فی الحقیقت
اینٹیوپی ایک خزانہ ہی جو زیادہ دور اور پُر محنت تلاش کی تلافی کر سکتا ہی زیبایش جیسی اُسکے بدن کو (ऐन्टिग्रोसी)
اُس سے زیادہ اُسکے دلکو بری لگتی ہی اُسکا خیال زور آور ہی لیکن نامطیع نہین ہی وہ صرف تب بولتی
ہی جب نہ بولنا ناواجب ہی اور اُسکی بولی مین ایک طرح کی خوبی اور ایک ملایم لیکن بیمزاحم ترغیب ہی سب
خاموشی سے سُنتے ہین اور وہ حیرت سے شرماتی ہی اُسکی بات کو اِس تعظیم اور توجہ سے سُنتے ہین کہ جو کچھ وہ
کہا چاہتی ہی سو کہنے مین اُسکو شرم سے مشکل پیش آتی ہی ہمنے اُسکو بات کرتے سُنا ہی مگر بہت کم اور جب کسی
موقع پر اُسکو ایک بار بولتے سُنا ہی تو پھر بھول نہین سکتے اُسکے باپنے ایک دفعہ جب وہ کسی غلام کو دوسرے
غلامون کی عبرت کے واسطے سختی کے ساتھ سزا دیا چاہتا تھا اُسکو بلایا تب وہ شرم سے سر نیچا کئے ہوئے
اور چہرے پر ایک لمبا برقع ڈالے ہوئے آئی اور بولی لیکن صرف اِسقدر جسقدر اُسکا غصہ دبانے کو کافی
تھا اول وہ اُسکے غصے مین شامل نظر آئی پھر نامعلوم تدریج سے ملایم ہوئی اور آخر کو اُس نے اِس مجرم کے
لئے معذرت کی اور غصۂ زائدہ کے مہلک اثر سے اُس بادشاہ کو مجروح کئے بغیر اُسکے سینے مین عدل اور
رحم کے خیالات کا نور پیدا کیا اُسکے دل کا زور و شور بآسانی بیمزاحم تاثیر سے کم ہوا جیسے اپنی بیٹی تھیٹس (थीरिस)
کے ملایم نازون سے سفید مو نریئس کے تسلی یاب ہونے سے فرمانبردار لہرون کی طغیانی کم ہوتی ہی اِسطرح (निरिश्वरः)
جیسے بانسلی جب وہ اُسکو اپنی ملایم آواز سے بیدار کرتی ہی تب اُسکے احساس پر جواب دیتی ہی ویسے ہی اگرچہ
وہ اپنے اختیار کو عمل مین نہین لاتی اور اپنے نازون سے استفادہ نہین کرتی تو بھی شوہر کا دل ایک
روز اُسکی خواہش کے مطابق ہوگا حقیقت مین اینٹیوپی تیری محبت کے لایق ہی اور دیوتاؤن نے (ऐन्टिग्रोपी)
اُسکو تیرے واسطے تجویز کیا ہی لیکن اگرچہ اُسکے واسطے تیرا عشق عقلاً واجب ہی تو بھی جب تک اُسکو یولیسیز تیرے (यूलीसीज़)
حوالے نکرے تب تک تجھکو انتظار کرنا چاہئے تجھکو مین اپنا خیال چھپانے کے واسطے شاباشی دیتا ہون اور
اب تجھ سے کہتا ہون کہ اگر تو اینٹیوپی سے کچھ بھی درخواست کرتا تو وہ نامنظور ہوتی اور تو اُسکی نظر (ऐन्टिग्रोपी)
سے گرجاتا وہ اقرار نہین کرتی اپنا سب اختیار اپنے باپ کے ہاتھ مین رکھتی ہی جو اُسکا خاوند بنا چاہتا ہی

اُسکو چاہئے کہ دیوتاؤن کی تعظیم رکھے اور آدمیون کا ہر ایک حق ادا کرے مینے دیکھا ہی اور تو نے بھی دیکھا ہوگا کہ تیرے مہم پر جانے کے پہلے سے وہ کمتر نظر آتی ہی اور اُسکی آنکھین زمین پر گڑی رہتی ہین وہ تیری لڑائی کی ناموری سے ناواقف نہین ہی تیری پیدایش اور تیرے سوانح سے آگاہ ہی جو انعام تجھکو دیوتاؤن نے بخشے ہین سو اُس سے پوشیدہ نہین ہین اِس واقفیت سے اُسکو زیادہ استقلال حاصل ہی پس ائیتھاکہ کو روانہ ہو جب مین تجھکو تیرے باپ سے ملاؤنگا اور تجھے ایسی حالت مین رکھونگا کہ تو ایسی عورت پائے جو تیرے لئے ست جگ یعنی زمان راستبازی کی خوشی بڑھائے تب سمجھونگا کہ میرا مطلب تیری امداد ہی سو پورا ہوا اگر شہزادی اینٹیوپی سیلینٹم کے بادشاہ آئیڈومینیئس کی بیٹی کو وہ ایلجیڈس کی نا آباد جوڑی پر بھیڑیون کی گلہ بان ہوتی تاہم اُس سے شادی کرنا باعث فرحت و عزت ہوتا ہ

ऐइथाका
ऐन्टिओपी
सैलेन्टम
आइडोमिनियस
ऐलजीडस

باب بست و سوم

ٹیلیمیکس کا اپنے مہمانون کی روانگی سے ڈر کر مینٹر سے کئی وقت طلب کام تجویز کرنا اور یقین کرانا کہ تیری مدد بغیر اُنکی درستی دشوار ہی اور مینٹر کا اُسکی خاطر کئی عام قواعد مقرر کرنا مگر ٹیلیمیکس کے ساتھ ائیتھاکہ جانے کے ارادے پر قایم رہنا اور آئیڈومینیئس کا اُنکو روکنے کے واسطے دوسری تدبیر کرنا اور اینٹیوپی کے واسطے ٹیلیمیکس کے عشق کو تقویت دینا اور اُسکو اور مینٹر کو اپنی لڑکی کے ساتھ شکار پر لیجانا اور اُس لڑکی کا ایک جنگلی سوأر کے ساتھ خطرے مین آنا لیکن ٹیلیمیکس کے ہاتھ سے بچایا جانا اور ٹیلیمیکس کا اُس سے علیحدگی نہ چاہنا اور آئیڈومینیئس سے رخصت لینے کی ہمت نکرنا مگر مینٹر کے دبانے سے اُسکا اپنی مشکلات پر غالب آنا اور اپنے ملک کے واسطے جہاز پر سوار ہونا ہ

टैलीमेकस
मैन्टर
मैन्टर
टैलीमेकस
ऐइथाका
आइडोमिनियस
ऐन्टिओपी
टैलीमेकस
मैन्टर
टैलीमेकस
टैलीमेकस
आइडोमिनियस
मैन्टर

آئیڈومینیئس نے جو ٹیلیمیکس اور مینٹر کی روانگی سے ڈرتا تھا اُنکو روکنے کے واسطے کئی بہانے کئے اُسنے مینٹر سے کہا کہ مین تیری مدد بغیر ایک تکرار کا تصفیہ نہین کرسکتا جو بیر محافظ کے پوجاری ڈیوفینیز اور اپالو کے پوجاری ہیلیوڈورس کے درمیان اُن شگونون کی بابت واقع ہوئی ہی

आइडोमिनियस
टैलीमेकस
मैन्टर
मैन्टर, जूपीटर
डीओफैनीज़
ऐपालो
हैलीओडोरस

मैग्रर एटरूरिय.

جو مرغونکی پروازسے اور قربانیون کی انتڑیون سے لئے جاتے ہین ہینٹرنے کہا تو خود کو پاک کامون
مین کیون ڈالتا ہی تو مذہبی سوالات کا تصفیہ ایٹروریہ والون پر چھوڑ جو روایۃً بہت قدیم سے کلامات
غیبی کے محافظ رہے ہین اور جو بوسیلۂ الہام آدمیون کو دیوتاؤن کے مترجم ہین اپنے اختیار کا صرف
شروع مین اِن مشکلات کو روکنے مین استعمال کر جب تک وے قایم ہین بالکل ثالثانہ عمل کر اور جب
فیصلہ ہوجائے تب اُسکی تعمیل پر قناعت کر یاد رکھہ کہ بادشاہ کو مذہب کا تابع رہنا چاہیئے نہ اُسکو بانا مذہب
دیوتاؤن سے ہی اور بادشاہی اختیار سے بالاتر ہی اگر بادشاہ مذہب مین دست اندازی کرتے ہین
تو اُسکو قانون یزدانی سے محفوظ نہین رکھہ سکتے اور اُسکو صرف اپنی حکومت کا وسیلہ کرتے ہین بادشاہ
کی طاقت اتنی زیادہ ہی اور دوسرونکی اتنی کم کہ اگر بادشاہ مذہبی دستورون اور کامون کے کسی
مسئلہ کی تجویز اختیار کریگا تو مذہب جیسا درست بادشاہ اُسکو رکھا چاہیگا ویسا نرہ سکیگا بس ایسے سوالات
کا تصفیہ بلاتامل دیوتاؤن کے دوستون پر چھوڑ اور اپنے اختیار کو صرف اُن لوگون کے برخلاف
عمل مین لا جو اُنکی تجویز کو ہوجانے پر نہ مانین۔

इडोमिनियस

پھر آئیڈومینیس نے اُس دشواری کی شکایت کی جو اُسکے بہت سے مقدمات مین معلوم ہوتی تھی

मैग्रर

جو خاص آدمیون کے درمیان واقع تھے اور جنکے تصفیہ کے واسطے وے نہایت متقاضی تھے مینٹرنے کہا
جو حقوق کے نئے سوالات ہین جنسے قانون کی عام اصل قایم ہووے جو قوانین پہلے سے جاری ہین
اُنکی تصریح کے واسطے کوئی دلیل حاصل ہووے اُن سب کو فیصل کر لیکن خانگی حقیقت کے سب سوالات
کی تجویز اپنے ذمہ پر مت لے وے اپنے اختلاف اور تعداد سے تجھکو مضطرب اور مشوش رکھین گے ضرورۃً
تیرے تنہا فیصلہ کرنے سے انصاف مین دیر لگیگی اور تیرے تحت کے سب منصف بیکار رہینگے تو گھبرا جائیگا
اور تھک جائیگا خفیف مقدمات کے انتظام سے ضرورت کے کام کے لئے نہ تجھکو وقت رہیگا نہ خیال اور
باوصف اِسکے خفیف مقدمات کا انتظام نہ ہوسکیگا اسلئے ایسی پُر دقت اور بے منفعت حالت سے احتراز
رکھہ خانگی تنازعات ماتحت منصفون کے سپرد کر اور تو سوا اُسکے جو دوسرے تیرے واسطے نکر سکین کچھہ

इडोमिनियस

مت کر تب اور تب ہی تو بادشاہ کے کام کر سکیگا پھر آئیڈومینیس نے کہا کہ بہت سے شخص اچھے خاندان
کے میرے پاس ہین جو مصیبت مین میرے شریک رہے ہین اور میری خدمت مین بہت نقصانون کے
واسطے متحمل ہوئے ہین یے اپنے نقصانون کے واسطے کچھہ تلافی یعنی بعض مالدار جوان عورتون کے ساتھہ

شادی چاہتے ہین اور مجھکو اپنے واسطے دست اندازی کے متواتر تقاضہ سے تنگ کرتے ہین اور میرا ایک لفظ اُنکی کامیابی کو کافی ہی۔

मैन्टर

مینٹر نے کہا یہہ درست ہی کہ تیرا ایک لفظ کافی ہی لیکن وہ ایک لفظ تیرے واسطے بہت بھاری نقصان کا باعث ہی کیا تو والدین کو اپنا داماد پسند کرنے کی آزادگی اور طمانیت سے محروم کریگا اور اس سبب سے اُنکے وارثون کو بھی یہہ بات فی الحقیقت اُنکو نہایت سخت اور رکھیگا نہ غلامی مین ڈالیگی اور تجھکو تیری رعایا کی تمام خانگی برائیونکا جواب دہ کریگی شادی بدرجہ بہترین نوحت نا شمولہ کا پلنگ ہی تو اُسپر نے کانٹے کیون بکھیرتا ہی اگر تو اپنے وفادار ملازمون کو انعام دیا چاہتا ہی تو اُنکو زمین افتادہ بانٹ دے علاوہ اسکے اُنکی لیاقت اور حالت کے مطابق اُنکو درجت اور عزت بخش اور اگر پھر بھی کچھ زیادہ دینا ضرور سمجھے تو اپنے خزانہ سے کچھ نقد انعام دے اور اس نقصان کو اپنا خرچ کم کرنے سے پورا کر لیکن اپنے قرضون کو دوسرون کے مال سے ادا کرنے کا خیال کبھی مت کر اور جو مال حقوق مقدسہ کی تخریب سے یعنی بلا رضامندی والدین اُنکی لڑکی شادی مین دلانے سے ہاتھ لگے اُس سے تو اور بھی زیادہ احتیاط رکھہ۔

यइडोमिनिउस
सिबैरिया
सैलेन्टम

آئیڈومینیئس نے یہہ مشکل حل ہونے پر ایک دوسری مشکل ظاہر کی اور کہا کہ سیبیریا والے نالش کرتے ہین کہ بعض اضلاع جو تمنے بطور زمین افتادہ اُن پردیسیون کو دیئے ہین جنکو سیلینٹم مین آباد کیا ہی ہمارے ہین کیا اُنکا یہہ دعوی منظور کرنا ضرور ہی اور اگر منظور کرونگا تو کیا دوسرے لوگ ایسی حدود پر دعوی کرنے کی طاقت نہ پائین گے۔

मैन्टर
सिबैरिया
यइडोमिनिउस
मैन्टर
स्पान्टिया
यइडोमिनिउस

مینٹر نے جواب دیا کہ سیبیریا والونکو اُنکے دعوی مین بے تامل درست نہ ماننا چاہیئے اور نہ بے تامل خود کو اپنے دعوی مین درست جاننا چاہیئے آئیڈومینیئس نے پوچھا پھر کسکی گواہی پر اعتبار کرنا چاہیئے مینٹر نے جواب دیا کہ کسی ایسے ہمسایہ کی قوم کو جسپر کسیکو طرفداری کا شک نہو مقرر کرنا چاہیئے جو تم دونون کے درمیان تجویز کرے سپانٹیا والے ایسے ہین کہ اپنا اور دوسرے کا فائدہ برابر سمجھتے ہین آئیڈومینیئس نے کہا تو کیا مین بادشاہ نہین ہون جو ثالث مقرر کرون اور کیا بادشاہ کو غیرون کے تصفیے کے واسطے اپنی حدود کی وسعت چھوڑنی واجب ہی۔

मैन्टर
सिबैरिया

مینٹر نے کہا کہ اگر تو اراضی مذکورہ رکھا چاہتا ہی تو تو سمجھتا ہی کہ تیرا دعوی اُسکی نسبت درست ہی اور سیبیریا والے اُسکی بازیافت پر مصر ہین تو وے سمجھتے ہین کہ اُنکا حق بے تکرار ہی اسطرح تمہاری رائے

مختلف ہونے سے اس اختلاف کا فیصلہ یا ثالث مقبولہ طرفین سے ہوگا یا زور سلاح سے دوسری کوئی تدبیر
نہین ہی اگر تو ایسے ملک مین جائے جو ایسے آدمیون سے معمور ہی جو نہ جج رکھتے ہین نہ مجسٹریٹ اور جنہین ہر ایک
قبیلہ دار اپنے ہمجوار قبیلہ دار کے ساتھ زبردستی اختلاف تجویز کریکا اختیار رکھتا ہی تو کیا تو آنکی بدنصیبی
پر افسوس نکریگا اور کیا اس مہیب پریشانی کو نفرت سے ندیکھیگا جو اپنے ہمسایے کے ساتھ ہر ایک آدمی کے
مسلح ہونے سے پیدا ہوگی پس کیا تو یقین کرسکتا ہی کہ اس زمین پر جسکے سب باشندے ایک قوم سمجھے جاتے
ہین اگر ہر ایک قوم جو قبیلہ دارون کی ایک جماعت ہی ہمجوار قوم کے ساتھ زبردستی اختلاف تجویز کرنے
کا اختیار حاصل کریگی تو کیا دیوتا آسکو نفرت سے ندیکھین گے جو شخص اپنا کھیت اپنے بزرگون سے میراث پاتا
ہی سوا اپنے حق کی حفاظت کو اختیار قوانین پر یا تجویز مجسٹریٹ پر بالکل منحصر سمجھتا ہی اور اگر وہ جو کچھہ استحقاق
ملا ہی زبردستی رکھنا چاہتا ہی مثل مفسد سخت سزا پاتا ہی پھر تو یقین کرتا ہی کہ بادشاہ اپنے دعوون کا زبردستی
تصفیہ کرسکتے ہین بغیر اسکے کہ پہلے انکا تصفیہ ایسی تدبیرون سے چاہین جو عقل اور انسانیت کے لایق ہین
جب انصاف کشت مزروعہ سے علاقہ رکھتا ہی تب ایک شخص مفرد کو بھی مثل نیکی خاص واجب اور ضروری ہی
پس جب وہ تمام اقوام سے علاقہ رکھتا ہی تب کیا بادشاہون کو مثل وصف عام واجب تر اور ضروری تر نہین
ہی کیا وہ بدذات اور قزاق ہی جو تھوڑے بیگھے زمین چھینتا ہی اور کیا وہ منصف اور بہادر ہی جو قابضین سے
ضلع کے ضلع چھینتا ہی اگر آدمی خانگی حقیقت کے ادنی معاملون مین وہم اور طرفداری اور غلطی کے تابع
رہتے ہین تو کیا ممکن ہی کہ وے سرکاری معاملون مین ایسی باتون سے کم متاثر ہونگے کیا ہمکو اپنی تجویز پر
جب غالبًا غلطی پر مبنی ہو اعتبار کرنا چاہیے اور کیا غلطی سے جو آسکا نتیجہ نہایت مہلک ہو نہ ڈرنا چاہیے
اپنے دعوی کی نسبت بادشاہ کی غلطی تباہی اور قحط اور قتل کا باعث ہوتی ہی اور اولاد حال کو نقصان
کا اور طریقون کی ایسی خرابی کا جس سے انتہاے وقت تک آفت برپا رہے بادشاہ جانتا ہی کہ مین ہمیشہ
خوشامدگویون سے محصور رہتا ہون اسلیے کیا وہ نہین سمجھیگا کہ ایسے موقعون پر لوگ خوشامد کرینگے اگر
وہ اپنے اختلافون کا تصفیہ ثالثون پر چھوڑتا ہی تو خود کو صاف اور منصف اور بے غضب ظاہر کرتا ہی وہ
وے وجوہات بتاتا ہی جنپر آسکا دعوی مبنی ہی اور ثالث ایک دوست طرفین ہی نہ سخت منصف ہی اور
اگرچہ آسکی تجویز کی جھٹ پٹ تعمیل نہین ہوتی تاہم آسکی تعظیم نہایت واجب ہی وہ مثل حاکم اپنا حکم نہین
دیتا جسکے حکم کی اپیل نہین ہوسکتی لیکن وہ تجویز بتلاتا ہی اور آسکی صلاح سے صلح کی حفاظت کیواسطے

فریقین باہم رضامندی ظاہر کرتے ہین باوجود اسکے اگر بادشاہ کے اعتراض کرنے پر بھی لڑائی واقع
ہوتی ہی تو عقل نیک اُسکی گواہ ہوگی اور ہمسایے اُسکو اچھا سمجھین گے اور دیوتا اُسکو بچائینگے ائیڈومینیس
اِس تقریر کے زور سے متاثر ہوکے راضی ہوا کہ سپانٹیا والے اُسکے اور سیبریا والون کے بیچ بین ثالث
بنین۔

بادشاہ نے اِن دونون مسافرون کی روانگی روکنے کی لیے تدبیرین بے اثر دیکھ کے اُنکو زیادہ
مضبوط بند سے روکنے کے واسطے کوشش کی اُسکو اینٹیوپی کے ساتھ ٹیلیمیکس کی محبت معلوم ہوگئی تھی
اور امید کی کہ اِسکی مضبوطی سے مطلب حاصل ہوگا اِسلئے جب اُسنے ایک ضیافت دی تب اُسنے اکثر اپنی
بیٹی کو گانے کیواسطے حکم دیا اُسنے فرض سمجھکر اطاعت کی لیکن ایسی غیرت وحیرت سے کہ اِس اطاعت سے
جو اُسکو تکلیف ہوئی بہ آسانی ظاہر ہوئی آئیڈومینیس نے اپنی خواہش کے اظہار کے واسطے یہان تک
کوشش کی کہ اُسکے گیت کا مضمون وہ فتح ہووے جو اُسنے ڈانیا والون اور ائیڈراسٹس پر حاصل
کی تھی لیکن اُس سے ٹیلیمیکس کی تعریف گوارا نہ سکا اُسنے شرم آگین تعظیم سے انکار کیا اور اُسکے باپ نے
بھی اصرار مناسب نہ سمجھا اُسکی آواز مین کچھ ایسی ملایمی اور تاثیر تھی کہ بیان سے باہر ہی ٹیلیمیکس
اُسکی اِس تمام طاقت سے متاثر ہوا اور اُسکی طبیعت کو ایسا جوش ہوا کہ چھپا نہ سکا آئیڈومینیس یہہ
دیکھکر خوش ہوا لیکن ٹیلیمیکس اُسکا راز دریافت نکر سکا وہ غلبۂ عشق کو دبا نہ سکا لیکن عقل نے اُسکے
آثار کو روکا اب وہ ٹیلیمیکس نہ تھا جسکو سنگدل عشق نے ایک بار جزیرۂ کیلیپسو مین مقید کیا تھا جب
اینٹیوپی گاتی تھی وہ خاموش رہتا تھا اور جب وہ گا چکتی تھی تب وہ گفتگو کو دوسرے مضمون
پر لے آتا تھا۔

بادشاہ نے پھر مایوس ہوکے اپنی بیٹی کو ایک بڑی شکار بازی سے تفریح کی اجازت دی اُسنے
اِس بازی سے انکار کیا اور آنکھون مین اشک بھر کے عجز سے پیچھے رہنا چاہا لیکن آئیڈومینیس کے
احکام قابل تنسیخ نہ تھے اسلئے اُسکو اطاعت کرنی پڑی وہ ایک آتش مزاج گھوڑے پر چڑھی جو اُن
گھوڑون کیطرح جنکو کاسٹر نے لڑائی کے واسطے درست کیا تھا زمین کو حقیر جانتا تھا اور لگام کا بیصبر
تھا تو بھی اُسنے راحت آمیز غافلی سے اُسکو مطیع رکھا وہ اُسکی خواہش کے پوشیدہ اشارے پر چلتا تھا
کنواری لڑکیون کی ایک قطار ایسے شوق سے جس سے جوانی کی عزت و فرحت ظاہر تھی اُسکے ہمراہ تھی

आइडोमिनियस
स्पान्टिया सीबैरिया
ऐन्टिओपी टैलीमेकस
आइडोमिनियस
डानिया ऐड्रास्टस
टैलीमेकस
टैलीमेकस
आइडोमिनियस
टैलीमेकस
टैलीमेकस कैलिप्सो
ऐन्टिओपी
आइडोमिनियस
कास्टर

اور وہ ایسی معلوم ہوتی تھی جیسی ڈائینا اپنی پریون کے ساتھ بادشاہ اُسکے ساتھ تھا اور برابر اُسپر
نظر رکھتا تھا اور جب اُسکو دیکھتا تھا تب اپنی زیست کے مصائب ماضیہ بھولتا تھا ٹیلیمیکس کی آنکھین بھی
اُسطرف لگی ہوئی تھین وہ جسقدر اُسکی بدنی خوبیون اور روحانی خصلتون پر شیفتہ تھا اُس سے زیادہ اُسکی
حیا پر فریفتہ تھا۔

کتون نے ایک بڑے قد کے جنگلی سوار پر ایک حملہ کیا وہ کیلیڈن کے سوارون سے زیادہ غضبناک
تھا اُسکی پیٹھ کے بال لوہے سے سخت تھے اور تیر سے تیز اور لمبے اُسکی آنکھین آگ سی مشتعل اور خونریز
تھین اُسکا دم دور سے ایسا سنائی پڑتا تھا کہ جب ایولس نافرمانبردار ہواؤن کو آندھی روکنے کے
لیے اپنی غارمین بلاتا ہی تب اُنکی سخت آوازین سنی جاتی ہین اُسکے لمبے دانت درانتی سے مڑے ہوئے
تھے اُنکے آگے جنگل کے درخت قایم نرہ سکتے تھے جو کتے اُسکے پاس آتے تھے اُنکو دانتون سے چھیدتا تھا
اور سب سے زیادہ دلیر شکاری اُسکے پاس جاتے ہوئے ڈرتے تھے تو بھی اینٹیوپی جو دوڑنے مین ہوا
سے زیادہ تیز تھی اُسکے پاس گئی اور اُسپر حملہ آور ہوئی اُسنے ایک برچھا اُسپر پھینکا جس سے وہ کاندھے
پر زخمی ہوا خون دھار سا بہ نکلا اور وہ غصہ تازہ سے اپنے مخالف پر ٹوٹا اینٹیوپی کا گھوڑا کیسا ہی دلیر
اور دلاور تھا کانپا اور پیچھے ہٹا تب وہ حیوان اُسپر لپکا اور اُسکا صدمہ ایک بھاری کل کا سا تھا جو
مستحکم شہر کی برجونکو اُلٹاتا ہی گھوڑا اُسکا متحمل نہو سکا اور گر پڑا اینٹیوپی اب زمین پر ایسی حالت مین
تھی کہ اِس غضبناک جاندار کے دانتون سے جسکو اُسنے بھڑکایا تھا بچنے کی تاب نرکھتی تھی لیکن ٹیلمیکس
جسکا خیال اِس خطرے سے بھرا ہوا تھا پہلے سے زمین پر تھا اور ایسی سرعت سے کہ برق سے کم نتھی خود اِسکے
اور اُس سوار کے جو اپنے زخم کا بدلہ لینے پر جھاگ ڈالتا تھا بیچ مین پڑا اُسنے اپنی شکاری برچھی اُسکے
جسم پر ماری وہ خوفناک دیو گرا اور زمین پر غصے سے بیہوش ہوا۔

ٹیلمیکس نے اُسکا سر کاٹا جسکو دیکھکر شکاری حیران ہوئے یہہ سر قریب سے دیکھنے پر مہیب معلوم ہوتا تھا
اُسنے فوراً اینٹیوپی کی نذر کیا جسنے شرماکر اپنے باپ کیطرف دیکھا کہ کیا کرے آئیڈومینیس نے جو اُسکے
خطرے پر ڈرا تھا اور اب اُسکے بچ جانے سے خوشی سے بھرا اُسکو اشارہ کیا کہ اِس نذر کو قبول کرا سلئے اُسنے
اُسکو دلربایانہ اقبال سے لیا اور کہا مین اِسکو جو زیادہ تر قیمتی بخشش ہی تجھ سے شاکرانہ لیتی ہون
اور اپنی زندگی کے واسطے تیری ممنون ہون اِسقدر بولکے ڈری کہ مین نے بہت کہا اور زمین

डाइएना
टैलीमेकस
कैलीडन
ईओलस
ऐन्टिओपी
ऐन्टिओपी
ऐन्टिओपी
टैलीमेकस
टैलीमेकस
ऐन्टिओपी
आइडोमिनिअस

[टैलीमेकस / यूलीसीज़ / ऐन्टिओपी]

کیطرف دیکھنے لگی ٹیلیمیکس اسکی پریشانی دیکھکر صرف یہ جواب دے سکا یولیسیز کا بیٹا ایسی عزیز جان بچانے سے کیسا خوش ہوا ہی اگر اسکو اپنی جان کے ساتھ ملا سکیگا تو کیسا خوش ہوگا اینٹیوپی نے کچھ جواب ندیا مگر اپنی جوان خواصون مین گئی اور اپنے گھوڑے پر چڑھی۔

[आइडोमिनिअस / टैलीमेकस / सैलेन्टम / आइडोमिनिअस / टैलीमेकस]

آئیڈومینیس اسیوقت اپنی لڑکی ٹیلیمیکس کو دینے کا اقرار کرتا لیکن اسنے امید کی کہ حالت بے اطمینانی مین اسکا عشق اور بھی بڑھیگا اور اسکے ساتھ شادی کرنے کی امید اسکو سیلینٹم سے جانے مین روکیگی ایسے اصول پر آئیڈومینیس نے تجویز کی لیکن دیوتا آدمیون کی راے پر ہنستے ہین اور اسکو بے اثر کرتے ہین اسی تجویز نے جو ٹیلیمیکس کو روکنے کے واسطے کیگئی تھی اسکی روانگی کو مدد دی جو عشق اور امید اور بیم کا غلبہ اسکے دل مین پیدا ہوا اسنے اب اسکو اپنے ارادے پر بے اعتبار کیا

[मैन्टर]

مینٹر نے دوچند محنت سے ایتھاکہ کو واپس جانے کی خواہش تازہ کی اور جہاز تیار ہوجانے سے

[आइडोमिनिअस / टैलीमेकस / मैन्टर]

اس نے آئیڈومینیس کو بھی اپنی روانگی کی اجازت کے واسطے دبایا اسطرح ٹیلیمیکس کی جان مینٹر کی دانائی سے اسکی عظمت کی تکمیل کے واسطے ہر لحظہ درستی پر آئی اور ہر جگہ جسقدر اسکی نیکی اور واقفیت کی ترقی کے واسطے ضرور تھا اس سے زیادہ ٹھہرنے نپایا۔

[मैन्टर / टैलीमेकस / आइडोमिनिअस]

مینٹر نے ٹیلیمیکس کے واپس آتے ہی حکم دیا تھا کہ ایک جہاز تیار رہے آئیڈومینیس نے اسکی تیاری ایسی پشیمانی سے دیکھی کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور جب اسنے دیکھا کہ جن مہمانون سے مین نے ایسے بیشمار اور ضروری فائدے پائے ہین سو اب زیادہ نہین روکے جاسکتے اسنے خود کو غم اور یاس کے حوالے کیا وہ اپنے محل کے سب سے اندر کے کمرے مین گیا اور آہ وزاری و اشکباری سے اپنا رنج گھٹانے لگا بھول گیا کہ یہ طبیعت غذا سے مدد پاتی ہی اور نوبت راحت خواب سے ہاتھ آتی ہی اسکی تندرستی دمبدم گھٹنے لگی اور اسکے دل کی پوشیدہ بیقراری اسکو ضعیف کرنے لگی وہ ایک عظیم الشان درخت کیطرح خشک ہوا جو اپنے سایہ سے زمین کو ڈھکتا ہی مگر جسکی جڑ کو کیڑا چباتا ہی ہوا اپنے غصے مین اسپر بیفائدہ حملہ لاتی ہی اور زمین اسکو خوشی سے پالتی ہی اور کلہاڑی تعظیماً اسکو بچا سکتی ہی لیکن اگر وہ اندرونی بیماری ظاہر نہین ہوتی تو وہ کمہلاتا ہی اسکے پتے جو اسکی شان وشوکت ہین خاک پر گرتے ہین اور اسکا تنہ

[आइडोमिनिअस]

اور صرف گدّے پھٹے اور سوکھے رہجاتے ہین آئیڈومینیس صورت مین ایسا رہ گیا اور ناتسلی یاب انسوس کی قربانی بنگیا۔

टैलीमेकस
मैन्टर

ٹیلیمیکس اُسکے رنج سے دردمندانہ متاثر تھا مگر اُس سے بولنے کی جرأت نرکھتا تھا روز روانگی سے ڈرتا تھا ہمیشہ توقف کے واسطے کچھ بہانہ ڈھونڈھتا تھا لیکن آخر اُسکو مینٹر نے اس پریشانی اور حیرانی کی حالت سے یہہ کہکے رہائی بخشی کہ مین تیرے مزاج مین یہہ تبدیل دیکھ کے خوش ہوتا ہون تو طبیعۃً سخت اور متکبر تھا اور صرف اپنی راحت اور منفعت سے آگاہ تھا مگر اب تو آدمیت سے ملایم ہوا ہی اور اپنی مصیبتون سے دوسرے کی تکلیفون پر رحم کھانا سیکھا ہی بغیر دلسوزی نہ نیکی ہی نہ خوبی اور نہ لیاقت حکمرانی لیکن یہہ بھی اسقدر رنجانا ہے کہ حد سے باہر ہو اور ملائمت زنانہ ظاہر ہو مین خود تیری رخصت کے واسطے آئیڈومینیس سے کہتا اور تجھکو اس پُر درد مکالمت کی تکلیف سے بچاتا لیکن مین نہین چاہتا کہ شرم باطلہ اور دہشت نامردانہ تیرے سینے مین غالب ہو تجھکو چاہیے کہ استقلال اور ہمت کو دوستانہ ملائمت اور واقفیت سے شامل کرے اور بیضروری تکلیف کی دہشت عادتی سے بچے جب تو کسی کے لئے رنج کرنے پر مجبور ہو تب اُسکے غم کا شریک ہو اور اُس صدمے کو سبک کر جسکو تو روک نہین سکتا ٹیلیمیکس نے کہا یہہ واقعی صدمہ اسیطرح ہلکا ہوسکتا ہی کہ اپنی روانگی سے آئیڈومینیس کو مین مطلع نکرون تو کرے۔

आइडोमिनिस
टैलीमेकस
आइडोमिनियस
मैन्टर
टैलीमेकस

مینٹر نے کہا ای میرے عزیز ٹیلیمیکس تو اپنا مطلب غلط سمجھتا ہی تو بادشاہت کے سب دوسرے لڑکون سا ہی جنکی طبیعت کے جوش سراہے گئے ہین اور جنکی خواہشین نوجوانی مین روکی گئی ہین وے چاہتے ہین کہ ہر ایک بات کا انتظام ہماری خواہش کے مطابق ہو اور قوانین قدرت ہماری مرضی کے تابع رہین تو بھی کسی آدمی سے اُسکے روبرو مقابلہ کی جرأت نہین رکھتے وے دوسرون کے ساتھ نہ شفقت سے اور نہ قاعدۂ رحمت سے کہ تکلیف دینے سے ڈرتے ہون بلکہ اپنی راحت و فراغت کے خیال سے اعتراض کرتے ہین وے اپنے آس پاس مغلوب اور ناخوش صورتین نہین دیکھ سکتے اور آدمیون کی تکلیفات سے صرف اسلیے متاثر ہوتے ہین کہ وے اُنکی آنکھونکو برے لگتے ہین وے مصیبت کا حال اسلیے نہین سنتے کہ اُسکا مضمون اُنکو ناگوار لگتا ہی اور شاید اُس سے اُنکے دلکو تکلیف پہنچے وے سنا چاہتے ہین کہ سب طرح خیر وعافیت ہی وے فرحتون سے مصور رہتے ہین اور ایسی کوئی شی نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین جس سے اُنکی فرحت مین نقص واقع ہو اگر بدچلنی کے واسطے کسیکو دھمکانا یا غلطی پکڑنا یا تقاضہ دبانا یا جھوٹھے دعوی روکنا یا کوئی فتنہ انگیز فساد رفع کرنا ہوتا ہی تو وے ہمیشہ کسی دوسرے شخص کو

اِس کام کیواسطے مقرر کرتے ہین آپ اپنی خواہش ایسی ملایمی اور مستقل سے ظاہر نہین کرسکتے کہ بلا
دشمنی اطاعت پیدا کرے وے ایسے دبتے ہین کہ نہایت نامناسب مہربانیان کرتے ہین اور اپنے نہایت
ضروری کام بگاڑتے ہین جو ہمیشہ پاس رہتے ہین اُنکی راے کے خلاف اپنے حق مین کچھہ تجویز نہین
کرسکتے یہہ کمزوری بآسانی ظاہر ہوتی ہی اور ہر ایک اُس سے استفادہ کرتا ہی ہر ایک درخواست
تاثیراً ایک دعوی بنجاتی ہی اور نہایت بے ادبانہ اور مکلفانہ تقاضہ سے چاہی جاتی ہی اور اِس خیال
سے منظور کی جاتی ہی کہ تقاضہ پھر باعث تکلیف نہو بادشاہ سے اول درخواست خوشامد سے کرتے ہین
اُسکے وسیلے سے خود مطلب خوشامدی لوگ خود کو مورد مہربانی کرتے ہین مگر اتنا اعتبار پیدا ہوتے ہی
کہ خدمت کرنے لگین حکومت کرنے لگتے ہین وے اپنے مالک پر جو اختیار اُس سے پاتے ہین اُسی اختیار
سے حکم چلاتے ہین اپنی لگام اُسکے مُنہہ مین رکھتے ہین اور اپنا جوا اُسکے کاندھون پر وہ اُسکے تلے آہ
بھرتا ہی اور کبھی اُسکو پھینکنے کا ارادہ کرتا ہی لیکن یہہ ارادہ جلد جاتا رہتا ہی اور وہ اُس جوئے کو اپنی
قبر مین ساتھہ لیجاتا ہی وہ محکومی کی صورت سے ڈرتا ہی تو بھی بزدلی سے اِس حقیقت کو سہتا ہی حقیقت مین
ایسے بادشاہون کا محکوم رہنا ضروری ہی کیونکہ وے ایسے ہین جیسے انگور کی کمزور ڈالیان جو خود کو
[टैलीमेकस] نہین اُٹھا سکتین اور ہمیشہ کسی پاس کے درخت کے تنہ پر لپٹتی ہین اے ٹیلیمیکس مین تجھکو اس کمزوری
[गइडोमिनियस] کی حالت مین نہین پڑنے دونگا یہہ تجھکو بالکل حکومت کے لایق نرکھیگی اگرچہ تو آئیڈومینیس سے بولنے
[सैलेन्टम] کی جرأت نہین رکھتا کہ شاید تیرے دلکو رنج پہنچے تو بھی جب سیلینٹم کے دروازے تیرے پیچھے رہین گے
تو اُسکے رنج سے واقف نہوگا اب بھی جسقدر تکلیف تجھکو اُسکے روبرو جانے مین معلوم ہوتی ہی اُسقدر اُسکے
رنج سے نہین معلوم ہوتی اسلئے جا اور خود اپنے واسطے اُس سے کہہ اِس موقع پر ملایمی اور سختی کا
شامل کرنا سیکھہ اُسے دکھا کہ تو اُسکو افسوس کے ساتھہ چھوڑتا ہی لیکن اُسکو چھوڑنے پر آمادہ ہی۔
[टैलीमेकस / मैन्टर / गइडोमिनियस] ٹیلیمیکس نہ مینٹر کو روک سکتا تھا نہ آئیڈومینیس کے روبرو جا سکتا تھا وہ اپنی بزدلی سے شرماتا
[मैन्टर] تھا اور تب بھی اُسپر غالب نہ آسکتا تھا وہ پس و پیش کرتا تھا کبھی چند قدم آگے جاتا تھا اور کبھی مینٹر
[मैन्टर] کے پاس توقف کے واسطے کسی نئے بہانے کے ساتھہ واپس آتا تھا چاہتا تھا کہ ظاہر کرے لیکن مینٹر
کیطرف دیکھتے ہی وہ طاقت اُسمین نرہتی تھی اور جو کہا چاہتا تھا اُس سے خاموشانہ دل ہی مین
[डानिया / हेस्पिया] قایل ہوجاتا تھا تب مینٹر نے متنفرانہ تبسم سے کہا کیا یہی ڈانیا والون کو فتح کرنیوالا اور ہیسپیریہ کو رہائی

بخشنے والا ہی کیا ہی دانا یولیسیز کا بیٹا ہی جو یونانی الہام غیبی کے مطابق اُسکے تخت پر بیٹھیگا اور ائیڈومینیئس (यूलीसीज़ / आइडोमिनिअस)
سے نہین کہہ سکتا کہ مین اب اپنے ملک کو واپس جانے مین زیادہ توقف نہین کرسکتا جہان مجھکو امید ہی کہ
ایک دفعہ پھر اپنے باپ کے گلے لگونگا اے بدنصیب ائیتھاکہ اگر تو کسی روز ایسے بادشاہ کا محکوم ہوگا جو خود (अइथाका)
نالایق شرم کا غلام ہی اور ایسی ادنی بات پر کمزوری کی تسلی کے واسطے اپنے نہایت ضروری فایدے
کو تصدق کرتا ہی تو تیری بدنصیبی کتنی بھاری ہوگی اب وہ تفاوت پہچان جو خلوت کی قرار بخش
مضبوطی اور معرکے کی پر آشوب ہمت کے درمیان واقع ہی تو ائیڈراسٹس کے ہتھیارون سے نہین (ऐड्रास्टस)
ڈرا اور ائیڈومینیئس کے افسوس سے ڈرتا ہی یہہ نامنصفی اکثر اُن بادشاہون پر بدنامی لاتی ہی جو (आइडोमिनिअस)
عمدہ ترین تحصیلات سے ممتاز ہوئے ہین معرکہ مین بہادر مشہور ہونے کے بعد عام معاملات مین اُن
آدمیون سے کمتر ہین جو اُنمین مستقل اور قایم رہتے ہین۔

ٹیلیمیکس ان صداقتون کے زور سے متاثر اور جو ملامت اُنمین تھی اُسکے نیش سے متحمل ہوکے (टैलीमेकस)
یکایک واپس ہوا اور اپنے دل سے بھی منبعث ہوا لیکن جب وہ اُس مقام پر پہنچا جہان ائیڈومینیئس (आइडोमिनिअस)
زرد اور پر درد بیٹھا تھا اُسکی آنکھین زمین پر گڑین اور اُسکا دل غم سے پُر ہوا وے دونون
ایک لحظے مین ایک دوسرے سے ڈرنے لگے اور ایک دوسرے پر نظر نہ کرسکے اور اُن
کے خیال بے زبان ظاہر ہوئے دون بولنے سے خون کھاتے تھے اِس پُر درد
حالت مین اشکبار ہوئے آخر ائیڈومینیئس غم کی زیادتی سے اُکتا کے بولا کہ جب نیکی کے متلاشی ایسی (आइडोमिनिअस)
تکلیف پاتے ہین پھر ہم تلاش نیکی کسلیے کرتے ہین مین اپنی کمزوری سے واقف ہوا ہون اور اُسکی
تکلیفین اُٹھا رہا ہون ایسا ہو کہ میری زیست کی آفات ماضیہ واپس آئین مین اچھی حکمرانی کا
حال زیادہ نہین سُنا چاہتا مین اُسکا علم نہین جانتا اور اُسکی محنت سے تنگ آیا ہون لیکن اے
ٹیلیمیکس تو کہان جائیگا تجھکو تیرے باپ کی تلاش عبث ہی کیونکہ وہ زندون مین نہین ملیگا ائیتھاکہ تیرے (टैलीमेकस / अइथाका)
دشمنون کے قبضے مین ہی سو تجھکو تیری واپسی پر تباہ کرینگے اور اُنمین سے ایک فی الحقیقت اب تیری ما کا
خاوند ہی اسلیے سیلینٹم پر قناعت کر میری بیٹی تیری بانو ہوگی اور میری بادشاہت تیری میراث یہان (सैलैन्टम)
تیرا اختیار میری زیست مین بھی مطلق رہیگا اور میرا اعتبار تجھپر بے انتہا اگرچہ فواید تیری پذیرائی کے
قابل نہین ہین تو مینٹر کو تو میرے پاس چھوڑ جا مینٹر میری اخیر تسلی ہی بول اور مجھے جواب دے اپنے (मैन्टर / मैन्टर)

دلکو مجھپر فولاد سا نکرا اور مجھ سے کمبخت پر رحم لانے مین انکار نکر آہ پھر بھی تو خاموش ہی اور دیوتا بے رحم مینے اُنکی بے رحمی اتنی کریٹ مین نہ دیکھی تھی جتنی سیلینٹم مین دیکھتا ہون اور مین اپنے بیٹے کی ہلاکت سے اسقدر مجروح نہوا تھا جتنا ٹیلیمیکس کے نقصان سے ہوتا ہون۔

ٹیلیمیکس نے ایک تھرتھراتی اور ہکلاتی ہوئی آواز سے کہا کہ میرا سیلینٹم سے جانا خوشی سے نہین ہی قسمت سے ہی مجھکو دیوتاؤن نے اٹیتھاکہ کے جانے کا حکم دیا ہی اُنھون نے اپنی راے مینٹر کو ظاہر کی ہی اور مینٹر اُنکے نام سے میری روانگی کے واسطے تقاضی ہی پھر مین کیا کرون کیا مین اپنے باپ کو اور ماکو اور ملک کو جو اُن دونون سے زیادہ عزیز ہی چھوڑ دون چونکہ مین بادشاہت کے واسطے پیدا ہوا ہون نہ زیست راحت و فرحت میرا نصیبہ ہی اور نہ میری خواہش میری رہنما تیری بادشاہت سے مجھکو اتنی طاقت اور دولت ملیگی جتنی اپنے باپ کی بادشاہت سے نہین ملیگی لیکن مجھکو مناسب ہی کہ جو دیوتاؤن نے میرے واسطے مقرر کیا ہی اسکو اسپر پسند کرون جو بجاے اسکے تیری فیاضی مجھکو دیتی ہی اگر اینٹیوپی میری بانو ہو تو مین تیری بادشاہت پانے سے نہایت خوش ہون لیکن اسواسطے کہ اینٹیوپی کو پانے کا مستحق ہون مجھے وہان جانا ضرور ہی جہان میرا کام مجھکو لیجاتا ہی اور اسکو میرا باپ میرے واسطے تجھ سے مانگیگا کیا تونے مجھ سے اٹیتھاکہ کو واپس پہنچانے کا اقرار نہین کیا تھا اور کیا اسی اقرار پر مین مددگار بادشاہون کی فوج کے ساتھ تیرے دشمن ایڈراسٹس سے لڑنے کو نہین گیا تھا اور کیا اب وہ وقت نہین پہنچا ہی کہ مین اپنے فائدے پر نظر رکھون اور اپنے خاندان کے مصائب دور کرنے مین کوشش کرون جن دیوتاؤن نے مجھکو مینٹر دیا ہی اُنھون نے ہی یولیسیز کا بیٹا مینٹر کی سپرد کیا ہی تاکہ وہ اُسکی ہدایت سے اُنکا منشا پورا کرے پھر تو مینٹر کو مجھ سے جدا کیا چاہتا ہی اگر مینٹر میرے ساتھ نہین رہا تو کچھ میرے ساتھ نہین رہا اب میرے پاس نہ بحر رفاہ ہی نہ جاے پناہ نہ پدر ہی نہ ملک ہی صرف ایک آدمی ہی جو نیکی اور عقل کے واسطے ممتاز ہی اور یہہ فی الحقیقت جوو کی بڑی بیش بہا عنایت ہی پھر انصاف کر کہ مین ایسی بخشش کو چھوڑ سکتا ہون اور بالکل مردود اور متروک ہونے پر راضی ہو سکتا ہون مین ایسی ہستی سے بے ہستی ہونا پسند کرتا ہون دوست سے میری زیست کم قدر ہی میری زیست لے لیکن مینٹر کو مجھ سے نہ لے۔

جب ٹیلیمیکس بولتا تھا اُسکی آواز زور پر آئی اور اُسکی دہشت روبفرار لائی آئیڈومینیس

क्रीट
सैलैन्टम
टैलीमेकस
टैलीमेकस
सैलैन्टम
आइथाका
मैन्टर
मैन्टर
ऐन्टिओपी
ऐन्टिओपी
आइथाका
ऐड्रास्टस
मैन्टर
यूलीसीज
मैन्टर
मैन्टर
जोव
मैन्टर
टैलीमेकस
आइडोमिनियस

نہین جانتا تھا کہ کیا جواب دے تو بھی تسلی یاب ہوا اور چونکہ بول نہ سکا اپنی تکلیف کے آثار اور انقطاع
سے مستدعی رحم ہوا۔

मेन्टर

اسوقت اُسنے منیٹر کو دیکھا وہ رعب دار آواز سے بلا سختی بولا غم نا واجب کو اپنے دل مین جانہ دے
ہم تجھے چھوڑتے ہین لیکن ایسی عقل کے ساتھہ چھوڑتے ہین جو دیوتاؤن کی مجلس مین رہنا ہی شکر
کے ساتھہ یاد رکھہ کہ ہم اس عقل کی ہدایت سے یہان تیری غلطیان درست کرنے کو اور تیری ریاست

फ़िलाक्लीज़

بچانے کو آئے تھے فلاکلیز تجھکو پھر دیا ہی اور وہ وفاداری سے تیری خدمت کریگا دیوتاؤن کی تعظیم
نیکی کی خوشی اور لوگون کی محبت اور تکلیف زدون کی رحمت ہمیشہ اُسکے سینے مین غالب رہیگی اُسکی
صلاح سنیو اور بلا حسد یا بے اعتباری اُس سے کام لیجیو سب سے زیادہ ضروری خدمت جو وہ تیرے واسطے
کرسکتا ہی یہہ ہی کہ تیرے عیب تجھکو سچ سچ اور بے کم و کاست بتائیگا اسلئے اوّل یہہ خدمت اُس سے لیجیو اچھا
بادشاہ نہایت عمدہ استقلال سے ممتاز ہوتا ہی وہ نہ دوست کو ناصح دیکھکر گھبراتا ہی اور نہ اپنے عیبون
کو دیکھکر شرماتا ہی اگر تو اس استقلال سے بہرہ یاب ہی تو تجھکو میری غیر حاضری سے کچھہ خوف نہین ہی
تیری زیست کی راحت محفوظ رہیگی لیکن اگر خوشامد جسکی رفتار مثل مار پیچدار ہی ایک بار پھر تیرے
دل مین دخل پائیگی اور تجھکو بےغرضانہ نصیحت پر شکی کریگی تو تو آخر ہی غم کی خوشی خواہ اطاعت مین

फ़िलाक्लीज़

ست افسردہ ہو بلکہ اپنے دل کی غایت کوشش کے ساتھہ نیکی کا پیرو رہ مینے فلاکلیز کو سمجھا دیا ہی وہ تیرے
تفکرات کو گھٹائیگا اور تیرے اعتبار کا مستحق رہیگا اور اُسکی راستبازی کا مین جوابدہ رہونگا دیوتاؤن

टेलीमेकस

نے اُسے تجھکو دیا ہی جیسے اُنھون نے مجھے ٹیلیمیکس کو دیا ہی جو کام اُنھون نے ہمارے واسطے مقرر کیا ہی

टेलीमेकस

سو ہمکو دلیرانہ کرنا فرض ہی اسمین افسوس بیفائدہ ہی اگر میری مدد کی ضرورت ہوگی تو ٹیلیمیکس کو اُسکے
باپ کے پاس اور اُسکے ملک مین پہنچانے کے بعد مین پھر آؤنگا اور اس سے زیادہ مجھکو کیا خوشی ہوگی
مین اپنے واسطے نہ دولت چاہتا ہون نہ طاقت صرف دوسرونکو تلاش عدل و نیکی مین مدد دیا چاہتا ہون
مین تیرے ساتھہ ایک خاص محبت رکھتا ہون کیونکہ تیری دوستی کا فیاضانہ اعتبار کبھی نہین فراموش
ہونے کا۔

मेन्टर
आइडोमेनियस

جب منیٹر نے یہہ کہا تب آئیڈومینیس کو یکایک ایک طرح کی ناگہانی اور فرحبخش تدبیر معلوم ہوئی
اُسنے دیکھا کہ میرے جوش تسکین سے تبدیل پاتے ہین جیسے بزرگ دریا جب اپنا ترسول اُٹھاتا ہی

تب لہرین آسودگی سے اور آندھی نابودگی سے تبدیل پاتی ہین اب شفیقانہ رقت کے سوا کچھ باقی
نرہا سو ایک طرح کا ملایم اور خوشنما رنج تھا غم جانگزا نتھا اور رحمت اور امید اور نیکی اور دیوتاون کی
عقیدت نے پھر اسکے سینے مین ظہور کیا۔

پھر اسنے کہا ای عزیز مینٹر خیر مینے سب چھوڑا اور راضی ہوا مگر مجھکو اپنے دل مین حاضر رکھیو جب تو
اتیھاکہ مین داخل ہوا اور عقل کے انعام مین تیری مراد حاصل ہو یاد کر کہ سیلینٹم تیرا بنایا ہوا ہی اور
ائیڈومینیس تیرے نقصان سے بےصبر تیری واپسی کے سوا کسی مین امید نہین رکھتا ای یولیسیز کے
بیٹے تو اچھی طرح جا میرے بندر تجھکو زیادہ نہین ٹھہرائینگے دیوتا اس خزانے کو واپس چاہتے ہین جو
انھون نے عاریتہً دیا تھا اور انکی اطاعت مجھپر فرض ہی ای مینٹر تو خیریت سے جا اگرچہ جیسی فضیلت تجھ
مین ہی ویسی ہماری قدرت کی حدود مین ہی اور تو ایک دیوتا نہین ہی جسنے ناطاقتی سے طاقت اور
سادگی سے حکمت پیدا کرنے کے واسطے آدمی کی صورت اختیار کی ہی تو تو آدمیون مین سبسے بڑا اور
دانا ہی پھر بھی ٹلیمیکس کا رہنما اور محافظ ہو وہ جسقدر خوش نصیب تیری حفاظت سے ہی اس قدر
اڈراسٹس کو فتح کرنے سے نہین ہی مین تم دونون کو وداع کرتا ہون اور اپنے کلام کو روکتا ہون
میری آہین بےاختیارانہ ہین اور اسلیئے قابل معافی جاؤ زیست مین زیست کرو ساتھ مین خوش
رہو میرے پاس کچھ نہین رہا سوا اس یاد کے کہ مین بھی ایک دفعہ تمھاری راحت مین شریک تھا وے
طلائی وقت گذر گئے اور مینے انکی قیمت نہین جانی افسوس وے جلد چلے گئے اور کبھی واپس نہین
آنے کے مین تمکو رکھتا ہون مگر خوشی نہین رہی مین تمکو دیکھتا ہون مگر پھر کبھی نہین دیکھونگا۔

مینٹر یہہ موقع پاکے روانہ ہوا فلاکلیز سے ملا جو اشکبار رہا اور بول نسکا ٹلیمیکس نے چاہا کہ مینٹر
کا ہاتھ پکڑے تاکہ وہ ائیڈومینیس کا ہاتھ چھوڑے لیکن ائیڈومینیس ان دونوکے بیچ مین آکے بندر کیطرف چلا وہ بار بار انپر
نظر کرتا تھا اور آہین بھرتا تھا اور بار بار بولنا چاہتا تھا لیکن اسکی آواز ہکلاتی تھی اور بات ناتمام
رہ جاتی تھی۔

اب انھون نے ایک طرح کی مختلط بڑبڑاہٹ یعنی ملاحون کی آواز سنی جو کنارے پر فراہم تھے
رسّہ کھینچا اور بادبان چڑھائے ہوا سے موافق چلی ٹلیمیکس اور مینٹر نے آنکھون مین اشک بھر کے بادشاہ
سے رخصت لی جسنے بہت دیر تک انکو گلے لگایا اور نظرون سے جب تک انکو دیکھ سکا انکی ہمراہی کی۔

मैन्टर
अइथाका
सैलैन्टम
यूलीसीज़
अइडोमिनिअस
मैन्टर
टैलीमेकस
ऐड्रास्टस
मैन्टर
फ़िलाक्लीज़
टैलीमेकस
मैन्टर
अइडोमिनिअस
अइडोमिनिअस
टैलीमेकस
मैन्टर

باب بست وچہارم

ٹیلیمیکس کا سفر دریا مین مینٹر سے علم حکومت مین کئی مشکلات کا علی الخصوص لوگون
کے چال چلن دریافت کرنے کی مشکلات کا پوچھنا جس سے نیک آدمی کام پر رکھے جائین
اور بد آدمی سے دھوکہ نہ پائین اس گفتگو کے درمیان ایک جزیرے پر آرام کے لئے
ٹھہرنا جہان یولیسیز پہلے سے گیا تھا اور ٹیلیمیکس کا اُسکو دیکھنا اور پہچانے بغیر اُس سے
گفتگو کرنا لیکن اُسکو دیکھنے کے بعد اُسکا جہاز پر سوار ہونا اور اندرونی بیقراری محسوس
کرنا اور اُسکا باعث نجان سکنا اور مینٹر کا اُسکو سمجھانا اور تسلی دینا اور یقین کرانا کہ وہ
اپنے باپ سے اب جلد ملیگا اور اُسکی صبوری اور پاکی کا امتحان لینے کے لئے منروا کا
قربانی چڑھانے کے واسطے اُسکو روکنا اور جو دیبی مینٹر کی صورت مین مخفی تھی اُسکا
اپنی صورت اختیار کرنا اور ٹیلیمیکس کا اُسکو جاننا اور ماننا اور اُس دیبی کا اُسکو
اپنی اخیر نصایح دینا اور غایب ہوجانا اور ٹیلیمیکس کا اتھاکہ مین پہنچنا اور اپنے باپ سے
اسکے وفادار ملازم ایومینیز کے مکان مین ملنا ؁

टेलीमेकस मैन्टर — यूलीसीज़ टेलीमेकस — मैन्टर — मिनर्वा — मैन्टर — टेलीमेकस — टेलीमेकस इथाका — ईयोमैनीज़

اب بادبان ہوا سے پھولنے لگے اور ساحل پیچھے بھاگنے لگا ملاح نے تھوڑے فاصلے پر لیوکیٹی کی
نوک زمین دیکھی جسکی بلندی سفید بخارات سے ڈھکی رہتی ہی جو اُسکے گرد بستہ گرد باد سے چکراتے
رہتے ہین اور ایکروسیرانیا والے پہاڑ دیکھے جو اگرچہ جووکے آلہ رعد کی ضرب سہتے ہین تب بھی
اپنی سر غرورانہ ابر و آسمان کیطرف اُٹھائے رہتے ہین۔

ल्यूकेटी — ऐक्रोसैरानिया जोव

اس سفر مین ٹیلیمیکس نے مینٹر سے کہا مین یقین کرتا ہون کہ اب مین حکومت کے قواعد جو تونے
بتلائے ہین اچھی طرح سمجھتا ہون وے خواب کے خیالات پیچیدہ سے معلوم ہوتے تھے لیکن رفتہ
رفتہ صاف اور واضح ہوتے گئے اسیطرح سب اشیا وقت آغاز صبح تیرہ وتار نظر آتی ہین لیکن آج کو

टेलीमेकस मैन्टर

جیسے ہیولاسے نئی خلقت درجہ بدرجہ ظاہر ہوتی جاتی ہی کیونکہ روشنی معلوم بڑھتے بڑھتے اُس بخار کو ہٹاتی
ہی جو اُنکے آس پاس رہتا ہی اور اُنکی اصلی صورت دکھاتی ہی اور اُنپر رنگ واجب چڑھاتی ہی مین سمجھتا
ہون کہ حکومت کا بڑا راز یہہ ہی کہ آدمیونکی مختلف خصلتون کو پہچانے اور اُنکو مختلف کامون کے واسطے
چنے اور ہر ایک کو جو کام اُسکی لیاقت اور فراست کے لایق ہو اُسپر مقرر کرے لیکن پھر بھی یہہ بات جاننا
چاہتا ہون کہ خصلتون کو کیسے پہچان سکتے ہین —

मैन्टर

مینٹر نے کہا کہ آدمیون کو جاننا اُنکے حالات سے واقف ہونا ہی اور اُنکے حالات سے واقف ہونے
کے واسطے ضرور ہی کہ اُنسے اکثر ملاقات کرین اور بات کرین بادشاہونکو چاہیے کہ اپنی رعایا کے ساتھ
بات کرین اور اُنکی راے سنین اور اُنسے صلاح لین چاہیے کہ کوئی چھوٹا کام بھی اُنکے حوالے کرین اور
دیکھین کہ کسطرح اُسکو انجام دیتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ وے زیادہ تر ضروری خدمت کے لایق ہین یا

टैलीमेकस

نہین ای میرے عزیز ٹیلیمیکس تو نے کن وسیلون سے گھوڑون کا علم حاصل کیا ہی کیا بار بار اُنکو دیکھنے
سے اور تجربہ کار آدمیون کے ساتھ اُنکے حسن وقبح کی گفتگو کرنے سے نہین حاصل کیا تھا اسیطرح جو دانا
اور نیک آدمی انسانی طبیعت کی تحصیل مین پیر ہوئے ہین اُن سے اُنکے عیبون اور ہنرونکی نسبت گفت و
شنید کر اسطرح خصلت کی تحقیق اچھی کریگا اور ہر ایک کو دیکھتے ہی جان لیگا کہ یہہ کیا کام دیسکتا ہی
تو نے شعر کہنے والون اور شعر لکھنے والون کا امتیاز کسطرح سیکھا ہی صرف اسیطرح کہ بارہا اُنکے کلام پڑھے
ہین اور اُنکی نسبت اُن لوگون سے جو علم شاعری مین کمال رکھتے ہین گفتگو کی ہی اور علم موسیقی سے
بھی اسیطرح آگاہی پائی ہی کہ اُسکے مضمون سے اشتغال رکھا ہی کب ممکن ہی کہ جن لوگون سے اچھی طرح
واقف نہین اُنپر درستی سے حکومت ہو سکے اور آدمیون سے واقفیت جب تک اُنمین نرہین کیسے ہو سکتی
ہی اُنمین رہنے سے یہہ مراد نہین ہی کہ اُنکو عوام مین دیکھین جہان وے بیغرضانہ کلام کرتے ہین اور
اصل خیال جو رکھتے ہین نہین ظاہر کرتے چاہیے کہ اُنکے دلکے نہان خانہ کے مخفی خیالات جاننے کے واسطے
اُنسے خلوت مین ملاقات کرین اور ہر طرح پر اُنکے سب نشیب و فراز دیکھین اور آزمائین اور اُنکے اصول
عملی دریافت کرین لیکن آدمیون کی درست تجویز کے واسطے خصوصاً یہہ جاننا ضرور ہی کہ اُنکو کیا ہونا
چاہیے اور اُنکی اصلی لیاقت کیا ہی اور کتنی ہی اور یہہ لیاقت کون سے رکھتے ہین اور کون سے نہین
رکھتے آدمی اکثر نیکی اور لیاقت کا ذکر کرتے ہین مگر تھوڑے ہین جو بخوبی جانتے ہین کہ اُنکے معنی کیا ہین

فی الحقیقت وے خوشنما نام ہین لیکن بہت سے اُنکی تکرار مین فخر رکھتے ہین اور اُنکے معنی سے ناواقف
ہین عدل اور عقل اور نیکی کو ایک طرح کے اصول سمجھنا چاہیے پہلے اس سے کہ تجویز کرین کہ کون
عادل اور عاقل اور نیک ہی پہلے عاقلانہ اور اچھے انتظام کے قواعد کا جاننا چاہیے پھر اُنکے عاملون کو
اُن سے پہچاننا چاہیے جو اُنکے بدلے جھوٹھی صفائی اور مدبرانہ دانائی قایم کرتے ہین مختلف اجسام
کی جسامت دریافت کرنے کے واسطے ہمکو واجب ہی کہ کوئی خاص پیمانہ رکھین اور خاصیت اور عادات
کی تجویز کے واسطے ہمکو مناسب ہی کہ کچھ ایسے مقرر اور نامتبدل اصول رکھین جنسے وے متعلق
ہوسکین ہمکو بالتحقیق یہہ جاننا فرض ہی کہ انسانی زیست کا مطلب عظیمہ کیا ہی اور کس حدتک آدمزاد
کی حکومت ہونی چاہیے تمام حکومت کی غایت واحدہ آدمی کو نیک اور خوش کرنا ہی اور اس بزرگ
غایت کے ساتھہ یہہ خیال بالکل نامطابق ہی کہ بادشاہ بادشاہی اقتدار اور اختیار اپنی خاطر رکھتا
ہی یہہ خیال ظالم کو باعث فخر ہی نیک بادشاہ صرف اپنی رعایا کے واسطے جیتا ہی اور اپنی راحت اور
فرحت اُنکے فایدے کے واسطے تصدق کرتا ہی جسکی نظر برابر اس غایت عظیمہ یعنی فواید عامہ پر نہین
قایم ہی سو اگر اُسکو حاصل کرتا ہی تو اتفاقاً حاصل کرتا ہی وہ وقت کے سیل مین بہتا ہی جیسے جہاز
دریا مین بلا ملاح اور بلا انجم اور بلا سواحل ایسی حالت مین تباہی جہاز سے بچنا کب ممکن ہی —

ایسا اکثر ہوتا ہی کہ بادشاہ اُسکو نہین جانتے جس مین نیکی ہی اور اسلیئے نہین جانتے کہ آدمی مین
کیا دیکھنا چاہیے وے زہد کو نیکی سمجھتے ہین اس سے ناخوش ہوتے ہین کیونکہ اُسمین نہ راحت پاتے ہین نہ فراغت
اسلیئے دہشت اور نفرت سے متاثر ہوکے دفعتہً اُس سے منحرف ہوکے خوشامد پر مایل ہوتے ہین پھر نیکی
اور راستی نظر نہین آتی بادشاہ عظمت باطلہ کے خیال پر بھولتا ہی اور اُس سے راستبازی کے لایق
نہین رہتا سمجھتا ہی کہ نیکی زمین پر نابود ہی کیونکہ اگرچہ نیک بدکو پہچان سکتے ہین لیکن بد نیک کو نہین پہچان
سکتے اور جسکو وے نہین پہچانتے اُسکو سمجھتے ہین کہ نابود ہی وے صرف اتنا جانتے ہین کہ خود کو شکی کرین
اس سے زیادہ نہین جانتے اسلیئے سب پر یکسان شک کرتے ہین وے چشم عام سے احتراز کرتے ہین اور
اسلیئے خود کو محل مین قید رکھتے ہین وے اتفاقی ادنی ادنی باتون کو بندش اور سازش ٹھہراتے ہین
وے آدمی کو باعث دہشت ہوتے ہین اور آدمی اُنکو باعث وحشت وے تاریکی پسند کرتے ہین اور
اپنی عادت چھپاتے ہین مگر وے اچھی طرح معلوم رہتے ہین اُنکی رعایا کا بداندیشانہ شوق ہر ایک بدی کو

پاتا ہی اور ہر ایک راز کو تحقیق کرتا ہی لیکن وہ جو سب کا ایسا جانا ہوا ہی کسیکو نہین جانتا ہی خود مطلبی بدمعاش جو
اُسکے آس پاس رہتے ہین یہہ دیکھکر خوش ہوتے ہین کہ اُسکے پاس کوئی باریاب نہین ہو سکتا جس بادشاہ
کے پاس آدمی نہین جا سکتے اُسکے پاس نیکی بھی نہین جا سکتی جو اُسکی نابینائی سے استفادہ کرتے ہین
سو جو اُسکی آنکھین وا کیا چاہتے ہین اُن سبکو متہم اور ملک بدر کرنے مین مصروف رہتے ہین وہ ایک
طرح کی پُر وحشت اور بے صحبت عظمت مین رہتا ہی اور ہمیشہ ایسے فریب کا مطیع ہوتا ہی جس سے وہ ڈرتا ہی
اور جسکا وہ مستحق ہی جو صرف چند آدمیون کے ساتھہ گفتگو رکھتا ہی سو اکثر بالضرورت اُنکے تخیلات اور توہمات
اختیار کرتا ہی اور تخیلات اور توہمات سے سب سے اچھے آدمی بھی آزاد نہین ہوتے ہین وہ اپنی واقفی
بھی اطلاع سے حاصل کرتا ہی اور اسلئے ساعی اور نمام کے رحم کا محتاج رہتا ہی ہر ایک طرح کے حقیر اور
ذلیل آدمی ہوتے ہین اور ایسا زہر دیتے ہین جو دوسرون کو تباہ کرتا ہی اور جو اندک کو بسیار کر دیتے
ہین اور بیجرم کو مجرم ٹھہراتے ہین اور جو بدی نہین بتاتے بلکہ بدی سکھاتے ہین اور جو اپنا مطلب حاصل
کرنے کے لئے کمزور اور حاسد بادشاہ کے بے سبب شک اور نالایق شوق کے ساتھہ بازی کرتے ہین

टलीमेकस

اسلئے اے میرے عزیز ٹیلیمیکس تو اپنے علم سے بڑا مقصود آدمی سمجھہ اُسکو آزما ایک کی راے دوسرون
کی نسبت سُن بتدریج اُنکا امتحان کر بے تامل کسی کا اعتبار نکر اپنے تجربے سے فایدہ پا جب تو اپنی تجویز
مین دھوکہ پائے جیسا بیشک کبھی کبھی ہوتا ہی کیونکہ بدذات آدمی خود کو اتنا چھپاتے ہین کہ ہمیشہ دریافت
نہین ہو سکتے اسلئے دوسرون کی نسبت احتیاط سے اپنی راے قایم کر جلد مت سمجھہ لے کہ وے بد ہین
یا نیک کیونکہ دونون حالت مین غلطی کرنی خطرے سے خالی نہین ہی اور اسطرح غلطی سے بھی تو عقل
سیکھیگا جب تو کوئی نیکی اور لیاقت کا آدمی پائے تب تو اُسکو صرف کام پر نہ لگا بلکہ اُسکا اعتبار کر کیونکہ
ایسے آدمی چاہتے ہین کہ دوسرے اُنکی لیاقت سے واقف ہون اور نقد انعامات کی نسبت اپنے اعتبار
اور عزت کی زیادہ قدر سمجھتے ہین لیکن اُنکو زیادہ اختیار دیکے اُنکی نیکی کو خطرے مین نہ ڈال کیونکہ
بہت سے آدمی جو طمع ہاے عامہ پر غالب رہے ہین بیحد اختیار اور بے انتہا دولت پانے سے اپنی نیکی کو
سخت تر امتحان پر لائے ہین اور مغلوب ہوئے ہین جو بادشاہ دیوتاؤن کی مہربانی سے دو یا تین ایسے
آدمی پاتا ہی جو اپنی عقل اور نیکی سے اُسکی دوستی کے لایق ہوتے ہین سو اُنکے وسیلے سے اسطرح کے
دوسرے آدمی اپنے چھوٹے رشتون کے واسطے پاتا ہی اور اسطرح ان چند آدمیون سے جن پر اُسکو

اعتبار ہی دوسرون سے بھی واقف ہوسکتا ہی جن تک اُسکی خاص نظر نہین پہنچ سکتی ۔

ٹیلیمیکس نے کہا میٔن بار ہا سُنا ہی کہ اگرچہ نیکی نرکھتے ہون توبھی لیاقت کے آدمیونکو رکھنا چاہیے سنیٹر نے جواب دیا کہ ایسے آدمیون کی خدمت کبھی ضروری ہوتی ہی جب کوئی قوم ابتری اور بے انتظامی کی حالت مین ہوتی ہی تب اختیار اکثر بدکار اور مکار آدمیون کے ہاتھ مین دیکھا ہی جو ضروری کامون پر رہتے ہین اور جھٹ پٹ دور نہین ہوسکتے اور ایسے اختیار والے آدمیون کا اعتبار حاصل کرلیتے ہین کہ نہ یکایک اُنکا مقابلہ ہوسکتا ہی نہ اِنکا کہ مبادا سب کامون کو لاعلاج ابتری مین ڈالین ایسے آدمیون کو تھوڑے عرصے کے واسطے رکھنا چاہیے لیکن بتدریج اُنکی ضرورت کی کمی کا برابر احتیاط رہے اور جب کام پر مامور ہون تب بھی اُنکا اعتبار نرکھنا چاہیے جو اُنکو اپنی رازداری کا اعتبار دیتا ہی سو اُنکو اُسکی خرابی کا اختیار دیتا ہی اور پھر اُنکا غلام ہوکے رہتا ہی اِس رازداری سے جیسے زنجیر سے وہ اُسکو اپنی خوشی کے مطابق چلاتا ہی اور اِس قید سے وہ کتنا ہی پچھتاتا ہی مگر رہائی نہین پاتا چاہیے کہ اُن سے بالائی کام لے اور اُنپر توجہ اور مہربانی رکھے اُنکو اُنکی ہوس کے ساتھ بھی کام پر مصروف کرے کیونکہ وے صرف ہوس کے ساتھ مصروف رہ سکتے ہین مگر اُنکو اپنے مخفی اور ضروری خیالات مین کبھی دخل نہ دے کوئی ایسا پیچ ہمیشہ تیار رکھنا چاہیے کہ جب اُن سے کام لینے کی ضرورت ہو تب اُس سے اُنکو کام پر لگا سکین لیکن بادشاہ کو چاہیے کہ کبھی اپنے دل کی یا ریاست کی کلید اُنکو نہ سونپے جب عام فساد رفع ہوا اور حکومت ایسے آدمیون سے انتظام پائے جنکی راستی اور عقل پسند ہو تب یے بدذات جنکی خدمت بادشاہ کو اُسوقت مین ضروری تھی رفتہ رفتہ آپ بیضرورت اور ناچیز ہوجائینگے لیکن تب بھی اُنکے ساتھ اچھی طرح پیش آنا چاہیے کیونکہ بدون کے ساتھ بھی ناشکرہ ہونا بدون سا ہونا ہی جو مہربانیان ایسے آدمیون پر کیجائین اُن سب مین اُنکی درستی ملحوظ رہے اُنکے بعض قصور ضعف انسانی کے نتایج سمجھکر نظرانداز کیے جائین لیکن بادشاہی اختیار بتدریج بحالی پر لایا جائے اور وے خرابیان روکی جائین جنکو کرنے سے وے بے روکے باز نہین رہتے مگر اِس بات کا اقرار واجب ہی کہ باوصف اِن سب باتون کے خراب آدمیون کو نیک کام کرنے کا وسیلہ کرنا بدنصیبی سے خالی نہین ہی اور اگرچہ ایسا کرنا کبھی ضرور ہوتا ہی توبھی حتی الوسع اُسکا علاج چاہیے جو عاقل بادشاہ عدل اور انتظام کے سوا کچھہ نہین چاہتا سو اپنے ارادون کی تعمیل کے واسطے کافی لیاقت کے ایماندار آدمی جلد پا سکتا ہی اور دغاباز اور مکار آدمیونکو ہلا سکتا ہی جنکی عادت

اگرچہ اچھی خدمت کرتے ہین توبھی باعث بدنامی ہوتی ہے۔

टैलीमेकस
मैन्टर

لیکن بادشاہ کو اتنا ہی نچاہیے کہ اچھے آدمی تلاش کرے بلکہ چاہیے کہ وہ اچھے آدمی بنائے ٹیلیمیکس نے
کہا کہ یہہ ایک مشکل کام ہی مینٹر نے جواب دیا کہ کچھ مشکل نہین ہی خود نیکی اور لیاقت کی تلاش ہی اُنکو پیدا
کریگی کیونکہ اگر اچھا انعام دیا جائیگا تو وہ عوام مین شوق بہتری پیدا کریگا کتنے آدمی سستی اور تاریکی
مین پڑے ہین سو اگر امید خوش نصیبی سے محنت کی ترغیب پائین گے تو کیا امتیاز حاصل نکرینگے اور کتنے
آدمی جو نیکی سے امید ترقی نہین رکھتے کیا بدی سے مفلسی کی تکلیف پر غالب آنے مین کوشش نکرینگے
اگر تو عقل اور نیکی کا انعام اور عزت سے امتیاز کریگا تو تیری رعایا دونون باتون مین اپنی خوشی
خواہ اور توانا کوشش سے فضیلت حاصل کریگی اور تو اس فضیلت کو رفتہ رفتہ اُس لیاقت کیواسطے
جو اسطرح اُنھون نے حاصل کی ہوگی اُنکی قدر دانی کرکے اُنکو جس عام اور ضروری کام کے لایق ہونگے
ادنی سے اعلیٰ درجے تک ترقی دینے سے کسقدر زیادہ کریگا تو اُنکی مختلف لیاقتون سے کام لیگا اور اُنکے
فہم کی وسعت اور اُنکی نیکی کی صفائی کو امتحان پر لائیگا جو ریاست کے بڑے بڑے عہدون پر مقرر ہونگے
سو اونی عہدون پر تیری آنکھ کے تلے تربیت پائین گے اور تو اُنکو درجہ بدرجہ سرفرازی دیگا اور اُنکو
نہ اُنکی دعویداری سے نہ تنہا کارگذاری سے بلکہ اُنکے رویہ کی واقفیت تامہ سے تجویز کریگا۔

मैन्टर
फ़ीनीशिया
टैलीमेकस

جب مینٹر اور ٹیلیمیکس اس گفتگو مین مشغول تھے اُنھون نے ایک فینیشیہ کا جہاز دیکھا جو ایک چھوٹے جزیرے
مین اُترا تھا جو بالکل ویران تھا اور ایک بے انداز بلندی کے نشیب و فراز سے گھرا ہوا تھا یہہ وقت ایسے
مردگانہ آرام کا تھا کہ ہوا نے اپنا دم روکا تھا اور دریا کا تمام سطحہ بلا شور وغل صاف اور شفاف تھا
بادبان جو ستول سے لپٹے ہوئے تھے جہاز کو اُسکے راستے مین چلا نسکتے تھے اور جہاز کے چلانیوالے محنت
سے ایسے تھک گئے تھے کہ ہوا کی کمی کو عبث رفع کیا چاہتے تھے اسلیئے مطلقاً ضرور ہوا کہ اُس جزیرے کے کنارے
پر جائین جو دریا مین ایک پہاڑ تھا آدمیون کا مسکن نتھا اور اگر ایسا وقت نہوتا تو نہایت خطرہ اُٹھاتے

फ़ीनीशिया
मैलैन्टम
टैलीमेकस
मैन्टर टैलीमेकस
इथाका
यूलीसीज़
ऐलसीनस

تب اُسپر جاسکتے فینیشیہ والے جو وہان ہوا کے منتظر تھے سیلینٹم کے ملاحون سے جو ٹیلیمیکس اور مینٹر کے
ہمراہ تھے توقف کے سبب کمتر بصبر نہ تھے جیونہی ٹیلیمیکس کنارے پر آیا تو اُس ناہموار بلندی پر اُن لوگون
کیطرف گیا جو پہلے سے وہان اُترے ہوئے تھے اور اُنمین سے جو شخص پہلے ملا اُس پوچھا کہ تو نے اِتھاکہ
کے بادشاہ یولیسیز کو ایلسیناس کے محل مین دیکھا ہی یا نہین۔

फ़ीएशिया

اتفاقاً یہ شخص جس سے اُسنے سوال کیا تھا اہل فیئیشیہ نتھا ایک مسافر تھا جسکا ملک معلوم نتھا اُسکی روش بزرگانہ تھی لیکن اندوہگین اور افسردہ دل معلوم ہوتا تھا جب اُس سے پوچھا تب وہ خیال مین ڈوبا اور ایسا معلوم ہوا کہ جو سوال اُس سے پوچھا تھا سو اُسنے نہین سُنا لیکن پھر ہوش مین آکے اُسنے جواب دیا تو سوچتا ہی کہ یولیسیز جزیرۂ فیئیشیہ مین گیا تھا اُسمین تیری غلطی نہین ہی اُسکا ایلسیناس کے محل سے جہان دیوتاؤن کی تعظیم رکھتے ہین اور فرایض مہمانی ادا کرتے ہین استقبال ہوا تھا لیکن وہ جلد ہی وہان سے چلا گیا اب تو اُسکو وہان نہین پائیگا وہ اس ارادے سے وہان گیا ہی کہ اگر دیوتا اپنا غصہ بھولین اور مہربانی کرین تو ایکبار پھر ائیتھاکہ مین جاکے اپنے خانگی دیوتاؤن کی تعظیم ادا کرے۔

यूलीसीज़
फ़ीएशिया
ऐल्सीनास
अइथाका

یہ مسافر یے الفاظ ایک اندوہگین آواز سے کہکے جلد ایک پہاڑ کے اوپر ایک گہرے جنگل مین دوڑ گیا وہان اپنی آنکھین دریا کیطرف کرکے تنہائی کا خواستگار اور روانگی کے واسطے بے اضطبار معلوم ہوا ٹیلیمیکس نے بڑے خیال سے اُسکو دیکھا اور جسقدر اُسکو دیکھا اُسقدر اُسکا جوش و تعجب زیادہ ہوا اُس نے مینٹر سے کہا کہ اِس مسافر کا جواب ایسے غمزدہ شخص کا سا ہی جو بیرونی اشیا سے کچھ خبر نہین رکھتا ہو مصیبت زدہ پر مجھکو رحم آتا ہی کیونکہ مین خود مصیبت زدہ ہون اور اُس شخص کے واسطے مین بالخصوصیت متاثر ہون اور نہین جانتا کہ کسواسطے ہون وہ مجھ سے خلق سے پیش نہین آیا اور جو مینے کہا اُسپر متوجہ بھی نہین معلوم ہوا اور اُس نے مجھکو جواب بھی پورا نہین دیا تو بھی مین چاہتا ہون کہ اُسکے مصائب دور ہون۔

टैलीमेकस
मैन्टर

پھر مینٹر نے مسکراکے کہا دیکھہ زندگی کی آفتون سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہی وے غرور بزرگی کو ہٹاتے ہین اور ناواقفیت کو رحم پر لاتے ہین جو بادشاہ اقبال دوامی کے واسطے سراہے جاتے ہین سو آپکو دیوتا سمجھتے ہین اگر وے اپنی خواہش بیہودہ کا برلانا چاہتے ہین تو وے چاہتے ہین کہ پہاڑ غرق ہوجائین اور دریا خالی ہوجائین وے آدمی کو ناچیز سمجھتے ہین اور تمام مخلوقات کو اپنی خوشی کے واسطے صرف ایک وسیلہ جانتے ہین جب وے مصیبت کا مذکور سُنتے ہین تب وے اُسکا نام بھی نہین سمجھتے اُنکی مصیبت ایک خواب ہی اور وے نیکی اور بدی مین فرق نہین جانتے صرف تکلیف اُنکو رحم سکھاتی ہی اور اُنکے سینے مین الماس کو دل آدمی بنا سکتی ہی جب وے تکلیف پاتے ہین تب واقف ہوتے ہین کہ ہم بھی دوسرونکی سی طبیعت رکھتے ہین اسلئے جو راحت ہم چاہتے ہین سو اُنکو دینی چاہیئے اگر اس بیگانہ نے تجھکو رحم سے ایسا متاثر کیا ہی تو اُسکا سبب یہہ ہی کہ تیری طرح یہہ بھی ساحل پر آوارہ رہا ہی اگر اب سے آگے تو ائیتھاکہ کے لوگونکو

मैन्टर
अइथाका

अइथाका

تکلیف پاتے ہوئے دیکھیگا تو تو کتنا زیادہ رحم اُنپر نہ لائیگا تو بھی ائیتھاکے لوگ جنکو دیوتا تیری حفاظت مین
رکھین گے جیسا گلے کو گلہ بان کی حفاظت مین رکھتے ہین شاید تیری ہوس سے یا فضول خرچی سے یا بیوقوفی
سے تکلیف پائینگے کیونکہ رعایا صرف اپنے بادشاہ ہونکے قصور سے تکلیف پاتی ہی جنکو واجب ہی کہ محافظ دیوتاؤن
کیطرح نیکی کیواسطے اُنکی محافظت رکھین۔

टेलीमेकस
मैन्टर

ٹیلیمیکس نے مینٹر کی اس تقریر کو حیف اور رنج سے سُنا اور آخر کو کچھ جوش مین آکے جواب دیا کہ اگر
یے حالات درست ہین تو بادشاہت سب حالتون سے زیادہ خراب ہی بادشاہ اُن لوگونکا غلام ہی جن پر
وہ حکمرانی کرتا ہی اُسکی رعایا اُسکے تابع نہین ہی بلکہ وہ اُنکا تابع ہی اُسکی سب طاقتون اور لیاقتون کے
مرجع درحقیقت وے ہین وہ صرف ایک جماعت کا خادم نہین ہی بلکہ ہر ایک شخص کا اُسکو ضرور ہی کہ اُنکی
خواہشون کو برلائے اور خود کو اُنکی ہر ایک کمزوری کے لایق بنائے اُنکی بدیان درست کرے اُنکو عقل
سکھائے اور اُنکو راحت بخشے جو اختیار وہ رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہی سو اُسکا نہین ہی اُسکو یہہ آزادی نہین
ہی کہ اُس اختیار کو اپنی عظمت کے یا اپنی فرحت کے کام مین لاسکے حقیقت مین وہ اختیار قوانین کا ہی
جسکا وہ آپ مثل نظیر دوسرون کے واسطے تابع رہتا ہی پس قوانین حاکم ہین اور وہ اُنکی حکومت کا محافظ
ہی اُسکے واسطے ضرور ہی کہ رات کو بیداری مین کاٹین اور دنکو محنت مین اُسکو اپنی حکومت کے ہر ایک
آدمی سے کمتر آزادی اور راحت حاصل ہی کیونکہ اُسکو اپنی آزادی راحت عوام کی آزادی اور فراغت
کے واسطے تصدق کرنی پڑتی ہی۔

मैन्टर

مینٹر نے جواب دیا یہہ بات صحیح ہی کہ بادشاہ صرف اسواسطے ہوتا ہی کہ وہ اپنی رعایا کیواسطے ایسا ہو جیسا
گلہ بان اپنے گلے کے واسطے یا والد اپنے قبیلے کے واسطے لیکن ای میرے عزیز ٹیلیمیکس کیا تو سوچتا ہی کہ جو

टेलीमेकस

بادشاہ بہتون کو خوش رکھنے مین مصروف رہتا ہی سو خود رنجیدہ رہتا ہی وہ بدونکو سزا سے درست کرتا ہی
اور نیکونکو جزا سے تقویت دیتا ہی وہ دنیا کو نیکی کیواسطے ایک ظاہری دیوتا یعنی آسمانی دیوتاؤن کا
نایب بناتا ہی پس کیا قوانین کو شکستگی سے بچانا عظمت کافی نہین ہی اور اُنکے اختیار سے باہر چلنا تحصیل عظمت
نہین ہی بلکہ مرجع حقارت و نفرت ہوتا ہی بادشاہ اگر بد ہی تو فی الحقیقت خوار ہوگا کیونکہ اُسکی حدت اور
اُسکی نخوت اُسکو دائمی اضطراب اور اضطرار مین رکھین گی لیکن اگر وہ نیک ہی تو نیکی بڑھانے اور
دیوتاؤن سے اُسکی تلافی دائمی چاہنے سے سب پاک اور اعلیٰ خوشی حاصل کریگا۔

टेलीमेकस

ٹیلیمیکس جسکا دل نہایت مضطرب اور بیقرار تھا اُسوقت ایسا معلوم ہوا کہ ان اصول کو اگرچہ اُنکو مدت
سے اچھی طرح سمجھا تھا اور بار بار دوسرون کو سمجھایا تھا بالکل نہین سمجھا تیز مزاجی سے جو اکثر اضطراب باطنی
کا نتیجہ ہی اپنے خیالات کے برعکس اُن صداقتون کی تردید پر جو مینٹر نے بیان کی تھین مدعیانہ اختلافات
اور مخالفانہ اعتراضات کرنے لگا منجملہ دوسرے اعتراضون کے ایک اعتراض آدمی کی ناشکری پر کیا اور
کہا کیا زندگی اُن لوگون کی محبت حاصل کرنے کے واسطے صرف کرنی چاہیے جو شاید ہمارے برخلاف قصد
کرین اور اُن بدون کے ساتھہ نیکی کرنی چاہیے جو غالباً اُسکو ہماری بربادی کا وسیلہ کرین۔

मेन्टर

مینٹر نے بڑی تسلی کے ساتھہ جواب دیا کہ ناسپاسی آدمیون سے ہوسکتی ہی لیکن اگرچہ آدمی ناسپاس ہون تو بھی ہمکو اُنکی مدد
خاطر اُنکے واسطے کمتر لیکن اطاعةً دیوتاؤن کے واسطے زیادہ کرنی چاہیے جو ہمکو اُسکا حکم دیتے ہین جو نیکی
کرتا ہی سو کبھی ضایع نہین جاتی اگر آدمی اُسکو فراموش کرتا ہی تو دیوتا اُسکی یاد کرتے ہین اور اُسکو جزا
دیتے ہین علاوہ اِسکے اگر بہت سے ناسپاس ہوتے ہین تو ہمیشہ نیک بھی ہوتے ہین جو نیکی کے ساتھہ عزت
و محبت سے پیش آتے ہین اور وے ناسپاس بھی کیسے ہی بیقرار اور بے اعتبار ہوتے ہین جلدی سے
یا دیری سے ضرور اُسکی قدر جانتے ہین لیکن اگر تو آدمیون کی ناسپاسی روکا چاہتا ہی تو اُنکو ایسے
فواید مت دے جو عام کی نظر مین سب سے زیادہ قیمتی ہین اور اُنکو طاقتور اور مالدار نکر اور اُنکو طاقةً یا قرةً
دوسرون کے لئے باعث دہشت یا حسد نہ بنا یہہ عظمت اور یہہ کثرت اور یہہ فرحت اُنکو خراب کریگی بلکہ وے
زیادہ تر بد اور آخر زیادہ تر ناسپاس بنجاوینگے اسلئے اُنکو مہلک بخشش اور زہری لذت دینے کے بدلے
اُنکے اخلاق کے درست کرنے مین اور اُنکو عدل اور راستبازی اور دیوتاؤن کی دہشت اور آدمیت
اور وفاداری اور اعتدال اور بیغرضی سکھانے مین کوشش کر اُنکے دل مین نیکی جمانے سے تو ناسپاسی
کو نکالیگا جب تو نیکی کرتا ہی تب تو ایک پایدار اور استوار نیکی کرتا ہی اور نیکی جسکے ساتھہ کیجاتی ہی اُنکو کرنیوالے
کے ساتھہ ہمیشہ دوست بناتی ہی اسطرح اصلی فواید دینے سے تو عوض مین اصلی فواید پائیگا اور تیری بخشش
خود ناسپاسی کو ناممکن کریگی کیا تعجب ہی کہ آدمی اُن بادشاہون کے ساتھہ ناسپاس ہون جنھون نے
اُنکو سوا بے انصافی اور طمع داری کے اور کچھہ تربیت نہین کی ہی اور اُنکو صرف حاسدی اور مغروری
اور فسادی اور ظالمی سکھائی ہی ہر ایک بادشاہ لوگون سے اپنے ساتھہ ایسے سلوک کی امید رکھہ سکتا ہی
جیسا سلوک دوسرون کے ساتھہ کرنا اُنکو سکھاتا ہی اگر وہ اُنکو اپنی نظیر اور حکومت سے نیک کرتا ہی تو اُنکی

نیکی سے اپنی محنت کا پھل پاتا ہی یا وہ اپنی نا امیدی سے اپنے واسطے اور دیوتاؤن کے واسطے بہت سی طمانیت پیدا کرتا ہی۔

جیونہی منیرطیے کلام کہہ چکا ٹیلیمیکس فوراً فینیشیہ والون کیطرف بڑھا جنکا جہاز ساحل کے پاس ٹھہرا تھا اُسنے اُنکے درمیان ایک پیرمرد دیکھا اور اُس سے پوچھا تم کہان سے آئے ہو اور کہان جاتے ہو اور تمنے یولیسیز کو تو نہین دیکھا اُس پیرمرد نے کہا کہ ہم اپنے جزیرہٗ کارسیرا سے آتے ہین اور تجارت کے واسطے ایپرس کو جاتے ہین یولیسیز جیسا تونے ابھی سُنا ہی ہمارے ملک مین آیا تھا اور اب وہان سے روانہ ہوگیا ہی۔

ٹیلیمیکس نے پوچھا وہ کون ہی کہ جہاز کی روانگی کا منتظر ہی اور اپنی مصیبت کے خیال مین بتلا معلوم ہوتا ہی اور صحبت سے دور اس جزیرے کے گوشۂ تنہائی مین چلا گیا ہی اُس پیرمرد نے جواب دیا کہ وہ ایک مسافر ہی جس سے ہم واقف نہین ہین کہتے ہین کہ اُسکا نام کلیومینیز ہی وہ فریجیہ کا باشندہ ہی اور اُسکی پیدایش سے پہلے اُسکی ماکو الہاماً دریافت ہوا تھا کہ اگر وہ اپنے ملک سے چلا جائیگا تو بادشاہ ہوگا لیکن اگر وہان رہیگا تو دیوتا فریجیہ والون مین وبا پھیلا کے اپنا غضب اُنپر لائینگے۔

اِسلئے اُسکے والدین نے اُسکو پیدا ہوتے ہی بعض ملاحون کے حوالے کیا جنھون نے اُسکو جزیرہٗ لیسباس مین پہنچایا وہان اُسنے بطور خانگی اپنے ملک والون کے خرچ سے تعلیم پائی جو اُسکو دور رکھنے مین اتنا بڑا فائدہ سمجھتے تھے جیسے وہ قد مین بڑھتا گیا ویسے اُسکا بدن خوشنما اور توانا ہوتا گیا اُس نے سب ورزشون مین جو بدن کو درست اور چست رکھتی ہین فضیلت پائی اور بڑے شوق اور ذوق سے علم اور فنون اخلاق مین بھی لیاقت بہم پہنچائی مگر لوگ اُسکو اپنے درمیان رہنے نہین دیتے الہاماً جو پیشگوئی اُسکی نسبت ہوئی ہی سو عموماً معلوم ہوگئی ہی اور وہ جہان گیا ہی وہان پہچانا گیا ہی ہر کہین بادشاہ اُسکے حاسد ہین کہ مبادا اُنکو تخت سے اُٹھائے اور اِسطرح اپنی جوانی سے مفرورانہ ملک بملک آوارہ پھرتا ہی اور ایسی کوئی جگہہ نہین پاتا جہان رہنے پائے وہ دور دور کی اقوام مین گیا ہی مگر اُسکی پیدایش کی پوشیدہ حقیقت اور اُسکی نسبت پیشگوئی اُسکے پہنچتے ہی ظاہر ہوگئی ہی وہ جہان جاتا ہی خود کو گمنامانہ زیست سے چھپایا چاہتا ہی مگر اپنی جنگی لیاقت اور مذاقت اور حکومت کی بزرگی سے جلد ظاہر ہوجاتا ہی جو کوشش اخفا پر بھی رونق نام احمانہ کے ساتھہ بے ظاہر ہوئے نہین رہتی ہر ایک ملک مین بے شان و گمان کوئی ایسی بات وقوع مین آتی ہی کہ وہ اپنی لیاقتون کے استعمال سے گھبراتا ہی جنکے باعث عوام

मैन्टर टैलीमेकस
फ़ीएशिया
यूलीसीज़ कार्सीरा
इपिरस
यूलीसीज़
टैलीमेकस
क्लियोमैनीज़
फ़्रीजिया
फ़्रीजिया
लैस्बास

مین بمعلوم ہوئے نہین رہتا اُسکی لیاقت اُسکے واسطے باعث بدنصیبی ہی اُسکے باعث سے جہان جاتا ہی پہچانا
جاتا ہی اور باعث دہشت ہوتا ہی جہان رہا چاہتا ہی رہنے نہین پاتا یہ اُسکے نصیب کی بات ہی کہ ہر کہین اُسکی
قدر کرتے ہین اور چاہتے ہین اور سراہتے ہین اور پھر بھی زمین پر تمام اچھی صحبتون سے خارج رہتا ہی۔

اب یہ عمر مین زیادہ ہو گیا ہی اور تب بھی ابتک کوئی ایشیا یا یونان مین ایسا ضلع نہین پاسکا جہان
خلوت مین بمیزاحمت رہ سکے وہ ظاہرا کچھہ ہوس نہین رکھتا اور نہ کچھہ عزت اور نہ دولت کی کچھہ خواہش
رکھتا ہی اور اگر الہام سے اُسکو اقرار بادشاہت نہوتا تو وہ آپکو سب آدمیون مین زیادہ خوش نصیب سمجھتا
وہ اپنے ملک اور اپنے وطن کو لوٹنے کی امید نہین رکھتا کیونکہ وہ جانتا ہی کہ وہان اُسکا جانا ہر ایک خاندان
مین باعث ماتم اور اشکباری ہوگا خود بادشاہت بھی جسکے واسطے وہ تکلیف پاتا ہی اُسکے نزدیک پسندیدہ
نہین ہی وہ صرف اُس شرط کو پورا کیا چاہتا ہی جس پر وہ حاصل ہونیوالی ہی وہ اپنی مرضی کے خلاف اور
ناخوش نصیبانہ آفت سے مجبور ہوکے اُسکا ملک بملک تعاقب کرتا ہی اور وہ ایک خوشنما خیال کیطرح اُسکے آگے
بھاگتی ہی گویا اُسکی تکلیف سے کھیلتی ہی اور ہاتھہ نہین آتی اور اُسکی زیست اسی سبب سے بیقدر رہتی جاتی
ہی دیوتاؤن نے کیسی مہلک بخشش اُسکے واسطے ٹھہرائی ہی اُسنے اُسکے اوقات کو جو خوشی سے بسر ہوتے کیسا تلخ
کر رکھا ہی اور جب تھکی ہوئی طبیعت آرام کی خواہان ہی تب اُسکی عمر کی کمزوریون کو کسقدر زیادہ
کر رکھا ہی۔

پھر اُس پیرمرد نے کہا کہ وہ اب تھریس کو بعض بے تعلیم اور بیقاعدہ جنگلیون کی تلاش کو جاتا ہی تاکہ اُنکو (थ्रेस)
فراہم کرکے تربیت اور کچھہ روز آپ اُنپر حکمرانی کرے اسطرح وہ کلام غیبی تمام ہوا اور اُسکو اچھی حالت مین بلا دہشت
بار ملے اگر اس ارادے پر وہ کامیاب ہوگا تو فوراً کیریا کے ایک گانو مین جاکر رہیگا اور خود کو اپنے مرغوب (कैरिया)
پیشہ زراعت مین مصروف رکھیگا وہ ایک دانا آدمی ہی اُسکی خواہشین اعتدال کے ساتھہ ہین وہ دیوتاؤن
سے ڈرتا ہی اور آدمیونکو جانتا ہی اور اگرچہ اُنکو قابل اعتبار نہین سمجھتا تو بھی اُنکے ساتھہ صلح سے رہ سکتا ہی
اِس مسافر کا جسکی نسبت تو پوچھتا ہی ایسا حال ہی جو مینے سُنا ہی۔

ٹیلیمیکس نے یہہ بیان سنتے ہوئے بارہا اپنی آنکھین دریا کیطرف متوجہ کین جو اب پُر آشوب ہونے لگا (टैलीमेकस)
ہوا سے اُسکی سطح پھول کے لہرون مین آئی جو چٹانون سے ٹکراکے جھاگون سے سفید ہوتی تھین اُس
شخص نے یہہ حال دیکھا اور ٹیلیمیکس سے متوجہ ہوکر کہا کہ اب مین جاؤنگا ورنہ میرے رفیق میرے بغیر (टैलीमेकस)

چلے جائینگے پھر وہ جہاز پر دوڑا ملاح جہاز پر چڑھے اور ایک ملا ہوا شور ایسا ہوا کہ ساحل گونج اٹھا۔
وہ اجنبی جسکو کلیومینیز کہتے تھے اُس جزیرے کے بیچ مین چلا گیا اور اُسنے بہت سی چٹانون کی بلندی
پر چڑھکے اپنے آس پاس مستقل اندوہگین نظر سے پانی کا ایک بے انتہا پھیلاو دیکھا ٹیلیمیکس کی آنکھین
ابتک اُسپر لگی ہوئی تھین وہ اُسکو ہر ایک حال مین بڑے تفہم سے دیکھتا تھا کیونکہ اُسکا دل ایسے آدمی
کے واسطے رحم سے پگھلا تھا جو اگرچہ نیک تھا مگر بدنصیب اور بیقرار تھا اگرچہ بڑے کامون کے واسطے پیدا
ہوا تھا لیکن قسمت کا کھیل بن رہا تھا اور اپنے ملک سے بیگانہ تھا اُسنے اپنے دل مین کہا کہ شاید مین پھر
ائیتھاکہ کو دیکھون لیکن اس کلیومینیز کا پھر فریجیہ کو جانا ناممکن ہی اسطرح ٹیلیمیکس نے اس آپسے زیادہ
تر بدنصیب آدمی کی تکلیف پر خیال کرنے سے تسلی پائی۔

یہ اجنبی جہاز کو روانگی کے واسطے تیار دیکھتے ہی اُس چٹان کی ناہموار اطراف سے جلد ایسی
چالاکی اور سرعت سے اُترا جیسے آپالو اپنے چاندی سے بالون کو اپنے پیچھے جوڑا باندھکے لیسیہ کے جنگلون
مین بلندی سے بلندی پر جاتا ہی اور اُن ہرنون اور سوارون کے پیچھے دوڑتا ہی جو اُسکی کمان
کی دہشت سے بیفائدہ بھاگتے ہین جب یہ اجنبی جہاز پر آیا اور جہاز لہرونکو چیرتا ہوا آہستہ آہستہ
کنارے سے دور ہوا تب ٹیلیمیکس کا دل اپنے اندر ہی مرگیا اُسکو نہایت سخت تکلیف ہوئی مگر سبب نہین
معلوم ہوا اشک اُسکی آنکھون سے بیمزاحمت گرے اور اُسکو رونے کے برابر کوئی چیز خوش نہ لگی۔

اس عرصے مین سیلینٹم کے ملاح تکان سے عاجز ہوکے کنارے کے پاس گھاس پر خواب سے مغلوب
پڑے تھے ایک شیرین بیہوشی اُنکی رگ رگ مین سمائی ہوئی تھی اور منروا کی پوشیدہ اور طاقتور تاثیر
نے روز روشن مین رات کا شبنمی کوکنار اُنپر چھڑکا تھا ٹیلیمیکس سیلینٹم والون کو خواب سے ایسا ست
اور فیشیہ والون کو جو ہمیشہ چست و چالاک ہین ہوا سے مستفید دیکھکے متعجب ہوا تب بھی اپنے ملاحونکو جگا کے
اُنکے کام پر لگانے کی نسبت اُنکا جہاز دیکھنے پر زیادہ متوجہ رہا جو اُس کی نظر سے اُفق مین غایب ہوتا
تھا تعجب اور تعلق کی ایک پوشیدہ اور بیمزاحم واقفیت نے اُسکی آنکھین اُس جہاز پر قایم رکھین جو
اُس جزیرے سے روانہ ہوا تھا اور جسکے صرف بادبان دیکھنے مین آتے تھے اور جو ابھی سفیدی سے
دریا کے نیلے رنگ مین پہچانے جاتے تھے مینٹر نے اُسکو آواز دی لیکن وہ اُس آواز پر بہرا تھا اُسکی
قوی بیحرکت تھین جیسی بیہوشی مین ہوتی ہین اور اُسکو خود پر اتنا بھی اختیار نہ تھا جتنا بیکس کے دیوانہ

क्लीओमैनीज़
टैलीमेकस
अद्रास्टा
क्लीओमैनीज़
फ़्रीजिया
टैलीमेकस
ऐपालो लिसिया
टैलीमेकस
सैलेन्टम
मिनर्वा
टैलीमेकस
सैलेन्टम
फ़ीशिया
मेन्टर
बैकस

मुरीदون कو होता ہی جب وے شاخ انگور اپنے ہاتھہ مین پکڑتے ہین اور اُنکی دیوانگی کی بک ہیبرس کے

हिब्रस

کنارون سے اور سمارس اور رہوڈوپ کی خلاؤن سے گونجتی ہی۔

स्मारस रोडोप

لیکن آخر اُسکی بیہوشی گھٹی اور وہ ہوش مین آیا تو پھر اشکبار ہوا مینٹر نے کہا اَی میرے عزیز ٹیلیمیکس

मैन्टर

مین تجھکو روتا ہوا دیکھکر تعجب نہین کرتا کیونکہ تیری تکلیف کا سبب اگرچہ تو اِس راز سے واقف نہین ہی

टैलीमेकस

مجھکو معلوم ہی طبیعت ایک دیبی ہی جو تیرے اندر بولتی ہی یہہ اُسکی تاثیر ہی جو تجھکو معلوم ہوتی ہی اور اُسکے

اثر سے تیرا دل اُمنڈ آیا ہی ایک اجنبی شخص نے تیرے سینے مین جوش پیدا کیا ہی یہہ اجنبی شخص بڑا یولیسیز

यूलीसीज़

ہی جو کچھہ فینیشیہ والون نے اُسکی نسبت کلیوپینیز کے نام سے تجھکو کہا ہی سو صرف ایک بناوٹ ہی جو اُسنے اِتھاکہ

फ़ीएशिया
इथाका

کو واپس جانا چھپانیکے واسطے ایجاد کی ہی جہان وہ اب جاتا ہی اور جو مناظر ایک مدت سے مطلوب تھے

سو آخرکار دیکھنے مین آئے تونے جیسا ایک دفعہ اقرار ہوا تھا اُسکو دیکھہ لیا لیکن اُسکو نہین پہچانا اب وہ

وقت آپہنچا ہی کہ تو اُسکو پھر دیکھیگا اور وہ تجھکو پہچانیگا لیکن دیوتا اِس بات کی اجازت صرف اِتھاکہ مین

इथाका

دینگے اُسکے دلکو تیرے دل سے کم اضطرار نہین ہی لیکن وہ اتنا عقلمند ہی کہ کسیکو اپنے راز سے محرم نہین کرتا

تاکہ وہ پینیلوپ کے مدعیون کے تہتک اور فریب مین نہ پڑے تیرا باپ یولیسیز سب آدمیون سے زیادہ

पैनीलोप
यूलीसीज़

دانا ہی اُسکا دل ایک دیوتا ہی جسکے دل کی تہ رفی بے انتہا ہی اُسکا راز خط حیلہ و فریب سے باہر ہی وہ راستبازی

کا دوست ہی جھوٹھہ نہین بولتا اور جب اُسکی ضرورت ہوتی ہی تب راستی کو چھپاتا ہی اُسکی عقل گویا اُسکے

لبون کے واسطے ایک مہر ہی جو ضروری مطلب کے سوا کبھی نہین ٹوٹتی اُسنے تجھکو دیکھا اور تجھہ سے کلام

کیا تب بھی خود کو تجھہ سے چھپایا اُس نے خود سے کیسا مقابلہ کیا ہوگا اور اُسکو کیسا رنج ہوا ہوگا اُسکی دلگیری

اور مغمومی پر کون تعجب کر سکتا ہی۔

اِس گفتگو کے درمیان ٹیلیمیکس متحیر کھڑا رہا اور آخر اشکبار ہوا اُسکی حیرت شفیقانہ اور دلگیرانہ رنج

टैलीमेकस

سے شامل ہوئی اور دیر تک آہون نے جو اُسکے سینے سے مقابلہ کرتی تھین اُسکو جواب کی اجازت نہ دی

آخر وہ پکارا اَی عزیز مینٹر فی الحقیقت اِس اجنبی مین کوئی بات ایسی تھی جو میرے دل پر مختار تھی اور جسنے

मैन्टर

مجھکو ایسے پر زور جذب سے مجذوب اور ملایم کیا کہ بیان نہین کر سکتا لیکن اگر تونے اُسکو پہچانا تو اُسکی

روانگی سے پہلے مجھکو کیون نہین جتایا کہ یہہ یولیسیز ہی اور تونے خود اُس سے کیون نہین کلام کیا اور

यूलीसीज़

اُسکو کیون نہین یہہ پیام دیا کہ تو مجھہ سے چھپا نہین ہی اِن رازون مین کیا راز ہی کیا یہہ ہی کہ مین ہمیشہ

بدنصیب رہونگا کیا دیوتا اپنے غصے سے مجھکو ٹینٹیلس کی عقوبتون مین ڈالینگے جسکے جلتے ہوئے لبون مین ایک
پرفریب دھار ہمیشہ آتی ہی اور جاتی ہی ای میرے باپ کیا تو مجھسے ہمیشہ کو دور ہوا ہی شاید مین تجھکو پھر نہ دیکھونگا
شاید پینیلوپ کے مدعی تجھکو اُس جال مین پھنسائینگے جو اُنھون نے میرے واسطے بچھایا تھا اچھا ہوتا مین
تیرے ساتھ جاتا تب اگر زیست سے ہمکو انکار ہوتا تو کم سے کم ایک ساتھ تو مرتے ای یولیسیز اگر تو پھر جہاز کی
تباہی سے بچیگا اگرچہ نصیب کے تعاقب نہ کرنے سے ایسی امید مشکوک ہی تو مجھے اندیشہ ہی کہ شاید تو اتیھاکہ مین
ویسا ہی خراب حال دیکھیگا جیسا اگیمنن نے میسینی مین دیکھا ہی لیکن ای میرے عزیز مینٹر تو نے میری خوش نصیبی
پر کیون رشک کھایا مین اپنے باپ سے ابھی کیون نہین ملنے پایا مین بندر اتیھاکہ مین اُسکے ساتھ کیون
نہین گیا اور اُسکے ہم پہلو ہوکے کیون نہین لڑا اور اُسکے دشمنونکو مارنے مین کیون نہین فخریاب ہوا۔
مینٹر نے مسکراکے کہا ای میرے عزیز ٹیلیمیکس اب مین تجھکو تجھسے واقف اور اسطرح تجھے آدمی کی
کمزوری سے آگاہ کرتا ہون آج تو بیقرار ہی کیونکہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا اور پہچانا نہین لیکن اگر تو کل
جانتا کہ وہ مردہ نہین ہی تو کیا دیتا آج تیری آنکھون نے تجھکو یقین کرایا کہ وہ زندہ ہی اور یہہ یقین جو فرحت
سے تجھکو مست کرتا ہی حیرت سے پست کرتا ہی اسطرح آدمی اپنی طبیعت کی سرکشانہ خرابی سے جس چیز کو نہایت
چاہتے ہین اُسکو جب دستیاب ہو جاتی ہی بیقدر سمجھتے ہین اور جو اُنکی دسترس سے باہر ہی اُسکے واسطے
خواہشہاے بیفایدہ سے تکلیف پاتے ہین دیوتا تجھکو صبر سکھاتے ہین اسلیے تجھکو التوا مین ڈالتے ہین تو
اسوقت کو ضایع سمجھتا ہی لیکن یقین کر کہ یہہ وقت وقتِ کامیابی سے بہتر ہی یہہ تکلیف جو تو اب اُٹھاتا ہی تجھکو
استعمال نیکی سکھائیگی سو اُنکے واسطے جو حاکمی کے لیے پیدا ہوئے ہین دوسری تمام ضروریات سے زیادہ تر
ضرور ہی بلا صبر نہ تو اپنا نہ دوسرونکا مالک بن سکتا ہی بے صبری جو روح کی قوت اور طاقت معلوم ہوتی
ہی فی الحقیقت ایک کمزوری یعنی تکلیف اُٹھانے مین مضبوطی کی کمی ہی جو نیکی یا بدی کا انتظار کرنا نہین
جانتا ہی سو ویسی ہی کمزوری کا تابع ہی جیسی کا وہ ہی جو اپنا راز نہین چھپا سکتا یے دونون شخص اُس طاقت
کے محتاج ہین جو دلکے اول صدمے کو روکنے کیواسطے ضرور ہی اور اُس رتھبان کی مانند ہین جسکے ہاتھ
اپنے بیصبر گھوڑونکو وقت جولان روکنے کی طاقت نہین رکھتے وے گھوڑے لگام کو نہین مانتے اور نامغلوب
غصے سے دوڑتے ہین رتھ الٹ جاتا ہی اور وہ کمزور ہانکنے والا اُسکے پہیون کے تلے کچل جاتا ہی اسیطرح بیصبر
آدمی اپنی نامغلوب اور تند خواہش کی سختی سے تباہی مین جاتا ہی جسقدر اُسکا درجہ بلندی پر ہوتا ہی اسیقدر

टैरेलस
पैनीलोप
यूलीसीज़
इथाका
ऐगेमैम्नन
मैसीनी मेन्टर
इथाका
मैन्टर टैलीमेकस

آسکی بیصبری زیادہ تر مہلک ہوتی ہی وہ کسی کا انتظار نہین رکھتا غور سے نفرت کرتا ہی اور تمام چیزون کو
آندھی کی مانند پکڑا چاہتا ہی اُسکی ہر ایک تحصیل مین سختی اور تعدی رہتی ہی وہ پکنے سے پہلے پھل توڑنے
کے لئے ڈالیونکو توڑتا ہی اور کھولنے کا انتظار کرنے کے پہلے دروازے کو ڈھکیلتا ہی جب ہوشیار کاشتکار
تخم ریزی کرتا ہی تب وہ کشت درو کیا چاہتا ہی اُسکے سب کام جلد بازی اور بیعقلی کے ہوتے ہین اسلئے
جو کچھ وہ کرتا ہی سو اُسکی خواہشون کی مانند بے ترتیب اور ناکارہ اور ناپائدار ہوتا ہی اُس آدمی کے
فضول خیالات ایسے ہوتے ہین جو مغرورانہ سمجھتا ہی کہ مین سب کام کر سکتا ہون اور خود کو ہر ایک ایسی
بیصبرانہ خواہش کا مطیع رکھتا ہی جس سے وہ اپنی طاقت کو خراب کرتا ہی ای پیارے عزیز ٹیلیمیکس اسطرح تیرے (टैलीमैकस)
صبر کا امتحان لیا گیا ہی تاکہ تو صابر ہونا سیکھے اور اسواسطے دیوتاؤن نے تجھکو نصیب کی بے ثباتی کے
حوالے کیا ہی اور تجھکو جسکو تمام اشیاء بے تحقیق ہین ابتک آوارہ ہونے دیا ہی جیسے خواب کی جلد غایب ہونیوالی
صورتین رات کی غنودگی دور ہوجانے پر جاتی رہتی ہین ویسے تیری امید کی ہر ایک شی تجھے اس بات
سے مطلع کرنے کے لئے کبھی عیان اور کبھی نہان ہوتی رہی ہی کہ جو نعمتین ہم اپنے ہاتھ مین سمجھتے ہین ہمکو
بہکاتی ہین اور دفعتہً غایب ہوجاتی ہین دانا یولیسیز کی بہترین نصیحت بھی تجھکو اتنا نہین سمجھا سکی جتنا (यूलीसीज़)
اُسکی غائبی اور وے مصیبتین جنکا اُسکی تلاش مین تو متحمل ہوا ہی سکھا سکتی ہین۔

پھر مینٹر نے ٹیلیمیکس کے صبر کا ایک اور طرح سے امتحان چاہا جو امتحان ہاے گذشتہ سے زیادہ سخت (मैन्टर टैली)
تھا اسلئے جسوقت وہ بہادر جوان ملاحونکو بلا توقف روانگی کی تاکید کر رہا تھا اُسوقت مینٹر نے اُسکو (मैन्टर)
یکایک روکا اور کہا کہ اس کنارے پر منروا کو قربانی چڑھانی چاہئے ٹیلیمیکس نے بلا عرض حالت یا شکایت (मिनर्वा)
منظوری دی فوراً گھاس کی دو محرابین تیار کین خوشبوئین جلائین اور قربانیون کا خون بہایا (टैलीमैकस)
اُس نوجوان نے ایک محبت اور عقیدت کی آہ کے ساتھ آسمان کیطرف دیکھا اور اُس دیبی کی قوی
پناہ کا شکریہ ادا کیا۔

جب یہ قربانی آخر ہوچکی وہ مینٹر کے ساتھ قریب کے جنگل کے ایک تاریک تر مقام مین گیا اور (मैन्टर)
وہان اُسنے اپنے دوست کو دیکھا اُسنے نئی صورت اختیار کی اُسکے بدن کی جھریان ایسی دور
ہوئین جیسے رات کے سایے دور ہوتے ہین جب صبح کی گلرنگ اُنگلیان مشرق کے دروازے کھولتی ہین
اور دن کی شعاعون سے افق کو چمکاتی ہین اُسکی آنکھین جو تیز اور عمیق تھین آسمانی نیلگون ہوگئین

टेलीमेकस اور نور ریز دانی سی چمکنے لگین اُسکی ڈاڑھی جو کڑی اور بڑی تھی بالکل دور ہو گئی ٹیلیمیکس کی نظر
اُس نئی صورت سے جو ایک ساتھہ ملایم اور مہیب اور دلربا اور عظمت نما تھی چندھیا گئی اُسنے ایک عورت
کی صورت دیکھی ایسی ملایم اور نازک جیسے برگہاے گل جو آفتاب نکلنے پر کھلتے ہین اور چنبیلی اور گلاب کے
رنگون سے چمکتے ہین وہ شباب کی دائمی لابیان خوبی اور عظمت اصلی کی بے تکلیف بزرگی سے ممتاز
تھی اُسکے موی جنبان ہوا کو خوشبوی لافانی سے معطر کرتے تھے اور اُسکے کپڑے مختلف اور تابدار
بھڑک سے ایسے دمکتے تھے جیسے آسمان کے بادل چمکتے ہین جنکو آفتاب اپنی اولین روشنی سے رنگارنگ
اور پر نور کرتا ہی یہہ دیبی پھر زمین پر نہ ٹھہری ہوا پرشل پرندار اُڑنے لگی اُسکے ہاتھہ مین ایک نیزہ تابان
मार्स تھا جس سے لوگ کانپتے تھے اور مارس بھی ڈرتا تھا اُسکی آواز شیرین اور ملایم تھی لیکن پُر اثر اور زوردار
टेलीमेकस اُسکے الفاظ ٹیلیمیکس کے دل مین تیر آتشین سے گڑے اور ایک طرح کے خوشگوار درد سے باعث اضطرار
ऐथेन्स ہوئے اُسکے خود پر ایتھینس کی تنہائی پسند چڑیا تھی اور اُسکی مہیب ڈھال اُسکی چھاتی پر چمکتی تھی ان
टेलीमेकस علامتون سے ٹیلیمیکس نے جان لیا کہ یہہ منروا ہی
मिनर्वा
यूलीसीज उسنے کہا ای دیبی کیا یہہ تو ہی ہی جسنے اُس محبت سے جو یولیسیز سے رکھتی ہی اُسکے بیٹے کو ہدایت کی ہی اور
پناہ دی ہی وہ کچھہ اور بھی کہا چاہتا تھا لیکن اُسکی آواز نے کام ندیا اور جو خیالات اُسکے دل سے زور و
شور کے ساتھہ اُٹھے اُنکے اظہار مین اُسکی زبان نے بیفائدہ کوشش کی وہ اُس دیبی کو دیکھکے ایسا سراسیمہ
ہوا جیسا کوئی شخص خواب مین دم رُک جانیسے بیقرار ہوتا ہی اور اگرچہ بولا چاہتا ہی اور کچھہ نہین بول سکتا
यूलीसीज آخر اُس دیبی نے اُسکو یہے کلام کہے ای یولیسیز کے بیٹے تو مجھہ سے یے اخیر کلمات سُن مینے ابتک کسی
فانی شخص کو ایسی نصیحت نہین دی جیسی تجھکو دی ہی نامعلوم ملکون مین اور جہاز کی تباہی مین اور
لڑائی اور ہر ایک خطرے اور تکلیف کے وقت مین جنمین آدمی کے دل کا امتحان ہوتا ہی مین تیری
پناہ رہی ہون مینے تیرے لئے حکومت کے تمام قواعد باطلہ وصادقہ تجربۃً بیان کئے ہین اور مینے نہ صرف
تیری مصیبتون سے بلکہ تیری غلطیون سے تیری عقل کو ترقی دی ہی کون حکومت کر سکتا ہی جسنے کبھی تکلیف
نہین اُٹھائی ہی اور کون غلطی سے بچ سکتا ہی جسنے اُسکی تصدیع نہین پائی ہی تونے اپنے باپ کیطرح زمین
गइयाका اور دریا کو پُر آفت واقعون سے بھرا ہی اور اب تو اُسکے ساتھہ اتیھاکہ کو جانیکے لایق ہوا ہی جہان وہ
اسوقت پہنچا ہی اور جہان کو تیرا راستہ یہان سے بہت کوتاہ اور پُر رفاہ ہی جنگ مین اپنی جا اُسکے پہلو

مین رکھیو اور بے تامل اُسکی تعظیم کیجیو اور اپنی نظیر سے سب ادنی رعایا کو اپنا کام سکھائیو وہ انٹیوپی کو تیری خواہش کے مطابق تجھکو دیگا اِس نسبت مین تیرا مطلب اُسکی لایق ہی نہ خوبصورتی اور یہہ تجھکو مبارک ہوگی جب تو اختیار بادشاہی پائے تب صرف یہہ خیال رکھیو کہ زمانہ راستبازی بحال ہو اپنے کان سبکے واسطے کھُلے رکھیو لیکن اعتبار تھوڑون پر کیجیو بے تاملانہ اپنی نیکی پر یا اپنی عقل پر اعتماد نرکھیو فریب کھانے سے ڈریو مگر دوسرے تجھکو فریب مین آیا ہوا بھی مین آس سے نہ ڈریو اپنی رعایا سے محبت رکھیو اُنمین اپنی محبت پیدا کرنے کے لیے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیو جو محبت کے تابع نہون اُنکو دہشت سے تابع کیجیو لیکن یہہ ایک سخت اور خطرناک تدبیر ہی سو ہمیشہ چاہ کے نہ کیجیو جس کام کا دور ترین انجام نہ سوچا ہو اُسکو اختیار نہ کیجیو اپنی نظر مستقلانہ آیندہ پر ڈالیو کیسی ہی آفتین آس سے پیدا ہون کیونکہ ہمت صادقہ آگا روکنے اور ضروری خطر کو حقیر سمجھنے مین ہی جو ارادۂ خطرے کو روبرو نہین دیکھتا ہی سو جب خطرہ روبرو آتا ہی مُنہہ چھپاتا ہی وہی شخص عاقل اور شجاع ہی جو خوشی سے سبکو دیکھتا ہی جو دیکھے جاسکتے ہین اور سبکو دور کرتا ہی جو دور کیے جاسکتے ہین اور جو لاعلاج ہی اُس سے مستقلانہ مقابلہ کرتا ہی عیاشی اور فضول خرچی اور حشمت سے احتراز کیجیو اور سادگی مین اپنی عظمت سمجھیو اپنی نیکی کو اپنے جسم اور محل کی آرایش سمجھیو ان سبکو جو اب تیرے گرد ہین اپنا محافظ جانیو اور اپنی نظیر سے دنیا کو وہ بات سکھلائیو جسمین عزت ہی اپنے دل مین ہمیشہ یہہ خیال رکھیو کہ بادشاہ اپنی عظمت کے واسطے نہین بلکہ اپنی رعایا کی بہبودی کے واسطے بادشاہت کرتے ہین بادشاہون کی نیکیان اور بدیان آدمیون کو دور دور کی پشتون تک باعث خوشی و خواری ہوتی ہین اور خراب بادشاہت کبھی کبھی مدت تک آفت پیدا کرتی ہی باینہمہ اپنے مزاج کی محافظت کیجیو یہہ طبیعت کی وہ خاصیت ہی جو نہ جوش کے تابع ہی نہ عقل کے اور آدمی ایک دوسرے سے اِسی سے پہچانے جاتے ہین جوہر دم بدلنے والی اصل ہی جو باعث حقارت و محبت و نفرت ہوتی ہی اور موجب قبول ورد نہ خواص شی کے مطابق بلکہ ترغیب دل کے موافق یہہ مزاج دشمن سینہ ہی جسکو ہر ایک آدمی اپنے ساتھہ اپنی قبر مین لیجاتا ہی یہہ سب مصلحتون مین تیرے ساتھہ رہیگا اور اگر تو اُسکی خاطر کریگا تو بالتحقیق اُن سبکو روکیگا اور تجھکو فائدے کے موقعون سے استفادہ نکرنے دیگا جسم کے بدلے سایہ کو پسند کریگا اور ضروری معاملات کو بیضروری خیالات قرار دیگا یہہ عقل کو اندھا اور ہمت کو پست کرتا ہی اور آدمی کو کمزور اور بیقرار اور مکروہ اور محقر کرتا ہی دشمن کے سامنے ہمیشہ ہوشیار رہ اے ٹیلیمیکس دیوتاؤن کی

وحشت کو اپنے دل کا حاکم بنا اُسکو اپنے سینے مین محفوظ رکھہ جیسے اپنے سب سے پیارے خزانے کو محفوظ رکھتا ہی
کیونکہ اُسکے وسیلے سے تو عقل اور عدل اور راحت اور فرحت پاک خوشی اور اصلی آزادی پر راحت
ثروت اور بے عیب عظمت پائیگا۔

यूलीसीज़ اب ای یولیسز کے بیٹے مین تجھے چھوڑتی ہون لیکن جب تک تو میری عقل کا محتاج رہیگا تب تک
میری عقل تیرے ساتھہ رہیگی اب وقت ہی کہ تو اپنی عقل کی روشنی سے چلنے مین تجھہ سے مصر مین اور
सैलेन्टम سیلینٹم مین اسلئے دور ہو لی تھی کہ تجھکو بتدریج اس امداد اور تسکین کی کمی پر عادی کرون جو مین
تجھکو دیتی تھی جیسے ماجب اپنے بچے کو دودھ پلانے کی ضرورت نہین رہتی اور وہ سخت تر خوراک سے
اپنی پرورش کرسکتا ہی تب اپنی پستان سے الگ کرتی ہی۔

टेलीमेकस ٹیلیمیکس کو منٹرا کی اخیر نصیحت ایسی تھی اب تک اُسکی آواز اُسکے کان مین جارہی تھی کہ اُسنے اُسکو
मिनर्वा زمین سے آہستہ آہستہ اوپر جاتے دیکھا اور وہ ایک ملے ہوئے نیلے اور سنہری رنگ کے بادل سے
टेलीमेकस محصور ہو کے غایب ہو گئی ٹیلیمیکس ایک لحظہ متحیر اور متعلق سا کھڑا رہا پھر آہ بھر کے اُسنے زمین پر سجدہ کیا اور
اپنے ہاتھہ آسمان کیطرف اُٹھائے یہہ تعظیم ادا کرنے کے بعد اُسنے اپنے رفیقونکو بیدار کیا اور چلنے کی جلدی
इट्थाका यूलीसीज़ की انتہا کہ مین پہنچا اور یولیسز سے اُسکے وفادار ملازم ایو مینیز کی دوستانہ چھت کے تلے ملاقات
ई यो मैनीज़

خاتمہ کتاب ہذا از مترجم

جب اس نسخہ سوانح ٹیلیمیکس نے انگریزی سے کسوت اردو پہنکے اکبرآباد کے مطبع اعجاز محمدی سے زیور انطباع تام
پایا تب عقل کی یونانی دیبی منٹرا سے جو شاہزادہ ٹیلیمیکس کی اتالیق تھی یکایک مجھکو یہہ مژدہ انتفاع عام آیا کہ آفرین
ہی تیری اس پیری وضعیفی کی ہمت پر اور تحسین ہی تیری اس سعی کے فائدہ کی خدمت پر مگر جب تک یہہ نسخہ پسند حکام
والا مقام نہو گا تب تک جیسا چاہیئے ہرگز مفید خاص وعام نہو گا الا بیت شکر پروردگار واجب ہی ہے ایک کی جا ہزار
واجب ہی کہ یہہ نسخہ اس سال کے ماہ مے مین چھپکر تیار ہونے سے تیرے واسطے اور تیرے اس نسخہ کے ہر ایک پڑھنے والے
کیواسطے نہایت تہنیت اور غایت مبارکی کی فال ہے حمیدہ و پسندیدہ سے ایک بڑہ اور بہت عمدہ فال ہی کیونکہ یہہ ماہ حضرت ملکہ معظمہ
قیصر ہند کی سالگرہ کا مبارک ماہ اور یہہ سال انکی پنجاہ سالہ حکمرانی کی خوشی کا اور تیرے آقائے نامدار کے مربی و معاون
جناب کرنیل سی کے ایم والٹر صاحب بہادر کی ایجنٹ گورنر جنرلی کا مبارک سال ہی جیسا یہہ ماہ ویسا یہہ سال مبارک ہی

اِن دونون کی بہار کی مین بہرحال کیا شک ہی حضرت ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی اور پنجاہ سالہ حکمرانی کی خوشی سے تمام ہندوستان
خوش ہی کہ آجتک کسی نے ندیکھا ہی نہ پڑھا ہی نہ سُنا ہی کہ کسی بادشاہ یا شاہنشاہ نے اس امن وامان کے ساتھہ کہین یا
کبھی اتنے سال حکومت اور سلطنت کی ہو اور اپنی رعایا کو اپنی داد و دہش سے یہہ راحت و فراغت یا اپنے نظم و نسق سے یہہ
امنیت و عافیت دی ہو اللہ تعالےٰ اپنے اس سایۂ عاطفت کو تمام ہندوستانیون کے سر پر اسی روز افزون جاہ و جلال کے
ساتھہ اور کئی پنجاہ سال قایم رکھے اور اُنکو اسکے سایۂ ملاطفت مین اپنی عنایت و ہدایت سے ہر طرح خیر خواہ اور غیر کاہ اور ہر ایک
آفت سے فارغ بال اور ہر ایک راحت سے خوشحال دایم اور جناب کرنیل صاحب ممدوح کے اس منصب جلیلہ ایجنٹ گورنر جنرلی پر
رونق افروز ہونے سے تمام راجستان خوش ہی کہ یہہ یہانکے وسط و چہار اطراف مین ۱۸۵۵ء سے مختلف خدمات پر تشریف فرما ہین
اور دل و جان سے جمیع رؤسا اور رعایا کی تکلیف کے تخفیف فرما یہہ سبکی بہبودی چاہتے ہین اور سب انکی خوشنودی خداے بزرگ
و برتر انکو اور انکے خیر خواہونکو ہر زمان خرم رکھے اور انکے بدخواہون کو اگر کہین ہون جاودان پُر غم اور توام گدہ
کے اسکول اور بنارس کے برنچ اسکول اور کالج اور چھاونی اور باسٹھوین ہندوستانی پیدل پلٹن کی منشی گری اور
بھرتپور کی نایب وکیلی اور ایجنٹی راجپوتانہ کی ایک منشی گری اور ملک کچھہ کی دیوانی کرنیکے بعد انہی کی مختارانہ پولیٹیکل
ایجنٹی کے عہد مین اس عہدۂ وکالت پر سرفراز ہوا ہی اور اب اپنی پیری و ضعیفی کی تہتر سالہ عمر مین اسطرح سرکار
دولتمدار کی اور راج بھرتپور کی ستاون سال تک ایماندارانہ خدمت کرنیکے بعد انہی کی ایجنٹ گورنر جنرلی کے وقت
مبارک مین اسی سال فرخندہ فال کی خوشی مین عطاے سند خطاب راو بہادری سے معزز و ممتاز اسکا شکریہ
بھی واجب ہی جسقدر ہو سکے مناسب ہی اسلئے بے پس و پیش اس سالگرہ مبارک کی خوشی کے دربار مین انکے حضور جا
اور اس خوشی متواترہ و متوافرہ کے لئے یہہ تحفہ نادرہ انکو نذر دکھلا ضرور نظر قدردانی سے منظور فرمائینگے اور
اثر فیض رسانی سے منصور تب یہہ اپنی قدر پسندیدگی بلند پائیگا اور ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کو پسند آئیگا اسواسطے آج
اس دربار شرف بار مین حاضر آیا ہون اور بامید منظوری و منصوری یہہ نذر نادر لایا ہون بیت گر پسند
آیے قدردانی ہی ❊ حسن اخلاق خسروانی ہی ❊ زیادہ حد ادب عمر و دولت متزاید ہو روز و شب فقط

الراقــــــــــــــــــــــــم آثم

راو بہادر دیوان جانی بہاری لال پنچ سردار و وکیل راج بھرتپور
متعینہ محکمہ ایجنٹی راجستان مقام آبو محررہ چہارم مئی ۱۸۸۷ء

تمت

صحت نامہ کتاب سوانح ٹیلیمیکس موسوم باتالیق شاہزادگان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۱	شعاؤن	شعاعون	۱۴۸	۱۸	لوکریا	लोक्रिया لوکریا
۲۶	۱۹	فینیشیہ	फिनीशिया فینیشیا	۱۵۰	۶	سیلینٹم	سیلینٹم کے
۳۱	۱۸	جزیزہ	جزیرہ	۱۵۹	۱۱	بزرگی رعایا	بزرگ رعایا
۴۳	۸	صبحت	صحبت	۱۷۰	۴	کرتی ہے	کرتی ہین
۴۵	۱۵	हैज़ाइल	हैज़ाईल	۱۷۸	۷	پالیمینیز کا	پالیمینیز کو
۵۱	۲	جہار	جہاز	۱۷۸	۲۱	اُسیقد	اُسیقدر
۶۰	۱۸	توکریٹ مین	کریٹ مین	۱۸۱	۱۶	جانتا تھا کہ اکثر	جانتا تھا اور جانتا تھا کہ اکثر
۶۲	۱۲	ایڈومینیس	ایڈومینیس	۱۹۷	۱۴	ممنون ہو	ممنون نہو
۶۴	۴	خوت	خوب	۲۰۷	۱	کچھ نہین	کچھ شک نہین
۸۷	۲	کہہ سکتا تھا	نہ کہہ سکتا تھا	۲۳۰	۲۳	لانیکے کے واسطے	لانیکے واسطے
۹۱	۲۱	مین شکار	مین بھی شکار	۲۳۵	۲۱	عو	جو
۱۰۳	۱۳	ٹیر مین ہے	ٹیڑی مین ہے	۲۳۷	۲۲	بادشانکو	بادشاہونکو
۱۰۹	۷	حاکم	حکم	۲۳۸	۴	آنکھون مین	آنکھون سے
۱۲۶	۱۹	عمارت	عمارات	۲۳۸	۲۳	بادشانکو	بادشاہونکو
۱۲۹	۱	طاقت جسم	تکان جسم	۲۴۲	۱۴	سُنے	اُسنے
۱۳۱	۳	ٹیلیمیکس	टेलीमेकस ٹیلیمیکس	۲۴۴	۱۶	دیکھتا ہے	دیکھا ہے
۱۳۳	۲۱	بُھلانے	پُھلانے	۲۶۶	۱۰	باراک	باریک
۱۳۵	۱	ثرائے	ٹرائے ट्राय	۲۶۶	۱۳	اہتمام	احتساس
۱۳۶	۳	کریٹ	کریٹ क्रीट	۲۶۷	۴	تھوڑے	بے تھوڑے
۱۳۷	۱۶	تعاقت	تعاقب	۲۸۴	۲۳	हिल्लिनस ہیلینس	हिलिषास ہیلیئس

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۸۸	۱	سوار	سوار
۲۸۸	۱۴	اُسکو خیمے مین	اُسکے خیمے مین
۲۹۳	۱	سرواران	سرداران
۲۹۳	۱۸	جواس	حواس
۲۹۴	۱۹	ہوسکتے والا	ہوسکنے والا
۳۰۵	۸	وہ	وے
۳۰۵	۲۰	قایم کرنے لئے	قایم کرنے کے لئے
۳۱۹	۱۰	وقت طلب	وقت طلب
۳۲۸	۱۴	دون	دونون
۳۳۳	۱۷	واقف	واقفیت
۳۳۷	۲۲	اُس پوچھا	اُس سے پوچھا
۳۴۹	۲۲	جرنلی	جنرلی
۳۵۰	۶	جرنلی	جنرلی

